

# قصص الأنبياء

ترجمہ و تلافیح

# قصص الأنبياء

مصنف

حضرت ابوبکر بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

مترجم

محمد شاہد علی شمس قسوری

شعبہ اسلامیات، جامعہ اسلامیہ، لاہور



81218

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- ☆ نام کتاب : نفس الواعظین ترجمہ و تلخیص انیس الواعظین
- ☆ مصنف : حضرت علامہ ابوبکر بن محمد بن علی بدر القریشی السندی رحمہ اللہ تعالیٰ
- ☆ مترجم : مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی اشرفی مدظلہ
- ☆ محرک : چوہدری محمد امین چٹھہ سرپرست بزم اویسیہ مرید کے
- ☆ مصحح : حافظ محمد مسعود اشرف قصوری جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا گمر لاہور
- ☆ نظر ثانی : ملک ظفر اقبال نظامی ایمن آباد
- ☆ ناشر : ملک شبیر حسین 40- اردو بازار لاہور
- ☆ بار اول : ماہ رمضان المبارک 1420ھ / دسمبر 1999ء
- ☆ صفحات : 504

قیمت 150 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ - مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان)



## تَعْدِيَةٌ

- ☆ بدر اشرفیت پیر طریقت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرافی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان
  - ☆ شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرقپور شریف
  - ☆ استاذ الاستاذہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان و جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ
  - ☆ صاحب طرز ادیب و مؤرخ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد محبت اللہ صاحب نورانی دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)
  - ☆ مبلغ یورپ حضرت علامہ الحاج بدر القادری صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مفتی اعظم ہند (رحمہ اللہ تعالیٰ) (ہالینڈ)
  - ☆ مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ ریاض احمد صاحب صدانی نقشبندی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت پیر آف نیریاں شریف آزاد کشمیر (لندن)
- ان بلند مرتبت محسنین کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی اشرفی غفرلہ

تحفہٴ رشد و ہدایت ہے نفس الواعظین  
 نسخہٴ امراضِ ملت ہے نفس الواعظین  
 پھیلے گی قرآن اور سنت کی اس سے روشنی  
 ہادی اہل ضلالت ہے نفس الواعظین  
 گمراہی کی ظلمتوں میں چھپ رہی ہے راہِ حق  
 لو! چراغِ علم و حکمت ہے نفس الواعظین  
 کیوں نہ ہو کافور اب جہل و عبادت کا غبار  
 بارشِ علم اور حکمت ہے نفس الواعظین  
 شرع و دین کا فلسفہ آساں زباں میں بند ہے  
 منبعِ فیضانِ رحمت ہے نفس الواعظین  
 دی ہے تابش نے انیس الواعظین کو شکلِ نو  
 کیا حسین، کیا خوبصورت ہے نفس الواعظین  
 ہونگے حظ اندوز مشتاقانِ حُسنِ معنوی  
 ماہِ صورتِ بدر طلعت ہے نفس الواعظین

رشحاتِ قلم حضرت علامہ بدر القادری دامت برکاتہم

(ہالینڈ)

## قطبہ تاریخ اجاعت نفس الواعظین

قدر افزائے انیس الواعظین ہے بالیقین  
ترجمہ جو ہے بہ عنوانِ نفس الواعظین

☆☆☆☆☆

اس کی رعنائی و زیبائی ہے تابش آفریں  
اللہ اللہ زیبِ دامنِ نفس الواعظین

☆☆☆☆☆

با مسرت یوں کہا مجھ سے سروشِ غیب نے  
اس کا سال طبع، ”اعلانِ نفس الواعظین“

1420ھ

☆☆☆☆☆

نتیجہ فکر

شاعرِ فطرت حضرت طارق سلطانپوری مدظلہ

حسن ابدال (راولپنڈی)



محمد منشا تابش از قصور است  
منور قلبش از نورِ غفور است

☆☆☆☆☆

خدا، یارش بود در ہر دو عالم  
کہ تابش زندہ تا یوم النشور است

☆☆☆☆☆

محقق عصر، مورخ عظیم، شاعر ملت مکرم و معظم  
جناب آقائی ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا ایرانی زید مجدہ  
بانی کتابخانہ گنج بخش ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد (پاکستان)



وہ ایک خلیق وہ خوش فکر خوش خیال انسان  
وہ اہل دانش و حکمت وہ صاحب ایمان  
جناب حضرت تابش کی کیا کروں توصیف  
کھلا ہے جن کا سبھی کے لئے درِ فیضان

شاعر اسلام حضرت الحاج غلام محمد نقش ہاشمی مرحوم  
مرید کے



## نشانِ منزل

میری قلمی زندگی کا آغاز دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف میں داخلہ کے دو سال بعد 1960ء کو ہوا۔ جبکہ اس وقت میری عمر تقریباً سولہ 16 سال تھی اور علم نحو کی ابتدائی کتب کا طالب علم تھا، تحریری سلسلہ میں ہمارے سنی رسائل و جرائد محرک ثابت ہوئے جو پاک و ہند کے مختلف مقام سے شائع ہو رہے تھے رسائل ہی کے ذریعہ اہل علم و قلم سے روابط استوار کئے۔ میرے اساتذہ کرام نے مضامین کی اشاعت پر میری خوب حوصلہ افزائی فرمائی یہاں تک کہ تصانیف کی طرف راغب ہوا اور اب (1999ء) تک چالیس کتابیں لکھنے کی سعادت ہے جن میں محمد نور نورانی حکایات دعوت فکر ترجمہ موطا امام محمد (رحمہ اللہ تعالیٰ) زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس خصوصیت سے قابل ذکر ہیں جو اپنی افادیت کے باعث پاک و ہند میں مسلسل شائع ہو رہی تھیں (الحمد للہ علی منہ وکرمہ تعالیٰ)

اب نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظین عوام و خواص کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ

میری ذاتی لائبریری میں دور طالب علمی کی یادگار محفوظ ہے۔ میں نے اسے جب کبھی پڑھنا شروع کیا تو دل ترجمہ کی طرف مائل ہوتا، مگر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریسی فرائض کی انجام دہی کے لیے مجھے یومیہ مرید کے سے لاہور جانا پڑتا ہے اور بہت سا وقت سفر کی نذر ہو جاتا ہے چونکہ میرے وسائل محدود ہیں اس لئے مجھے عام بسوں اور لاریوں میں عموماً بصورت قیام ہی اکثر و بیشتر آنا جانا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سیٹ میسر آ جاتی ہے تو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت بھی کسی علمی کام میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ الحمد للہ علی کل حال ہ

معزز قارئین!! نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظین کے سلسلہ میں چند باتیں ملحوظ خاطر رکھیں یہ ترجمہ لفظی نہیں بلکہ مفہوم و مطالب اجاگر کرنے کے لئے ترجمانی کو اولیت دی ہے۔ بعض مجالس کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں اس دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقررین و واعظین، ائمہ کرام اور خطباء کے لئے مضامین کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جس سے حضرت مصنف علامہ ابو بکر بن محمد بن علی بدر القریشی السندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح یقیناً خوش ہوگی۔ ہاں یہ بھی خیال رہے کہ انیس الواعظین میں بعض مقامات پر ایسی عبارات بھی پائی گئی ہیں جن کا ترجمہ و مفہوم درج کرنا تو کجا چھوڑنا ہی صائب تھا لہذا، نفیس الواعظین محض ترجمہ نہیں بلکہ یہ کتاب ایک نئی تصنیف کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ امید ہے علماء کرام اور اہل قلم و تحقیق میری



اس واضح نشاندہی کو صداقت و امانت پر مبنی قرار دیں گے۔ مجھے حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات دستیاب نہیں ہوئے ورنہ ضرور تحریر کرتا اگر کسی صاحب تحقیق کے پاس ان کے احوال و آثار ہوں تو براہ کرم عنایت فرمادیں۔

نفیس الواعظین کے ترجمہ کی بشارت پر میرے جن کرم فرماؤں نے محبت و خلوص سے نوازا۔ ان میں محترم المقام مبلغ اسلام حضرت علامہ بدر القادری خلیفہ مجاز حضرت مفتی اعظم ہند (ہالینڈ) محسن اہل سنت علامہ محمد عبد کلیم شرف قادری مدظلہ، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی مدیر جہاں رضا و ناظم مکتبہ نبویہ لاہور۔ محترم المقام چوہدری محمد امین چٹھہ صاحب۔ سیکرٹری جنرل فیڈریشن چیمبر آف ایگریکلچر پاکستان، چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران (پنجاب) ملک ظفر اقبال صاحب نظامی، شاعر حقانی حضرت علامہ قمر صاحب یزدانی، خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب نوری۔ خطیب اعظم لاہور، خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

آخر میں جناب ملک شبیر حسین صاحب کو بھی خراج محبت و تحسین پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے بڑے خلوص سے نفیس الواعظین کی اشاعت و طباعت کا اہتمام فرمایا۔ راقم السطور نے انہیں بڑا نفیس دل پایا ہے، وضع دار، متواضع، ملنسار اہل علم کے قدردان، اہل سنت و جماعت کی کتب کے ناشر اور کاروباری معاملات میں مخلص و امین ہیں۔ موصوف نے میری ہی تحریک پر

پاک و ہند کے معروف عالم دین حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ کی کتابوں کو بڑی عمدگی سے اشاعت کا لباس پہنایا۔

آج زینت المحافل کی طرح نفیس الواعظین کو بڑی معیاری طباعت سے آراستہ کر کے قوم و ملت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کی لازوال نعمتوں سے نوازتے ہوئے بیش از بیش دینی و اسلامی کتب کی اشاعت کے وسیلہ سے دارین کی کامیابیوں سے بہرہ مند فرمائے اور راقم السطور کو مزید زیر قلم تراجم کی تکمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

نفیس الواعظین سے استفادہ کرنے والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اسے بغور ملاحظہ فرمائیں میری تحریر میں اگر کہیں کوئی شرعی سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ فرمائیں تاکہ اسے دور کیا جائے۔ اہل علم و قلم اور صاحبانِ محبت سے گزارش ہے کہ دعا کریں مولیٰ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبولیت کے شرف سے نوازے اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے توسل سے میرے قلم و عمل کو اپنے دین کی خدمت کے لیے رواں دواں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

بجاء ظہ وینس صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وبارک وسلم

ماہ رمضان المبارک 1420ھ

دسمبر 1999ء

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
45	مقربان بارگاہ الہی	7	نشان منزل
"	محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ اور ملائکہ		جلسہ نمبر 1
49	ایمان برکتب سماویہ	24	فضائل تسمیہ
	حلیہء مبارک سید الانبیاء والمرسلین	"	صدیق؟
50	کے معجزات	25	فرشتوں کا جلوس
	حکایت - اسی ہزار بکریاں اور	27	نکتہء عجیبہ
52	تین سونگلام	"	حکایت و نکتہ
53	معجزات مصطفیٰ ﷺ کا اجماع تذکرہ	28	حکایت - اور وہ بخشا گیا
54	قیامت پر ایمان کا مفہوم	29	پچاس سالہ گناہ معاف
57	حوضِ کوثر	"	احترام کا انعام
58	سوال قبر	30	عجیب بات
"	انبیاء سے سوال قبر	"	عمدہ کتابت ذریعہ بخشش
59	ایمان بر تقدیر	31	شب معراج اور چار نہریں
"	افضل البشر بعد الانبیاء علیہم السلام	32	شکم سیری کا مجرب نسخہ
"	امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن	"	اسم اعظم؟
60	سید عالم ﷺ کی شہزادیاں	"	تنویر باطن
61	شرائط ایمان	33	سیدنا فاروق اعظم کا رونا!!
63	ہدیہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام		حکایت - حضرت کلیم اللہ علیہ السلام
64	لا الہ الا هو الہکم	36	اور بکری
65	کیفیت خاص		جلسہ نمبر 2
66	کیفیت جہنم	37	ایمان نماز اور ماہ رمضان کے روزے
68	فرضیت نماز		جلسہ نمبر 3
"	جنت حلال دوزخ حرام	42	حقیقت ایمان
69	نہر میں پانچ بار غسل کرنا	43	سات چیزوں کو فنا نہیں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
92	روزہ - ہر نبی کی عبادت	69	ثناء کی عظمت
94	تاریخ روزہ	"	اعوذ باللہ کہنے کی عظمت
95	فضیلت ماہِ رمضان المبارک	70	سورہ فاتحہ کی عظمت
96	سایہ دار مہینہ	71	فضائل باجماعت
"	عذاب سے نجات	72	حکایت
97	دونور	74	فائدہ تنبیہ
"	آرزوئے امت	75	خضوع و خشوع
"	استقبال ماہِ رمضان	"	اقسامِ خشوع
98	فضیلت ماہِ رمضان	76	حکایت
"	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے	"	حکایت
"	قبر کھول دی	"	حکایت
101	اعرابی رونے لگا	77	فضائل سنن مبارکہ
102	ماہِ رمضان کہو رمضان نہ کہو	"	پل صراط کی لمبائی
"	وجہ تسمیہ	78	فضائل نوافل
104	دعائیں قبول	80	نمازِ اوامین
"	شانِ نزول	81	نمازِ ضحیٰ (چاشت)
106	حضرت صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ	81	صلوٰۃ وسطیٰ کی محافظت
"	ماہِ رمضان کے نوافل کی فضیلت	82	نکتہ
107	دس رکعت نفل		جلسہ نمبر 4
"	دو رکعت نفل	84	فضائل ماہِ رمضان
"	ہر شب دو رکعت	88	عجیب گنہگار
"	پچیس بار سورہ اخلاص	"	روزے کی قسمیں
"	دس ہزار شہداء کا ثواب	"	حقیقت روزہ
108	آخری رات	90	آداب روزہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
136	اعتکاف		جلسہ نمبر 5
137	صدقہء فطر - جمعۃ الوداع	109	انوار الصیام
"	صبح عید	"	عبادت ہی عبادت
"	نماز عید	"	اہم تاریخی واقعات
	جلسہ نمبر 6	"	رحمتوں کی فصل بہار
140	فضائل و برکات زکوٰۃ	112	رحمتوں کی بارش میں نکھرنے کا زمانہ
141	حکایت - عیسائی کا مسلمان ہونا	113	خطاب، حکم و وضاحت، مقصود
142	زکوٰۃ کی ادائیگی اور سونے کے محلات	115	عبادت کا موسم
"	زکوٰۃ ایک عظیم عبادت ہے	116	انوار کی بارش
143	اس نکتہ کو تین کے علاوہ کوئی نہیں جانتا	117	صیام ماہ رمضان المبارک
144	آداب زکوٰۃ	119	آ گیا ماہ صیام (نظم)
	حکایت - بزرگ نے اپنا	120	فوارہ رحمت
145	کرتہ فقیر کو دیدیا	126	گند انڈہ
146	زکوٰۃ لینے والے کے آداب	127	وہ تو دیکھ رہا ہے (حکایت)
148	زکوٰۃ کس کس پر فرض ہے	128	نغمہ جبرائیل علیہ السلام
"	حق مہر پر زکوٰۃ	130	توبہ کا نور
"	زکوٰۃ کا صحیح مصرف	131	احترام کا انعام
149	مکاتب؟	133	معاف کیجئے
151	کس کس کو زکوٰۃ جائز نہیں؟	"	نماز تراویح
	جلسہ نمبر 7	134	شب قدر
154	خشیت الہی سے رونا	135	مسائل روزہ
"	رات کی عبادت اور نگاہ کی حفاظت	"	افطاری
	دوزخ کی آگ اور حضرت آدم	"	روزہ ٹوٹ جاتا ہے
156	علیہ السلام کا کھانا	135	روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
186	یحاسب حساب ہوگا	161	ایک قطرہ آنسو
187	تین باتوں کا حساب	"	روزے کی قسمیں
"	حکایت - صاحب فقر کا اعزاز	164	حکایت: روشن چہرے والا لڑکا
188	گرفتار عذاب	"	حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو
	دعائے مصطفیٰ ﷺ اور حضرت		حکایت - حضرت حسن بصری
192	عثمان غنی رضی اللہ عنہ	164	علیہ الرحمۃ کے آنسو
194	امت مصطفیٰ ﷺ اور حساب روز جزا		حکایت - حضرت شعیب علیہ السلام
	حکایت - صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	166	اور عشق الہی
"	اور ایک پرندہ	167	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیدار الہی
195	اقسام نعمت	169	ولی کون؟
196	عطائی نعمت	171	مقام محمود کیا ہے؟
"	اولاد دل سے سوال	"	تہجد کیا ہے؟
197	انداز شکرگزاری	172	فضائل تہجد
	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	173	اجر عظیم
198	اور چھانی	174	براق پر سوار
199	فالودہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	175	شب بیداری کی قسمیں
	نکتہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	177	برائی کیلئے شب بیداری کی قسمیں
200	اور انکی دعوت	179	آیات فردوس؟
201	ایک سالن ون ڈش؟	180	تا تک ، تا تک برائی کی جڑ
	حضرت سلیمان فارسی اور	"	محازم کی قسمیں
"	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما	181	ندائے الہی
204	پانی بڑی نعمت ہے	182	نکتہ؟
205	عذاب دوزخ		جلسہ نمبر 8
"	دوزخیوں کی خوراک	185	قیامت کا دن

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
224	حکایت	205	حکایت - گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی
"	گردن کی بجائے ہاتھ کاٹنے پر صلح؟	206	گرم پانی بھی نعمت ہے
"	چور اور صاحب خانہ	207	حج مبرور کا ثواب
225	نکتہ	209	تین لباس
227	حسرت خاص		حکایت - حضرت عیسیٰ علیہ السلام
"	کثرت ذکر کے فوائد	210	اور مکان
228	حضرت آدم علیہ السلام کی گریہ زاری	213	پکی اینٹ کا موجد کون؟
229	محافل ذکر	214	عمارت کی دو قسمیں
230	اقسام ذکر		جلسہ نمبر 9
231	باواز بلند ذکر کرنا	217	شکر، ذکر اور صبر
232	آداب ذکر	218	حقیقت شکر
233	نکتہ - محبت کی نشانی	219	شکر کیسے ادا ہو؟
234	مینڈک سے بدتر	220	حکایت - صحرا میں درویش کا شکر کرنا
"	حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل میں		حکایت - حضرت دانیال علیہ السلام
235	مقام صبر	"	اور بخت نصر
"	امام کو صابر ہونا چاہئے	222	عقل مند کون؟
236	صابرین پر درود اور رحمت	"	حکایت - زیادہ مانگنے پر شرم آتی ہے
"	خزانہ جنت	"	افضل ترین کون؟
237	ایمان کے نشان		حکایت - حضرت ثابت بنانی
"	ممبر اور ایمان	223	علیہ الرحمۃ کے اعمال
"	حکایت - اور اس کا بیٹا فوت ہو گیا	"	محبوب ترین چار چیزیں
238	حقیقت صبر، اقسام صبر	"	تین حرف 'ش'، 'ک'، 'ر'
	جلسہ نمبر 10		چار چیز کو چار چیزوں سے محفوظ
240	تکبر اور بدگمانی	224	کر سکتے ہیں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
249	گمان الہی		حکایت - حضرت امام اعظم کا ایمان
	حکایت - حضرت حسن بصری	241	اور زید یہودی کی تحسین
"	اور رحمت خداوندی	"	عذاب دنیا اور عذاب آخرت میں فرق
	جلسہ نمبر 11		حکایت - حضرت سلیمان علیہ السلام
250	فضائل حج و زیارت	242	کی پرواز
251	فضائل قیام عرفات	243	متواضع اور متکبر کی گفتگو
"	قیامت تک حج و عمرہ	"	حکایت - زاہد اور بدکار
252	حج اور موت	244	غرور کسے کرنا چاہئے
"	بیت اللہ شریف اور روز قیامت	"	تکبر اور غیبت میں کیا فرق؟
253	چار شخص جن کا عذر ناقابل قبول ہوگا	"	زنا اور غیبت میں فرق
"	طواف کعبہ میں بات کرنا	245	خصوصی تعلیم کی درخواست
254	پیادہ پا حج کرنا، حج مبرور	"	حکایت - نماز اور روزہ قضا کرو
"	اشتیاق حج میں رونا	"	غیبت کیا ہے؟
"	وہ میرا میں اس کا	"	غیبت کہاں جائز ہے
255	شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ	246	غیبت اور بدگمانی
"	ظالم ترین حاجی	"	الحسد
256	حکایت - آپ کا رونا اور ہنسنا	"	عرشِ عظیم اور ایک شخص
"	برکات حج وغیرہ	247	چھ طاقتور دوزخی
	جلسہ نمبر 12	"	سورہ فاتحہ کی برکت
258	عجائبات حج	"	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کا جواری
"	داستان حج	248	حاسدین اور مقام خاص
259	تحفہ حج	"	نعمت دنیا سے کیا فائدہ؟
261	لیک، لا لیک	"	حسد کیا ہے؟
"	کیا تو بہرہ تو نہیں؟	"	بدظنی اور بدگمانی



صفحہ	مضامین	د	مضامین
280	جوانی کی مہمانی کرو	262	برکات بیت اللہ شریف
"	بوڑھے اور جوان کی توبہ	263	بلکہ سے مراد مکہ مکرمہ
282	برکات عبادت	"	فضائل و برکات بیت اللہ شریف
"	حکایت - بزرگ اور غلام	"	حکایت
284	حکایت - حضرت جنید بغدادی اور حجام	264	حکایت
"	حکایت - میں اپنا کام کیوں چھوڑوں؟	265	حکایت
"	حکایت - حضرت جبرائیل علیہ السلام	"	حکایت
"	نے وضو کا طریقہ سیکھا	266	مقام ابراہیم علیہ السلام
285	شرف انبیاء علیہم السلام		جلسہ نمبر 13
286	برکات مساجد	268	عدل و انصاف، جوانی میں عبادت
288	حکایت	270	اللہ کے سایہ سے کیا مراد ہے
289	یوم آخرت کی کیفیت	272	سات گروہ سایہ خداوندی میں
"	زنا کی مذمت اور عذاب	"	دنیا چار چیزوں سے قائم ہے
291	زنا کی نحوست	273	عین - دال - لام کے نکات
292	حکایت - سلیمان یسار کا زنا سے بچنا	274	محبوب تر کون؟
"	حکایت - عبد اللہ مزنی اور قصاب کی لڑکی	275	حکایت - نوشیرواں اور غریب بڑھیا
293	حسن و جمال کا پیکر اور ہزار حوریں	276	حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی
"	حکایت - تکلہ فروش اور حسینہ		حکایت - حضرت سلیمان
"	حکایت - اور اس نے چھت سے	"	علیہ السلام کا لنگر
294	چھلانگ لگا دی		حکایت - بڑھیا کا آٹا اور
"	حکایت - مگر ایک دوزہ بند کرنے	277	حضرت داؤد علیہ السلام
"	کی طاقت نہیں	279	جوانی کی عبادت
"	حکایت - حضرت بایزید بسطامی	"	ایک رکعت، دس رکعت
295	اور منکر نکیر	"	چالیس دن عذاب موقوف

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	جلسہ نمبر 15	296	زمین روتی ہے؟
313	برکات جمعۃ المبارک	"	برکات صدقات و خیرات
"	عبادت نقلی	297	حکایت - ایک فائدہ مند ہزار بے فائدہ
313	اسمائے مبارکہ جمعۃ المبارک	298	شادی میں تعاون سنت ہے
313	لاکھوں خطا کار دوزخ سے آزاد	"	پوشیدہ ذکر و اذکار
314	جمعہ غرباء کا حج	299	روزے پر مبارک
315	نماز جمعہ المبارک بشکل انسانی	"	روزے کے اسباب
"	اونٹ کی قربانی کا ثواب	300	ذکر قوی و ذکر فعلی
316	جمعۃ المبارک اور نسخہ امن		جلسہ نمبر 14
317	فرشتوں کا جمعہ	301	عذاب قبر، شراب نوشی اور چھوٹی شہادت
318	روحوں کا اپنے گھر آنا	"	جماعت، کاتارک
319	جمعہ کو جمعہ کیوں کہتے ہیں؟	302	حکایت - آپ ﷺ قبر میں لیٹ گئے
"	حکایت - دوکاندار بخشا گیا	303	ضغطہ، قبر سے محفوظ رہنے کا وظیفہ
"	ایمان کی حفاظت کا عمدہ وظیفہ		عذاب قبر سے محفوظ رہنے کا
"	جنت میں گھر	"	ایک اور وظیفہ
	جلسہ نمبر 16	304	شرابی کا انجام
320	تلاش معاش اور فقر و توکل	306	انسانوں کی خرید و فروخت
"	انبیاء کرام علیہم السلام کے پیشے	"	جھوٹی گاہی کا انجام
	حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی ٹوپی	307	سود خور کا انجام
321	آپ نے تیار کی	308	کیا نوحی گڑی حرام ہے؟
322	مقام فقر و توکل	309	مصیبت پر صبر کا انعام
323	نکتہ	"	حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور انعام
"	دو چیزیں جو فقر و محتاجی لاتی ہیں	310	مہنگائی کیلئے غلہ سٹاک کرنا
		"	نماز باجماعت کا تارک

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	جلسہ نمبر 20		جلسہ نمبر 17
350	عجائبات میلاد مصطفیٰ ﷺ	325	برکات ماہ محرم الحرام
"	ابو محمد آدم علیہ السلام	326	مصائب و مشکلات سے نجات
351	تمنائے زیارت	327	یوم عاشوراء کی فضیلت
352	خوشبو ہی خوشبو	328	سال بھر تلاوت قرآن کریم کا ثواب
"	مشرق و مغرب کے مالک	328	حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی شفاعت
353	عبرت ناک انجام	329	حکایت - یتیم پر شفقت
357	نور عظیم	"	دس محرم الحرام کے اہم امور
"	انا ابن ذبیحین	"	شہادت امام حسین کریمین
359	جبین منور	"	رضی اللہ تعالیٰ عنہا
360	خوشبو دار سانپ	330	طلب شہادت میں رونا
362	وہ شمع کیسے بجھے	331	شہید کا خون
363	حضرت عبدالرحمن بن عوف کا سلام لانا	336	میدانِ کربلا میں آخری اذان
"	جب یاد آگئے ہیں سب غم	337	حسرمیدانِ جنگ میں
365	بھلا دیئے ہیں	"	ابلق کتا سرتن سے جدا کرتا ہے
372	شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی دعا	"	جلسہ نمبر 18
	جلسہ نمبر 21	"	صبر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
373	عرس پاک صاحب لولاک ﷺ	339	منزل بہ منزل
374	وصال حبیب ﷺ		جلسہ نمبر 19
"	موت کیا ہے؟	347	احوال ماہ صفر المنظر
"	وصل حبیب	"	جنت کی بشارت کیوں؟
"	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور		دعائے خاص
"	حضرت عزرائیل کی آنکھ	348	آخری چہار شنبہ میں خصوصی دعا
376	حبیب کو حبیب کا وصل نصیب؟	"	ماہ صفر کی تکمیل پر بشارت کیوں؟

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
396	کی خدمت میں	376	دنیا آباد، عقبی برباد
"	ہدیہ نوافل	377	یادگار کلمات طیبات
"	نکات حروف شعبان	"	یا قوت کے تابوت.....؟
"	فضائل شب برات	"	جلسہ نمبر 22
"	قیامت تک زندہ	378	فضائل ماہ رجب المرجب
"	جلسہ نمبر 25	"	حکایت - ماہ رجب کی تعظیم کے
399	شب برات پر خصوصی تقریر	"	باعث ایمان عطا ہوا؟
"	جلسہ نمبر 26	379	ماہ رجب کے روزے
407	فضائل ماہ رمضان المبارک	380	ماہ رجب کے نوافل پر انعام
408	فضائل شب قدر	"	فضائل لیلۃ الرغائب
"	راتوں کی زینت	"	جلسہ نمبر 23
"	قبر کی روشنی	382	معراج النبی ﷺ
"	ایک ہزار ماہ کی عبادت	384	حکمت معراج شریف
409	اسرائیلی عابد اور شب قدر	"	آرزوئے ملائکہ کی تکمیل
"	جلسہ نمبر 27	386	خلاصہ واقعہ معراج
410	فضائل عید الفطر	390	آرزوئے جنت
411	امت کے لئے عیدی	391	عظمت نعلین مصطفیٰ ﷺ
"	جلسہ نمبر 28	392	نوے ہزار علوم.....؟
412	فضائل ماہ شوال مبارک	"	جلسہ نمبر 24
"	ماہ شوال اور پہلی قوموں کی ہلاکت	394	فضائل شعبان ماہ مبارک
413	مقام جنت دیکھنا	"	سید الانس والجان ﷺ
"	فضائل ماہ ذی قعدہ مبارک	395	شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت
414	دس ساتی	"	نکات شعبان
415	شرابا طہوراً کی دس قسمیں	"	حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
433	پرنور اور خالی صندوق		جلسہ نمبر 29
	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ	416	فضائل ماہ ذوالحجۃ المبارک
434	تعالیٰ عنہ کے وتر	418	سال بھر کا ثواب
"	حضرت بایزید بسطامی کی زاری	"	فضائل یوم ترویہ
435	حضرت ربیع الحلیم کی موت کا اعلان	419	فضائل یوم عرفہ
	دنیا کی ایک گھڑی قیامت کی ہزاروں		جلسہ نمبر 30
"	گھڑیوں سے بہتر ہے	421	یوم النحر قربانی کا دن
	جلسہ نمبر 33	"	قربانی کی رات عبادت کا ثواب
436	فضائل کلمہء توحید و رسالت		سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی
	جلسہ نمبر 34	422	بے مثال قربانی
437	توبہ و استغفار کی فضیلت		جلسہ نمبر 31
	جلسہ نمبر 35	426	فضائل قربانی
439	فضائل تسبیح و تحمید	427	مسائل و احکام قربانی
"	باعث فخر و وظیفہ	"	شرعی حیثیت
440	حکایت - مینڈک کی تسبیح	428	جانور بے عیب ہو
"	روز قیامت کا کلمہ حفاظت فرمائے گا	"	کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟
"	زمین و آسمان کا قیام	429	جن جانوروں کی قربانی ناجائز ہے
441	سایہ دار درخت کا نغمہ	"	جانور میں شرکت
	جلسہ نمبر 36	430	قربانی کا وقت
	فضائل صلوٰۃ و سلام جن کی جنت	"	ذبح کا طریقہ
442	مشاق ہے	431	گوشت کی تقسیم
"	فرشتوں کی دعائیں	"	قربانی کی کھال
443	نوری فرشتے، نوری قلم، نوری کاغذ		جلسہ نمبر 32
"	کتابت درود و سلام	432	وقت کی قدر کرو

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
455	جلسہ نمبر 40	444	جمعتہ المبارک اور درود و سلام حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سائل اور ابو جہل
"	فضائل ایثار	"	جلسہ نمبر 37
"	حکایت	445	دعا کی فضیلت
"	تمت بالخیر	446	پانچ چیزیں
		"	غافل کی دعا
		447	حکایت - اور پھر بارش برسنے لگی جلسہ نمبر 38
		448	نکاح اور اس کے لوازمات
		449	ہمیشہ زندہ رہنے والے اعمال
		"	بچے والدین اور جنت
		450	بچوں کی موت اور انعام جنت
		"	نکاح میں دین کو اہمیت دیں جلسہ نمبر 39
		451	فضیلت سخاوت
		"	درخت سخاوت
		"	سخاوت کی برکت
		452	ستر ہزار درہم کی سخاوت
		"	حکایت - ایک بکری کے بدلے
		"	تین ہزار بکریاں اور دس ہزار دینار
		453	حکایت - سائل کو انتظار نہ کراؤ
		"	بخیل کی مذمت
		454	حکایت .....؟

81218

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الحنان المنان ذي الفضل والاحسان والكرم  
والامتنان مبين البيان لهم الجنان خالق الجان والجنان رازق اهل  
الخير والطغيان جاعل الزمان والمكان باسط الارض بالا ركان فاطر  
السماء باشد البيان نحمده على القلب واللسان ونشكر في كل حال  
وزمان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة فاصلة بين  
اهل الجنة والنيران ووسيلة موصلة الى الرحمن ونشهد ان محمداً  
عبده ورسوله الشفيح لاصحاب الجرم والعصيان ومقبول الشفاعة  
عند السبحان صلى الله عليه وسلم وعلى آله المكرمين بحضرت  
يزدان ه

امابعد

فاني جمعت في هذه المجموعة بتوفيق الله المستعان  
كلمات الوعظ والنصيحة بقدر الوسع والا مكان من كتب التفاسير  
والاحاديث وغيرهما بنهج المجالس بالا يقان ليكون حظاً وافراً  
للواعظين ونصيماً كاملاً للسامعين للرجحان وختمت بكل مجلس  
بتفسير اية من القرآن وسميته انيس الواعظين بعون الحنان ورتبته  
على اربعين مجالس مع الاطمينان ه

اسأل الله ان يحفظني من السهو والخذلان والخطاء و  
النسيان وان كان مركباً على الانسان بحق محمدن النبي  
اخر الزمان ه

## جلسہ 1

## فضائل تسمیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ  
الرِّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ه  
كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ عَشْرَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمُحَى عَنْهُ عَشْرَةَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ  
لَهُ عَشْرَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ ه

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ  
نے فرمایا، بیشک جس شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم، کہا، اللہ تعالیٰ اسکے نامہ اعمال  
میں دس ہزار نیکیاں درج فرماتا ہے اور دس ہزار خطائیں مٹا دیتا ہے نیز دس ہزار  
مرتبے بڑھا دیتا ہے۔ (خلاصۃ الاخبار)

اس حدیث شریف کے راوی ایسے بلند مراتب پر فائز ہیں کہ نبی کریم ﷺ  
نے ان کے بارے فرمایا وَاللَّهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ  
النَّبِيِّينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْبِيَاءِ كَرَامٍ عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ كَمَا وَهَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَةَ أَفْضَلِ تَرْتِينَ كَوْنِي بَعْضِي شَخْصٍ نَهَيْتُ  
جَسْرًا سَوْرَجًا نِي طَلُوعًا وَغُرُوبًا كَمَا هُوَ۔

## صدیق: ؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اس لئے کہتے ہیں کہ جب نبی



کریم ﷺ نے اپنی نبوت کا اظہار آپ کے سامنے فرمایا تو آپ نے فوری طور پر تصدیق فرمائی، ”الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ“  
 تسمیہ سے آغاز کیوں؟

ہم نے اس جلسے کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیوں کیا؟  
 (1) تاکہ قرآن کریم سے موافقت و مطابقت ہو کیونکہ قرآن کریم کی ہر سورت کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہے۔

(2) اس لئے کہ جس کام کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہیں ہوگا، اسمیں فائدہ نہیں ہوگا اور وہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا، جیسے کہ مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُدْبَسْ بِسْمِ اللَّهِ فَهُوَ آتَرَ، کوئی بھی کام جسے تسمیہ سے شروع نہیں کیا جائیگا وہ باعث برکت نہیں ہوگا۔ نیز کتب سابقہ میں برائے اظہار فاصلہ تسمیہ کو نہیں لایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیگر صفاتی اسماء گرامی کو فاصلہ کے لئے لایا گیا تھا جیسے مفسرین نے یہ کلمات درج فرمائے ہیں۔ بِاسْمِ الْمَلِكِ النَّهَارِ، بِسْمِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ، بِاسْمِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ه

## فرشتوں کا جلوس :

بیان کرتے ہیں کہ جب (معوذتین) (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا ان دونوں کا فرق کیسے واضح ہوگا۔ تورب۔ جلیل کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تسمیہ کو نورانی کاغذ پر محظ نور لکھا اور ستر ہزار فرشتوں کے جلوس کو آراستہ کیا جو اپنے ہاتھوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم سجائے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے فرشتے طر قوا، طر قوا، مبارک ہو، مبارک ہو، بشارت ہو، بشارت ہو کے نعرے لگا رہے تھے، اور

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار تھے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اور آپ کے امتیوں کو مبارک ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے فَإِنِّي مَا أَنْزَلْتُهَا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرُكَ . میں نے تسمیہ کو آپ کے علاوہ کسی بھی نبی پر اس شان سے نازل نہیں فرمایا۔

اگر یہ اسماء گرامی (اللہ، رحمن، رحیم) تورات میں ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہودی نہ ہوتی، اگر انجیل میں ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم عیسائی نہ ہوتی۔ مَنْ قَالَ لَهَا مَرَّةً فَهُوَ مِنَ الْأَمِينِينَ۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھے گا وہ حفظ و امان میں رہے گا، اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں انیس (19) حرف ہیں اور دوزخ کے انیس (19) نہیں بلکہ سات دروازے ہیں۔ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ۔ جو ایمان والا اسے ایک بار پڑھے گا وہ دوزخ کے تمام دروازوں سے نجات پالے گا۔ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جو شخص اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا اس پر ذرہ بھر بھی گناہ نہیں رہے گا نیز فرمایا۔

إِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا يَذُوبُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَذُوبُ الرُّصَاصُ فِي النَّارِ۔ جب ایماندار بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو شیطان ایسے پگھلتا ہے جیسے لوہا آگ میں۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر عذاب کرنا ہوتا تو تسمیہ کو نازل نہ فرماتا۔ (رواہ کعب الاخبار)

حضرت امام زاہدی فرماتے ہیں وَقَدِمُوا لِنَفْسِكُمْ أَپِنَ لَئِ كَچھ آگے بھیجئے تاکہ تمہیں نعمتیں میسر ہوں۔ بعض علماء کرام نے فرمایا اس سے مراد تسمیہ کا ورد کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”جو ایماندار اپنی بیوی یا کنیز سے صحبت کے وقت تسمیہ پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ آبِ غَسَلِ كَے ایک ایک قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرمائے

گا اور پھر اس کے مقدر میں اگر اولاد ہوگی تو قیامت تک ہونے والی اولاد میں ہر ایک کو دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

## نکتہ عجیبہ:

زراعت (کھیتی باڑی) کو حرث کہتے ہیں۔ نیز عورت کو بھی حرث کہا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ نِسَاءُكُمْ حَرْثُكُمْ، زراعت پر عشر واجب ہے۔ بیوی سے بوقت صحبت تسمیہ پڑھنا واجب ہے پس اگر اس حالت میں تسمیہ نہیں پڑھیں گے تو اس کے فعل میں شیطان شریک ہو گا جیسے ارشاد ہوا۔ وَشَارِكُهُمْ فِي الْمَالِ وَالْوَالِدِ، وہ مال و اولاد میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس لئے اولاد ناکارہ اور بد نصیب ہوگی۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ صبح و شام تین تین بار یہ کلمات پڑھنے والے کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ و نیز یہی کلمات فالج کے لئے بھی مفید ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

📖 حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا اس گھر میں برکت رہے گی۔ اور اگر اس کے ساتھ سورہ اخلاص بھی پڑھ لیا کرے تو وہ غنی بن جائے گا۔

## حکایت:

امام شعبی علیہ الرحمۃ کی کتاب کفایہ میں ہے کہ متقدمین میں سے کسی شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو بعد از غسل و کفن میری پیشانی اور میرے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیں۔ چنانچہ اس کے بیٹے نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔ اور اسے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ قبر میں عذاب کے

فرشتے آئے، انہوں نے اس کی پیشانی اور سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکھا ہوا دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

### نکتہ:

ممکن ہے کفن لکھنے کی رسم اسی سے شروع ہوئی ہو! (تابلشِ قصوری)

حدیث شریف میں ہے جب کسی ایماندار فوت شدہ شخص کو قبر میں دفن کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھ کر دفن کریں تو اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَ مَرْسَهَا اِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ تو وہ کشتی بعافیت کنارے لگے گی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنی زندگی میں ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے سات اعضاء کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہ پڑھتا ہے، تو شیطان پکار اٹھتا ہے، مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں ہ (ترمذی شریف و اسباب المغفرت)

### حکایت: اور وہ بخشا گیا:

ہیان کرتے ہیں کہ ایک فاسق شخص کو کسی صالح نے بعد از وصال خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بعد از وفات کیا سلوک فرمایا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے کرم سے بخش دیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے ایک

روز عالم دین کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے سنا تو اس کی تلاوت کی، حلاوت نے میرے دل پر بہت اثر کیا، اور اسی اثناء میں کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی کہ ”ہم دو چیزوں کو ایک جگہ جمع نہیں کریں گے۔ حلاوت نام الہی اور جان کنی کی تکلیف، یعنی جس دل میں اللہ تعالیٰ کے نام کی مٹھاس قائم ہو جاتی ہے اسے بوقت وصال جان کنی کی تلخی محسوس تک نہیں ہوتی۔ بقول اقبال مرحوم۔

نشانِ مردِ مؤمنِ باتو گویم

چوں مرگ آید تبسم بر لبِ اوست (تابش قصوری)

### پچاس سالہ گناہ معاف:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں، جو بھی شخص بسم اللہ، لا الہ الا اللہ کا ایک بار ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سالہ گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اگر اس کلمہ کا زیادہ ذکر کرے گا تو زیادہ عمر کے گناہ بخشے جائیں گے۔

### احترام کا انعام:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے گرے ہوئے ایسے کاغذ کو تعظیماً اٹھا لیا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، درج ہو اللہ تعالیٰ اس کا نام صد یقین میں شامل فرمالیتا ہے اور اس کے والدین پر عذاب ہلکا کر دیتا ہے اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو بھی کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اندھے پن سے نہیں لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہزار ہا گناہ معاف فرمادے گا اور ہزار ہا نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج فرمائے گا یعنی کلمہ اللہ میں ہ اور کلمہ رحمن اور رحیم، م کو کھلا لکھے۔

مثلاً: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ اس انداز میں لکھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں ہزار ہا درج عطا فرمائے گا۔

## عجیبات:

خلاصۃ القرآن میں ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ایسا کلمہ نہیں جس میں تسمیہ کے حروف میں سے کوئی حرف نہ ہو، سو صرف ایک جملہ کے اور وہ یہ ہے ”فَقَدْ صَغَتْ“

## عمدہ کتابت، ذریعہ بخشش:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی عزت و عظمت کے لئے عمدہ کتابت کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس نام کی تعظیم کے وسیلہ سے اسے بخش دیتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کو یومیہ ایک سو بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے جن میں اسی عالم آخرت کی اور بیس عالم دنیا کی۔ کہتے ہیں کہ جو بھی چیز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے بغیر کھائی جائے وہ پیٹ میں اٹکی رہتی ہے (یعنی وہ فائدہ مند نہیں رہتی)۔

نیز فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں کلمہ ”اللہ“ ایک ہزار پانچ سو باٹھ بار آیا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

صلوٰۃ مسعودی میں ہے کہ حضرت امام مالک علیہ رحمۃ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا مستحب ہے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فرض اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت ہے۔

تفسیر حضرت امام زاہدی علیہ الرحمۃ میں ہے کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن کریم کی آیت ہے اور اسے سورتوں کے درمیان فرق کو واضح کرنے کے لئے نازل فرمایا گیا۔

قراء و فقہاء مدینہ منورہ، بصرہ و شام، فرماتے ہیں تسمیہ سورہ فاتحہ کی آیت

ہے دوسری سورتوں میں بصورت آیت نازل نہیں کی گئی۔ صرف فرق واضح کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے مقلدین کے نزدیک نماز میں تسمیہ کی قرأت آہستہ ہے۔

اور قراءت مکہ مکرمہ، کوفہ اس بات کے قائل ہیں کہ تسمیہ فاتحہ کی طرح ہر سورت کی آیت ہے لہذا اسے جھری نماز میں جھرا اور سری نماز میں سر اڑھنا واجب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مقلدین اسے ہر سورت کے ساتھ پڑھتے ہیں، سراً و جہراً۔

### شب معراج اور چار نہریں؟

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج چار نہریں بہشت میں جاری دیکھیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اس کا منبع کہاں ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آئیے آپ کو ان کا منبع دکھاؤں۔ آپ براق پر سوار ہوئے اور پانچ صد سال کا راستہ آنا فانا طے فرمایا اور ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں انوار و تجلیات کا ایک مرکز موجود پایا۔ وہاں چار دروازے ملاحظہ کئے، اور ہر دروازے سے ایک نہر بہ رہی تھی اس گنبد نما مرکز کا دروازہ کھول کر مزید بائیس سال تک اس کے اندر ہی اندر چلتے رہے یہاں تک کہ عین وسط میں ایک نور کا وسیع و عریض تخت نظر نواز ہوا، دیکھا اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔ اور بسم کی میم سے ایک نہر کلمہ اللہ کی ہ سے ایک نہر الرحمن کی میم سے ایک نہر اور ایک نہر رحیم کی میم سے جاری ہے۔

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی میرے حبیب! آگاہ ہو جائیے! آپ کا جو بھی امتی بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مرتبہ پڑھے گا اسے چاروں نہروں سے سیراب کرونگا۔

بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص کہتا ہے بسم اللہ، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے تو اس کے تمام کام اچھے طریقہ سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

## شکلم سیری کا مجرب نسخہ:

کسی شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کھانا کھاتا ہوں مگر سیر نہیں ہو پاتا! کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا تم بسم اللہ الرحمن الرحیم، نہیں کہتے! اس نے اعتراف کیا، آپ سچ فرماتے ہیں!!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم تمام مشکلات کا حل اور جملہ کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہے اس کا وظیفہ پریشانیوں کا علاج ہے اور اس سے دل روشن ہوتے ہیں۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی دیگر کلام پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بندوں پر۔

## اسم اعظم:

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کلمہ ذات ”اللہ“ اسم اعظم ہے اس لئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور کلمہ ذات اللہ میں کوئی نقطہ بھی نہیں۔ اگر کلمہ اللہ سے الف کو الگ کر دیا جائے تب بھی اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لله ما فی السموات و الارض اور اگر لام کو ہٹایا جائے پھر بھی اپنے معنی پر صادق آتا ہے جیسے له ملك السموات و الارض اور اگر دوسرے لام کو بھی الگ کر دیا جائے تب بھی اپنے معنی پر درست آتا ہے، جیسے هو الخالق۔

## تنویر باطن:

کلمہ ذات ”اللہ“ کا خاصا یہ ہے کہ باطن کو منور کرتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ



جو کوئی شخص ہر رات خلوت میں تین ہزار بار اس کلمہ اللہ کا ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو منور اور اس کے سینے کو اسرار کا خزینہ بنا دیتا ہے اگر متواتر چالیس راتیں اسی طرح ذکر کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے خاص اسرار منکشف فرما دیگا۔

کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ اس ذات اقدس کے سوا عبادت کے لائق کوئی بھی اور نہیں صرف اسی وحدہ لا شریک کی ہی عبادت کرنی چاہیے اگرچہ ہماری عبادت اس کی شان اقدس کے لائق نہیں تاہم بندہ جب بھی عبادت کرے تو اس بات پر پشیمان رہے کہ میری عبادت اس کے شایان شان کیوں نہیں؟ نیز جب کبھی عبادت نہ کر سکے تو اظہار ندامت کرے!!

### حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رونا:

بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز تک اپنے کا شانہ اقدس سے باہر تشریف نہ لائے، اور گھر میں عموماً روتے رہے نبی کریم ﷺ از خود سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے دیکھا! فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار و قطار رو رہے ہیں، رنگ پیلا پڑ چکا ہے اور آنکھیں روتے روتے سوج چکی ہیں۔

سید عالم ﷺ از روئے کرم، شفقت فرماتے ہوئے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا ”يَا فَارُوقُ مَا لِي أُرِيكَ مَحْزُومًا وَ مَغْمُومًا“۔ اے فاروق! مجھے کیا ہے میں تجھے پریشان اور مغموم دیکھ رہا ہوں؟

عرض کیا!

یا رسول اللہ ﷺ!

میں فکر مند ہوں! اس بات پر کہ اگر اللہ تعالیٰ نے روز قیامت مجھ سے

دریافت فرمایا! اے ابن خطاب!

میں نے تجھے عقل و دانش سے نوازا تھا پھر بھی تو بتوں کے سامنے جاتا رہا؟

میں اس وقت کیا جواب دوں گا!

یا رسول اللہ ﷺ! آپ کرم فرمائیے اور اس سوال کا جواب عنایت فرمائیے! تاکہ مجھے اطمینان قلب نصیب ہو!

رحمت عالم ﷺ نے یہ سنتے ہی خاموشی اختیار فرمائی۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے تابی کے عالم میں نعرہ بلند کیا، یعنی روتے روتے چیخ نکلی اور کہتے جاتے تھے ہمیں جواب عطا فرمانے والے خاموش ہیں تو ہمارے غم کا مداوا کون کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی خوف الہی سے بے قرار ہو کر رونے لگے ایسے بے قراری کے عالم میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اللہ تعالیٰ کا فاروق اعظم کے نام یہ پیغام لئے حاضر ہوئے۔ نَحْنُ إِذَا صَلَّحْنَا مَعِ عَبْدِكَ نَسْأَلُ مِنْهُ شَيْئًا جب ہم اپنے بندے سے صلح کر لیتے ہیں تو پھر اس سے کسی قسم کا سوال نہیں کرتے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مژدہ فرحت و انبساط سن کر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگے غمی خوشی میں بدل گئی۔

ان کے دربار اقدس میں جب بھی کوئی غم زدہ آ گیا تشنہ کام آ گیا غم غلط ہو گئے معصیت دھل گئی مغفرت عافیت کا پیام آیا پھر سید عالم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور ایک غلام آزاد فرما کر اس نعمت الہی کا شکر ادا کیا!

اللہ تعالیٰ کے قول میں کلمہ اللہ، الرحمن سے پہلے آیا ہے، اس لئے کہ کلمہ اللہ، اسم ذات ہے جبکہ الرحمن اسمائے صفات سے ہے اور موصوف ہمیشہ پہلے اور صفت بعد میں واقع ہوتی ہے (یعنی موصوف ہو گا تو صفت ہو گی) صفت ذات سے قائم ہے جیسے عرض جسم سے!! بِنَاءً عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں کلمہ ذات اللہ کو کلمہ الرحمن صفت پر مقدم رکھا!!

رحمن کے معنی بہت ہی مہربانی فرمانے والا، تفسیر زاہدی میں ہے الرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یَرْحَمُ الْعِبَادَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ، رحمن وہ ہے جو ہر حال میں اپنے بندوں پر

مہربان رہے ابتداء سے انتہا تک، اول سے آخر تک، پیدا کرنے سے لیکر جنت میں داخل ہونے تک، جس نے نہایت مجھے تنگ و تاریک چھوٹی سی جگہ میں چند ماہ تک رکھا پھر وہاں سے باہر لایا اور پالا، بڑا کیا، پھر مار کر قبر میں ڈالا، اور اپنی رحمت و انسیت سے وہاں محفوظ رکھا پھر تجھے وہ زندہ کرے گا، قیامت میں حساب و کتاب ہو گا۔ اور پلصراط سے آسانی گزارے گا۔ جو تیس ہزار سال کی مسافت کا راستہ ہے۔ تجھے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے دوزخ سے بچائے گا اور جنت میں پہنچائے گا۔ اسی لئے میں نے کہا۔ الرَّحْمَنُ الَّذِي يَرْحَمُ الْعِبَادَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مِنَ الْبَدَائِيَةِ إِلَى النَّهَائِيَةِ.

بہت سے لوگوں کو اپنی بخشش سے یوں ہی نواز دے گا حالانکہ ان کی نیکیاں برائے نام ہونگی اس لئے وہ اپنے بندوں کی معمولی سی نیکی پر بھی بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔ بلکہ محض نیکی کرنے کا جس نے ارادہ بھی کیا اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے۔

جو کوئی شخص جمعۃ المبارک کے دن بعد نماز جمعہ عصر و مغرب تک یا اللہ، یا رحمن کا وظیفہ کرتا رہے اور درمیان میں کسی قسم کی قولاً، فعلاً کوئی اور بات نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت کو بر لائے گا وہ جو بھی طلب کرے گا عطا کیا جائے گا۔

قولہ ”الرحیم“ یہ نام اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے صفاتی ناموں میں مشترک ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ عَنتُمْ رَوْفٌ رَّحِيمٌ، یعنی رسول کریم ﷺ بھی ایمانداروں پر بہت ہی مہربانی اور رحم کرنے والے ہیں۔

رحیم بہت بخش کرنے والے کو کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ بخش فرمانے والا ہے۔ اور اس کے رسول بھی بہت عطا فرمانے والے ہیں۔

اس نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا، پھر کسی کو اپنا حبیب اور کسی کو اپنا خلیل بنایا۔ بعض کہتے ہیں رحیم اسے کہتے ہیں کہ جو قلیل پر کثیر عطا کرے۔ یعنی ایک نیکی پر دو نو صد، چار ہزار یا چار لاکھ عنایت فرمائے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

بعض کہتے ہیں رحیم وہ ذات ہے جو معمولی سے کام پر ہزاروں درجے ترقی عطا فرمادے۔

## حکایت: حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اور بکری:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرایا کرتے تھے تو آپ کا طریقہ کار کچھ اس طرح تھا کہ آپ عبادت میں مصروف ہو جاتے اور بکریاں چرنے میں!! اتفاقاً ایک دن ایک بکری ریورڈ سے بھاگ نکلی آپ اس کے پیچھے دوڑتے رہے، عبادت میں کمی واقع ہوئی اس پر آپ کو بڑا غصہ تھا۔ چنانچہ دوڑتے دوڑتے بکری تھک گئی اور رک گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی کمزوری پر رحم آگیا۔ آپ نے شفقت سے اسے پکڑا اور ریورڈ میں آچھوڑا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا۔ اے موسیٰ علیہ السلام تو نے میری پیدا کردہ جان پر رحم کیا ہے لہذا اس کے صلے میں تجھے رسالت کی عظمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اور ہم تمہاری نبوت کا اعلان آسمانوں میں ملائکہ سے کراتے ہیں۔

الغرض کوئی بھی شخص اس نام ”الرحیم“ کا وظیفہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم اور مطمئن کر دیتا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ ، خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

## جلسہ 2

## ایمان، نماز اور ماہِ رمضان کے روزے!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ كَانَ عَلَى اللَّهِ حَقًّا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا فِي سَبِيلِهِ أَوْ جَلَسَ فِي الْأَرْضِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا. هـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھے، اور وہ نماز ادا کرتا رہے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا خواہ وہ جہاد کیلئے باہر نکلے یا اپنے گھر میں مقیم رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت ابو ہریرہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں ان کی شان و عظمت کا خود سید عالم ﷺ نے یوں اظہار فرمایا ”أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَنَا كَعِيسَى بَيْنَ النَّبِيِّاءِ“ ابو ہریرہ ہم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہیں۔ یعنی جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیوی مال و دولت سے بے نیاز تھے اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مالِ دنیا سے کوئی رغبت نہیں تھی!!

حدیث شریف میں کلمہ مَنْ عَمُومٌ پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں کسی کی

تخصیص نہیں عربی، عجمی، حبشی، قریشی، ہاشمی، ترکی، رومی وغیرہ سبھی داخل ہیں بجز طیکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو اور وہ صالح اعمال کو بجالائے وہ بہشتی ہوگا اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو!

اور جو کوئی احکام شرعیہ کا منکر ہو گا وہ دوزخی ہے اگرچہ قریشی ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَ خَلَقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاهُ وَإِنْ كَانَ حُرًّا قُرَيْشِيًّا ه

دیکھئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی غلام تھے وہ اطاعت سے جنتی ہو گئے اور ان کے برعکس ابو جہل قریشی تھا لیکن وہ نافرمانی کے باعث دوزخی ہوا۔ چونکہ ایمان عمل کی بنیاد ہے اور تقویٰ کی اصل ہے اس لئے جملہ احکام شرعیہ پر اسے مقدم رکھا۔ نیز اول ایمان بعدہ اعمال۔

قرآن کریم میں ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ. قرآن کریم تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے ہادی و رہنما ہے نیز وہ لوگ جو غائبانہ طور پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں۔

اس جگہ بھی ایمان کو مقدم کیا یعنی وہ ذات خداوندی پر یوں ایمان لائے کہ وہی ذات اقدس پہلے سے ہے، اور ہمیشہ رہے گی وہی اول و آخر ہے۔ اس سے پہلے کوئی نہیں، وہی آخر ہے اس کی نہ بدایت ہے نہ نہایت، جملہ مخلوق کا وہی خالق ہے وہ واجب الوجود ہے از ابتداء و انتہا کوئی بھی وقت ایسا نہیں آئے گا جس میں وہ موجود نہ ہو، وہ اپنی ذات کے ساتھ قائم و دائم ہے۔ اس کا کسی پر تکیہ نہیں، سبھی اس کے محتاج ہیں وہ قطعاً محتاج نہیں۔ کوئی بھی چیز اس بے نیاز سے بے نیاز نہیں وہ اپنی ذات کے ساتھ دائماً قائم ہے اور اشیاء اسی کی چاہت سے قائم ہیں، قیوم کا یہی مفہوم ہے، وہ اپنی ذات میں نہ جوہر، نہ عرض، اور نہ ہی جسم ہے۔ کسی بھی صورت میں وہ مغلوب نہیں ہوتا، کوئی

بھی چیز اس سے مشابہت نہیں رکھتی وہ بے صورت ہے، وہ ہر چوں و چراں اور مثل و تمثیل سے مبرا ہے۔

اے سننے والے، جو چیز تیرے خیال میں آئے وہ خدا نہیں، بلکہ وہ اسی کی تخلیق کردہ ہے، بڑائی، چھوٹائی اور مقدار کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ یہ وہ اوصاف ہیں جو جسم سے متعلق ہیں اور خدا جسم سے مبرا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا استویٰ علی العرش بلا کیف و کم ہے۔ یعنی اس نے عرش پر اپنی شان کے مطابق استویٰ فرمایا، وہ سبھی پر قادر ہے، وہی جامع قدرت کا مالک ہے جہاں بحر و انکساری، تواضع اور نقصان کا عمل دخل نہیں۔ اس نے اپنی چاہت سے جو کیا ہو اور جو چاہے گا ہوگا، سبھی اس کے قبضہ و اختیار میں ہیں تخلیق کائنات میں اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں و ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔ وہ دانا و بینا ہے اس کا علم ہر ایک شے کو محیط ہے کوئی بھی چیز بڑی، چھوٹی، بری، بھلی طاعت و نافرمانی، کفر و ایمان، نفع و نقصان، راحت ورنج بلا اس کی تقدیر کے ممکن نہیں، اگر اٹھارہ ہزار عالم باہم مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اس کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے۔

جو چیزیں قابلِ سماع ہیں وہ انہیں سنتا ہے اس کے لئے دوری اور نزدیکی برابر ہے۔ وہ چیونٹی کے چلنے کی آواز تک سن لیتا ہے، اور اسی طرح ہی دیکھتا ہے، روشنی اور تاریکی اس ذات اقدس کے لئے یکساں ہیں، وہ بغیر کان کے سنتا بلا آنکھ دیکھتا ہے، وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

اللہ تعالیٰ کلام فرمانے والا ہے، توریت، انجیل اور قرآن کریم سبھی اسی کے کلام ہیں اسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مکلامی کے شرف سے مشرف فرمایا۔ لیکن اس کا کلام لب و دہان و زبان سے نہیں تھا جیسے کہ انسان اپنے دل میں بات کرتا ہے۔ اس کا کلام حرف و صوت اور لہن سے پاک ہے۔

قول اور الحن نے آواز نے

اس کا کلام قدیم ہے حادث نہیں۔

اے ایماندارو! ایمان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت ہے اور کوئی بھی نعمت اس کے مقابل نہیں، سبھی اس سے ہیج ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند دلہند سے فرمایا بیٹے! تجھے ایمان کی قدر و منزلت کی کیا خبر تھی ایمان تو دراثماً حاصل ہوا۔ ایمان کی قدر و قیمت کو عمر ہی جانتا ہے! جو ایک مدت تک اس عظیم نعمت سے دور رہا!

مسلمانو! جان لیجئے تم ہی اشرف المخلوقات ہو، دنیا و عقبی تمہارے ہی لئے ہے۔ کافر و مشرک تو تمہارے باجدار ہیں اور زیر فرمان! اگر تم جہاد کرتے ہوئے ان کی اولاد کو گرفتار کر لیں تو وہ تمہارے غلام اور کنیریں ہونگی ان کے اموال تمہارے لئے غنیمت ہیں۔ تمہارے لئے زمین، فرش اور آسمان کو سا بان بنایا گیا۔ سورج تمہارا باورچی، چاند رنگریز اور ہوا فرش بنانے والی ہے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند

تا تو نانے بھن آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار

شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، تاکہ تو

روٹی کمائے اور اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے میں غفلت نہ برتے،

یہ تو سبھی تیری خدمت میں یوں سرگردان اور فرمان بردار ہوں، لیکن بڑے

افسوس کی بات ہوگی جب تو اس کے احکام کے خلاف ورزی کرے گا۔



جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے  
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے  
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے  
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اے انسان! تو تو ولایتِ محبت کا بادشاہ ہے۔ اللہ ولیٰ الذین آمنوا (اللہ ایمان داروں کا دوست ہے) اور تو ہی اس کی دوستی کے لائق ہے۔ یحبہم و یحبونہ (اللہ انہیں سے محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں) اے انسان ایماندار، تو ہی جنتی محلات کی مہمانی کی زینت ہے، واللہ یدعوا الی دار السلام اور اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلا رہا ہے۔ تو ہی ایمان کے خطاب سے نوازا گیا یا ایہا الذین آمنوا، (اے ایمان والو) تمہیں ہی بہشت کا مالک بنایا جائے گا ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات کانت لہم جنت الفردوس نزلاً خالدين فیہا (بیٹھ کر جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے انہیں کے لئے جنت الفردوس ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے)

اے ایماندار! تو ہی مسند نشین و صاحب تخت بہشت ہے، ہم و ازواجہم فی ظلال علی الآئیک متکئون۔ (ایمان والے اور ان کی بیویاں درختوں کے سائے میں عالی شان تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے!!)

اے مومن! تو ہی ملک کبیر کا مالک ہے و اذ آرايت ثم رأيت نعیمًا و ملکاً کبیراً و اور جب بھی تو دیکھے گا وہاں عظیم نعمتیں اور ملک کبیر دیکھے گا!!

اے بندہ مومن!! تو ہی محرم دیدار پروردگار ہوگا! و جوءہ یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة۔ اس دن ایمان داروں کے چہرے خوشی و مسرت سے چمک رہے ہوں گے اور وہ رب کریم کے بے کیف دیدار سے مسرور ہوں گے۔

## جلسہ 3

## حقیقت ایمان

ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل میں جگہ دینے کا نام ہے۔ جب یہ حدیث ایمان کے ذکر سے متعلق ہے تو اس جلسہ میں چند باتیں بیان کرتا ہوں!!

📖 جاننا چاہیے کہ ایمان دو قسم پر ہے مجمل اور مفصل، ایمان مجمل یہ ہے کہ انسان زبانی اقرار کرے کہ میں نے دین اسلام کو اس کے جملہ احکامات کے ساتھ قبول کیا اور کفر و کفری کے جملہ لوازمات سے بیزار ہوا۔

ایمان مفصل کا یوں اظہار کرے۔ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلَا تُكْتِبُہِ وَ كُتِبَہِ وَ رُسُلِہِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِہِ وَ شَرِّہِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ہ

مزید چند باتیں ایمان مفصل پر درج کی جاتی ہیں۔ ایمان لانے والا یوں کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جان و دل اور زبان سے اقرار کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے وہ زن و فرزند سے مبرا ہے وہ سونے، کھانے، پینے، بھولنے سے بالکل پاک ہے۔ یہی لا الہ الا اللہ کے حقیقی معنی ہیں لَّا تَأْخُذُہُ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ اِس کے اوصاف میں سے ہے، وہ کھانے پینے سے بیزار ہے وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُعْطَمُ اور وہ کسی مکان کے ساتھ خاص نہیں چنانچہ کہتے ہیں۔

نہ تو در بیچ مکانے نہ مکانے تو خالی

بقول حضرت بلھے شاہ قصوری علیہ رحمۃ

جے میں تینوں باہر ڈھونڈاں میرے اندر کون سماتا

جے میں تینوں اندر ڈھونڈاں پھر مقید جانا  
ہر دج توں ایس تے ہر تھاں توں ایس تینوں ہر تو پاک پہچانا  
میں بھی توں ایس تے توں بھی توں ایس پھر بھلا کون نمانا

(تابلش قصوری)

کتاب ذخیرہ میں مرقوم ہے کہ یوں کہیں، الہی! کوئی بھی مکان تیرے امر سے خالی نہیں اور نہ ہی تو کسی مکان میں ہے۔

کیونکہ!! اللہ وحدہ لا شریک قدیم ہے، باقی ہے، وہ کبھی فانی نہیں ہوگا۔ اور جو وہ چاہے گا وہی ہوگا۔ بلکہ جسے خدا چاہے گا کہ یہ فانی نہ ہو وہ بھی فانی نہیں ہوگا۔ فتاویٰ ظہری میں ہے کہ اگر کوئی کہے خدا ہی رہے گا اور کوئی چیز نہیں رہے گی یا کہے کہ صرف خدا ہی رہے گا تو وہ کافر ہو جائیگا! کیونکہ جنت و دوزخ اپنے جملہ لوازمات کے ساتھ باقی رہیں گے ان پر فنا نہیں اس لئے ان کے فنا کا قائل نص قرآنی کا منکر ہونے کے باعث کافر ہو جائے گا۔

### سات چیزوں کو فنا نہیں:

شرح امالی میں ہے کہ سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی۔ بلکہ ہمیشہ باقی و قائم رہیں گی جنت، جہنم، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ارواح۔

بندوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا چاہیے نہ کہ اس کی ذات اقدس میں، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تَفَكَّرُوا فِي آيَاتِهِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي صِفَاتِهِ اللہ تعالیٰ کے نام سننے پر موقوف ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو انہیں ناموں سے پکارنا چاہیے جن ناموں سے خود اس نے آگاہ فرمایا ہے (یا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں) یعنی اللہ تعالیٰ کو طبیب، عاشق اور محبوب وغیرہ سے موسوم نہ کریں۔

ایمانداروں کو بعد از دخول جنت اللہ تعالیٰ جل و علا کا دیدار ہوگا۔ اور وہ بے

کیف بلا مشابہ، بغیر کسی نمونہ و مثال اور بلا جہت پختہ سر ہوگا، دیدارِ خداوندی کا منکر کافر ہے۔

جب ایماندار!! دیدارِ الہی سے مشرف ہوئے تو دنیوی و اخروی یعنی جنت کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

فَيُنْسَوْنَ النَّعِيمَ إِذَا رَأَوْهُ  
فَيَاخْسِرَانُ أَهْلَ الْإِلَهِ عَتِرَالِ

یعنی ایماندار زیارتِ الہی سے جب فیض یاب ہوئے تو ہر قسم کی نعمتوں کو بالکل بھول جائیں گے پس خرابی و بربادی ہے معتزلہ کے لئے جو دیدارِ الہی کے منکر ہیں۔

بندہ خدا کے لئے یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے جیسے کہ اس کی معرفت کا حق ہے۔ لیکن یہ امر محال ہے کہ جیسے اس کی شان کے لائق ہے عبادت کر سکے کیونکہ فرشتے باوجود کثرتِ عبادت کے پکار رہے ہیں سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ الہی تو پاک ہے تیری عبادت کا حق ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یقین جانے کہ فرشتے بھی اللہ کے بندے ہیں جو ہر وقت مصروفِ عبادت رہتے ہیں، کسی بھی وقت غافل نہیں رہتے۔ وہ کابلی و سستی کو جائز نہیں رکھتے، خواہشاتِ نفسانیہ سے انہیں کوئی سروکار نہیں، شب و روز تسبیح و تحمید میں لگے رہتے ہیں۔ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَلَا يَفْتَرُونَ ہ ان کی تخلیق مردوزن کی سی نہیں یعنی وہ مرد اور عورت نہیں!! وہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں وہ ہر چھوٹے بڑے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں ابتدائے آفرینش سے بعض قیام میں بعض رکوع و سجود میں ہیں۔

## مقربانِ بارگاہِ الہی:

تمام فرشتوں میں چار کو مقربانِ بارگاہِ الہی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت عزرائیل علیہ السلام

حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں پر عظمت و رفعت رکھتے ہیں۔ نبی

کریم ﷺ فرماتے ہیں جِبْرَائِيلُ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ كَأَبِي الْقَاسِمِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ:

جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں وہی مقام رکھتے ہیں جیسے میں انبیاء کرام علیہم السلام

میں!! تفسیر روح البیان میں ہے خُلِقَ الْجِبْرِيْلُ لِعِدْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے پیدا کئے گئے۔

**محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ اور ملائکہ:**

کتاب الشمائل میں ہے کہ ایک دن سید عالم ﷺ حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ

طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ بوند اباندی ہو رہی تھی آپ صحن

میں آگئے اور اس وقت کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے، دوسری جانب حضرت سیدہ فاطمہ

حضرت علی المرتضیٰ اور حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے بارش کے منظر سے

لطف اندوز ہو رہے تھے، انہوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے پاس تشریف لاتے

ہیں یا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں!

آپ نے فرمایا تم سبھی آجاؤ! چنانچہ آپ صحن میں بیٹھ گئے دائیں طرف

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا بائیں جانب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کو دائیں زانو پر حضرت امام حسن اور بائیں پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کو بٹھایا۔ اور کالی کملی تمام پر ڈال دی اور اس انداز میں جب حلقہ بن گیا تو آپ کے فرمان پر سبھی مل کر لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنے لگے۔ اس حلقہ ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا، آسمانوں میں اعلان کرو کہ تمام فرشتے اس حالت خاص کے ساتھ حلقہ ذکر کو ملاحظہ کریں۔

چنانچہ حبیب کریم ﷺ کے اس حلقہ ذکر کی ہیئت کو فرشتے دیکھتے رہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے بعد از سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے بھی کالی کملی میں جگہ مرحمت فرمائیں کیونکہ اس انداز میں حلقہ ذکر سے انوار و تجلیات کے جلوے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ ان کا نور آسمانوں سے گزر کر عرش معلیٰ تک پہنچ رہا ہے آپ نے فرمایا یہ کملی فقراء کا لباس ہے، تمہارا مقام تو سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر جو میرا حق ہے اس کے تصدق مجھے کسی کونے میں تھوڑی سی جگہ مرحمت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا مجھ پر کونسا حق ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام یوں عرض گزار ہوئے!

جب آپ کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو لعنتی نمرود نے آگ میں ڈالا تو میں نے انہیں فضاء ہی میں تھام لیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب بھائیوں نے کنویں میں گرایا تو میں نے پانی میں پہنچنے سے قبل تھام لیا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چچی چلانے آیا کرتا اور جب آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلعہ خیبر کو اکھاڑنے کے لئے قدم بڑھایا تو میں نے معاونت کی تھی۔

حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گوارہ ہلایا کرتا تھا۔

چنانچہ آپ نے یہ سنتے ہی اپنی پیٹھ کی جانب کالی کملی میں جگہ مرحمت فرمائی

پھر آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا! بتائیے تو سہی اب کیا کیفیت ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے۔ آج آپ کی یہ کملی تمام اشیائے عرش و فرش پر فوقیت رکھتی ہے کہ حضور کی جلوہ گاہ سے تمام ملائکہ عرش و کرسی اور ہفت آسمان جو نظارہ ہیں۔ آج میری حاضری میری زندگی کا حاصل ہے یہی بات میرے لئے وجہ صد افتخار ہے یہ کہا اور چند ساعت قیام کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا سبھی جبرائیل سے مصافحہ کریں اور اس کے سینے کو بوسہ دیں۔ کیونکہ ان کا سینہ میرے حبیب ﷺ کی پشت مبارک سے مس ہوا ہے اور اچھی طرح جان لو کہ وہ تمہارا سب کا سردار ہے چنانچہ تمام فرشتے حکم الہی بجا لائے۔

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت اختیار کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہے جیسے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم بنت عمران والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (حضرت جبرائیل بالکل انسانی صورت میں حضرت مریم علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے)

متعدد مرتبہ سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل و صورت میں حاضر ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے متعدد مرتبہ روزہ افطار کرانے کے لئے حاضر ہوئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حسین و جمیل جوانوں کی صورت میں نازل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اتنی عظیم قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ ساتوں زمینوں کو اپنے پروں پر اٹھا سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام کے تیرہ گاؤں جمع مال و اسباب اور باشندوں کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ایک پد پر اٹھایا اور آسمانوں تک لے گئے ایسے کہ ایک چراغ بھی نہ بھجا جب ان میں سے کسی ایک نے بھی توبہ نہ کی تو حکم الہی اوندھا کیا کہ کوئی بھی نہ بچ سکا قرآن کریم میں ہے فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا سَافِلَهَا (ہم نے ان گاؤں کو تباہ و برباد کر دیا)۔

فرشتوں سے عداوت و دشمنی رکھنا کفر ہے۔

انبیاء و رسل علیہم السلام تمام ملائکہ سے افضل ہیں۔

اولیاء کرام خاص ملائکہ سے اتقیاء اور صفیاء عام ملائکہ سے افضل ہیں۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بنا

مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

کرامات تبین پر بھی ہم ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے اِنَّ عَلَيْكُمْ لِحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ہ بیشک تم پر محافظ مقرر کر رکھتے ہیں (کرامات تبین) وہ سبھی کچھ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

فرشتوں کو جنت کی زیارت سے شاد کام کیا جائیگا مگر وہ دیدار الہی سے مشرف نہیں ہونگے البتہ ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کر پائیں گے پھر وہ اپنے مقام پر رہیں گے۔

اصول الصغار میں ہے کہ مسلمان جن (مذکر و مؤنث) داخل جنت ہونگے حضرت سید امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں توقف فرماتے ہیں جبکہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ مسلمان



جن جنتی ہیں۔

## ایمان بر کتب سماویہ:

کتب سماویہ پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی کتابیں اور صحیفے انبیاء و رسل پر نازل فرمائے وہ حق ہیں، بے شک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں مگر قرآن کریم پر عمل کرنا فرض ہے، بعد از نزول قرآن ان کتب و صحائف کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔

- 1- ان کتابوں میں توریت شریف: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جو عبرانی زبان میں تھی۔
- 2- انجیل شریف: بزبان یونانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- 3- زیور شریف: بزبان سریانی حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- 4- قرآن مجید: سید الانبیاء خاتم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر بزبان عربی نازل ہوا۔

## تنبیہ:

کتابوں پر ایمان لانے میں تعداد و شمار کی چنداں ضرورت نہیں، بس یوں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں اور صحائف اپنے انبیاء پر نازل فرمائے ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ تعین میں کمی بیشی کے باعث کفر کا احتمال ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ صحیفے اور کتابیں ایک سو چودہ انبیاء و رسل علیہم السلام پر نازل ہوئیں لیکن نص قطعاً سے ثابت نہیں ہے، یوں ہی کتاب عمدۃ الدین میں مرقوم ہے مگر تعداد کا مقرر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

جملہ کتب منزلہ کلام قدیم سے عبارت ہیں۔ مخلوق نہیں، کلام الہی کو مخلوق کہنے اور جاننے ماننے والا کافر ہے۔ البتہ حروف و اصوات جو کاغذ پر لکھے جاتے

ہیں انہیں مخلوق کہے تو کفر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ کاتب کا فعل ہے اور کاتب و کتابت مخلوق ہے۔

قرآن مجید تیس سالوں میں مکمل ہوا۔ پہلی آیت اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور آخری آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا ط ہے (عمدۃ الدین)

انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ جملہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے خاص بندے و رسول برحق ہیں ان کا ہر قول سچا ہے ان کی کوئی بات خواہش کے تابع نہیں۔

ان میں بعض رسول ہیں جن کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے رہے وہ تین صد تیرہ<sup>313</sup> ہیں۔ بعض نبی ہیں جنہیں الھام یا خواب کے ذریعے تبلیغ احکام کا امر صادر ہوتا رہا۔

ہر نبی اپنے زمانے میں افضل ہوا ہے اور نبی سے کوئی عام انسان علم و عقل اور عمل میں بڑھ کر نہیں ہوا۔

انبیاء کرام نے اپنی نبوت کی صداقت کے لئے معجزے دکھائے۔ معجزہ ہی ان کی نبوت کی دلیل ٹھہرا۔

کوئی بھی نبی اور رسول غلام، بد صورت، دروغ گو اور بد اخلاق نہیں ہوا۔

کسی عورت کو نبوت و رسالت کی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔

حضرت ذوالقرنین اور حضرت لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے امام زاہدی اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ

وہ نبی تھے۔

نبی اور رسول قبل اعلان نبوت و رسالت بھی ہر قسم کے گناہ سے معصوم

ہوئے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی ازواج کو اللہ تعالیٰ نے پاکدامن پیدا فرمایا ان سے کبھی کوئی غلط فعل سرزد نہیں ہوا۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَا زَنْتُ امْرَأَةً نَبِيٍّ قَطُّ (نبی کی بیوی ہمیشہ غلط کاری سے محفوظ رہی)

انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے حقیقتاً ان کی (عقیدہ النجاح) تعداد معین نہیں کی جاسکتی البتہ مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں۔ لیکن دلیل قطعی سے یہ بات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ جیسے کتب سماویہ کی تعداد کو خاص نہیں کیا جاسکتا!!

سید الانبیاء والمرسلین اور آپ کے معجزات کا اجمالی تذکرہ:

ہمارے رسول سیدنا و مولانا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف برحق نبی اور تمام انبیاء و رسل کے سردار ہیں، سب سے افضل و اعلیٰ اور سب سے آخری نبی ہیں۔ اور جو بھی کوئی آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے دجال ہے!

ہمارے پیارے رسول تمام زمانوں میں ہونے والوں سبھی انسانوں سے عاقل و احسن و علم ہیں آپ کے حسن و جمال کے سامنے چودھویں رات کا چاند بھی شرمندہ تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عالم ماکان و مایکون کے شرف سے سرفراز فرمایا۔

حلیہ مبارکہ:

آپ کا چہرہ مبارک انوار و تجلیات کا مرکز، بلند بینی، فراخ آنکھیں، شرم و حیا کا پیکر۔

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام  
آنکھ کی پتلی سیاہ و سفید، پوستہ ابرو، ہاتھ مبارک کی ہتھیلی گوشت سے بھری  
ہوئی مخمل و ریشم سے زیادہ نرم، لعاب دھن ایسا کہ کھاری کنویں بھی شیریں ہو جاتے،  
پسینہ معطر خوشبودار۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں  
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے  
یوقت ضرورت آپ کا پسینہ خوشبو کی جگہ استعمال ہوا جس گلی بازار سے آپ کا  
گزر ہوتا وہ مہک اٹھتے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں  
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں  
آپ ہزار ہا آدمیوں میں بھی سر بلند نظر آتے حالانکہ آپ بہت طویل  
القامت نہیں تھے، بلکہ انتہائی خوبصورت و پاکیزہ کہ آپ کے جسم اقدس اور لباس پر  
کبھی مکھی نہ بیٹھتی، اور نہ ہی آپ کے سر سے گزرتی، اگر کبھی ایسا موقعہ آیا تو خاکستر ہو  
گئی۔

📖 آپ احلام سے محفوظ تھے۔ ابتداء و انتہائے آفرینش عالم تک آپ سے بڑھ  
کر کوئی سخی ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔

## حکایت: اسی ہزار بکریاں اور تین سو غلام؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی سائل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر  
ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ میں آج بڑی امید لئے آیا ہوں لہذا میری امید  
پوری فرمادیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا بتائیے کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا، ایک  
بکری کا سوال ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی تمہاری بڑی امید تھی؟

وہ عرض کرنے لگا حضور! جس کے پاس مرغی تک نہ ہو اسے بحری عنایت ہو جائے تو اس سے بڑی اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ اس کی کسمپرسی کی کیفیت سنتے ہی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا، جائے فلاں میدان میں میری اسی ہزار بحریاں ہیں جنہیں تین سو غلام چرارہے ہیں، وہ تمام جمع غلاموں کے تجھے عطا فرمائیں! سبحان اللہ!! کیا شان سخاوت ہے؟

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں ڈر، بے بہا دیئے ہیں

تمام لوگوں کو سخاوت کا حکم ہوا مگر آپ کو کثرتِ سخاوت کے باعث فرمایا گیا

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلُّ الْبَسْطِ ه

ہر نبی و رسل کسی قوم یا قبیلے کی طرف بھیجا گیا مگر آپ جن و انس سبھی کے

لئے مبعوث ہوئے آپ کی اطاعت جس طرح روئے زمین پر رہنے والوں

کے لئے فرض ہے اسی طرح اہل آسمان پر بھی فرض ہے۔ گویا کہ زمینوں اور

آسمانوں کی ہر مخلوق کے لئے نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے۔

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

معجزات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا اجمالی تذکرہ:

آپ کے معجزات اس قدر ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، ولادت سے

وصال تک اسی ہزار معجزوں کا ظہور ہوا۔ (مجمع الاخبار) مگر یہ تعداد قطعی

نہیں!!

آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہوا، زہر آلود بحری کاروسٹ کردہ

گوشت پکارا! لَا تَأْكُلْ مِنْي فَإِنِّي مَسْمُومَةٌ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تناول نہ فرمائیے

گا، کیونکہ میں زہر آلود ہوں!

ہرنی نے آپ سے فریاد کی، اونٹ نے اپنے بے نمازی مالک کی شکایت کی! فضلات مبارکہ زمین اپنے اندر چھپالیتی تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ بادل آپ پر سایہ کرتے، مزید تفصیل معجزات کے باب میں دیکھئے!!

## قیامت پر ایمان کا مفہوم:

قیامت پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ یقین کرے کہ ایک دن عالم دنیا نے ختم ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ لَّارْتَابَ فِيهَاہ پیشک قیامت آکر رہے گی اس میں کسی قسم کا شک نہیں! اللہ تعالیٰ سبھی پر موت مساؓ فرمائے گا، پھر زندہ کرے گا۔ انسان، جن، حیوان، ہر جاندار اس حکم میں برابر ہیں۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ان دس نشانیوں کا ظہور قطعی اور لازمی ہے ان کے ظہور کے بغیر قیامت کا ورود نہیں ہوگا۔

- 1- سورج کا مغرب سے نکلنا!
- 2- دجال کا خروج
- 3- یاجوج و ماجوج کا ظاہر ہونا۔
- 4- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے زمین پر تشریف لانا۔
- 5- تین شہروں کا زمین میں دھنسا
- 6- ایک شہر مشرقی جانب سے ایک شہر مغرب کی طرف اور ایک شہر ممالک عرب میں سے ہوگا۔
- 7- دابة الارض کا ظہور
- 8- دھوئیں کا پھیلنا

9- عدن سے عجیب و غریب آگ کا بھرنا

10- سب سے پہلے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہو گا پھر مسلسل پے درپے دیگر نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ جب سبھی نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو مشرق سے مغرب کی طرف اللہ تعالیٰ گرم ہوا چلائے گا جس سے سبھی مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

سدرۃ المنتہیٰ میں ایسے ہی لکھا ہوا ہے۔ نَفِیْسُ صُورِ کُفَّارٍ پَرِ هُوَ کَا۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تک روئے زمین میں ایک بھی مسلمان اللہ اللہ کرنے والا رہے گا قیامت برپا نہیں ہوگی۔

کتاب جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا سبھی زندہ ہو جائیں گے۔ اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ بعض کہتے ہیں چالیس دن کا وقفہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

کتاب صور کی لمبائی تیس ہزار سال کا راستہ ہے اور چوڑائی بارہ سال کا مسافتی راستہ!! صور کو حضرت اسرافیل علیہ السلام اس طرح منہ میں لئے ہوئے امیر خداوندی کے منتظر ہیں جیسے شہنائی بجانے والا اپنے منہ میں اسے رکھتا ہے۔

کتاب اللہ تعالیٰ اسقاط و جنین شدہ بچوں کو بھی جان عطا فرمائے گا۔ تاکہ وہ اپنے والدین کی شفاعت کرائیں (یہ اسقاط فطرتاً ہو) (جو اولاد کی زیادتی کے پیش نظر از خود کراتے ہیں وہ قاتل ہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْتُلُواْ اَوْلَادَکُمْ خَشِیَۃَ اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُہُمْ وَاٰیٰہُ اَوْلَادٍ کُوْرُزُقِ کِ کِمِی کَ خَوْفٍ سَ قَتْلِ نَہ کُرُوہِم تَمہِیْسُ اُوْر اَنہِیْس رِزُقِ عَطَا فَرْمَا نَہِ وَا لَہِی لٰہِذَا فِیْمِلِی پِلَانِکِ کِ یہودہ سِکِیْمِیْس رِزُقِ مِیْن اِضَا فہ نہِیْس کُر سِکِیْتِیْس، یہ بَہِ غِیْر تِی، بَہِ حِیَا تِی اُوْر زَنَا کِ مِشِیْر ہِیْس۔ اللہ تعالیٰ ارباب حل و عقد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(تابش قصوری)

حضرت اور لیس علیہ السلام پر قیامت کے آثار کا کچھ اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ پہلے سے بہشت میں زندہ ہیں۔ اور دنیا سے بہشت کا منظر دیکھنے کے لئے وصال کے ذائقے سے شاد کام ہو چکے ہیں۔

جب حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلا صور پھونکیں گے تو سبھی مر جائیں گے۔ پھر زندہ ہونے کے بعد تین سو سال تک قیام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَلَمِينَ ہ اس دن لوگ اپنے رب کے حضور کھڑے ہونگے، ایسی کیفیت میں کہ انہیں ایک دوسرے کی خبر تک نہ ہوگی۔ پھر ان پر ایک کفن نما لباس لپیٹا جائے گا۔ اس کے بعد جب ہوش میں آئیں گے تو ایک دوسرے سے نفرتا بھاگیں گے یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَ أُمِّهِ وَ أَبِيهِ وَ صَاحِبَتِهِ وَ بَنِيهِ . اس دن آدمی اپنے بھائی، والدین، بیوی اور بچوں سے بھاگے پھرتے ہونگے۔

پھر سبھی لوگ حساب و کتاب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ نیز ہم اس امر پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوزخ کے اوپر سے ہر ایک کو گزرنا پڑے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا اور بیشک تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا دوزخ پر سے گزر نہ ہو یہ تمہارے رب کا اٹل فیصلہ ہے۔

اور ایمانداروں کی تسلی کے لئے یوں فرمایا گیا۔ ثُمَّ نُجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًّا ہ پھر ہم متقین کو نجات سے نوازیں گے اور ظالموں کو دوزخ میں الٹا کر کے ڈالیں گے۔

خیال رہے کہ ہل صراط دوزخ کی پشت پر ہے۔ اور اس سے گزرنا گویا دوزخ سے گزرنا ہے۔ لہذا ہم اس امر پر ایمان لاتے ہیں کہ نیک بندوں کا نامہ اعمال



ان کے دائیں ہاتھ اور بد معنوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پیٹھ پیچھے بندھے ہونگے۔

اس امر پر بھی ہمارا ایمان و ایقان ہے کہ میزان حق ہے۔ اور اس میں نیک و بد اعمال کا وزن ہوگا۔ جس کی نیکی کا پلڑا بھاری ہو گا وہ نجات پائے گا اور جس کی برائیاں وزنی ہوگی اس کا ٹھکانہ ہاویہ دوزخ ہوگا۔ قرآن کریم میں ہے فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمَةٌ هَٰوِيَةٌ هٰذَا نِزْفَرَمَايَا وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ. اس دن اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے۔

### حوض کوثر:

حوض کوثر برحق ہے۔ روز قیامت پیاسوں کو اس سے پانی پلایا جائے گا۔ رحمت عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّهُ بَعْدَ النَّجْوَمَةِ اس کے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہونگے۔

نیز ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ روز قیامت اعضائے جسم باتیں کریں گے اور افعال خیر و شر کی شہادت دیں گے قرآن کریم میں ہے يَوْمَ تَشْهَدُ وَعَلَيْهِمُ السِّنْتُهُمْ وَاٰيٰتِهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ اس دن (ان کی زبان بندی ہوگی) ان کے ہاتھ، پاؤں پکاریں گے جو کچھ وہ عمل کرتے رہتے تھے، (یہ مسئلہ سمجھنے میں اب تکلف کی بات نہیں رہی، ویڈیو اور آڈیو کو سامنے رکھئے جس سے آج ہر حرکت سامنے آرہی ہے یہ آیت سائنسی ترقی پر دال ہے۔ وی۔ سی آر پر انسان اپنی سبھی حرکات و سکنات کو خاموشی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور تعجب و حیرانگی کے باعث اس کی زبان بند ہوتی ہے۔ فَاَفْهَمُوْا وَتَدَبَّرُوْا (تائش قصوری)

سوالِ قبر:

قبر میں جانے والے ہر شخص سے مؤمن ہو خواہ کافر، بچہ ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت ہر ایک سے سوال ہو گا جب دفن کرنے کے بعد لوگ قبرستان سے باہر نکل آئیں گے۔ تب دو فرشتے اس کے پاس آئیں گے اور اسے بٹھائیں گے۔

برزخی زندگی میں تمام کا اتفاق ہے البتہ جسم کے اندر جان ڈالنے میں اختلاف ہے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فقہ اکبر میں ہے۔ لہٰذا

إِدْخَالُ الرُّوحِ فِي الجَسَدِ فِي القَبْرِ حَقٌّ۔ قبر میں جسم کے اندر روح کا داخل ہونا برحق ہے قبر میں اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کے متعلق خصوصیت سے پوچھا جائے گا۔

جب ایماندار جو بآپ کے گامیرا رب اللہ اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں تو یہ سنتے ہی منکر نکیر پکار اٹھیں گے نَمَّ كَنُومَةَ العُرُونِسِ، (سو جائیے ایسے، جیسے دلہن سوتی ہے)

اور بے ایمان، بد نصیب جو اب دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا اور کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں کہہ پاتا۔

فرشتے کہتے ہیں لَأَدْرَيْتَ افسوس تو نے کچھ سمجھا ہی نہیں، اور پھر ہر اس کے لئے سزا جاری ہو جاتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

انبیاء سے سوالِ قبر:

واضح ہو کہ انبیاء کرام علیہ السلام سے قبر میں قطعاً سوال نہیں ہوتا، البتہ مسلمانوں اور کافروں کے بچوں سے سوال ہوتا ہے۔ لیکن ان سے روزِ میثاق کا سوال پوچھا جاتا ہے یعنی (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ کفار و مشرکین اور فاسقوں پر قبر کا عذاب برحق

ہے۔

ایمان بر تقدیر:

تقدیر پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یقیناً سمجھے جو بھی کوئی نیکی یا بدی اس سے ظاہر ہوتی ہے اس کی تخلیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ ہاں نیکی اس کے حکم، مشیت اور امر سے ہے۔

تاہم اکابر اسلام فرماتے ہیں تقدیر پر اعتقاد رکھنا چاہیے اور اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ تقدیر الہی کے فہم و ادراک سے انسانی عقل عاری ہے۔ کتاب التمہید میں ہے کہ التَّقْدِيرُ بَحْرٌ عَمِيقٌ مَنْ غَمَسَ فِيهِ ضَلَّ. تقدیر انتہائی گہرا سمندر ہے جس نے بھی اس میں غوطہ لگایا غرق ہو گیا۔

افضل البشر بعد الانبياء عليهم السلام:

اہل سنت و جماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد پوری انسانیت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم پھر حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ بہ ترتیب خلافت اور یہ چاروں رسول کریم ﷺ کے برحق خلیفہ ہیں اور ان خلفائے راشدین کی مدتِ خلافت تیس برس ہے۔ نبی کریم ﷺ پہلے ہی مدت کی تعیین فرما چکے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ قال علیہ السلام الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً مِرَّةً بَعْدَ خِلَافَتِي تِسْعِينَ بَرَسًا تَحْتِ قَائِمِي رَهْطِي۔

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن:

سید عالم نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں (حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت مسلمہ ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے ایمان کی نعمت عظمیٰ سے شاد کام ہوئیں اور ام المؤمنین اول ہونے کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہے) (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

## سید عالم ﷺ کی شہزادیاں:

نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں، آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں۔

- 1- حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا نکاح حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا آٹھ ہجری کو آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جا رہی تھیں کہ ایک ناہنجار کافر ہبار بن اسود نے نیزہ مار کر شہید کر دیا۔
- 2- حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ کا ہجرت سے سات سال قبل حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا۔ جب ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے اپنے خاوند حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت اختیار فرمائی۔

بیس سال کی عمر تھی کہ مدینہ طیبہ میں 2 ہجری 17 ماہ رمضان المبارک میں وصال فرمایا۔ اسی روز غزوہ بدر میں عظیم الشان فتح ہوئی۔

- 3- حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی تیسری بیٹی تھیں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ بوقت نکاح آپ کی عمر انیس برس تھی، شادی کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں، شعبان 9 ہجری کو مدینہ طیبہ میں انتقال فرمائیں، سید عالم ﷺ نے

نماز جنازہ پڑھائی۔

4- سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ اپنی تینوں حقیقی بہنوں سے چھوٹی تھیں، مگر مراتب میں سب سے بڑھ کر آپ پندرہ برس کی تھیں کہ مدینہ طیبہ میں دو ہجری کو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ عقد میں آئیں اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک تیس 23 برس تھی۔

حضور سید عالم ﷺ نے جب گیارہ ہجری کو وصال فرمایا تو چھ ماہ بعد تین رمضان المبارک گیارہ ہجری کو آپ نے بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد فرمادی۔ حضور کی چاروں بیٹیاں حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئیں۔

## شرائط ایمان:

کتاب عقیدہ النجاح میں ہے کہ ایمان کی متعدد شرطیں ہیں اگر وہ نہ پائی جائیں تو ایمان کامل نہیں ہوتا۔

ایمان بالغیب: ایسی غائبانہ چیزوں پر ایمان لانا جن کے بارے میں سید عالم ﷺ نے آگاہ فرمایا ہو۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا، جنت اور دوزخ کے وجود پر، دل و جان سے یقین رکھنا اور اقرار کرنا، البتہ نزع کے وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور دوزخ کی آگ کے خوف سے ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوگا۔ اسے ایمان بالخوف کہتے ہیں کہ بوقت نزع آخرت کے احوال، بہشت اور دوزخ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

اسی طرح خوف سے توبہ بھی قابل قبول نہیں۔ یعنی بوقت مرگ کافر اپنا ٹھکانہ جہنم میں دیکھتے ہوئے ایمان لائے تو یہ قابل قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتا ہے۔ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاوَا بَاْسَنَا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدٍ مَا لَمْ يُغْرِغْرِهِ ه

دوسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلانیٰ نے جن اشیاء کو حلال فرمایا انہیں حلال ماننا اور جو چیزیں حرام ٹھہرائیں انہیں حرام جاننا۔  
اگر کوئی شخص حلال کردہ اشیاء کو حرام اور حرام کو حلال جانے اور مانے وہ کافر

ہوگا۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کبھی بے نیاز نہ ہو۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ کبھی بھی زبان پر کلمہ کفر نہ لائے۔ بلکہ بخترت پڑھتا

رہے اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ بِهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ ه الہی میں تجھ سے تیرے ساتھ کسی بھی چیز کو

شریک ٹھہرانے سے پناہ مانگتا ہوں جن کا مجھے علم ہے اور تجھ سے استغفار

کرتا ہوں جن کا مجھے علم نہیں۔

اب ہم پھر حدیث شریف کی طرف آتے ہیں۔ قَوْلُهُ وَرَسُوْلُهُ ه یعنی جو بھی

کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اگرچہ وہ لاکھوں بار لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا

رہے وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوگا جب تک محمد رسول اللہ ہ نہیں کہے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان نہیں لائے گا۔

مؤمن نہیں ہوگا، آپ کے فرمان کو اللہ تعالیٰ کا فرمان سمجھے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا وَمَا اَتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا جو بھی تجھے رسول

کریم عطا فرمائیں اس پر مضبوطی سے عمل کرو اور جس سے روکیں اس چیز سے رک

جاؤ۔

نیز حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام سچے

نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔

اے ایماندارو! جیسا آپ رسول رکھتے ہیں ویسا کوئی اور نبی و رسول نہیں نیز جیسے آپ تمام انبیاء و رسول سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی تمام امتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ تَمَّ بَهْتَرِينَ أُمَّتٍ هُوَ۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت تمغہ سیادت مجھے نصیب ہو گا تم دیکھو گے میں عرش کے نیچے نور کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گا اور انبیاء کرام میرے سامنے کرسیوں پر تشریف فرما ہوں گے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے تفصیلی گفتگو ہوئی اسی لئے یہ جلسہ خاصا طویل ہو گیا اب ہم وَالْهٰكُمِ اِلٰهُ وَاٰحِدٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ہ کی تفسیر پر گفتگو کرتے ہیں۔

وہ مالک و صانع و قدیم و حکیم اور بغیر کسی کے سکھائے علیم ہے۔ اس نے اپنے کرم سے تمہاری طرف اپنی نسبت و اضافت سے نوازا جیسا کہ ارشاد ہے اِلٰهُ الْهٰكُمِ اِلٰهُ وَاٰحِدٌ و ہ ہی تمہارا ایکتا معبود ہے، اِلٰهُ الْخَلْقِ نہ فرمایا، اس لئے کہ سوائے انسان کے کسی بھی دوسری مخلوق نے اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہرایا، بلکہ وہ جیسے ہے ویسے ہی اسے سمجھا اور پہچانا۔

## ہُدُودُ اور حضرت سلیمان علیہ السلام:

کیا تجھے ہُدُودُ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ یاد نہیں، جب اس نے ملکہ صبا بلقیس کا ملک اور اس کے مال و خزانوں کو دیکھا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے مقابلے میں بہت ہی حقیر جانا مگر یہ ارادہ نہ کیا کہ اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو آگاہ کیا جائیگا، لیکن جب ہُدُودُ نے دیکھا کہ یہ سورج کو پوجتے ہیں تو نہایت غضبناک حالت میں وہاں سے اڑا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آکر اپنے آپ کو گرا دیا اور کہنے لگا۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ کے عہد مبارک میں، ایک عورت کو میں تخت و تاج پر دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ اور اس کی قوم آفتاب کو پوجتے ہیں وَجَدْتُهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ه میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا، آفتاب کو پوجتے پایا ہے۔

بہر حال!! فرشتے، جن، پری، درندے، پرندے، سبھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دم بھرتے ہیں۔ اے انسان! تو کتنا گستاخ اور بے باک ہے کہ تو نے بیک وقت دو دو تین تین خدا بنا رکھے ہیں، کوئی آفتاب کو پوج رہا ہے تو کوئی مہتاب کو سجدے کر رہا ہے کسی نے پتھر کو خدا بنا رکھا ہے تو کوئی لکڑی کے معبود اٹھائے پھرتا ہے، ایسے ہی لوگ ذلت کے قابل ہیں۔

اسی بنا پر اللہ تعالیٰ از روئے رحمت و کرم نوازی فرماتا ہے میرے حبیب ﷺ آپ اپنی امت کو فرمادیجئے وَاللَّهُمَّ إِلَهُ وَاحِدَةً اور تمہارا معبود تو صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی ہے!

## لا الہ الا ہو:

نہیں کوئی اللہ مگر وہی، الرحمن الرحیم وہ ایمانداروں کے لئے رحمان ہے اور جو انہیں نہیں مانتے ان کے لئے رحیم ہے کہ ان کی جلد گرفت نہیں فرماتا۔

## إِلَهُكُمْ:

تمہارا خدا ایک ہے، اور تمہارا دل اور زبان بھی ایک ایک ہے، لہذا یہ اس طرف اشارہ ہے کہ تم اسے دل سے بھی ایک مانو اور زبان سے بھی اس کی واحد نیت کا اقرار کرو۔ بعض علماء کرام نے اس کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نہایت ہی مہربانی و کرم نوازی ہے کہ اس نے اَلْوَيْتَّتِ کی نسبت ایمانداروں کی طرف کرتے ہوئے فرمایا و الہکم،



اس سے ایمانداروں کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ تمہارا خدا رحمان اور رحیم ہے وہ دنیا میں تمہارے لئے رحمن اور قبر کی تاریکی و تنگی کے وقت تمہارے لئے رحیم ہے۔

## کیفیت خاص:

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کا یوں سلام پہنچاتے اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِنُكَ السَّلَامُ ہ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو سلام سے نوازتا ہے تو آپ ہیبت الہی سے کبھی لرز جاتے اور رنگت زرد پڑ جاتی اور کبھی خوشی و مسرت کے ساتھ آپ کا چہرہ کھل جاتا پس اسی بنا پر ایماندارو، تم بھی خوش ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہیں یوں مخاطب فرماتا ہے وَاللّٰهُكُمْ نِيز دوسری جگہ ارشاد ہوا، وَاِنَّ اللّٰهَ لَوَاحِدٌ، بیشک تمہارا معبود حقیقی واحد و یکتا ہے۔ یہاں دو حرف تاکید کے لا کر الوہیت کو مؤکد کیا گیا ہے۔ ایک حرف تاکید اِنَّ اور دوسرا الْوَاحِدُ میں حرف لام، اسی طرح مذکور بالا آیت میں بھی دوبار تاکید ہے کہ اِيكِ اِلٰهٍ وَاَحَدٌ اور دوسری لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ،

لوگو! تمہارا خالق و رازق ایک ہے وہ دنیا میں رحمن اور آخرت میں رحیم ہے۔  
 ماں کے اندھیرے پیٹ میں تمہیں کس نے رزق عطا فرمایا، دنیا میں تمہیں کون پال رہا ہے یقیناً اسی رحمن نے تمہیں رزق دیا اور اسی نے پرورش فرمائی۔  
 مغفرت کس سے طلب کی جاتی ہے۔ یقیناً رحمن جو بخشنے والا ہے، تمہارے گناہوں کو کون پوشیدہ رکھتا ہے۔ وہی ہے جسے رحمن سے یاد کیا جاتا ہے، تمہاری عاجزی کے وقت کون فریاد رس اور ہمدرد بن کر دستگیری فرماتا ہے، ہاں ہاں وہی ہے جو رحمن کی صفت سے موصوف ہے۔

عالم نزع کی سختی کون آسان فرماتا ہے کہہ دیجئے هُوَ الرَّحْمٰنُ، قبر کی تاریکی میں کون مونس و غمخوار ہو گا پکاریے هُوَ الرَّحِيْمُ، وہ جو رحیم ہے قبر میں دفن کے بعد

جب تمام عزیز واقارب واپس لوٹتے ہیں تب مردہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہوئے بہت گھبراتا ہے اور عزیز واقارب کو پکارتا ہے لیکن اس کی آواز کوئی زندہ سننے والا نہیں ہوتا، اس لئے کوئی اسکو جواب نہیں ملتا، اس وقت فرشتے اسے کہتے ہیں کہیے یا رَحِيمُ، تب بندہ عرض گزار ہوتا ہے یا رَحِيمُ یا رَحِيمُ جو بآلہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لبيك يا عبدی لبيك يا عبدی اے میرے بندے، اے میرے بندے میں تیری پکار سن رہا ہوں۔ ذرا یہ تو بتائیے تو نے مجھے پہلے ہی پکار لیا ہوتا تاکہ میں اسی وقت تیری فریاد سی فرماتا اے ایماندار سن !!

قبر میں حشر میں اور دوزخ میں یا رَحِيمُ ہی تیری فریاد سی فرمائے گا۔

## کیفیت جہنم:

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غرائب میں روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جب گنہگار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ سانپ اور نچھو اسے کاٹنے کے لئے دوڑتے چلے آئیں گے وہ پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھے گا اور مالک دوزخ کا نام لے کر ستر بار فریاد کرے گا، دوزخ کا فرشتہ کہے گا مجھ سے فریاد مت کرو بلکہ اپنے رب رحیم کو پکارو، بندہ یہ سنتے ہی یا رحیم یا رحیم پکارنے لگے گا۔

ابھی اس کی زبان پر رحیم کے کلمہ میں میم کا حرف ختم نہیں ہونے پائے گا کہ غائب سے آواز سنائی دے گی لبيك يا عبدی لبيك يا عبدی اے میرے بندے میں حاضر، میں حاضر !!

اور پھر اسے اسی وقت دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچا دیا جائیگا۔

اب پھر آئیے مذکورہ بالا حدیث کے اس حصہ کی طرف واقف الصلوٰۃ اور

نماز ہمیشہ ادا کیجئے۔

یعنی دخولِ جنت کے لئے صرف ایمان ہی کفایت نہیں کرے گا بلکہ جب تک مومن نماز ادا نہیں کرے گا، جنت میں داخل ہونے سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ، ایمان دار غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں نیز ارشاد ہوا، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ ہ بیشک وہی ایماندار کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں کو نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ ہ نماز دین اسلام کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے اسے ترک کر دیا اس نے دین کو گر ادیا۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ لَأَيِّمَانَ لِمَنْ لَأَ صَلَوةَ لَهُ، اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس نے نماز کو قائم نہ رکھا!!

📖 ایمانداروں کو سمجھنا چاہیے کہ نماز مہجگانہ فرض ہے اسے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان مرد و زن، آزاد اور غلام، عاقل و بالغ پر فرض ٹھہرایا ہے۔

📖 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ،

نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً نماز وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرتے رہو۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ صَلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَاتٍ وَعَلَىٰ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں کو ہر مسلمان مرد، عورت آزاد اور غلام پر فرض کیا۔

## فرضیت نماز:

نماز کی فرضیت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک ہے۔ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ میں دس وقت کی نماز فرض تھی، بعض کے زمانہ میں بیس وقت، بعض کے زمانہ میں تیس وقت، بعض کے زمانہ میں چالیس وقت اور بعض کے زمانہ میں پچاس وقت کی نمازیں فرض تھیں۔

واضح ہوا کہ پانچ وقت سے کم اور پچاس وقت سے زائد کی نماز کسی بھی نبی کے زمانہ میں فرض نہیں ہوئی۔

کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سر راہ آپ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے پچاس نمازوں میں کمی کی گزارش کریں، چنانچہ آپ نے متعدد بار درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے فرمایا آپ کی امت پر پانچ وقت کی نماز فرض کی جاتی ہے لیکن ثواب پچاس نمازوں کا ہی عطا کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا، جس شخص نے ایک نیکی کی اسے دس گنا ثواب عطا کیا جائے گا (گویا کہ پانچ کو دس سے ضرب دیں تو پچاس ہوئیں لہذا قرآن کریم سے مؤکد کر دیا گیا کہ امتِ محمدیہ کے لئے پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا)

## جنتِ حلال دوزخِ حرام:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ وَأَظْبَ عَلَى صَلَوَاتِ الْخَمْسِ حَلَّ لَهُ الْجَنَانُ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ النَّيْرَانُ ہ جس شخص نے پانچ وقتی نمازوں پر ہمیشگی اختیار کی اس پر جنتِ حلال اور دوزخِ حرام ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے پانچ وقتی نماز میں سے ایک بھی ضائع

نہ کی اللہ تعالیٰ اس کے سات اعضاء پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَ زُلْفَامَنْ الْيَلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ه شب و روز کی نمازیں قائم رکھو اس لئے کہ نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

## نہر میں پانچ بار غسل کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہ رہی ہو اور وہ پانچ بار اس میں غسل کرے کیا اس پر کوئی میل کچیل رہ سکتی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اس کے بدن پر بالکل میل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ جو کوئی مہجگانہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اس پر کوئی بھی گناہ نہیں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہر گناہ سے ایسے پاک فرمادے گا گویا کہ آج ہی وہ پیدا ہوا ہے۔

## ثناء کی عظمت:

جو مومن نماز میں ثنا پڑھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں بدن کے بالوں کی مقدار کے برابر نیکیاں درج کی جاتی ہیں۔ نیز شب و روز کی سال بھر عبادت کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

## اعوذ باللہ کہنے کی عظمت:

جب نمازی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر اسے چار ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور اتنے ہی گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور چار ہزار درجے جنت میں مرحمت کئے جاتے ہیں۔

## سورہ فاتحہ کی عظمت:

اور جب نمازی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب درج کیا جاتا ہے اور جب رکوع میں جھکتا ہے تو اس کے وزن کے برابر سونا صدقہ کرنے کے ثواب لکھا جاتا ہے اور جب تین بار رکوع میں کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں کے پڑھنے کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔

اور جب کہتا ہے کہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تو اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر نظر رحمت فرماتا ہے۔

اور جب سجدہ کرتا ہے تو گویا اس نے قرآن کریم کی آیات کی مقدار کے برابر غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب پایا۔

اور جب سجدہ میں جا کر کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، تو اللہ تعالیٰ جنوں اور پریوں کی مقدار کے برابر اسے نیکیاں عطا کرتا ہے اور اس کی اتنی ہی برائیاں مٹا دیتا ہے اور اسے متعدد درجے جنت میں عطا کرتا ہے۔

📖 جب التَّحِيَّاتُ پڑھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں صابریں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

📖 اور جب سلام پھیرتا ہے تو بہشت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور پھر وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

📖 چاہیے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

## فضائل باجماعت:

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضَلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَرْدِ بِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً هُ  
اکیلے نماز ادا کرنے سے باجماعت نماز ادا کرنے میں ننانوے درجے زیادہ  
فضیلت ہے۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں بلاعذر نماز باجماعت ادا نہ کرنا درست نہیں۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْخَمْسِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي  
الْجَمَاعَةِ لَا يَفُوتُهُ مِنْهَا تَكْبِيرَةٌ إِلَّا حَرَامٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِرَّاتَيْنِ بَرَاءَةً مِنَ  
النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ جَسْمُ مَنْ خَفِيَ فِيهَا نَفْسٌ نَفْسٌ نَفِيَتْ عَنْ النَّارِ  
إِيسَى كَمَا اس كى تكبير تحريره فوت نه هوى تو الله تعالى اسے نفاق اور دوزخ كى  
آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْخَمْسِ فِي الْجَمَاعَةِ  
حَيْثُ كَانَ وَآيُنَ كَانَ يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ فِي زُمْرَةِ  
الْأَوَّلِ مِنَ السَّابِقِينَ الْجَنَّةَ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ  
حَافِظٌ عَلَيْهَا ثَوَابُ أَلْفِ شَهِيدٍ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّاهُ

جس شخص نے نماز ہجگانہ باجماعت ادا كى جہاں اور جیسے بھی تھا وہ پل صراط  
سے بجلی كى چمك كى مانند گزرے گا اور سب سے اول جنت میں جانے والوں  
سے ہوگا اور اس كا چہرہ چودھویں كے چاند كى طرح چمكتا ہوگا اور اسے ہر اس  
دن كے بدلے جس میں اس نے نماز باجماعت ادا كى ہوگی ایک ہزار شہداء كا  
ثواب پائے گا جو جہاد كرتے ہوئے اللہ كى راہ میں شہادت سے سرفراز

ہوئے۔ (خلاصہ الاخبار)

یہ ثواب تو نمازیوں کی جماعت کا ہے مگر دس یا ان سے زائد نمازی ہوں تو اس جماعت کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جب امام وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آہستہ امین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی امین کہتے ہیں تم میں سے جس کی امین فرشتوں کی امین کے ساتھ شامل ہوئی وہ بخشا جائے گا ایسے ہی صحیح مسلم شریف میں آیا ہے آپ ﷺ فرماتے نماز باجماعت بہترین نمازوں میں سے ہے البتہ تنہا نماز ہو جاتی ہے مگر اکیلے پڑھنا مناسب نہیں!!

## حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے سب پریشانی دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرے دس اونٹ مع مال و اسباب چوری ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو سمجھ رہا تھا کہ تیری تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے اس لئے اتنے پریشان ہو، وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ تکبیر اولیٰ ایسے دس اونٹوں سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا تَكْبِيرَةُ الْاُولَى خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا تَكْبِيرِ اُولَى تُو دُنْيَا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے زیادہ بہتر ہے۔

سید عالم مخر صادق ﷺ فرماتے ہیں تارک نماز کا قبلے سے منہ پھیر دیا جائے گا۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں تارک جماعت لعنتی ہے، تورات، انجیل،

زیور اور قرآن کریم کی رو سے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جب تارک جماعت زمین پر چلتا ہے تو زمین اس پر

لعنت بھیجتی ہے، اور جب آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو آسمان لعنتیں



بھجتا ہے، یعنی آسمان وزمین میں بسنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔

نیز فرمایا اگر میرا امتی میری امت کی تعداد کے برابر نماز ادا کرے اور اتنے ہی روزے رکھے اور اتنے ہی حج ادا کرے نیز تمام طاعات و عبادات مجالائے اور ہر قسم کی نیکیاں جمع کرے مگر جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہو تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں بھیجے گا اور اس سے قطعاً کچھ نہ پوچھا جائے گا۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ بظہر رحمت دیکھے گا بھی نہیں۔ دنیا و آخر میں اس کے فرض و نفل قبول نہیں ہونگے (استغفر اللہ)

## وضاحت :

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ کلمہ صلوٰۃ میں فرض، سنت، نفل سبھی داخل ہیں مگر اقامت صلوٰۃ سے مراد فرض نمازیں ہیں۔ نماز سے زیادہ کسی فرض کی تاکید نہیں آئی۔

زکوٰۃ، صاحب نصاب مالدار، غنی پر بشرط واجبہ فرض ہے، حج میں بھی استطاعت اور راستے کا پر امن ہونا ضروری ہے، مگر نماز آزاد، غلام، امیر، غریب، وزیر، فقیر، مسافر، مقیم، تندرست اور مریض سبھی پر فرض ہے جیسے بھی اسے ادا کرنے کی طاقت ہے ادا کرے۔

قیامت میں سب سے پہلے نماز کے بارے سوال ہوگا۔

روز محشر کہ جانگداز بود، اولین پر سش نماز بود

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَ

التَّوْحِيدِ الصَّلَاةُ. روز قیامت سب سے پہلے توحید کے بعد نماز کے بارے حساب ہوگا۔

پہلے فرائض کا شمار ہوگا اگر قدرے کمی واقع ہوئی تو واجبات کو ملایا جائیگا پھر

بھی کمی ہوئی تو سنتوں کو ملایا جائے گا اگر پھر بھی کفایت نہ ہوئی تو نوافل کو

شامل کریں گے۔

### فائدہ:

سنت اور نوافل پڑھنے والوں کو یہ نیت کر لینی چاہیے کہ انہیں میں اس لئے ادا کر رہا ہوں اگر روز قیامت فرائض میں کمی واقع ہوئی تو ان سے پوری کر لی جائے گی۔ (عمدۃ الدین)

بعینہ نفل روزوں میں فرضی روزوں کی کمی کو پورا کرنے کی نیت کرے۔ کیونکہ روز قیامت فرض روزوں کی کمی کو نفل روزوں سے پورا کیا جائیگا۔ یوں بھی حدیث پاک ہے۔

﴿ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

### تنبیہ:

ذخیرہ میں ہے کہ اگر کوئی نوافل ادا کرے مگر فرائض میں کوتاہی برتے تو اس کے نوافل بھی قبول نہیں ہونگے۔ کیونکہ فرائض اصل ہیں اور نفل فرع۔ اصل کے تارک کو فرع سے ثواب نہیں مل سکتا۔

﴿ نمازی کی مثال تاجر جیسی ہے کیونکہ تاجر کو جب تک اصل مال سے کچھ حاصل نہ ہوگا تو نفع کیسے شمار کرے گا؟ ﴾ (بناءً علیہ نوافل بلا فرائض بے فائدہ ہیں)

### فائدہ:

اگر نمازی نماز فجر کی ادائیگی میں کسی قسم کا خلل محسوس کرے تو وہ سنتوں کی ادائیگی میں فرائض کے کامل ہونے کی نیت کرے تو وہ سنتیں فرض کی ادائیگی کا باعث بن جائیں گی اور وہ نمازی فرض کی ذمہ داری سے عمدہ برآ ہوگا اور گرفتار عذاب نہیں

ہوگا، نیز اسی طرح روزہ کی کیفیت ہے۔

## خضوع و خشوع:

نماز کو نہایت خضوع و خشوع سے ادا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
 قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ بیشک وہ ایماندار نمازی  
 کامیابی سے ہمکنار ہوئے جنہوں نے اپنی نماز کو نہایت خشوع سے ادا کیا۔

نیز ارشاد ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

بیشک نماز بے حیائی اور برائی کے سامنے ڈھال ہے۔

سید عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں رَكَعَتَانِ مِنْ رَجُلٍ وَرَعٍ أَفْضَلُ مِنْ  
 أَلْفِ رَكَعَةٍ مِنْ مُخَلَّطٍ ہ متقی پرہیزگار نماز کی دو رکعت اپنی خواہشات میں  
 پڑے ہوئے نماز کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔

## اقسام خشوع؟:

خشوع تین قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ اپنے اعضاء کو پرسکون رکھے۔ وہ اس  
 طرح کہ حالت قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے رکوع میں پاؤں کی پشت پر، سجدہ  
 میں ناک کی طرف، تشہد میں اپنی گود میں دیکھے، اور یہ شرعی خشوع ہے۔ جس سے  
 نماز درست ہوتی ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ نماز میں نمازی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو یاد  
 نہ کرے اور دل کو دنیوی خواہشات سے کلی طور پر صاف رکھے اور جو کچھ وہ  
 نماز سے پڑھ رہا ہے دل میں اس کے مفہوم و مطالب پر فکر کرے، اور نہ ہی  
 اس کے دل میں بہشت کے حصول اور دوزخ سے محفوظ رہنے کا تصور پیدا ہو  
 تو یہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے لئے خشوع ہوگا۔

تیسری قسم یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اتنا مستغرق ہو جائے کہ اسے اس کی ذات والا برکات کے علاوہ کسی چیز کی خبر نہ ہو۔ اس کا جسم بساطِ قرب پر اور اس کی آنکھیں دیدارِ خداوندی کے تصور سے سرشار رہیں۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں لِحَى مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ لَا يَسْعُنِي مَلَكٌ مُّقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ه

میرے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے ساتھ ایسا بھی وقت آتا ہے کہ اس میں مقرب فرشتوں اور جلیل القدر انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو بھی مشغول ہونے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

### حکایت:

کیا آپ نے سنا نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائے مبارک میں تیر پھنس گیا (اس کے نکالنے میں سخت تکلیف ہوتی) آپ نے فرمایا جب میں نماز ادا کرنے لگوں تب نکالنا، چنانچہ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو آپ کے پاؤں سے وہ تیر باسانی نکال لیا گیا مگر نماز میں محویت کا عالم یہ تھا کہ آپ کو تیر نکالے جانے کا پتہ تک نہ چلا۔

### حکایت:

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار اس محویت کے عالم میں نماز ادا کر رہی تھیں کہ آپ کی آنکھ میں تیجہ چبھ گیا، مگر آپ کو محسوس تک نہ ہوا۔

### حکایت:

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز ادا کرتے تو خشیتِ الہی سے آپ کے دل کی دھڑکن کی آواز ایک میل تک سنائی دیتی۔

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی نیت باندھی تو آپ پر خشیتِ الہیہ کا ایسے غلبہ چھایا کہ آپ لرزتے ہوئے زمین پر آپڑے اور آپ کی بینی مبارک سے خون نکل آیا۔

📖 یہ چند باتیں نماز فرض کے بارے تحریر کی گئیں، اب سنتوں کے فضائل کی طرف آتے ہیں۔

فضائل سنن مبارک کہ؟:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نمازی نے شب و روز کی نمازوں میں بارہ رکعات سنت ادا کیں اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا یعنی دور کعت نماز فجر سے پہلے، چار رکعت نماز ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دور کعت بعد از فرض، دور کعت سنت بعد نماز مغرب اور دور کعت بعد از نماز عشاء اسی طرح مشارق الانوار میں مرقوم ہے۔

📖 شرح سلمیٰ میں درج ہے کہ جو شخص سنتوں سے اعراض کرے گا قیامت کے دن وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور شرمندہ ہوگا۔

پل صراط کی لمبائی؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کی کشادگی کتنی ہے آپ نے فرمایا چوڑائی کے بارے کیا پوچھتے ہو البتہ اس کی لمبائی تیس ہزار سالہ راہ ہے اور وہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے گزرنا عقل میں نہیں آتا کہ کیسے

گزریں گے؟

آپ نے فرمایا۔ مَنْ وَأَظْبَ عَلَيَّ اِثْنِي عَشَرَ رَكْعَةً بِطَوَاعِهِ بِكُلِّ يَوْمٍ  
وَلَيْلَةٍ فَإِنَّ مَنْ وَأَظْبَ عَلَيْهَا سَهَّلَ اللَّهُ مَرُورَهَا هُوَ شَخْصٌ شَبَّ وَرُوزْبَارَهُ رَكْعَتِ  
سنت پر ہمیشگی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے پکھراط سے گزرتا نہایت آسان  
فرمادے گا۔

نیز فرمایا واللہ من ترک منها کم ینل شفاعتی یوم القیامۃ قسم باخدا جس  
شخص نے ان سنتوں کو چھوڑا وہ روز قیامت میری شفاعت سے محروم رہے گا۔  
اور جس شخص نے ان بارہ رکعتوں پر ہمیشگی اختیار کی اسے اللہ تعالیٰ ہر ایک  
رکعت کے عوض روئے زمین کی مثل سات گنا زیادہ شہر عطا فرمائے گا اور ہر  
ایک شہر میں ستر ہزار محل ہونگے اور ہر محل میں ستر ہزار تخت اور ہر ایک  
تخت پر بارہ بارہ حوریں جلوہ افروز ہونگی نیز اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرف  
قبولیت عطا فرمائے گا نیز وہ میری شفاعت سے بہرہ مند ہوگا۔

خلاصۃ الاخبار میں ہے۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرائض پر بارہ  
رکعت سنتوں کا اضافہ فرمایا تو حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہ رسالت  
مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی کہ جو  
شخص ان بارہ سنتوں کو ہمیشہ ادا کرتا رہے گا اس کے لئے میں جنت لازم اور  
دوزخ حرام کر دوں گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) یہاں سنن کا بیان تمام ہوا اب ہم  
نوافل کی طرف آتے ہیں!!

## فوائد نوافل:

واضح ہو کہ نوافل بھی نماز میں شامل ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کا بھی بے حد  
ثواب ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا جو شخص دو رکعت نفل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آتش دوزخ سے چالیس سال کی مسافت پر دور رکھے گا (ترمذی شریف)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کے نوافل زیادہ ہونگے اس کے نیک اعمال بھی زیادہ ہونگے اور اس سے برائی بہت کم ہوگی اور اس کے مراتب بلند کئے جائیں گے لہذا ایمانداروں کو چاہیے کہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ نیز چاشت کی نماز کو اپنے ہاتھ سے نکلنے نہ دے کیونکہ آپ ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے نماز چاشت کی چار رکعت اس طرح ادا کیں کہ بعد از فاتحہ، آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اعزاز کے لئے تیس ہزار فرشتوں کو بھیجے گا تاکہ وہ اس کے نامہ اعمال میں سورج کے غروب ہونے تک اس کے نیک کاموں کا ثواب لکھتے رہیں اور اگر وہ اس روز فوت ہو گیا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہوگا (رواہ الممالک) اور نماز ظہر کے بعد بھی چار رکعت نوافل ادا کرنے چاہیے۔

حضرت امام ابو بکر طمسانی علیہ الرحمۃ اپنی صحیح میں راقم ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعًا بَعْدَ الظُّهْرِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ جو شخص قبل از نماز ظہر اور بعد میں چار چار رکعت نفل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر آتش دوزخ حرام ٹھہرائے گا۔

تاہم بعض محدثین نے قبل از ظہر چار رکعت سے سنت مؤکدہ مراد لی ہیں۔ اور ان پر ہمیشگی لازم ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ العَصْرِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَيُرْوَى حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى جَسَدِهِ النَّارَ وَيُرْوَى أَنَا ضَامِنٌ لَهُ بِالْجَنَّةِ ه

جو شخص قبل از نماز عصر چار رکعت نماز سنت غیر موکدہ ہمیشہ ادا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہائی عطا فرمائے گا۔ یوں بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم پر آگ کو حرام ٹھہرا دیا ہے۔ نیز مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں لہذا جس نماز کے باعث نبی کریم ﷺ ضامن بن رہے ہیں اسے تو پھتر کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔

## نماز اوّابین؟:

بعد نماز مغرب، نماز اوّابین کی بیس رکعات ہیں اس نماز کا اتنا ثواب ہے کہ احاطہ، تحریر میں نہیں لایا جاسکتا، اگر کوئی بیس رکعت ادا نہ کر سکے تو کم از کم چھ رکعت تو ضرور ادا کرنے کی کوشش کرے، نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلی دور رکعت کا ثواب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرے اور وہ یوں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ والضحیٰ اور دوسری میں سورہ الم نشرح پڑھے، جو بھی شخص اس نماز پر ہمیشگی اختیار کرے گا وہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند ہوگا۔

دور رکعت شکرانہ ادا کرے دور رکعت برائے حفظ الایمان اس طرح ادا کرے ہر رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ چھ بار سورہ الاخلاص اور ایک ایک بار سورہ بقلق اور سورہ الناس پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا ایمان ضائع نہیں ہونے دے گا۔

نیز بعد نماز عشاء بھی چار رکعت نفل ادا کر لیا کریں کیونکہ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ فَكَانَ مَا اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ هـ جس شخص نے نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل ادا کیئے گویا کہ اس نے بیت اللہ شریف کی مسجد میں شب قدر کو پایا۔

## نماز نصف شب؟:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں رَكْعَتَانِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَيَّ اُمَّتِي كَفَرَتْ ضُطُّهَا رَكْعَاتٍ اَيُّ تَسْلِيْمَاتٍ هـ



رات کے درمیانی حصہ میں دو رکعت نماز نفل ادا کرنا میرے نزدیک دنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے ان خزانوں سے زیادہ محبوب ہے اگر میری امت کے لئے آدھی رات کا اٹھنا باعث مشقت نہ ہوتا تو ان دو رکعتوں کو فرض قرار دیتا محمد ثین کرام اس نماز کو قبل از زوال پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔

### نماز شکرانہ؟:

بعد از طلوع آفتاب دو رکعت نفل بطور شکرانہ یوں ادا کئے جائیں کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ پانچ بار سورہ الاخلاص پڑھیں تو ایسے ہے جیسے سارا دن نماز پڑھنے میں گزارا۔

### نماز ضحیٰ؟:

نیز فرماتے ہیں چار رکعت نماز ضحیٰ یوں ادا کریں کہ پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں سورہ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورہ الم نشرح پڑھیں۔

بیان کرتے ہیں کہ اس نماز کو ہمیشہ پڑھنے والا کبھی فقیر نہیں ہوگا۔ نیز قیامت کے دن اس کا چہرہ منور روشن ہوگا اسلئے اے میرے ایماندار بھائیو اس نماز کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دو۔ اور اس کی محافظت میں کوتاہی نہ کرو۔

### صَلْوَةٌ وَسْطَىٰ كِي مَحَافِظَتٌ؟:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَافِظُوا عَلٰی الصَّلٰوٰتِ وَ الصَّلٰوَةِ الْوَسْطٰی وَ قَوْمُوا لِلّٰهِ فَاٰتِيْنَ هَا اِيْمَانِ وَالْو، ہجگانہ نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً نماز وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے قیام کرو اور عاجزی و انکساری اختیار کرو۔

اس ارشاد میں تاکید کی جا رہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا يُحْفِظُوْا

فَرُوجَهُمْ ه (اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو) یعنی جس طرح تم شرمگاہ کی ہر وقت حفاظت کرتے ہو اسی طرح مجگانہ نماز کی بھی حفاظت کرو۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں حَافِظُوا الْمُحَافِظَةَ أَدَائِهَا فِي أَوْقَاتِهَا كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْدُوا لَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا وَلَا يُؤَخِّرُونَهَا عَنْ وَقْتِهَا ه نماز کی محافظت اس طرح کرو کہ وقت سے پہلے تیاری کرو اور وقت کو نکلنے نہ دو یعنی وقت میں تاخیر نہ کرو!!

### نکتہ:

آیات مذکورہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نکاح و خواہشات کا بیان فرمایا ہے اس آیت حافظوا..... کو ان آیات سے بعد میں رکھا اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم نکاح و طلاق کے معاملات میں ایسے پڑ رہو کہ نماز کی ادائیگی کا خیال بھی نہ آئے اسی بنا پر ایسا کر۔ نے والوں کی خود ہی مذمت فرمادی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ ه پھر نیک لوگوں کے بعد ایسے ہوئے کہ وہ خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرنے لگے اور انہوں نے نماز میں ضائع کر ڈالیں۔

حدیث قدسی میں ہے عَبْدِي أَحْفَظِ الصَّلَاةَ أَحْفَظْكَ عَنِ الْمَكَارَةِ الْبَلِيَّاتِ اے میرے بندے تو نماز کی حفاظت کر میں تیری ہر قسم کی آفات و بلیات سے حفاظت کرونگا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا يَحْفَظُكَ اللَّهُ بِحِفْظِكَ الصَّلَاةِ تَمَّ اللَّهُ تَعَالَى كِي نَمَازُوكِي حِفَاظَتِكِرُ وَاللَّهُ تَعَالَى تَمَهَارِي حِفَاظَتِكِرُ فَرَمَائِكِرُ۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى ه نماز وسطی کے بارے مختلف اقوال ہیں کہ وہ کونسی نماز ہے، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبد اللہ ابن عباس حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت امہات

المؤمنين عائشة صديقه، حضرت حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتی ہیں اس سے نماز عصر مُراد ہے۔

نیز غزوہ خندق کے موقعہ پر نماز قضا ہوئی تو آپ نے فرمایا کفار کے ساتھ جہاد کی مشغولیت نے ہمیں نماز وسطیٰ سے روکا جو نماز عصر ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبروں اور قلبوں میں آگ ڈالے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَ مَاتًا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ جس شخص کی نماز عصر فوت ہوئی گویا کہ اس کے اہل و عیال اور مال و دولت ختم ہو گئے۔

بعض علماء کے نزدیک نماز وسطیٰ سے مغرب مراد ہے حضرت قیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ نماز فرض تین طرح کی ہیں چار رکعت، دو رکعت، اور تین رکعت، اور تین رکعات دو اور چار کے درمیان ہیں لہذا نماز مغرب ہی الصلوٰۃ الوسطیٰ ہے۔ ایک اور دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں نماز مغرب، رات اور دن کے درمیان ہے۔

بعض علماء کرام نماز وسطیٰ نماز عشاء کو قرار دیتے ہیں اس لئے کہ نماز عشاء سے پہلے نماز مغرب میں تین رکعتیں ہیں جبکہ نماز عشاء کے بعد فجر میں دو رکعت فرض ہیں لہذا نماز عشاء کی چار رکعات ہیں جو مغرب اور فجر کے درمیان ہیں اس لئے نماز وسطیٰ عشاء کی نماز کو کہتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے نماز فجر کو وسطیٰ قرار دیا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت ابو رجاہ عطاری، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عکرمہ، حضرت مجاہدہ حضرت ربیع اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی کہنا ہے۔ اور بعض نے نماز ظہر کو وسطیٰ قرار دیا ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر بعد از زوال ادا فرمایا کرتے تھے جبکہ صحابہ کرام پر اس سے زیادہ سخت کوئی اور نماز

نہیں تھی کیونکہ شدت کی گرمی اور آرام و راحت کے باعث اس کے قضا ہو جانے کا خطرہ محسوس کرتے تھے، لہذا اس آیت کریمہ کو نازل فرما کر تاکید کی گئی کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، خصوصاً صلوٰۃ و سطیٰ کی جو نماز ظہر ہے نیز یوں بھی ہے کہ نماز ظہر سے پہلے نماز فجر اور بعد میں نماز عصر ہے اس لئے و سطیٰ ظہر کو ٹھہراتے ہیں کیونکہ یہ دن کے درمیان میں ہے جب کہ مغرب رات میں داخل ہے۔

حضرت قتادہ، حضرت ربیعہ اور حضرت خشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں ہم قطعی طور پر یہ نہیں بتا سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز و سطیٰ کون سی نماز ہے۔ لہذا یہ کلمہ ہر نماز کی حفاظت کرنے کی تاکید پر محمول ہو گا۔ کیونکہ ہجگانہ نمازوں میں ہر نماز و سطیٰ ہو سکتی ہے، لیکن اصح یہی ہے کہ نماز عصر ہے، کیونکہ وہ خرید و فروخت اور آمد و رفت کا وقت ہوتا ہے جس کے باعث اس نماز کے قضا ہونے کا اکثر خدشہ رہتا ہے لہذا اسے اس حکم میں مؤکد کیا گیا ہے۔

**قَانِتِیْنِ**؟ سے مراد نہایت خشوع و خضوع کرنے والے اور بعض نے کہا ہر برائی سے اپنے آپ کی حفاظت کرنے والے مراد ہیں اور بعض کے نزدیک خاموشی اختیار کرنے والے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ بات اس حدیث سے مطابقت رکھتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تمام نمازوں میں سب سے اچھی کونسی نماز ہے تو آپ نے فرمایا جس میں قیام زیادہ ہو۔ بعض کے نزدیک قانت خاموش رہنے والوں کو کہتے ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس آیت کے نزول سے قبل ہم کسی کے سوال کرنے پر بتا دیا کرتے تھے کہ اتنی رکعات ادا کی ہیں، بعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا تو ہم خاموش رہتے، الحمد للہ تعالیٰ یہاں پر نماز کا بیان تمام ہوا۔

## جلسہ 4

## فضائل ماہِ رمضان

ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے جیسے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ (قرآن کریم پ 2)

گذشتہ حدیث پاک کا یہ حصہ کہ وَصَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ ہ ہم ماہ رمضان شریف کے فرض روزوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، جس طرح حصول جنت کے لئے نماز فرض ہے ویسے ہی روزہ رکھنا بھی لازمی فرض ہے، ایمان کی شرائط میں روزہ بھی ایک اہم شرط ہے۔

📖 عبادات میں روزہ بہترین عبادت ہے۔ اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ رَوْزَهُ مِيرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ بیان کرتے ہیں کہ روزہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف پانچ وجہ سے فرمائی

📖 اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے اور بندہ جب روزہ رکھتا ہے تو وہ اس صفت سے موصوف ہونے کا اہل بنتا ہے۔

📖 روزہ خفیہ عبادت ہے اور خفیہ عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ہ اپنے رب کو انتہائی عاجزی اور خاموشی سے یاد کرو،

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں روزے دار کا سونا اس شخص کی عبادت و ریاضت سے بہتر ہے جو روزہ نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا، اپنے نفس سے جہاد کرو کیونکہ جہاد بالنفس کرنے والے سے میں محبت کرتا ہوں۔

### تنبیہ:

تجربہ ہے کہ جب نفس کو خوراک مہیا ہوتی رہتی ہے وہ طاقتور ہوتا جاتا ہے اور گناہوں میں دلیری دکھاتا ہے۔ اس لئے اسے خوراک نہیں دینی چاہیے تاکہ گناہوں کی طرف متوجہ نہ ہو، چنانچہ خواہشاتِ نفسانیہ کو کنٹرول کرنے کے لئے روزہ رکھنا نہایت مفید ہے۔

روزہ شیطان کے لئے عذاب کی مثل ہے اس لئے کہ شیطان روزے دار پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شیطان تمہارے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے تمہاری رگوں میں خون گردش کرتا ہے، فَضَقُّوْهَا بِالصَّوْمِ اسے روزہ رکھ کر گرفتار کرو،

روزہ میں فرشتوں کے ساتھ موافقت پیدا ہوتی ہے اور نیکیوں کے ساتھ موافقت کرنے والا عظیم ثواب کا مستحق بنتا ہے اور اس کا حشر صالحین میں ہو گا۔

نیز فرمایا جو شخص روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ ستر سالہ مسافت پر اس سے دوزخ کو دور کر دے گا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کے راستے کی مسافت کے مطابق دور رکھے گا۔ (مسلم و بخاری)

نیز ارشاد فرمایا مَنْ صَامَ يَوْمًا سِوَى الْفَرِيضَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا وَ

اِحْتِسَابًا بِرَدِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ النَّارُ ه جس شخص نے نفلی روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کی رضا و خوشنودی اور ایمان و ایقان کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ ٹھنڈی رکھے گا، یہ تو عمومی دنوں میں روزے رکھنے پر انعام ہے جب فضیلت والے دنوں میں روزہ رکھے گا تو کتنا اجر پائے گا؟


جاننا چاہیے کہ ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں یٰٰہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصَّیَّامُ اٰی فُرِضَ عَلَیْکُمْ ه ایمان والو تم پر روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں۔


رسول کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ وَ سَنَّ عَلَیْکُمْ قِیَامَهُ بِشُکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی نے ماہ رمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور اس کا قیام (نماز تراویح) تم پر سنت ہے۔


نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَ نَفْسُهُ تَسْبِيحٌ وَ دُعَاءُ ه مُسْتَجَابٌ وَ عَمَلُهُ مَضَاعَفٌ ه روزے دار کا سونا عبادت، اس کے سانس تسبیح اس کی دعا قبول اور اس کے اعمال کا ثواب دو گنا زیادہ ہوگا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ ه

بوقت افطار خوشی و مسرت کی کئی قسمیں ہیں، بھوک کے دور ہونے کی خوشی روزہ کی نیت اور تراویح ادا کرنے کی استطاعت پر خوشی، اللہ تعالیٰ نے تمام پر کھانے، پینے اور خواہشات نفسانیہ کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائی اس انعام پر خوشی، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نازل ہونے کی خوشی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْزَلَ عَلٰی الصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهِ رَحْمَةً جَمَّةً ه اللہ تعالیٰ روزے دار پر بوقت افطار بے شمار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔


نیز فرماتے ہیں خُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ه  روزے دار کے منہ سے جو ہوا نکلتی ہے اس کی خوشبو اور پاکیزگی مشک و عنبر کی خوشبو سے اعلیٰ و افضل ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ روزہ دوزخ کے سامنے ڈھال ہے، جس طرح تلوار کی ڈھال حملہ آور کے حملے سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح روزہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ 

قیامت کے دن جب آتش دوزخ گنہگاروں پر حملہ آور ہوگی تو اللہ تعالیٰ روزے داروں کو فرمائے گا اس کے سامنے آئیں، جب روزے دار اس کے سامنے ہونگے تو ان کی خوشبو سے دوزخ کی آگ چالیس سالہ مسافت پر دور ہو جائے گی۔ 

### عجیب گنہگار:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک خطا کار کو دوزخ میں ڈالا جائے گا اس سے آگ بھاگے گی۔ مالک دوزخ (فرشتہ) آگ سے دریافت کرے گا تو اسے پکڑنے کی بجائے بھاگ رہی ہے کیا معاملہ ہے؟ آگ کہے گی میں اسے کیوں پکڑوں اس کے منہ سے روزے کی خوشبو مانع ہے۔ دوزخ کا فرشتہ مالک پوچھے گا کیا تو روزے کی حالت میں فوت ہوا؟ وہ کہے گا ہاں!!

اللہ تعالیٰ روز محشر روزہ داروں سے خطاب فرمائے گا۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ه كھاؤ، پیو جو تمہارا دل چاہے یہ ان دنوں کا صلہ ہے جو تم نے روزے کی حالت میں گزارے تھے، 

### روزے کی قسمیں:

روزے کی تین قسمیں ہیں۔ روزہ شریعت۔ روزہ حقیقت۔ روزہ طریقت۔ 



تمام دن کھانے، پینے اور خواہشاتِ نفسانیہ پر کنٹرول رکھنے کو روزہ شریعت کہتے ہیں۔

تمام دن کھانے پینے اور خواہشاتِ نفسانیہ کے تھوڑے سے اپنے آپ کو بچانا روزہ حقیقت ہے۔

روزے کی حالت میں مکروہات، جھوٹ، گلہ، شکوہ، گالی گلوچ اور خواہشات و مکروہات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا نام روزہ طریقت ہے۔

حدیث شریف ہے الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِّنَ النَّارِ مَا لَمْ تُخْرِقْهُ الْغِيْبَةُ روزہ دوزخ کے سامنے ڈھال ہے جب تک اسے غیبت سے توڑا نہ جائے۔

مزید ارشاد ہے كَمْ مِنْ صَائِمٍ لِّصَوْمٍ وَ لَيْسَ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَ الْعَطَشُ۔ بہت سے روزے دار ہیں جنہیں بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ہر مسلمان روزہ دار پر لازم ہے کہ وہ محالاً تمام ممنوعات سے اجتناب کر کے اپنے روزے کو قابل قبول بنائے۔

روزہ حلال اشیاء سے افطار کریں۔

حدیث شریف میں ہے کہ ناجائز اشیاء سے روزہ افطار کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جل و علی غضبناک ہوتا ہے۔

## حقیقت روزہ:

تمام گناہوں سے کُلّی طور پر احتراز و اجتناب کرنے کو حقیقی روزہ سے تعبیر کرتے ہیں حقیقی روزہ یہ ہے کہ اپنے دل سے دنیوی جاہ و مال کو نکال باہر کرے اور یاد الہی سے اپنے قلب کو بھر پور رکھے، اس قسم کا روزہ انتہائی مشکل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

## آداب روزہ؟:

روزے کے تیرہ آداب ہیں

(1) گوشہ نشینی اختیار کرنا تاکہ روزے کی حالت میں کسی غیر شرعی امر اور نامحرم پر نظر نہ پڑے

(2) بری صحبت سے محفوظ رہنا تاکہ دل میں کسی غلط چیز کا خیال تک پیدا نہ ہو۔

(3) لوگوں کی مجلس میں نہ جانا تاکہ فضولیات سے بچ سکے

(4) کھجور سے روزہ افطار کرنا، شریعتہ الاسلام میں ہے کہ کھجور سے افطاری سنت ہے۔ اگر کھجور دستیاب نہیں تو پانی سے افطار کرنا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ أَفْطَرَ عَلَيَّ الْمَاءِ كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَيَّ جَسَدِهِ عَشْرَةَ حَسَنَةٍ وَ مَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ه

جو شخص پانی سے روزہ افطار کریگا اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے ہر بال کے عوض دس نیکیاں عطا فرمائے گا دس خطائیں معاف ہوگی اور دس درجے بلند کریگا۔

(5) رزق حلال سے روزہ افطار کرنا، حدیث شریف میں ہے جو شخص رزق حلال سے روزہ افطار کرتا ہے اسے ہر لقمہ کے بدلے ایک ایک روزے کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔ ہاں اگر افطاری کی چیز میں شک ہو تو قرض لیکر صحیح و پاکیزہ چیز خرید کر روزہ افطار کرے۔

(6) افطار میں حسب عادت کھائے زائد کھانا مناسب نہیں!!

(7) ایسا افطاری نہ کرے بلکہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر روزہ افطار کرے

حدیث شریف میں ہے إِذَا صُمْتُمْ فَافْطَرُوا مَعَ أَهْلِكُمْ وَ أَوْلَادِكُمْ فَإِنَّ

مَنْ أَفْطَرَ مَعَ أَوْلَادِهِ فَلَهُ بِكُلِّ لُقْمَةٍ ثَوَابٌ عِتْقُ رَقَبَةٍ ۝ جب تم روزہ رکھو تو اپنے گھر، اہل و عیال کے ساتھ افطار کرو اس لئے کہ جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ افطاری کرتا ہے اسے ہر ایک لقمہ کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(8) نماز عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد کھانا کھانا اور افطاری کے وقت سیر ہو کر نہ کھانا چاہیے، کیونکہ افطاری کے وقت سیر ہو کر کھانے کے باعث نماز عشاء و تراویح میں نیند کے غلبہ کا احتمال ہوتا ہے۔ طبیعت میں سستی و کاہلی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث نماز میں قیام اور تراویح کے رہ جانے کا خطرہ ہے۔

(9) روزے دار جتنی مقدار میں کھانا کھاتا ہے اسے اتنی ہی مقدار میں صدقہ بھی کر دینا چاہیے تاکہ روزے اور صدقے کا بیک وقت ثواب حاصل کرے۔

(10) سحری کے وقت کھانا ضرور کھانا چاہیے حدیث شریف میں ہے تَسَحَّرُوا فَإِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ لُقْمَةٍ مِنْهَا ثَوَابٌ عِبَادَةٍ سِتِّينَ سَنَةٍ ۝ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کا کھانا کھانے میں ہر لقمہ کے بدلے ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(11) افطاری میں جلدی اور سحری میں قدرے دیر کرنی مناسب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تین چیزیں رسولوں کی سنتیں ہیں 1- روزہ جلو افطار کرنا۔ 2- سحری دیر سے کھانا 3- نماز میں بوقت قیام دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

(12) بوقت افطاریہ دعا پڑھنا۔

يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الْعَظِيمَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ اے وسیع مغفرت کے مالک میرے بڑے بڑے گناہوں

کو ٹھس دے، بیشک عرشِ عظیم کے والی کے سوا کوئی معنے والا نہیں۔

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افطاری کے وقت یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ هَذَا اللَّهُ تَعَالَى کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ سے زندہ و پائندہ اور قائم رہنے والی ذات ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ عطا فرمانے والا ہے۔

(13) روزہ کھولنے کی دعا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمنتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ هَذَا اللَّهُ تَعَالَى میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی عطا فرمودہ رزق پر میں نے روزہ افطار کیا۔

روزہ رکھنے کی دعا۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَذَا اللَّهُ تَعَالَى میں نے کل کے روزہ رکھنے کی نیت کی۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے، اور اتنی ہی برائیاں مٹا دیتا ہے اور اتنے ہی مدارج بلند کرتا ہے۔

روزہ ہر نبی کی عبادت:

روزہ ایسی عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء حبیب کبریا علیہ التحیۃ و الثناء کے زمانے تک فرض رہی، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكْتُوبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے جیسے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم متقین بن جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ه میں یا حرفِ بَدَا ہے اور بَدَا کی متعدد قسمیں ہیں۔

1- ندائے مدحت: جیسے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

2- ندائے مذمت: جیسے يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ه

3- ندائے رحمت: جیسے يَا عِبَادِي

4- ندائے وحشت: وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنهَكُمَا ه

5- ندائے نسبت: جیسے يَا بَنِي آدَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ه

6- ندائے جنسیت: جیسے يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ ه

حضرت علی المر تضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا میں

تین ندائیں ہیں۔ یا . ای . ہیا .

یا سے ندائے نفس (جسم)

ای سے ندائے جان

ہیا سے ندائے قلب۔

اور الَّذِينَ اِشَارَات اور آمَنُوا اِشَارَات ہے۔ لہذا مفہوم یوں واضح ہوا کہ اے

جسم خدمت میں حاضری دے اور اے جان قربت سے سرفرازی حاصل کر اور اے

قلب، جمالِ خداوندی کے مشاہدہ سے شاد کام ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ ندا کی دو قسمیں

ہیں۔

1- ندائے علامت جیسے يَا آدَمُ يَا اِبْرَاهِيمُ

2- ندائے کرامت جیسے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ندائے علامت اور اپنے

حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ندائے کرامت سے یاد فرمایا۔

کتاب کے معنی فرض ہیں۔ جیسے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ . روزے میں

قدرے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ایمانداروں کے اطمینان کے

لئے فرمایا کَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ ه یعنی ہم نے روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے بلکہ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔

## تاریخ روزہ؟:

واضح ہو کہ پہلی امتوں میں بعض پر صرف دس محرم الحرام کا روزہ فرض تھا بعض پر ایام بیض کے روزے فرض تھے یعنی ہر ماہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزہ فرض تھا۔ اور بعض پر تین ماہ کے روزے فرض ہوئے اور امت محمدیہ پر فقط ایک ماہ کے روزے فرض قرار دیئے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید تم اتنے سے روزے رکھ کر متقین میں شمار ہونے لگو۔

تَتَّقُونَ کے معنی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں تُنَجُونَ مِنَ عَذَابِ النَّارِ تاکہ تم جہنم کے عذاب سے نجات حاصل کر سکو۔

ابتداءً جب روزے فرض ہوئے تو روزے کے بدلے فدیہ دینے کی بھی اجازت تھی، جیسے کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں وہ بجائے روزہ رکھنے کے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ پھر حکم آیا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ہ تمہیں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے اس حکم سے حکم اول منسوخ ہو گیا۔

پہلے پہل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افطاری مغرب سے عشاء تک کر لیتے تھے پھر نماز عشاء کے بعد ساری رات اور سارا دن روزہ سے رہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ہ (اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے جو اتنا طویل روزہ نبھا نہیں

سکتے) بس اس نے تم پر کرم کرتے ہوئے مشقت میں پڑنا معاف فرما دیا اور تمہاری توبہ قبول کی۔ پھر صبح صادق سے غروب آفتاب کا وقت مقرر ہوا۔ اور رات کو کھانے پینے اور جماع کی اجازت عطا ہوئی۔ پھر یہی حکم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مستقل طور پر جاری ہو گیا۔

بعده اللہ تعالیٰ نے فرمایا آیاماً معدوداتٍ ہِ فَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ہ روزہ تم پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرض قرار نہیں دیا گیا بلکہ (سالانہ) گنتی کے چند دن (یعنی ایک مہینہ) بس ایماندارو، تم میں سے اگر کوئی بیمار ہو یا سفر کے باعث روزہ نہ رکھ سکے تو جب تکلیف دور ہو یا سفر سے واپس گھر لوٹ آئے پھر ان دنوں کے روزے رکھے اور وہ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رہی ہو تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کرے۔ تاہم اگر روزے ہی رکھیں تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے، اگر تم روزے کی شان و عظمت کو سمجھ سکو۔

## فضیلتِ ماہِ رمضان المبارک !!:

ماہ رمضان المبارک بڑی عظمت اور شان و شوکت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے بڑی بزرگی عطا فرمائی ہے کیونکہ اسی ماہ مبارک میں قرآن کریم نازل ہوا، شب قدر اسی مہینے میں ہے، روزہ فرض ہوا، رات کو تراویح کا پڑھنا سنت ٹھہرا، اس ماہ میں دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں اعمالِ صالحہ کا ثواب ڈبل ملتا ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَيَّنَ الشَّهْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَ زَيَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْآنِ ہ اللہ تعالیٰ نے مہینوں کو ماہ رمضان المبارک سے زینت بخشی اور کتب سماویہ کو قرآن کریم سے مزین فرمایا۔

نیز فرمایا إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ہ جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

مزید فرمایا جب ماہ رمضان کا چاند طلوع ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو رب جلیل کی طرف سے حکم ملتا ہے حورانِ بہشتی کو سنورنے کا حکم دو اور زمین و آسمان میں اعلان کر دو کہ ماہ رمضان المبارک تشریف لا رہا ہے اس کی جو شخص بھی تعظیم کریگا اور آداب مجالائے گاسے بخشش سے نوازا جائے گا۔

شیاطین کو قید کر دو تا کہ روزے دار گناہ کرنے سے محفوظ رہیں۔

فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَانِ کی شرح کرتے ہوئے محدثین کرام فرماتے ہیں، جب کوئی روزے دار ماہ رمضان میں فوت ہوتا ہے تو وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے گویا اس کے لئے دوزخ کے در بند ہو جاتے ہیں اور جب کافر مرتا ہے تو وہ سیدھا واصل جہنم کر دیا جاتا ہے گویا کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

### سایۂ دار مہینہ:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اَلَا وَقَدْ اَظْلَكُكُمْ وَ اللّٰهِ شَهْرٌ عَظِيمٌ حُرْمَةٌ وَ بَسَطَ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ شَهْرًا اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهُ نَجَاةُ النَّارِ ہ آگاہ ہو جائیے کہ تم پر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ کرنے والا ہے اسکی حرمت و سائے کو ایمانداروں کے لئے وسیع کر دیا گیا ہے۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے آزادی کی نوید لاتا ہے۔

### عذاب سے نجات:

حدیث شریف میں ہے کہ ماہ رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہزار ہزار



گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ عذابِ دوزخ سے نجات عطا فرماتا ہے۔  
 ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کے ہر جمعہ کی شب  
 چھ لاکھ گنہگاروں کو عذابِ دوزخ سے رہائی عطا فرماتا ہے۔

دونور؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میں امتِ محمدیہ علیہ التحیۃ و  
 الثناء کو دونور عطا کرونگا ایک قرآن اور دوسرا ماہِ رمضان۔  
 اور دو تاریکیوں سے نجات عطا کرونگا ایک قبر کی تاریکی اور دوسری روزِ محشر  
 کی تاریکی۔

آرزوئے امت:

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ماہِ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو فرمایا لَوْ  
 يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ هَمَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ رَمَضَانُ سَنَةً كَلَّهَا هَادُونَ  
 کو ماہِ رمضان المبارک کے ثواب کا مکمل پتہ چل جائے تو آرزو کریں گے کاش کہ پورا  
 سال ہی روزے رکھا کریں یعنی ایک ماہ ہی نہیں مکمل سال ہی رمضان ہوتا۔

استقبالِ ماہِ رمضان:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ماہِ رمضان کا خوشی و مسرت سے استقبال  
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخشش سے نواز دیتا ہے۔

احترامِ ماہِ رمضان؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ أَكْرَمَ رَمَضَانَ فَقَدْ أَكْرَمَ سُبْحَانَ جَس  
 شخص نے ماہِ رمضان کا احترام کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا احترام کیا۔

## فضیلت ماہِ رمضان؟:

سید عالم ﷺ نے فرمایا فَضْلَ رَمَضَانَ عَلَى سَائِرِ الشُّهُورِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ ه ماہِ رمضان کی فضیلت دوسرے مہینوں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اس کی مخلوق پر۔

ماہِ رمضان کی تعظیم و تکریم اور آدابِ جلالانے سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچے۔ اور احکامِ خداوندی کو محبت و الفت سے بجالائے۔

## حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے قبر کھول دی گئی؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی المر تضحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبرستان گئے وہاں ایک تازہ قبر دیکھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ!! اس قبر والے کی کیفیت سے مجھے آگاہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے درمیان سے حجاب دور کر دیئے، یہ امر شرعاً جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر احوالِ قبر ظاہر فرمادے (چنانچہ ایک بار نبی کریم ﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ عذاب میں گرفتار ہیں ایک غیبت کرتا تھا دوسرا پیشاب سے کپڑوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی سبز ٹہنی لی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخ سبز رہے گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے گی اور قبر والوں کو آرام ہوگا)

الغرض اس فوت شدہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیا اور عرض گزار ہوا یا علیُّ اَنَا غَرِيقٌ فِي النَّارِ حَرِيقٌ فِي النَّارِ ه میں آگ میں غرق جل رہا ہوں۔ آپ اس کا یہ حال دیکھ کر بیقرار ہو کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور دعا کی الہی اسے مغفرت عطا فرما۔

غیب سے آواز آئی، یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی سفارش نہ کیجئے کیونکہ یہ شخص ماہِ رمضان کی عزت بجا نہیں لاتا تھا، اور غلط کاری سے باز نہیں آتا تھا اگرچہ دن کو

روزہ رکھتا مگر رات کو بد کاری میں مست رہتا،

یہ آواز سنتے ہی آپ مزید پریشان ہوئے اور سر سجدے میں رکھ دیا اور نہایت عاجزی سے عرض گزار ہوئے، الہی! مجھے اپنے اس بندے کے سامنے خالی نہ لوٹا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو بازیابی کا شرف عطا فرمایا اور آواز آئی، ہم نے تیری اس زاری کے پیش نظر اس کی جملہ خطائیں معاف فرمادیں۔ پس اے ایماندارو! ہمیں چاہیے کہ ماہ رمضان کی عزت و حرمت برقرار رکھیں اور اس کے آداب و احترام کو جالایا کریں اور گناہوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے ماہ رمضان میں گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کے باقی گیارہ ماہ کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اگرچہ بندہ ان خطاؤں کی معافی کا خواستگار نہ بھی ہو۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ أَذْنَبَ فِي رَمَضَانَ أَوْجَبَ عَلَيْهِ عَذَابِيْنِ وَمَنْ أَحْسَنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللَّهُ أَحْسَنِيْنِ ہ جس شخص نے ماہ رمضان میں ایک گناہ کیا اسے دو گنا عذاب ہو گا اور جس نے ایک نیکی کی اسے ڈبل ثواب عطا کیا جائیگا

📖 ماہ رمضان المبارک میں ہر نیکی پر بے شمار ثواب عطا ہوتا ہے، جیسے اس ماہ میں روزے کا بے حد و حساب ثواب دیا جاتا ہے۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

جس کسی نے ماہ رمضان المبارک میں صدقہ دیا اسے اتنا ثواب دیا جائیگا گویا کہ اس نے دنیا جہاں کی ہر چیز راہ خدا میں دی۔ جس کسی نے ماہ رمضان میں ایک رکعت ادا کی اسے دو لاکھ رکعات کا ثواب عطا ہو گا۔ اور جس نے اس ماہ میں ایک بار سبحان اللہ کہا اسے ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے کسی کو کپڑا پہنایا، روز قیامت اللہ تعالیٰ ساٹھ لاکھ حصے عطا فرمائے

گا۔ جس نے اس ماہِ مقدس میں بھوکے کو کھانا کھلایا یا روزہ افطار کرایا اللہ تعالیٰ اسے روئے زمین کے برابر سونا صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

خلاصہ الاخبار میں ہے جس نے روزے دار کو پانی پلایا وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا گویا کہ وہ ابھی ابھی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دریافت کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا جہاں پانی میسر نہ ہو؟ آپ نے فرمایا یہ حکم عام ہے۔ اگرچہ دریائے فرات کے کنارے پر ہی کیوں نہ کھڑا ہو!

آپ ﷺ نے فرمایا، مسافر کو روزہ افطار کرانے والا پلصراط سے مجلی کی چمک کی مثل تیزی سے گزر جائے گا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ جو کوئی شخص ماہِ رمضان کے شب و روز میں دس دس بار استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور حاملانِ عرش کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کی تمام خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا استغفار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اتُّوبُ إِلَيْهِ ه

کتاب الاصلاح میں مذکور ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ماہِ رمضان میں سب سے اعلیٰ وظیفہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مَنْ قَرَأَ آيَةَ مِّنَ الْقُرْآنِ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا أَجْرٌ شَهِيدٍ ه جو بھی کوئی شخص ماہِ رمضان میں ایک آیت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک حرف کے بدلے ایک ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔

## اعرابی رونے لگا؟:

یہ سنتے ہی ایک اعرابی رونے لگا۔ آپ نے اس سے رونے کا سبب دریافت فرمایا وہ عرض گزار ہوا میں قرآن پاک پڑھا ہوا نہیں ہوں اور یہ ثواب تو وہی پائے گا جو قرآن کریم پڑھے گا؟ آپ نے فرمایا۔

مَا مِنْ عَبْدٍ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ سِتًّا وَخَمْسِينَ مَدِينَةً اِنْ جِوَّ بِهِيَ كَوْنِي رَوْزَةَ دَارِ مَاہِ رَمَضَانَ فِي اِيكِ بَارِ سُوْرَةِ اِخْلَاصِ كِي تِلَاوَتِ كَرْتَا هِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْ كَلَى جَنّتِ مِىں چھپن 56 شہر تیار كراتا

ہے ہر شہر میں اتنے ہی محلات اور ہر محل میں چھپن مکان اور ہر مکان میں اتنے ہی تخت اور ہر تخت پر چھپن حوریں جلوہ افروز ہونگی جن کی نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں اپنی بہار دکھا رہی ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ قل شریف کی تلاوت کرنے والے کے نامہ اعمال میں چھپن ہزار نیکیاں درج فرمائے گا۔ اور اتنی ہی خطائیں معاف کریگا۔ اور چھپن ہزار درجات سے نوازا جائیگا یہ سنتے ہی اس اعرابی نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے لقائے خاص سے بہرہ ور فرمائے جیسے آپ نے مجھے اس کی بشارت سے نوازا۔

📖 ایک حدیث شریف میں ہے جس نے تین سو تریسٹھ بار سورہ اخلاص کی ماہ رمضان المبارک میں تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کے رگ و ریشے اور مغز و استخوان کو آتش دوزخ پر حرام فرمادے گا۔ (شہقی)

📖 نیز فرمایا جو کوئی شخص ماہ رمضان کی تیسویں رات کو سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قطعی طور پر جنت سے سرفراز فرمائے گا۔

📖 شیخ المشائخ رکن الحق والدین ابو الفتح فیض اللہ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ملک بہرام سراج الدین نے فرمایا اگر تم قطعی طور پر جنتی ہونا چاہتے ہو تو ماہ

رمضان المبارک کی تیس شب کو سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کیا کرو۔ وہ جو امام دور کعتوں میں ان دونوں سورتوں کی قرأت کرے گا یقیناً جنتی ہو گا اور اس کے وہ مقتدی جو اس کی اقتدار میں ہونگے جنت کے مستحق ٹھہریں گے اس لئے کہ امام کا پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ نِيزِ وہ مقتدی بھی جنتی ہو گا جو پڑھا ہوا نہیں۔

## ماہِ رَمَضَانَ كَهْرَ مَضَانَ نَهْ كَهْوُ؟:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ماہِ رَمَضَانَ کے روزے فرض قرار دیتے ہوئے یوں فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (الایۃ) ماہِ رَمَضَانَ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔

حدیث شریف میں ہے لَا تَقُولُوا إِجَاءَ رَمَضَانَ وَفِي رِوَايَةٍ عَظِيمَةٌ كَمَا عَظِيمَةٌ اللَّهُ بِقَوْلِهِ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ ه رَمَضَانَ آیات کہو بلکہ ماہِ رَمَضَانَ کی ایسی عزت و عظمت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے عظمت عطا فرمائی۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ رَمَضَانَ ہی سے پکارا کرتے فقط رَمَضَانَ کہنے کو مکروہ فرماتے، اور فرماتے رَمَضَانَ تو اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک رَمَضَانَ آیا اور گیا کہنا جائز ہے۔ اسلئے کہ سید عالم نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُحْتَبُ أَبْوَابُ الْجَنَانِ جَبِ رَمَضَانَ آتَا هِ تُو جَنَّتِ كِ دَرَوَا زِ كَهْلُ دِيَّ جَاتِي هِي۔

## وَجِهَ تَسْمِيَةٍ؟:

رَمَضَانَ، رَمَضَاءُ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے جلا دینا اور ماہِ رَمَضَانَ کو اسی لئے رَمَضَانَ کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خطاب فرمایا اَتَدْرُونَ لِمَ سَمِيَ رَمَضَانَ قَالُوا ، اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ (الی آخر) کیا تم جانتے ہو اس ماہ کا نام رمضان کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ہی زیادہ علم رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس لئے کہ رمضان گناہوں کو جلاڈالتا ہے جو ماہ رمضان میں ایمان اور یقین کے ساتھ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

اَنْزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ کا یہ مفہوم ہے کہ شبِ قدر میں آسمان دنیا پر بیک وقت قرآن نازل فرمایا گیا۔ اور اس کی حفاظت کیلئے فرشتوں کی ایک جماعت جسے سفرہ اور برہہ کہتے ہیں متعین کی گئی۔ پھر اعلان نبوت کے بعد ضرورہ رفتہ رفتہ قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔

قرآن کریم کی صفت هُدًى لِلنَّاسِ سے کی گئی نیز بَيِّنَاتٍ میں بھی اسی کی صفت بیان ہوئی اور یہ بھی ہے کہ یہ امر و نہی یعنی احکام خداوندی کو بیان فرمانے والا ہے مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ سے بھی امر و نہی کی دلیل واقع ہو رہی ہے، یہ دونوں نام قرآن مجید کے ہیں اور ان دونوں لفظوں کا ایک ہی معنی ہے، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پس جو بھی مسلمان ماہ رمضان کو پائے اسے روزے رکھنے چاہئیں یہ حکم واجب ہے اور اختیار کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں،

ہاں البتہ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَہٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرُهٗ جِسْرُ رُزْهٖ رُكْعَتَيْنِ طَاعَتُهٗ نَهٗ هُوَ وَ هُوَ اَيَّامٍ مَّسْكِيْنَ كَا كِهَانَا هَر رُزْهٖ كَهٗ بَدَلْهٖ اَدَا كَرَّهٖ ، ہاں جو مریض ہو یا مسافر تو اسے ان دنوں کے روزے صحت و تندرستی حاصل ہونے یا سفر سے

گھر واپس آنے کے بعد ان روزوں کی عام دنوں میں قضا کرے۔

نکتہ:

پہلی آیت سے دو امر ثابت ہوئے، روزہ رکھنا یا فدیہ دینا، یہ اختیار منسوخ ہو گیا جب حکم ہوا کہ جو شخص ماہ رمضان کو پائے وہ روزے رکھے اس میں مسافر و مریض بھی شامل تھے بناءً علیہ واضح کیا گیا کہ یہ لوگ دوسرے دنوں میں قضا کریں۔

﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ ہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کا ارادہ فرماتا ہے اور وہ تمہارے لئے کسی تکلیف کو پسند نہیں کرتا لہذا تم ماہ رمضان کے روزے پورے کرو اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرو اس بات پر کہ اس نے تجھے اپنے احکام ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی پس تم اس کا ہمیشہ شکر کرتے رہو۔

دعائیں قبول؟:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ لِيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّكُمْ يَرْشُدُونَ﴾ ہ میرے حبیب ﷺ جب میرے بندے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے بارے دریافت کریں تو آپ فرمادیتے ہیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں تم جب بھی اس سے دعا کرو گے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا پس چاہیے کہ وہ میرا حکم بجا لائیں، مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ ہدایت سے سرفراز ہوں۔

شان نزول:

اس آیت کے شان نزول کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی فرضیت کے سلسلہ میں



سہو واقع ہوا کیونکہ پہلے پہل افطاری کے بعد سے ہی روزہ شروع ہو جاتا تھا آپ نے ایک شب اس دوران اپنی زوجہ سے قربت حاصل کی موصوفہ نے پوچھا کیا حکم منسوخ ہو گیا ہے؟ آپ سے چونکہ سہو ہوا تھا بعد ازاں آپ نے فرمایا حکم تو منسوخ نہیں ہوا۔ زوجہ محترمہ نے کہا پھر تو حکم خدا کی خلاف ورزی ہوئی آپ یہ سنتے ہی خوفِ خدا سے کانپتے ہوئے زار و قطار رونے لگے اور کہے جارہے تھے میں بھی ہلاک ہوا اور تجھے بھی ہلاکت میں ڈالا۔ تمام رات ذکرِ باری اور زاری میں گزر گئی آنکھیں سوج گئیں تھیں۔ صبح نہایت پریشانی کے عالم میں بارگاہِ رحمۃ اللعالمین ﷺ میں حاضر ہوئے، سید عالم ﷺ نے جب آپ کی خستہ حالی دیکھی تو ارشاد فرمایا! عمر!! کیا بات ہے؟ آپ نے رات کا تمام ماجرا کہہ سنایا کئی اور آدمی بھی جن کے ساتھ ایسا سہو ظہور پذیر ہوا تھا، عرض گزار ہوئے، آپ نے فرمایا افسوس ہے! میں تو تمہارے پاس ہوں، تم میری زیارت اور معجزے سے مشرف ہوتے ہو، پھر بھی خوفِ خدا سے بے نیاز ہو، تمہیں ہر امر الہی پر پوری طرح عمل پیرا ہونا چاہیے، بغارت ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ میری زیارت سے مشرف بھی نہیں ہونگے مگر وہ عمل کریں گے، آپ نے اس انداز سے خطاب فرمایا کہ جملہ حاضرین زار و قطار رونے لگے۔ مسجد میں ایک کرام سا مچ گیا تھا، صحابہ کرام کی زاری پر فضل باری ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لیکر حاضر خدمت ہوئے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي (الایۃ)

پس ارشاد ہوا کہ آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ سنیے وہ کیا فرما رہا ہے انی قریب بیٹھک میں تمہارے پاس ہوں أُجِلُّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفِثُ إِلَى نِسَاءِكُمْ (الایۃ) ماہِ رمضان کی راتوں میں تمہیں بیویوں کے پاس حسبِ خواہش جانے کی اجازت ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں عورت کے لئے دو پردے ہیں۔ ایک قبر اور دوسرا شوہر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ

وَ أَنْتُمْ لِبَاسٍ لَهْنٌ ..... میں لباس کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے باعثِ سکون و تسکین ہے۔

## حضرت صرمہ بن عنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مالک کے باغ کو پانی دے رہے تھے کہ افطاری کا وقت ہو گیا آپ نے پانی سے روزہ افطار کر لیا، جب گھر آئے تو کھانا ٹھنڈا تھا زوجہ محترمہ نے کہا ذرا انتظار کریں میں کھانا گرم کر لیتی ہوں، اتنے میں آپ نیند کی آغوش میں چلے گئے بیوی نے جگانا مناسب نہ سمجھا، جب بیدار ہوئے تو کھانا کھانے کا وقت نکل چکا تھا۔ انہوں نے بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کر لی، روزہ رکھا۔ صبح کے وقت جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت کمزور پایا، سبب دریافت کیا انہوں نے رات کا واقعہ عرض کیا آپ کو اس کے حال پر رحم آیا چنانچہ اسی وقت آیت نازل ہوئی کہ سحری کے وقت تک کھاپی لیا کرو، رات بھر جب چاہو۔

## ماہِ رمضان کے نوافل کی فضیلت؟

اب ماہِ رمضان کے نوافل کی فضیلت بیان کی جاتی ہے جو احادیث سے ثابت ہے تمام مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی عاقبت سنوار لینا چاہیے۔

## دس رکعات نفل:

جو شخص ماہِ رمضان کی رات میں دس رکعات نفل اس طریقے سے ادا کریگا اللہ تعالیٰ رحمان و کریم اس کے نامہ اعمال میں ستر راتوں کی عبادت کا ثواب درج کرائے گا ستر دینار صدقہ اور ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر پائے گا نیز اس کے ستر ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسے روزِ حشر انبیاء کرام علیہم السلام کی رفاقت

نصیب ہوگی طریقہ ادائیگی اس طرح ہے کہ ہر رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ، دو دو مرتبہ سورہ القدر پڑھے۔ (فضائل الشہور)

## دو رکعت نفل؟:

نیز جو شخص دو رکعت نفل یوں ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ایک بار سورہ الفتح پڑھے تو سال بھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت سے سرفراز ہوگا، نیز قیامت میں ہر تنگی اور سختی سے محفوظ رہے گا۔

## ہر شب دو رکعت؟:

جو شخص ماہ رمضان کی ہر شب دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از سورہ فاتحہ تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ستر لاکھ فرشتے بھیجتا ہے جن کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس شخص کی نیکیاں لکھتے رہیں اور برائی سے بچاتے رہیں اور اس کے مراتب بڑھائیں۔ جنت میں اس کے لئے خوبصورت شہر آباد کریں اور محلات بنائیں، باغات سجائیں نیز ان اعزازات کے علاوہ اسے حج مبرور کے ثواب سے بھی نوازا جاتا ہے۔

## پچیس مرتبہ سورہ الاخلاص:

جو شخص دو رکعت یوں ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ پچیس بار سورہ الاخلاص پڑھے تو اسے مذکورہ ثواب سے دو گنا عطا فرمایا جاتا ہے اس لئے ایمانداروں کو چاہیے کہ ان دو رکعات کو ضائع نہ کریں۔ تاکہ قیامت کے دن شرمندگی سے محفوظ رہیں۔

## دس ہزار شہداء کا ثواب؟:

ماہ رمضان میں چار رکعت نفل یوں ادا کرنے والے کے لئے دس ہزار شہداء کا ثواب مختص کیا جاتا ہے دس ہزار غلاموں کی آزادی اور سات سو سال تک دن کو

روزے اور راتوں کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ طریقہ ادائیگی یہ ہے کہ ہر جمعہ المبارک کو دس رکعات بعد فاتحہ گیارہ گیارہ بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔

## آخری رات؟:

ماہ رمضان المبارک کی آخری رات میں دس رکعت یوں ادا کرنے والے کے نامہ اعمال میں پورے مہینے کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائے گا بعد از فاتحہ ہر رکعت میں دس بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔

ماہ رمضان المبارک کے آنے پر خوشی و مسرت اور جانے پر غم کا اظہار کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ فَرِحَ بِدُخُولِهِ وَ اغْتَمَّ بِخُرُوجِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هُوَ مَنْ خَشِيَ مَا رَمَضَانَ كِي تَشْرِيفِ أَوْرِي بِرِخُوشِي وَ مَسْرَتِ أَوْرِ جَانِي بِرِغْمِ وَ بِرِيشَانِي كَا اِظْهَارِ كَرِي اللّٰهُ تَعَالَى اسے لازماً جنت سے سرفراز فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر واجب کر لیا ہے۔

حقاً کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی محنت و مشقت کو ضائع نہیں فرمائے گا جیسے کہ قرآن کریم میں ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ، بیشک اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں فرمائے گا، نیز فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا هُوَ اللَّهُ تَعَالَى اِيك ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا۔

(نوٹ) حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی اس تفصیلی تقریر کو مزید مزین کرنے کے لئے راقم السطور مترجم غفرلہ محمد منشا تائبش قصوری اپنا مشہور رسالہ ”انوار الصیام“ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے انشاء اللہ العزیز آپ پسند فرمائیں گے اور حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی روح خوش ہوگی۔ مولیٰ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبولیت کا مزید شرف عطا فرمائے امین ثم امین بجاہ رحمة للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و باریک وسلم . تائبش قصوری غفرلہ

## جلسہ 5

## انوار الصیام

## عبادت ہی عبادت:

قارئین کرام! ماہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تشریف لا رہا ہے۔ رحمت الہی کی موسلا دھار بارش ہو چاہتی ہے آئیے اپنے خالی دامن کو بارگاہ نیکس پناہ میں پھیلا دیں تاکہ دین و دنیا کی کامرانیوں اور کامیابیوں کو پاسکیں۔ اس ماہ مبارک کی ایک ایک ساعت باعثِ صدا احترام اور لائقِ عزت و تکریم ہے اسلئے اسکی حرمت کا ہر لمحہ خیال رکھیں، فحش لٹریچر میں سرمست رہنے کی بجائے اس سے کلی طور پر پرہیز کرتے ہوئے قرآن کریم دینی و اسلامی کتب و رسائل کا مطالعہ کریں تاکہ قرآن و سنت، فقہ و عقائد سے سیرت و کردار کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان المبارک کی گونا گوں لطافتوں اور برکتوں سے محفوظ ہوتے ہوئے فوز و فلاح دارین کے شرف سے بازیاب ہو سکیں انہیں مقاصدِ حسنہ کے پیش نظر یہ مختصر مگر جامع، دلکش اور روحانی پھولوں سے مزین گلہ سہ آراستہ کیا ہے جسے جملہ صوری، معنوی محاسن کا مرتفع کہا جاسکتا ہے۔ عام فہم اور آسان الفاظ بڑے کارآمد مسائل، پیارے اور نرالے انداز میں فضائل، پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید ہے کہ قارئین کرام اسے حرزِ جان بنائیں گے۔

## اہم تاریخی واقعات کا خاکہ:

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں کم از کم چودہ سو بار یقیناً ماہ رمضان المبارک جلوہ گر ہوا اگر اس طویل عرصہ کے تمام واقعات کو قلمبند کیا جائے تو نہ جانے کتنے دفتر درکار ہوں اور کتنی ہی کتابیں معرضِ وجود میں آئیں مگر ہزاروں تاریخی امور سے صرف نظر کرتے ہوئے چند اہم تاریخی واقعات کے اشارے دیئے جاتے ہیں جن کا تعلق

امتِ مصطفیٰ ﷺ کے دل میں ایمان و ایقان کی حد تک سرایت کر چکا ہے۔ ذرا ماضی کے جھروکے میں جھانکتے ہوئے جبل نور کی چوٹی پر غارِ حرا میں چمکتے ہوئے انوار سے اپنے قلب و جگر کو منور کیجئے سید الانبیاء ﷺ کس شانِ عبودیت سے خالق کائنات کی بارگاہ میں مصروف عبادت ہیں کہ جبریل امین حاضر ہو کر عرض گزار ہیں

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ه

اپنے خالق کا نام لیجئے اور قرآن مجید کو تلاوت سے نوازئیے۔ یہ دن کی بات نہیں۔ یہ رات کا پرسکون لمحہ، دور بہت دور، شہر سے، مکہ پاک سے دور، زمین سے اوپر پہاڑ پر رات کی اندھیری لیلۃ القدر میں، ماہِ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں اللہ اللہ قرآن کے نزول کی رات تھی۔

یہی وہ رات ہے جس رات کے پردے میں قرآن پاک ملا، اور یہی وہ رات تھی جس رحمت بھری رات میں پاکستان ملا۔ دن جمعۃ الوداع ماہِ رمضان نے کیا کچھ نہیں دیا۔ مگر ہم نے اسے کیا دیا؟ غزوة بدر اور فتح مکہ کا امین یہی ماہِ مبارک ہے، حضرت امام حسن کی ولادت باسعادت کا شرف اسے نصیب ہے۔ حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ، حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، حضرت ام المؤمنین سیدہ صفیہ، حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے وصال اسی ماہ کے اندر رکھے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا المناک واقعہ اسی ماہ میں پیش آیا۔ گویا کہ یہ مہینہ خیر و رضا کا ضامن ٹھہرا۔

اس خاکے سے سبق ملتا ہے کہ ہم نے ایک دن خاک میں سمانا ہے تو پھر کیوں اس دنیا میں دل جمائیں۔ اگر دل لگانا ہے تو خالق کائنات سے لگائیں۔ تاکہ یہاں سے جانے کے بعد ہماری ویسے ہی عید ہو جیسے ماہِ رمضان المبارک جاتے جاتے عید الفطر کی مسرتیں، راحتیں، خوشیاں، ہر ایک مسلمان کے دامن میں ڈال دیتا ہے۔

## رحمتوں کی فصل بہار:

اے بادہ کشانِ جامِ غفلت! مثر دہ باد!

کہ سلطانِ رحمت کی بارگاہ کے دروازے کھل گئے۔ اب صرف ایک حرف ندامت، ایک عذرِ شرمسار اور بھیگی ہوئی پلکوں کا صرف ایک چمکتا ہوا قطرہ دل کی طہارت کے لئے کافی ہے۔

اے گیتی کے رو سیاہ مدہو شو! آؤ چشمہ نور میں غوطہ لگا لو جو تمہاری نظر کے نشانے پر بہہ رہا ہے۔ گیارہ ماہ کے بعد یہ روحانی برسات کا سہانا موسم اسی لئے آیا ہے کہ تمہارے چہرے کا غبار دھل جائے اور رحمت و نور کی موسلا دھار بارش میں تمہارا دامن زندگی نکھر جائے۔

اے خفتگانِ شبِ ملامت!

دنیا کی بڑی بڑی امید گاہوں سے تم نے لو لگا کر دیکھ لیا۔ فرصت ہو تو پل بھر کے لئے ذرا حافظے پر زور دے کر یاد کرو کہ تم نے مادی اقتدار کی چوکھٹوں پر اپنی کتنی فریادیں ضائع کر دی ہیں؟ وقت کے روٹھے ہوئے فرعونوں کو منانے کے لئے تمہیں کتنی بار اپنی سطحِ مرتفع سے نیچے اترنا پڑا ہے لیکن سچ بتاؤ کہ ان ساری منتوں، سماجتوں اور خوشامدوں کے بعد ذلتوں کی شکست اور نامرادیوں کی ٹھوکر کے سوا بھی کوئی چیز تمہارے ہاتھ آئی ہے۔

پہیم فریب کی چوٹ کھانے کے بعد اب تو پلٹ آؤ۔ اس رحمتِ حق کی طرف جس نے اپنے امیدواروں کو کبھی مایوس نہیں کیا ہے اور جو پلکوں کا آنسو دامن میں جذب ہونے سے پہلے اپنے فریادی کی پکار سن لیتا ہے۔

رمضان کا یہ مبارک مہینہ جو ہمارے سروں سے گذر رہا ہے۔ یہ مایوس چہروں کے نگہ کرنے کا بہترین موسم ہے۔ قدم قدم پر رحمت و غفران کی جو نہریں

بہ رہی ہیں۔ اب بھی اگر ہم نے اپنی روح کی تشنگی نہ مٹائی تو اس کے بعد پھر کوئی ایسا دنواز موسم نہیں آئے گا۔

رمضان کی رحمت بھری راتوں میں گھائل کی فریادوں کی طرح ہمیں اپنے رب کے حضور پھوٹ پھوٹ کر رونا ہے، بلک بلک کر تڑپنا ہے غفلتوں کی گہری نیند میں ہم نے جتنی خطائیں کی ہیں۔ ساری عمر کا رونا بھی اس کے لئے ناکافی ہے۔

ایک بندہ مومن کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا شقاوت ہو سکتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں بے روزہ دار رہ کر کافر و مسلم کے درمیان امتیاز کی ظاہری دیوار کو بھی توڑ کر مسمار کر دے۔ خدائے قدیر ہمیں اس مہینے کی برکتوں سے مالا مال کرے اور ہمیں ظاہر و باطن اور قلب و روح کی توانائی عطا فرمائے۔

رحمتوں کی بارش میں نکھرنے کا زمانہ:

رمضان المبارک کی یہ سہانی راتیں، یہ دلکش سویرا، یہ نشاط انگیز شام اور روحانی کیف کا یہ حسین موسم خدائے قدیر کی عظمت و برتری کا کتنا کھلا ثبوت ہے۔ عالم اسلام کے اٹھانوںے کروڑ افراد بھی متحد ہو کر ایثار نفس اور جذبات کے اخلاص کا جو ماحول پیدا نہیں کر سکتے تھے پلک جھپکتے وہ عالم گیر انقلاب خداوند تعالیٰ کی صرف ایک آیت کے بل پر عالم وجود میں آگیا جس آیت کی شوکت اقتدار کے آگے روئے زمین کے فرزند ان توحید کی گردنیں خم ہو گئی ہیں وہ یہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ه

یعنی اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ کے فضائل سے آراستہ ہو جاؤ۔ مطالب کی تفہیم کے سلسلے میں اس آیت مقدسہ کو چار حصوں پر منقسم کیا جاسکتا



ہے، خطاب (1) حکم (2) وضاحت حکم، (4) مقصود۔ اب ذیل میں ہر ایک کی الگ الگ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

## خطاب:

قرآن کریم میں خطاب الہی کا عام انداز یہ ہے کہ مخاطب کے الفاظ سے حکم کی سر زمین ہموار کر دی جاتی ہے اس آیت کریمہ میں عام بندوں سے خطاب نہیں ہے بلکہ ان بندوں سے خطاب ہے جو حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد یہ معاہدہ کر چکے ہیں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ تابع فرمان الہی ہے۔ اپنی زندگی کا کوئی نقشہ ترتیب دینے میں ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہماری موت و حیات، کردار و گفتار، افکار و خیالات، اعضاء و جوارح سب کے سب ایک دائمی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں یہ زنجیریں اسی وقت ٹوٹ سکتی ہیں جب بغاوت کر کے کوئی اپنے ہی کئے ہوئے معاہدہ سے پھر جائے۔

خدا کے وفادار بندوں کو تعمیل حکم پر گوش بر آواز کر دینے کے لئے یہ انداز خطاب ہی بہت کافی ہے۔ گیتی پر رہنے والے انسانوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا معراج ہو سکتی ہے کہ خود شہنشاہ کائنات اپنی ان گنت مخلوقات میں سے صرف اہل ایمان کو مخاطب فرما رہا ہے۔ دلوں میں جلالت شان کا کچھ بھی احساس پیدا ہو جائے تو اس اکرام خسروانہ پر اہل ایمان کو جھوم اٹھنا چاہیے۔

اب اس انداز خطاب کے بعد حکم سے منہ پھیرنے کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ عملاً ہم اپنے آپ کو اہل ایمان کے اس زمرہ سے ثابت نہیں کر رہے جن سے اس آیت میں خطاب کیا گیا ہے۔ معاذ اللہ! ہمارے ایمان کی سلامتی کے لئے یہ کتنی خطرناک صورت ہے۔ ذرا گہرائی میں اتر کر مسلمانوں کو اس نکتے پر غور کرنا چاہیے۔

## حکم:

خوشنودی الہی کی نیت سے ایک خاص وقت تک کھانے پینے اور شہواتِ نفس سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ روزہ

کے تفصیلی احکام اور اس کے فضائل احادیث وفقہ کی کتابوں سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اس وقت مجھے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام کے سارے فرائض میں روزے کی اہمیت کیا ہے؟

آپ ذرا بھی غور فرمائیں گے تو واضح طور پر محسوس ہو جائے گا کہ روزے کا تعلق سر تا پایندہ مومن کے جذبہ اخلاص سے ہے۔ یہاں نمائش اور غیر کی توجہ حاصل کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب کہ نماز، حج اور زکوٰۃ کی تعمیل میں اپنی عبادت کی نمائش اور مذہبی تقدس کے اظہار کا جذبہ شامل کیا جاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے جو شخص دن بھر بھوکا پیاسا رہ کر جنسی خواہشات اور معاصی سے اجتناب کر کے روزہ رکھتا ہے تو اس کے یہ مخفی حالات دنیا والے نہیں جان سکتے۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری خوشنودی کے لئے کن حالات سے گذر رہا ہے۔ ایک روزہ دار کو دن بھر کئی مواقع ملتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر سے چھپ کر کھاپی لے اور شام کے وقت روزہ داروں کی صف میں بھی آکر بیٹھ جائے لیکن ہزار پیاس اور بھوک کی شدت کے باوجود وہ ایسا نہیں کرتا کیونکہ روزے کی حالت میں وہ انتہائی جذبہ اخلاص کے ساتھ صرف خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے۔

## وضاحت حکم:

بغیر یہ بتائے ہوئے بھی کہ ہم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض تھا حکم ممکن تھا لیکن قربان جائے شان حکمت و رحمت کے کہ روزے کا حکم دیتے وقت یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ حکم صرف تمہارے اوپر ہی نافذ نہیں کیا جا رہا بلکہ تم سے پہلے بھی جو امتیں گزر چکی ہیں یہ ان پر بھی عائد کیا گیا تھا۔ کیونکہ انسان کی یہ فطرت ہے کہ جب وہ اپنے جیسی تکلیف میں دوسروں کو بھی مبتلا دیکھتا ہے تو اسے صبر آجاتا ہے اور اسے اپنی تکلیف کا احساس کم ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر خدائے حکیم نے یہ وضاحت صرف اس لئے فرمائی ہے کہ

محبوب کی امت بگداشت قلب اور نشاط دل کے ساتھ روزہ کی مشقت سے عمدہ برآ ہونے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔

مقصود:

کام کی اہمیت مقصد کے اعتبار سے گھٹتی بڑھتی ہے۔ روزے کا مقصود تقوے قرار دیا گیا ہے۔ یہ مقصود اتنا عظیم الشان ہے کہ اسے سارے محاسن کی جان کہہ سکتے ہیں۔ دراصل تقوے ہی انسانی شرافت کا بنیادی پتھر ہے۔ کونین کی سعادتوں اور معنوی طاقتوں کا وہ سرچشمہ ہے جو کبھی نہیں سوکتا۔ اس کا دوسرا نام تقوے ہے۔ یہی تقوے آج ہماری زندگی کی سطح پر نہیں ابھر رہا ہے تو ہم دنیا میں بے نام و نشان ہو کر رہ گئے ہیں اسی تقوے کے بل بوتے پر کبھی ہماری ہیبت سے سارا جہان کانپتا تھا مگر آج اندر سے تقوے کی روح نکل گئی ہے تو ہم خود لرزہ بر اندام ہیں۔

روزے کا یہ موسم اسی لئے ہر سال آتا ہے کہ ہمارے وجود کو معنوی لطافتوں سے مسلح کر دے۔ کیا آج بزدل، مظلوم اور آشفہ جاں مسلمان روزے کی اہمیت محسوس کر کے اس کا خیر مقدم کریں گے۔

عبادت کا موسم:

جس طرح کھیتی کا ایک خاص موسم اور تجارت کا ایک خاص سیزن ہوتا ہے اور کسان و تاجر اس کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں جو نہی وہ موسم و سیزن آتا ہے۔ کسان اور تاجر پر ایسی دھن سوار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہر آرام و راحت کو تہہ دیتے ہیں اور ایک ایک منٹ کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انتہائی محنت و مشقت کے ساتھ اپنی پوری قوت کو مصروف عمل کر دیتے ہیں یہاں تک کہ انسان اپنے گھروں کو غلوں کے ڈھیروں اور تاجر اپنی تجوری نوٹوں کی گڈیوں سے بھر دیتا ہے۔ اسی طرح خوش نصیب مسلمان ماہ

رمضان المبارک کا نہایت شوق و ذوق کے ساتھ انتظار کرتے ہیں اور اس کی ایک ایک ساعت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے تمام مشاغل سے منہ موڑ کر اور اپنے نرم نرم بستروں اور گرم گرم لحافوں کی میٹھی نیند کو لات مار کر عبادت خانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور عبادت گزار، شب بیداری، گریہ زاری، سحر و افطاری کر کے زراعت عجبے و تجارتِ آخرت کی بے حساب کمائیوں سے بازارِ قیامت کے پونجی پتی بن جاتے ہیں۔

چونکہ رمضان المبارک میں رحمت خداوندی کے بڑے بڑے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شانِ جمال کی بڑی بڑی عجیب و غریب تجلیاں بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کے دن اور راتیں توبہ و استغفار کا انمول وقت عجبے کی کھیتی کا دلنواز موسم اور تجارتِ آخرت کا خاص الخاص سیزن ہوتا ہے۔

لہذا! مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے حقیقی اغراض و مقاصد کو پہچانیں اپنی قیمتی زندگی کی انمول ساعتوں میں توبہ و انابت اور اپنی مالی و بدنی عبادت سے توشہ آخرت جمع کر لیں اور اپنے رب کریم کے غفران و رضوان کی دولت سے مالا مال ہوں۔ کیونکہ رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ گوہر نایاب سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

موسم برسات میں بارش ہوتی ہے۔ موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں اور دیگر موسموں میں پھل پھول غلے وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں مگر اس موسم خیر میں خود خالق موسمیات ملتا ہے جیسا کہ

الصَّوْمُ لِيْ وَ اَنَا اُجْزِيْ بِهٖ سے اجاگر ہو رہا ہے۔

انوار کی بارش:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

كُتِبَ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ه

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے کہ

تم پر ہیز گار ہو۔“

## صیام:

اس کا مادہ صوم ہے جس کا لغوی معنی باز رہنا، چھوڑنا اور سیدھا ہونا ہے۔

شریعت میں مسلمان کا صبح صادق سے آفتاب ڈوبنے تک عبادت کی نیت سے کھانا پینا اور شہواتِ نفس سے رک جانے کا نام صوم یعنی روزہ ہے کیونکہ اس میں کھانا، پینا چھوڑنا اور نفس کی اصلاح ہے۔

روزہ نبوت کے پندرہویں سال دس شوال دو ہجری میں فرض ہوا پہلے

صرف ایک روزہ عاشورہ (10 محرم الحرام) کے دن کا فرض ہوا پھر یہ منسوخ ہو کر ہر

چاند کی تیرہویں اور پندرہویں کے روزے فرض کیئے گئے۔ پھر یہ بھی منسوخ ہو کر ماہ

رمضان کے روزے فرض کیئے گئے مگر لوگوں کو اختیار تھا کہ چاہے روزہ رکھیں چاہے

فدیہ ادا کریں۔ یعنی ہر روزہ کے بدلے نصف صاع گندم یا ایک صاع موٹا اناج صدقہ

کریں۔ پھر یہ اختیار منسوخ ہو کر روزے لازم ہوئے مگر یہ پابندی رہی کہ رات کو

سونے سے پہلے پہلے جو چاہو کھاؤ لیکن سو کر کچھ نہیں کھا سکتے۔ پھر حضرت صرمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ پیش آنے پر صبح (سحری) تک کھانے پینے کا اختیار دیا مگر

جماع پھر بھی حرام رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ پیش آنے پر یہ بھی

رات کے وقت حلال کر دیا گیا۔ (اشرف التفاسیر۔ خزائن العرفان۔ خازن۔ تفسیر احمدی)

## ماہ رمضان المبارک:

یہ بڑا مقدس مہینہ ہے بعض نے فرمایا جیسے ہفتے کے دنوں میں جمعہ افضل ہے

ایسے ہی سال کے مہینوں میں رمضان شریف افضل ہے اور بعض نے کہا کہ اس ماہ کے

چار نام ہیں: ماہِ رَمَضَانَ، ماہِ صَبْرِ، ماہِ مَوَاسَاتِ مَآهِ وَسَعَتِ رِزْقِ، رَمَضَانَ يَآ تَوْرَ حَمْنِ كَيْطَرِحِ  
اللہ تعالیٰ کا نام ہے چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا  
اسے ”شہرُ رَمَضَانَ“ یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
شَعْبَانُ شَهْرِي وَالرَّمَضَانُ شَهْرُ اللَّهِ

شعبان میرا اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ نیز ارشاد گرامی ہے کہ یہ نہ کہو کہ  
رمضان آیا اور گیا بلکہ یہ کہو کہ ماہِ رَمَضَانَ آیا اور گیا۔

رمضان یا رَمَضَاءُ سے مشتق ہے ”رَمَضَاءُ“ موسمِ خریف کی بارش کو کہتے ہیں جس سے  
زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے چونکہ یہ مہینہ بھی دل کی گرد و غبار  
کو خوب دھو تا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے اس لیے اسے  
رمضان کہتے ہیں۔ یا یہ رَمَضُ سے بنا ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا، چونکہ اس  
مہینہ میں مسلمان بھوک اور پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں۔ یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا  
ہے۔ اس لیے اسے رمضان کہتے ہیں۔

بعض نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ  
تھا اسی پر اس کا نام رکھا گیا جو مہینہ گرمی میں تھا اسے رمضان کہہ دیا اور جو موسم بہار  
میں تھا اسے ربیع الاول اور جو سردی میں جب پانی جم رہا تھا اسے جُمَادِیِ الْاُولٰی کہا  
گیا۔ (تفسیر نعیمی)

سُمِّيَتْ رَمَضَانُ رَمَضَانَ لِأَنَّهَا تُحْرِقُ الذُّنُوبَ

”یعنی رمضان کا نام اسی لیے رمضان رکھا گیا کہ یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے“

روضۃ الواعظین میں مرقوم ہے کہ تورات شریف میں اس ماہ مبارک کا نام  
شہر الرضوان اور انجیل مقدس میں اس کا نام مبارک شہر الغفران، زیور شریف میں اس  
کا نام شہر الاحسان تھا اور قرآن مجید میں اسے شہر رمضان کے پیارے نام سے مختص کیا

گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ.

ماہ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

تفسیر کبیر، روح المعانی، روح البیان وغیرہ میں ہے کہ صحائف ابراہیم رمضان مبارک کی پہلی رات، تورات ماہ رمضان کی چھٹی، زبور ماہ رمضان کی نویں، انجیل ماہ رمضان کی تیرھویں اور قرآن کریم چوبیسویں رات کو اتر اور بعض کے نزدیک ستائیسویں رات کو نازل ہوا۔ کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (الایۃ)

”کلمہ رمضان“ پانچ حروف پر مشتمل ہے۔ ر۔ م۔ ض۔ ل۔ ن۔ ر سے شہر الرضوان، م سے شہر الحجۃ، ض سے شہر الضمان، الف سے شہر الالفت اور ن سے شہر النوال مراد ہے۔

## آگیا ماہِ صیام

بھبھوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 ہو مبارک روزہ دارو جس کے تھے مشتاق آپ  
 روزہ داروں کیلئے جو ہے نوید مغفرت!  
 جس میں قرآن میں اللہ نے نازل کیا  
 حکم رب سے جس میں ہوتے ہیں شیاطین قید سب  
 بند ہو جاتے ہیں دروازے جہنم کے تمام  
 توبہ کر عیال سے ہو مصروف تسبیح و درود  
 روزہ داروں کیلئے ہے مژدہ راحت فزاء  
 سربسجدہ ہیں نمازوں میں غلامانِ رسول  
 کز ہتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 رحمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 برکتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 عظمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 رفعتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 جنتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 دولتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 عزتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 حرمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام

ذکر قرآن میں ہیں دیکھو شائقین دید حق فرصتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 پڑھ رہے ہیں ہر طرف قرآن قاری شوق سے الفتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 کر عبادت رات دن تائبش خدا کی ذوق سے  
 شوکتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام  
 (ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور: فروری 1963ء)

## فوارہ رحمت

روزہ:

ایک صیقل (قلعی گر) ہے جو دل و جان کے زنگ آلود آئینہ کو قلعی کر کے نور  
 و نور کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک دہقان (زمیندار) ہے جو نفس کی شور زمین اور حرص و ہوس کے  
 کانٹوں کو بیداری شب سے گل و گلزار بنا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسی فرحت بخش بادِ صبا ہے جو مردہ و پریشان دل کو اِن لِرَبِّكُمْ فِیْ اَیَّامِ  
 دَهْرِكُمْ کی عطرپاشی اور خوشبو سے حیات بخش دیتی ہے۔

روزہ:

ایسا شربت ہے جو روزہ داروں کے پر نور سینوں کو کھانے اور پینے کے  
 اندیشوں اور کینوں سے نجات بخش دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسا دھوئی ہے جو روزہ داروں کے گناہوں کی میل کچیل کو افطارے



صحت بخش پانی سے منزہ و مصفا کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک عطار ہے جو گناہوں کو رکوع و سجود اور تراویح و تسبیح کے بے مثال عطر سے معطر کر کے یُبَدِّلُ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ کا تمغہ پہنا دیتا ہے۔

روزہ:

روزہ ایک حاذق طبیب ہے کہ زاویہ غفلت کے بارد المزاج بیماروں کے کام میں طاعتِ الہی کی گرم شراب اور ممانعت خواہشات کی تلخ جوارش ڈال دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسا حکیم ہے کہ بادۂ معصیت کے محرور المزاج مخموروں کو مغفرتِ الہی کا شربت اور رحمت کا جلاب احسان کے پیالہ میں پلا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک فراش ہے کہ ریاضت کے جھاڑو سے تن اور بدن کے فراخ جنگل کو حسد و بغض، کینہ و نفاق کے خس و خاشاک سے صاف شفاف کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک مشاطہ ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے دل آراستہ کرنے والے محبوب کو وَكَلْخُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ کے فواح و نواح کے ساتھ نَحْنُ أَقْرَبُ کے خلوت سرا کے لیے سجا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک دلال ہے کہ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ کے معشوق کو الصَّوْمُ

لی کے اشارے اور اَن یَدَع طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ کے پردہ سے اپنے عاشقوں کو حسنِ لازوال دکھا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک فوراہِ رحمت ہے جس کی رحمت بھری فوار سے عبادت و نور کے غنچے کھلتے ہیں۔

روزہ:

ایک عظیم الشان سایہ دار درخت ہے جس کے نیچے معصیت کی لو سے جھلسے ہوئے مسافر بیٹھ کر آرام و سکون کی دولت سے لطف اندوز ہو کر نیکیوں کے بڑے لذیذ فروٹ چنتے ہیں۔

روزہ:

ایک وسیع و عریض خوبصورت باغ ہے جس میں نیکیوں کے رنگ برنگے دلربا اور دلکش پھول کھلتے ہیں۔

روزہ:

ہواؤ ہوس کے شیطانی تیروں کے لیے مضبوط ترین ڈھال ہے۔

## حکمت

روزہ رکھنے میں جو حکمتیں ہیں وہ خدا ہی جانتا ہے لیکن ظاہر میں یہ حکمت نظر آتی ہے جو ڈاکٹروں کے ایک کمیشن میں تجویز کیا گیا ہے کہ جس بیماری کا کوئی علاج نہیں اس کا علاج روزہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اکثر بیماریوں کا علاج کرتے وقت مریض کو کئی کئی دن تک ایک دانہ بھی نہیں کھانے دیتے جیسے کہ ٹائیفاؤڈ کا علاج اسی طرح جو مواد

سال بھر میں معدہ کے اندر جمع ہوتے ہیں وہ سب ایک مہینہ کے روزہ کی وجہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا۔ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی۔ رمضان شریف قریب آ گیا۔ مجھے خوف ہوا کہ میں روزہ کیسے رکھ سکوں گا۔ مگر رمضان شریف کا چاند دیکھ کر ہمت کر لی۔ روزہ رکھا۔ پہلے روزہ کی طاقت کے مقابلہ آخری روزہ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ پایا۔

اس واقعہ سے ان کمزور دل مسلمانوں کو ہوش میں آجانا چاہیے جو تندرست ، ہٹے کٹے ہونے کے باوجود بھی روزہ نہیں رکھتے اور کمزوری کے خوف یا بد باطنی کے باعث جان بوجھ کر بیماری کے بہانے تراشتے ہیں۔

## روزہ:

ایک ایسی آگ ہے جو گناہوں کو جلا ڈالتی ہے۔

## فضائل

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے اگلے رمضان تک تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ  
مُكْفِرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ أَنْ اجْتَنَبَ عَنِ الْكَبَائِرِ (او کما قال علیہ السلام)  
سید الانبیاء رحمۃ عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ماہ رمضان کے روزے ایمان اور طلب ثواب کے لئے رکھے اس کے تمام گناہ معاف کئے جاتے

ہیں۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو آگ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھے گا (یعنی اسے آگ کا نشان تک نظر نہ آئے گا۔

قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شاطین و سرکش جن قید کر دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالب خیر ادھر آؤ۔ اے حد سے بڑھنے والو! سرکشی سے باز آؤ نیز رمضان شریف میں اللہ تعالیٰ بہت سے گناہگاروں کو دوزخ سے رہا فرمادیتا ہے اور یہ نداء ہر رات دی جاتی ہے۔

نیز انہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بنی آدم کی نیکیاں دس گنا بڑھتی ہیں۔ اور دس سے سات سو تک مگر روزہ کے سوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أُجْزِيْ بِهِ“

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزا میں خود ہوں۔

کیونکہ: يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ لِيْ

”وہ اپنی شہوت، کھانا پینا میرے لیے ترک کرتا ہے“

اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔

فَرَحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ

ایک خوشی روزہ کھولتے وقت اور ایک خوشی دیدار خدا کے وقت

وَلَخُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّائِمِينَ يُخْرِجُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يُعْرِفُونَ بِرِيحِ أَفْوَاهِهِمْ فَإِنَّ رِيحَ أَفْوَاهِهِمْ أَطِيبٌ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ“

روزے دار جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اس لیے کہ ان کے منہ کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہوگی۔“

جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا:

نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ: روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الصَّائِمُ فِي الْعِبَادَةِ مَا لَمْ يَغْتَبْ وَإِنْ كَانَ نَائِمًا عَلَى فِرَاشِهِ ”روزہ دار

جب تک کسی کی غیبت نہ کرے عبادت میں ہے اگرچہ اپنے بستر پر سو رہا ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ

بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جو

جھوٹ بولنا اور برے عمل کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ اس کی کہ وہ اپنا کھانا

پینا ترک کر دے۔“

نیز آپ نے فرمایا: فَإِنْ كَانَ يَصُومُ أَحَدُكُمْ فَلَا يَرِفْ وَلَا يَصْنَحْ: اگر

تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو یہ ہودہ باتیں نہ نکالے اور نہ چلائے یعنی گالی

گلوچ پر نہ اتر آئے۔

اس سے زیادہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاؤُكُمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهْرُ

”بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ میں صرف پیاس ہی نصیب ہوتی ہے ثواب میں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے ایسے نمازی ہیں کہ ان کو رات میں سوائے بیداری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

یعنی ایسے روزہ داروں کے لئے ہے نہ کہ روزہ خوروں کے لئے، جو لوگ روزہ خور ہیں ان کو کیا حق ہے کہ وہ عید گاہ میں عید منانے کے لئے آئیں“

(امیر ملت علیہ الرحمۃ)

## گندہ انڈا:

صرف کھانے پینے اور جماع کے ترک کا نام ہی روزہ نہیں بلکہ محرمات سے بالکلیتہ کنارہ کش ہونا بھی لازم و ضروری ہے۔ یعنی کذب و افتراء، مکر و فریب، ظلم و تعدی، عیاری و مکاری، بیہودہ گوئی و بد کلامی، گالی گلوچ، چغل خوری، عیب جوئی، مکس و ملاوٹ، سود و رشوت وغیرہ سے بچنا، برائی و بے حیائی، عیاشی و فحاشی کا قلع قمع، تھیٹر، سینما و فلم بینی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی اسی فریضہ میں شامل ہے ورنہ ایسی برائیوں میں ملوث حضرات کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہے کہ کیا ہم روزہ و نماز کی تعظیم و تکریم کی بجائے استہزاء تو نہیں کر رہے اور ہماری مثال اس گندے انڈے جیسی تو نہیں ہے جو بظاہر صبح و درست اور قابل استعمال دکھائی دیتا ہے مگر جب توڑنے پر اس کے ڈھول کا پول کھل جاتا ہے تو اسے نگہداشت رکھنے کی بجائے باہر گلی میں بہ نظر حقارت پھینک دیا جاتا ہے۔

اسی طرح مذکورہ برائیوں کے خوگر حضرات کے نقلی روزے کا لبادہ اتر

جائے گا تو پھر ندامت سے سرپٹنے پر کچھ بھی حاصل نہ ہو گا بلکہ بمصداق محاورہ معروفہ  
اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت کا منظر پیش کرنا ہوگا۔  
یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ جب روزہ کی حالت میں حلال چیزوں کو استعمال  
کرنا ممنوع ہے تو حرام کو حلال سے بھی زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے آج کل کی مادر پدر  
آزادی جس کو ماڈرن تہذیب کے لقب سے مزین کیا جا رہا ہے۔ اس کی بدولت یہ  
برائیاں اپنی جڑیں مضبوط کرتی جا رہی ہیں۔ مہمان اسلام کو ان کے خلاف سینہ سپر ہو  
کر مقابلہ کرنا چاہیے مفکر ملت علامہ اقبال مرحوم نے آج سے کئی برس پہلے ان کی  
نشاندہی کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں  
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

## وہ تو دیکھ رہا ہے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے تقویٰ کا عظیم الشان  
اور عظیم النظر واقعہ:-

ابھی آپ بچے ہیں، ماہ رمضان شریف کا مہینہ ہے اور آپ کے پہلے  
روزے کے افطار کی تقریب ہے۔ کاشانہ اقدس میں جہاں افطار کے لیے قسم قسم کا  
سامان ہے ایک جگہ فرنی کے پیالے جمانے کے لیے رکھے ہوئے ہیں۔ دوپہر کا وقت  
ہے۔ شدت کی گرمی ہے کہ آپ کے والد محترم آپ کو فرنی کے کمرے میں لے جاتے  
ہیں اور کمرہ اندر سے بند کر کے ایک پیالہ آپ کو دیتے ہیں کہ اسے کھا لو آپ عرض  
کرتے ہیں میرا تو روزہ ہے کیسے کھالوں؟ آپ کے والد صاحب قبلہ نے فرمایا بچوں کا  
روزہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لو کھا لو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا ہے کسی کو خبر نہ ہوگی اور نہ کوئی  
دیکھ رہا ہے۔ آپ جواب دیتے ہیں:

”جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے“

یہ جواب سن کر اعلیٰ حضرت کے والد مکرم کی آنکھوں میں آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور آپ کو باہر لے آئے۔

مگر آجکل بڑے بڑے جو ان مرد و امیر و کبیر عقل و فہم کے دعویٰ دار ہو ٹلوں کے پردہ میں بیٹھے گچھرے اڑاڑا کر ماہ رمضان المبارک کی توہین و بے ادبی میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین

### نغمہ جبریل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن سید عالم سرور کائنات ﷺ کے دیدار پر انوار کے شوق سے جہاں میرا غالب خیال تھا پہنچا مگر نہ پایا۔ پھر مسجد نبوی میں حاضر ہوا مگر یہاں بھی آپ کے دیدار سے مشرف نہ ہو سکا۔ اچانک میری نظر محراب کی طرف اٹھی تو آفتاب حق نما محراب میں جلوہ گر نظر آئے۔ آپ کے چاروں طرف انوار کی بارش ہو رہی تھی۔

میں آگے بڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب بیٹھ گیا تو معاً ایک دلپذیر آواز سنائی دی جو نفیس ترین نغمہ سے بھی زیادہ مرغوب و محبوب تھی۔ اسی اثناء میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: طوبیٰ لہ پھر آپ کے جواب میں آواز آئی: طوبیٰ لَکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیک وسلم و لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ، پھر معمولی وقفہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

یَا عَلِیُّ مَنْ مَعَكَ؟ ”تمہارے ساتھ کون ہے؟“

عرض کی عبداللہ بن مسعود۔ آپ نے فرمایا آگے آئیے۔ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کی نورانی پیشانی اس طرح چمک رہی تھی جس طرح چودھویں رات کا چاند مسجد کے محراب میں اتر آیا ہو۔ یا نور خدا جلوہ گر ہو۔



حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہایت انکساری سے اس پاکیزہ نغمہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا:

تِلْكَ نَغْمَةٌ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وہ جبریل علیہ السلام کا نغمہ تھا جو حضرت خضر علیہ السلام کی حکایت بیان کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی ملاقات کے لیے آرہا تھا کہ راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی اور ہماری گفتگو کا موضوع آپ کی ذات والا صفات تھی۔ اس دوران میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس نے لعل و جواہرات اور موتیوں سے مرصع و مزین تخت کو اپنی پشت پر اٹھایا ہوا ہے اور اس پر ایک بندہ خدا جلوہ افروز ذکر خدا میں محو ہے۔ میں نے فرشتے سے اس کا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا یہ بندہ حق دو ہزار سال جنگلوں میں مصروف عبادت رہا اور پھر اس نے سمندروں میں عبادت کرنے کے شوق سے بارگاہ الہی میں التجا کی جو منظور ہوئی اور مجھے اس کی خدمت کے لیے احکم الحاکمین کی طرف سے حکم ہوا ہے اور اب اسے سمندروں کی سیر و تفریح سے محظوظ کر رہا ہوں اور یہ اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہے۔ جب حضرت جبریل امین نے بیان کیا تو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: طُوبَى لَهٗ تُو جبریل نے کہا: طُوبَى لَكَ وَلِأُمَّتِكَ: "آپ کو اور آپ کی امت کو خوشخبری ہو۔"

آپ نے فرمایا کیا میری امت میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان شہر پیدا فرمایا ہے جس کے طول و عرض کو خالق حقیقی ہی جانتا ہے اس میں بے شمار فرشتے رہتے ہیں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں سفید جھنڈا ہے جس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا ہے۔ ان فرشتوں کی عبادت آپ کی امت کے روزہ داروں کے لیے دعائے مغفرت ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب ماہ رمضان تشریف لاتا

ہے تو فرشتوں کی دوسری جماعت کو حکم ہوتا ہے کہ اس شہر میں جا کر اسی طرح دعائے مغفرت میں مشغول ہو جائیں اور پہلے فرشتے عرش پر چلے جاتے ہیں۔ یہ دولتِ عظیمہ انہیں آپ کی خدمت اور امت مرحومہ کی طلبِ مغفرت کی بدولت میسر ہوئی اور ہر ماہ رمضان کی آمد پر فرشتوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ ط۔

## توبہ کا نور

روایت ہے کہ جب بندہ عجز و انکساری سے بارگاہِ الہی میں زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے گواہ رہو جو کچھ میرے بندے نے مجھ سے طلب کیا میں نے اسے دیا اور آتشِ دوزخ اس پر حرام کر دی بہشت اس کے لیے لازم کر دیا اور میں نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے اسے مشرف فرما دیا اور اگر طلبِ حاجات کے وقت کسی بندہ کے آنسو جاری ہو جائیں تو آسمان کے فرشتے اسکی اس حالت کو دیکھ کر زار زار آنسو بہاتے ہیں اور بار بار عرض کرتے ہیں:

خداوند!

تیرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی تیرے عذاب کے خوف اور تیری رحمت کی امید پر روتا ہے تو اس کے حال پر رحم فرما!  
ارشاد ہوتا ہے:

يَا مَلَائِكَتِي مَا عَلِمْتُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ خَرَجَتْ مِنْ عَيْنِهِ  
اے فرشتو! تمہیں معلوم نہیں کہ جب میرے بندے کی آنکھ سے پہلا قطرہ نکلا ہے تو میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیے اور اپنی ذات پر واجب کر رکھا ہے کہ میرے حبیب کا امتی میرے عذاب سے ڈرے اور میری بارگاہ میں التجا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا اور قیامت کے روز اس سے محبت کرنے والوں کو بھی بخش

دوں گا اور اسے بہشت میں اپنے حبیب کی قرمت سے نوازوں گا اور اس ماہ رمضان المبارک میں جس بندہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے اس کی توبہ کا نور تمام آسمانوں میں پھیل جاتا ہے فرشتے تعجب سے ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں

مَا هَذَا النُّورُ السَّاطِعُ فِي السَّمَوَاتِ:

یہ کس کے نور سے آسمان منور ہیں!؟

ملائکہ مقربین جواب دیتے ہیں کہ یہ امت محمدیہ کے ایک گناہگار کی توبہ کا نور ہے جو بارگاہ الہی میں قبولیت سے نوازی گئی ہے۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ!

حدیث شریف میں ہے جب ماہ رمضان کا مبارک مہینہ تشریف لاتا ہے تو رب العزت کی طرف سے منادی نداء کرتا ہے:-

يَا مَلَائِكَتِي لَا تَكْتُبُوا عَلَى الصَّائِمِينَ

مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْبًا فَإِنِّي غَفُورٌ بِهِ

اے فرشتو! میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے روزہ دار اُتیوں کے گناہوں

کو نہ لکھو بے شک میں انہیں بخشنے والا ہوں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## احترام کا انعام:

نقل ہے کہ بخارا میں ایک مجوسی کا بیٹا سر عام مسلمان روزہ داروں کے سامنے کچھ کھاپی رہا تھا۔ اس کے باپ نے اسے دیکھ کر اسے سخت سزا دی۔ بیٹے نے کہا با جی! آپ کو روزانہ گھر میں کھانا وغیرہ کھاتے دیکھتا ہوں اور آپ روزہ کی عزت و حرمت کا قطعاً خیال نہیں کرتے۔ اس نے کہا بیٹے! بے شک میں گھر میں روزانہ جس وقت چاہتا ہوں کھا لیتا ہوں کیونکہ ہمارے مذہب میں روزہ فرض نہیں مگر اسلام میں مسلمانوں

پر روزہ فرض ہے اور ہمیں اخلاقی طور پر ان کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز اور ماہ  
مساء

رمضان المبارک کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مجوسی فوت ہوا تو بخارا کے بزرگوں نے اسے  
خواب میں دیکھا کہ وہ انعامات و الطافات الہیہ سے مشرف ہے اور اس پر انوار الہیہ کی  
بارش ہو رہی ہے۔ اس قدر و منزلت کے بارے بزرگوں نے دریافت کیا تو اس نے کہا  
میرے بھائیو!

جب میرا آخری وقت تھا تو میں نے غیب سے آواز سنی:

يَا عَبْدِي قِفْ حَتَّى يَتُوبَ عَبْدِي وَيُؤْمِنُ بِي فَإِنَّهُ حَفِظَ حَقَّ شَهْرِ  
رَمَضَانَ وَحَقَّ الصَّائِمِينَ بِلَطْفِهِ

”اے ملک الموت! رک جاتا کہ میرا بندہ توبہ کر لے اور ایمان لائے کیونکہ  
اس نے ماہ رمضان المبارک کی عزت و حرمت اور روزہ داروں کی قدر و منزلت اپنے  
بیٹے کو سزا دے کر قائم رکھی“

پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو نور ایمان سے اور دولت  
عرفان کی سعادت لبدی سے نوازا اور ان مراتب و درجات سے عزت بخشی جو تمہارے  
پیش نظر ہے۔

مسلمانو! مقام غور ہے ایک مجوسی جو کفر و شرک کی دلدل میں ساری عمر مقید  
رہا، وہ رمضان المبارک کی تعظیم و تکریم کے باعث ایمان و عرفان کی بے بہا دولت  
دانگی سے مالا مال ہو کر جنان و رضوان کا مستحق بن سکتا ہے تو افسوس ہے ایسے مسلمانوں  
پر جو اپنی قیمتی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ پائیں اور رحمت و مغفرت سے محروم  
رہیں۔ فَاغْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ؛

## معاف کیجئے

آجکل کسی کی تنخواہ اگر ایک ہزار روپیہ ماہوار ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی صورت میری تنخواہ میں اضافہ ہو جائے اور اضافہ ہو جانے کے بعد پھر اس کی مزید اضافہ کی تمنا ہوتی ہے حتیٰ کہ ہزاروں تک پہنچ جانے کے بعد بھی وہ مزید ترقی کا خواہاں نظر آتا ہے گویا دینوی معاملہ میں آجکل ترقی ہی کی طرف نظر رہتی ہے مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دینی معاملہ میں اس کے برعکس سوچا جاتا ہے اور خواہش رہتی ہے کہ فلاں عبادت میں کچھ کمی ہو جائے تو اچھا ہے۔

چنانچہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ جو سرِ ایاہِ رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے اور جس کا ایک ایک لمحہ ذکر و عبادت میں گزارنے کے لائق ہے اس کی نماز تراویح کے متعلق بعض طبائع اس بے سود کوشش میں رہتی ہیں کہ یا تو اس نماز کا وجود ہی ثابت نہ ہو یا پھر اس کی بیس رکعات میں کچھ تخفیف ہو جائے گویا تنخواہ کی بات ہو تو اور دیجئے اور ذکر خدا کی بات ہو تو معاف کیجئے۔

## نماز تراویح

یہ وہ نماز ہے جو کہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ مرد و عورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ اس میں جمہور کے مذہب کے مطابق بیس رکعتیں ہیں اور یہی حدیثوں سے ثابت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ائمہ دین کا اس پر اجماع ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص رمضان مبارک کی راتوں کا قیام کرے (تراویح پڑھے) ایمان و طلب ثواب کے لئے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے (یعنی پاک ہو جاتا ہے) جیسے اسی دن اس کی والدہ نے جنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاری و مسلم)  
ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح کا بڑا ثواب ہے۔

## شب قدر:

سبحان اللہ! اس رات کی فضیلت و بزرگی کا کیا کہنا۔ خداوند قدوس نے اس کا نام لیلۃ القدر رکھا یعنی عظمت اور مرتبے والی رات اور اس کی فضیلت کے لئے قرآن مجید میں سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ شب قدر وہ قدر و منزلت والی رات ہے جس میں پورا قرآن مجید (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) نازل کیا گیا اور اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات میں حضرت جبریل علیہ السلام ملائکہ کا عظیم لشکر ساتھ لے کر زمین پر تشریف لاتے ہیں۔ یہ رات زمین و آسمان اور سارے جہان کے لیے سلامتی کا نشان ہے۔ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کے انوار و تجلیات برابر قائم رہتے ہیں۔

روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید عالم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے ایک ہزار مہینے لگاتار عبادت و جہاد کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اُمتیوں کی عمریں تو بہت کم ہیں پھر بھلا ہم لوگ اتنی عبادت کیوں کر کر سکیں گے؟

صحابہ کرام کے اس افسوس پر حضور پر نور ﷺ فکر مند ہوئے تو اللہ رب العزت نے یہ سورۃ نازل فرمائی کہ اے محبوب ہم نے تمہاری امت کو ایک ایسی رات عطا کی ہے جو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (روح البیان)

لہذا ہمیں اس انعام و اکرام الہی پر شکر مجالانا چاہیے اور اس رات کا استقبال تسبیح و تہلیل، ذکر و اذکار اور عبادت سے کرنا چاہیے۔

## مسائلِ روزہ

سحری کھانا مسنون اور باعث برکت ہے۔ اگر بھوک نہ بھی ہو تب بھی سنت ادا کرنے کے لیے ایک دو لقمے کھالینا چاہیے یا کم از کم ایک دو گھونٹ پانی (چائے) ہی پی لینا چاہیے سحری کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے اس وقت تک جو بھی کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ روزہ کی نیت یہ ہے:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ه

### افطاری:

سورج ڈوبنے کے بعد جب سرخی سیاہی میں بدلنے لگے اس وقت افطار یعنی روزہ کھولنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

### روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

حُتھ، بیڑی، سگریٹ پینے، ناک میں نسوار ڈالنے اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جان بوجھ کر کھاپی لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے بھول کر اگر کوئی چیز کھاپی لی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قصداً روزہ توڑنے پر کفارہ واجب ہو جاتا ہے جو ماہ رمضان المبارک کے بعد دو ماہ متواتر روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانے یا ایک غلام آزاد کرنے کی صورت میں ادا ہوتا ہے۔

### روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

عورت کا بوسہ لینا۔ شہوت کے ساتھ شرم گاہ یا سینہ کو دیکھنا۔ کھانے پینے کی کسی چیز کو چکھنا، غیر عورت پر نظر ڈالنا، گانا سننا، گالی گلوچ نکالنا، بد کلامی کرنا، تھیٹر، تماشہ، سینما دیکھنا، کوئلہ چبا کر دانت صاف کرنا، بار بار غسل یا کلی کرنا جلدی

جلدی تھوک لگنا، ان تمام چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ خوشبو، عطریا سر میں تیل لگانے اور سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح انجکشن (ٹیکہ) لگوانے سے بخر طیکہ دوائی معدہ (جوف) میں نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اس مسئلہ کی نہایت عمدہ تحقیق اور زیادہ تفصیل کے لئے حضرت قبلہ فقہیہ اعظم محدث بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ کی عظیم الشان علمی تحقیق ”روزہ اور ٹیکہ“ کا مطالعہ فرمائیں یا فتاویٰ نوریہ میں ملاحظہ کریں۔

## اعتکاف:

عبادت کے ارادے سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ موکدہ علی الکفایۃ ہے یعنی گاؤں یا شہر میں اگر ایک شخص بھی اعتکاف بیٹھ جائے تو سب کے سب گناہ سے بچ جائیں گے۔ ورنہ ترکِ سنت کی وجہ سے سب گنہگار ہوں گے۔ اعتکاف کا بڑا ثواب ہے۔ اس میں مسنون یہ ہے کہ بیس ماہ رمضان شریف کو قبل غروب آفتاب پاک صاف ہو کر روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے اور دنیاوی کام بالکل ترک کر دے ہاں پیشاپ، پاخانہ کرنے کی غرض سے باہر نکل سکتا ہے۔ عورتیں اپنے گھر میں کسی پاک صاف جگہ پر پردہ ڈال کر اعتکاف کی نیت سے پابندی کے ساتھ بیٹھیں اور ذکر و عبادت میں مشغول رہیں نیز وہیں سوئیں۔

## صدقہ فطر:

ہر مرد و عورت جو صاحبِ نصاب ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ مرد کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ صدقہ فطر کی مقدار علی التحقیق دو سیر تین چھٹانک اٹھنی بھر اوپر گندم یا اس کا دو گنا موٹا اناج یا اس کی قیمت حقداروں کو دیں۔ بہتر یہ ہے کہ نمازِ عید سے قبل صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکا تو پھر بعد نمازِ عید ادا کرے، یہ نہ سمجھے کہ اب ذمہ سے



ساقط ہو گیا۔ (گلزارِ شریعت، بہارِ شریعت)

## جمعة الوداع

زہے نصیب کہ آیا ہے پھر یہ روز سعید  
 ملی ہے اہل محبت کو لطف حق کی نوید  
 پکارتے ہیں سبھی جمعة الوداع جسے  
 گواہ جس کی حقیقت پہ ہے کلامِ مجید  
 پیامِ رحمت حق دے رہا ہے بندوں کو  
 سنا رہا ہے یہ اربابِ دین کو مژدہ عید  
 ہر ایک گوشہ ہے ارض و وطن کا خلدِ نظر  
 مہک رہا ہے بہر سمت گلشنِ امید  
 یہ عید فطر مبارک ہو مومنو! سب، کو  
 ہو تم پہ خالق کون و مکان کا لطف مزید  
 یہی ہے اصل میں تکمیلِ آرزو کی گھڑی  
 مل گئی مومن کامل کو رحمتوں کی کلید  
 خدا کا خاص کرم ہے کہ آج ابر سخا  
 برس رہا ہے عجب شان سے قریب و بعید  
 یہ روز جمعہ پیامی ہے رحمتوں کا قمر  
 یہ داستان کرم کی ہے ایک حسین تمہید،

مولانا قمر یزدانی پنوانہ، ضلع سیالکوٹ

## صبحِ عید

روایت ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہر ایک شہر

میں بھیج دیتا ہے کہ وہ راستوں میں نداء کریں۔ جن وائس کے علاوہ تمام مخلوقات اس آواز سے محظوظ ہوتی ہے نداء یہ ہوتی ہے:

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ أَخْرِجُوا إِلَىٰ رَبِّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمَةَ

اے میرے حبیب کے امتیو! اپنے گھروں سے باہر نکلو اور اپنے رب کریم کی طرف دوڑو کیونکہ وہ تمہیں عطاءِ جزیل سے نوازنے والا ہے اور تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

جب خدا کے بندے عید گاہ میں نماز عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتوں سے فرماتا ہے:

يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ الْآجِيرِ إِذَا عَمِلَ لَهُ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ الْهِنَا وَسَيُّدِنَا جَزَاءَهُ أَنْ يُوفَىٰ أَجْرَهُ ه

فرشتے عرض کرتے ہیں جس مزدور نے اپنے کام کو اچھی طرح سرانجام دیا اس کے لئے پوری اجرت دینا ضروری ہے:

فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَايُنِي أَشْهَدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي إِنِّي غَفَرْتُ لَهُمْ وَجَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رَضَائِي وَمَغْفِرَتِي:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے فرشتو! تم گواہ ہو میں نے اپنے بندوں کے صیام و قیام (روزے اور تراویح و نوافل) کو منظور و مقبول فرما کر ثواب جزیل مرحمت فرمایا اور روزہ داروں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

يَا عِبَادِي سَلُونِي وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي شَيْئًا ۚ الْيَوْمَ لِدِينِكُمْ وَدُنْيَاكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ:

”اے روزہ دارو! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جو مانگو گے دیا جائے گا اور تمہاری ہر دینی و دنیاوی مراد پوری کروں گا اور اپنے دیدار پر انوار سے مشرف و ممتاز فرماؤں گا“

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّائِمِينَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَأَكْمَلَ السَّلَامِ

### نماز عید:

پہلے اس طرح نیت کریں:

نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر (عید الاضحیٰ) مع چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور بڑھائے) پیچھے اس امام کے، منہ طرف قبلہ شریف کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے۔ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام آہستہ سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورہ پڑھے پھر رکوع اور سجدے کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور بار اللہ اکبر کہے اور کسی بار ہاتھ نہ باندھے پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور دعا مانگے۔

خطبہ سننا سنت ہے۔ نہایت خاموشی سے سننا چاہیے اس وقت کسی قسم کی بات چیت کرنا منع ہے چاہے خطبہ سنائی دے یا نہ دے۔

(گلزار شریعت)

## جلسہ 6

## فضائل و برکات زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث شریف:

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ حَضْرَتِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا زَكَاةَ هِ  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس  
شخص کی نماز قابل قبول نہیں جو (صاحبِ نصاب ہوتے ہوئے) زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

یہ حدیث شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
جنہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور  
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے آپ کے حبلہ عقد میں آئیں  
جن کی نسبت سے آپ ذوالنورین کے لقب سے مشہور ہوئے۔

نور کی سرکار سے پایا دو شمالہ نور کا

ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ أَحَبَّ الْعُمَانَ بَرِيٌّ مِنَ النَّيْرَانِ جُو بھي  
شخص حضرت عثمان ذوالنورین سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بری  
کردے گا۔

واضح ہو کہ زکوٰۃ ادا کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ مرد ہو یا

عورت جیسے ہر ایک مسلمان مرد، عورت پر نماز قائم رکھنا فرض ہے اسی

طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض ہے لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا زَكَاةَ اس لئے فرمایا

ھے اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ کو متصل ذکر فرمایا اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

الزکوٰۃ، نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو،

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ه  
نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت اختیار کرو  
تاکہ تمہیں رحمت سے نوازا جائے۔

قَالُوا أَلَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نُنْعِمِ الْمَسْكِينِ ه وہ کہیں گے ہم نماز ادا  
نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مساکین کو کھانا کھلاتے تھے۔

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ ه وہ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا  
کرتے رہتے ہیں۔

ان آیات سے واضح ہو رہا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ یکساں فرض ہیں اگر یہ دونوں  
عبادتیں آپس میں لازم و ملزوم نہ ہوتیں تو بارہا مرتبہ قرآن کریم میں اس  
التزام کے ساتھ ذکر نہ آتا۔

حدیث شریف میں ہے صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَحَجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَصُومُوا  
شَهْرَكُمْ وَاغْتَسِلُوا جَنَابَتِكُمْ وَآتُوا زَكَاةَ مَالِكُمْ طِبْتُمْ بِهَا أَنْفُسَكُمْ  
وَادْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ ه نماز مجگانہ قائم رکھو، رب کریم کے گھر کاج کرو، ماہ  
رمضان المبارک کے روزے رکھو، غسل جنابت کرو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا  
کرتے رہو، یہ اعمال تمہیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھیں گے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، زَكَاةَ كِي  
ادائیگی سے اپنے مال محفوظ کر لو،

حکایت: زکوٰۃ کی برکت سے ایک عیسائی کا مسلمان ہونا؟:

اس حدیث کو کسی نصرانی نے سن کر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، لوگوں نے  
کہا تمہارے ہاں تو زکوٰۃ فرض نہیں، اس نے کہا میں حضرت محمد ﷺ کو آزما تا ہوں  
کیونکہ میرا مال تجارت میں ہے اور راستہ ہر خطر ہے، میں نے یہ سنتے ہی اپنے مال سے  
زکوٰۃ ادا کر دی، اگر میرا مال حفاظت مجھ تک پہنچ گیا تو بہتر ہے ورنہ تلوار کے زور سے

اپنا مال انہا سے وصول کرونگا۔

بعد ازاں سے معلوم ہوا کہ قافلہ تولٹ گیا ہے، نصرانی نے پریشان کن خبر سنتے ہی اپنی قوم کو ساتھ لیا جو سبھی مسلح تھے آپ سے لڑائی کرنے کے لئے روانہ ہوئے ابھی راستہ میں ہی تھے..... کہ اس کے شراکت دار کا خط پہنچا، میرا اونٹ بیمار ہو گیا تھا اس مجبوری کے باعث میں اس رات فلاں مقام پر رُک گیا جبکہ قافلے والے چلے گئے تھے کہ راستہ میں لٹ گئے ہمارا مال و اسباب پیچھے رہ جانے کی وجہ سے بالکل محفوظ ہے فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جیسے ہی اس عیسائی نے خط پڑھا، تلوار ہاتھ سے پھینک دی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ پھر عمر بھر زکوٰۃ ادا کرتا رہا۔

## زکوٰۃ کی ادائیگی اور سونے کے محلات :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ه (النور 18) اس شخص نے کامیابی حاصل کر لی جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ آدَىٰ زَكَاةَ مَالِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ دَافِنٍ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ وَ فِي كُلِّ مَدِينَةٍ سَبْعُونَ قَصْرًا وَ فِي كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُونَ سَرِيرًا وَ عَلَىٰ كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا غَلْظَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ دِرَاعًا وَ عَلَيْهَا حُورٌ ه

جو مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ہر ایک رتی کے بدلے ایک شہر عطا فرمائے گا جس میں ستر (70) محل اور ہر ایک محل میں ستر (70) کمرے اور ہر ایک کمرے میں ستر (70) تخت اور ہر تخت پر عالی شان قالین جس کی موٹائی ستر گز ہوگی اور ان پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی یہ سبھی اس کی ملکیت میں دی جائیں گی جو ہمیشہ زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے۔

## زکوٰۃ ایک عظیم عبادت ہے؟ :

واضح ہو کہ زکوٰۃ ایک عظیم عبادت ہے، اس سے جاہتمند کو فائدہ ہوتا ہے

مگر اس عبادت کا ادا کرنا دشوار گزار امر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بہت ہی کم مقدار میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے۔ دیکھوں میری محبت و قربت کا دم بھر نے والا، محبت کا حق کیسے ادا کرتا ہے۔ اس لئے کہ احباء کے لئے کوئی تحفہ چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مال انسان کو محبوب اور پیارا لگتا ہے۔

اللہ کے بندو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اپنے محبوب (مال) سے ہاتھ اٹھا لو اور اسے مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دو۔ تاکہ تمہیں واقعۃً اللہ تعالیٰ محبوب بنالے۔

اس نکتہ کو تین کے علاوہ کوئی نہیں جانتا:

صد! وہ جو اپنے مال کو راہِ خدا میں صرف کرتے وقت خیال کرتے ہیں کہ دو صد روپے میں سے پانچ روپے دینا کوئی قابل فخر کام نہیں، جیسے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تمام ساز و سامان نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا تھا، جب آپ سے دریافت کیا گیا اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا تو بے ساختہ پکار اٹھے۔

پردانے کو چراغ ہے بلب کو پھول بس  
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

فاروقی وہ جماعت جو نصف مال راہِ خدا میں پیش کرتی ہے اسے فاروقی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت سیدنا عمر لکن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ اپنا نصف ساز و سامان بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے۔ دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا میں اپنے اہل و عیال کے لئے نصف مال گھر چھوڑا ہے نصف حاضر کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا بَيْنَ كَمَا مَا بَيْنَ كَلَا مَتِكَمَا. تمہارے درمیان ایسے ہی معاملہ ہے جیسے تمہاری باتوں میں فرق ہے۔

ضعیف تیسرا اگر وہ وہ ہے جسے ضعیف کہا گیا ہے وہ وہی جماعت ہے جو عموماً دو سو (200) روپے میں پانچ روپے زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ زیادہ نہیں دیتے بلکہ اتنا دے کر بھی غرباء پر احسان رکھتے ہیں۔ یہی کم مرتبہ ہیں اور وہ لوگ کتنے بد نصیب ہیں جو اپنے مال سے اتنی بھی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے یقیناً انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذرہ بھی نصیب نہیں ہو گا نہ وہ اللہ کو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھنے والا ہے۔

## آداب زکوٰۃ؟:

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت ہمیشگی پائے اور بے روح نہ ہو نیز اس کا ثواب دو گنا بڑھے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سات باتوں کو ملحوظ رکھے۔

1- سال کے گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیا کرے، کیونکہ اس میں تین فائدے ہیں ایک یہ کہ اسے زکوٰۃ دینے میں خصوصی رغبت اور خوشی پائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ سال کے پورا ہونے پر اگر زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف دامن گیر رہے گا۔ بناءً علیہ خوفِ خدا سے اسے زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی اس میں حب الہی مقصود نہ ہوگی۔

2- مستحقین زکوٰۃ کو قبل از وقت مال حاصل ہوگا۔ اور ان کی ضرورت پوری ہوگی۔ وہ صاحبِ نصاب کو دعائے خیر سے نوازیں گے۔ ان کی دعا اس کے حق میں شرفِ قبول پائے گی۔

3- وہ زمانے کی آفات و بلیات سے محفوظ و مامون ہو گا نیز یہ بھی ممکن ہے اختتامِ سال سے پہلے پہلے کسی حادثہ کے رونما ہونے کے باعث وہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کر سکے اور خیر و برکت سے محروم ہو جائے۔



## حکایت: بزرگ نے اپنا کرتہ فقیر کو دے دیا:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ ایک دن غسل کرنے کے لئے غسل خانہ میں جانے لگے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ میں اپنا یہ کرتہ کسی فقیر کو دوں گا، معاً اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اس نے اپنے خادم کو آواز دی اور کرتہ اتار کر اسے حکم دیا کہ اسے فوری طور پر کسی فقیر کو دے دو۔

لوگوں نے اس قدر جلد کرتہ دینے کے بارے میں جب سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے خطرہ تھا کہ شیطان میرے اس نیک مقصد کو دوسوسہ ڈال کر ضائع نہ کر دے اور غسل خانہ سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے میرا ارادہ نہ بدل جائے اس لئے میں نے جلدی کی اور اپنا کرتہ فقیر تک پہنچا دیا۔

4- زکوٰۃ محرم میں دے کیونکہ وہ ماہ حرام ہے اور اسی سے سال شروع ہوتا ہے یا ماہ رمضان میں دے کیونکہ اس میں ثواب دوگنا ملتا ہے۔ خیال کیجئے اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم رسول معظم ﷺ سے زیادہ کسی کو کریم، جواد اور سخی نہیں بتایا۔ آپ کی ہمیشہ یہ کیفیت رہی کہ ہر وقت خیرات سے نوازتے رہتے۔ لیکن ماہ رمضان میں اپنی عادتِ مستمرہ مبارکہ کے مطابق دو چند زیادہ خیرات دیا کرتے۔

5- خیرات پوشیدہ دی جائے تاکہ ریاکاری کا شائبہ تک نہ ہو اگر مخلوق خدا زکوٰۃ کے سلسلہ میں بدگمانی میں مبتلاء ہو تو ظاہر اُدے تاکہ صاحبِ نصاب کے بارے ان کی بدگمانی ختم ہوتا ہم پوشیدہ خیرات دینے والا عرشِ مجید کے سایہ میں ہوگا۔

6- مستحقین پر احسان نہ رکھے اور انہیں طعنہ زنی کر کے اپنے مال اور ثواب کو ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى، اپنے مال صدقات کو طعنہ زنی کر کے ضائع نہ کرو۔

7- حلال مال سے زکوٰۃ ادا کرو اللہ تعالیٰ کا فرمان و لَسْتُمْ بِأَخِيذِيهِ اور جب تم نکما مال نہیں لیتے تو اللہ تعالیٰ کیسے قبول فرمائے گا؟

(نوٹ): حرام مال اپنے پاس رکھنا ہی نہیں چاہیے۔ اسے حق دار کو پہنچائیں اگر کوئی حق دار نہ ملے تو غرباء مساکین، طلباء اور یتیموں میں بانٹ دیں نیز یہ بھی خیال نہ رکھیں کہ اس پر ہمیں ثواب ملے گا۔ بلائیت ثواب دے دیں، تاکہ کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوں۔ (تابش قصوری)

📖 جسے زکوٰۃ دیں اسے حقارت کی نظر سے مت دیکھیں نیز اس سے سلام تک کے امیدوار نہ ہوں کہ وہ پہلے تجھے سلام بلائے۔

## زکوٰۃ لینے والے کے بھی سات آداب ہیں:

1- بلا ضرورت زکوٰۃ نہ لے۔

2- جو مال اسے دستیاب ہو اسے اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھے اور دینے والے کو محض ایک وسیلہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں مجھے مال دینے کے لئے یہ جذبہ پیدا کیا ہے اگر وہ اس کے دل میں یہ بات نہ پیدا فرماتا تو کیوں دیتا۔ تاہم اس کا بھی شکر ادا کرے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ هُوَ جَو لُؤْغُوں كَا شُكْرِيَه ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں اور ان کے اعمال کو پیدا فرمایا پھر خود ہی ان کی تعریف فرماتا ہے۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ وہ کیسا اچھا بندہ ہے بیشک وہ میری ہی طرف رجوع کرتا ہے۔ نیز فرمایا وَاِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا بیشک وہ صدیق نبی تھے۔

3- لینے والا دینے والے کے حق میں دعائے خیر و برکت کرے بلکہ یوں کہے طَهَّرَ اللَّهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْبَرَّارِ وَ زَكَّى عَمَلَكَ فِي اَعْمَالِ الْاٰخِيَارِ وَ صَلَّى اللَّهُ رُوحَكَ فِي الْاَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى تيرے دل کو نیکیوں کے دلوں کی طرح صاف فرمائے، تیرے اعمال کو اخیار کے اعمال کی

طرح بنائے، اور تیری روح کو شہداء کی روحوں کا ساتھی بنائے۔

4- حرام مال نہ لے جیسے سود یا چوری کا مال۔

5- ضرورت سے زیادہ زکوٰۃ نہ لے۔

6- اگر اپنے سے زیادہ کسی کو محتاج دیکھے تو صاحبِ نصاب کو بتادے کہ فلاں

شخص کو دے دو اور خود نہ لے تاکہ اس آیت کا مصداق بن جائے۔ وَيُؤْتِرُونَ

عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ ۚ وَهُوَ أَهْوَىٰ ذَاتٍ ۚ وَتُرْجَىٰ دِيَارِهِمْ ۚ

7- سوال نہ کرے تاکہ سائلین پر جو وعید آئی ہے اس میں شامل نہ ہو، زکوٰۃ نہ

دینے والوں کے لئے سخت ترین وعید آئی ہے۔ الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَ

الْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَ ۚ هَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الایۃ) جو

لوگ سونا چاندی جمع رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ میرے

حبیب ﷺ آپ انہیں سخت دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں، جس دن

ان کا سونا چاندی گرم کیا جائیگا دوزخ کی آگ میں، اس سے ان کی پیشانیاں

داغ دار کی جائیں گی، پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی۔ اور عذاب پر مقرر فرشتے

ان کو کہیں گے یہ وہی سونا چاندی ہے جسے تم اپنے لئے بڑی حفاظت سے رکھا

کرتے تھے لہذا اب اس کا لطف لو۔

اس آیت میں پہلو، پیشانی، اور پیٹھ کو داغ دینے کا ذکر ہوا۔ اس لئے کہ جب

سائل دکھائی دیتا ہے تو پہلے پیشانی پر بل پڑتے ہیں جو غصہ اور ناراضگی پر دل ہے۔

جب سائل اس کے پاس آتا ہے تو یہ پہلو پھیر کر اس سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور

جب سوال کرتا ہے تو یہ پیٹھ پھیر کر روانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

خصوصیت سے ان کا نام لیکر عذاب کی کیفیت بیان فرمائی۔

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَانِعُ الزَّكَاةِ فِي النَّارِ ۚ

زکوٰۃ سے روکنے والا دوزخی ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چارپائے یعنی اونٹ، گائے، بھینس، بھری

وغیرہ ایسے جانور رکھتا ہو اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہی چار پایوں کو اس پر مسلط فرمادے گا۔ وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے۔ اور کھروں اور سمتوں سے اسے روندیں گے۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ اسی دردناک عذاب میں رہیں گے۔ (مسلم شریف)

## زکوٰۃ کس کس پر فرض ہے؟:

واضح ہو کہ زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر فرض عین ہے۔ اور وہ نصاب بڑھنے والا قرض سے پاک ہو۔ نیز حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو، اور اس پر قمری سال پورا ہو چکا ہو نہ کہ شمسی سال۔

📖 زکوٰۃ کافر، صغر، مجنون اور قرض دار پر واجب نہیں ہے۔ عورت کے لئے سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (خواہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں) عورت از خود مالک ہو یا مرد کی ملکیت ہو اس زیور پر زکوٰۃ لازمی ہے۔

## حق مہر پر زکوٰۃ:

اگر آدمی کے پاس دو صد (200) روپے ہیں لیکن ابھی اس نے اپنی زوجہ کا حق مہر ادا نہیں کیا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اسے عورت کا حق مہر ادا کرنا چاہیے۔ (تاہم محض حق مہر کے التواء سے زکوٰۃ اس پر فرض ہو تو اسے اتنی رقم منھا کر کے زکوٰۃ ادا کرنی لازم ہے) (تابش قصوری)

📖 سونے میں نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی میں ساڑھے باون تولے نصاب شرعی ہے۔ (یعنی سونے سے سوادو ماشے یا اس کی رقم بطور زکوٰۃ ادا کرے)

📖 ہر مال و اسباب پر جس میں تجارت کی نیت ہوگی اس کی قیمت جب نصاب پر پہنچے گی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ مثلاً تیس (30) گائے یا بیل میں ایک

برس کا محترمہ واجب ہوتا ہے اور چالیس میں دو سالہ انسٹھ میں دو پچ سال سال کے دینے واجب ہونگے وہ دیں یا ان کی رائج الوقت سکتہ کے مطابق رقم دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

## زکوٰۃ کا صحیح مصرف؟:

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے اس کے لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمَوْلِيَّةِ قُلُوبِهِمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ہ بیشک صدقات، فقراء، مساکین، عاملین، مَوْلِيَّةِ قُلُوبِ، مکاتب اور مقروضوں کو دینا چاہیے اور جو جہاد میں مصروف عمل ہیں نیز مسافر بھی حق دار ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازمی حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (دینی مدارس کے طلباء سب سے زیادہ مستحق ہیں)

فقیر: جس کے پاس مختصر سا کھانے پینے کا سامان ہو۔

مسکین: جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو حضرت امام شافعی اس کے برعکس فرماتے ہیں۔

عامل: وہ جو صدقہ و زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو۔

مَوْلِيَّةِ الْقُلُوبِ: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا گروہ تھا جو آپ کے ساتھ شامل ہو کر کفار سے مقابلہ کرتا تھا۔ آپ انہیں بھی صدقات و زکوٰۃ سے حصہ عطا فرماتے تھے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کے بعد ہند کر دیا۔ کیونکہ تالیفِ قلوب ضعف اسلام کے باعث تھی جب اسلام قوی ہو گیا تو اس کی چنداں ضرورت نہ رہی۔

مکاتب: اس غلام کو کہتے ہیں جسے مالک نے اختیار دیا ہو کہ اتنی رقم یا مال وغیرہ مجھے

لا کر دو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ایک درم سے مکاتب کو آزادی دلا دے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ نیز فرمایا مَنْ يَسِّرَ مَعْسِرًا يَسِّرَ اللَّهُ لَهُ جَوْ كَوْنِي كَيْ تَكْلِفُ فِي بَتْلَاءِ شَخْصٍ كِي تَكْلِفُ كُو آسَانِي فِي بَدَلِي كَاللَّهِ تَعَالَى اس كِي لِي آسَانِي پيدا فرمادے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا غلام کو کیسے آزاد کرائیں؟ آپ نے فرمایا اس کا قرض ادا کر دیں۔

جو لوگ راہِ خدا میں مصروف جہاد ہیں اگر وہ مقروض ہیں تو ان کا قرض ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی بعض نے غازیان اسلام مراد لئے وہ اپنی جان راہِ خدا میں قربان کرتے ہیں چنانچہ

حدیث شریف میں ہے مَنْ أَعَانَ غَازِيًا وَكُو بَسُوْطٍ فَكَانَ مِثْلَ بَنِي الْكَعْبَةِ سَبْعِينَ مَرَّةً هـ جس شخص نے غازی کی مدد کی گویا اس نے ستر بار بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا۔

بعض کے نزدیک علماء حق مراد ہیں۔ کیونکہ ان کے علم سے دنیا قائم ہے لَوْلَا الْعُلَمَاءُ هَلَكَ الْجُهْلَاءُ اگر علماء نہ ہوتے تو جاہل ہلاک ہو جاتے۔ نیز حدیث شریف ہے قِيَامُ الدُّنْيَا بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ علماء کرام سے دنیا قائم ہے۔ اس لئے علماء کرام کی خدمت سرانجام دینا ہر ایک پر واجب ہے۔ (صاحب ذخیرہ)

علماء و طلباء کو بقدر ضرورت قیام و طعام کا خرچ بیت المال سے دینا فرض ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد حفاظ و قراء حضرات ہیں اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللَّهِ یعنی اہل قرآن ہی اللہ والے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدارضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا تھا کہ ہر قاری قرآن کے لئے سالانہ دو سو (200) دینار یا ایک ہزار درہم بطور وظیفہ

دیئے جائیں (کفایہ شعبی علیہ الرحمۃ)

بعض نے حجاج کرام مراد لئے:

ہیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص حج پر نہیں جاسکتا اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا تین درہم آپ نے فرمایا جو شخص حج کے لئے جا رہا ہے اسے دے دو تجھے حج مبرور کا ثواب حاصل ہو جائیگا۔

مسافر: جس کا زادراہ ختم ہو چکا ہو اور اسے اپنے گھر پہنچنے کے لئے خرچہ کی ضرورت ہو تو اسے اتنا مال دے دیں کہ وہ اپنے وطن پہنچ سکے۔

کس کو زکوٰۃ جائز نہیں:

سادات کرام بنی ہاشم یعنی آل حارث و آل عباس اور ان کے غلاموں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

اپنی زوجہ، اولاد، ماں باپ، اپنے غلام اور صاحب نصاب نیز کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے میت کو کفن دینا اور مسجد بنانا بھی جائز نہیں۔

1- زکوٰۃ غریب نیک پارسا کو دینی چاہیے۔ زیادہ ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے اَطْعَمُوا طَعَامَكُمْ الْأَتْقِيَاءِ، اپنے کھانے متقی لوگوں کو کھلاؤ۔

اس لئے کہ متقی کو کھلانے سے اس کی عبادت میں قوت پیدا ہوگی۔ جس کی وجہ سے یہ بھی شریک عبادت سمجھا جائے گا۔

ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ اپنی زکوٰۃ اصفیاء کے علاوہ کسی کو نہیں دیتے

تھے لوگوں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جو لبا کہا یہ لوگ اتنے باہمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے سوال نہیں کرتے۔ جب انہیں ضرورت

پڑے گی تو وہ پریشان ہونگے اور میں ایک ایسے دل کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو اسے مطمئن کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں ایسے سو<sup>100</sup> دلوں سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے طالب دنیا ہیں یہ بات جب حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز نے سنی تو فرمایا وہ شخص تو اولیاء کرام میں سے ایک ولی ہے۔

-2 اہل علم اور طلباء کرام کو زکوٰۃ دینا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ طالب علم جب تک طلب علم میں مصروف رہے گا اس کو مال دینے والا بھی اس کے ساتھ طلب علم میں شریک سمجھا جائیگا۔

-3 زکوٰۃ اسے دیں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی غیرت کی حفاظت کے لئے دست سوال دراز نہیں کرتا۔ یَحْسِبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْفُفِ، جہلاء انہیں محض سوال نہ کرنے کے باعث امیر ترین خیال کرتے ہیں۔

-4 عیال دار (زیادہ اولاد والا) کو زکوٰۃ دیں تاکہ وہ فکر معاش سے فارغ ہو اور اس کا عبادت کی طرف زیادہ دھیان ہو۔

-5 بیمار کو زکوٰۃ دیں تاکہ وہ اپنے علاج معالجہ میں صرف کر سکے۔

-6 عزیز و اقارب میں جو حق دار ہوں انہیں زکوٰۃ دیں اس میں دو گناہ ثواب ہے یعنی صلہ رحمی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ثواب۔ ہاں دوست بھی اقرباء میں شامل ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات صد درہموں کے برابر ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ كِي رَاهِ مِثْلِ خَرْجِ كَرْنِ دَالُوں كِ اِيَسَ هِي مِثَالِ هِي جيسَ اِيَكِ دَانِ سَ سَاتِ بَالِيَاں پھوٹيس اور ہر ايكِ بالي ميں ايكِ سوادانے ہوں اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اسے اس سے بھی دو گنا ثواب عطا



فرماتا ہے۔

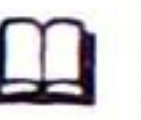
تنبیہ: زکوٰۃ دینے والے کو حق دار تلاش کر کے زکوٰۃ دینی چاہیے تاہم اللہ تعالیٰ کی  
کرمنوازیوں کا سمندر بڑا وسیع ہے اگر یوں ہی بلا تلاش مستحق سمجھتے ہوئے کسی کو زکوٰۃ  
دے دے گا تو سات سو درہموں کے ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ وَنَفَعْنَا اللَّهُ وَاَيَّاكُمْ.

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو نفع سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

نیز فرمایا وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، لوگوں

سے عمدہ کلام کرو، نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو،

وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُؤْتُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا، نماز



قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور اپنے عہد کو پورا کریں جب بھی عہد کریں،

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ



لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ بِيْضًا جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور انہوں نے

نماز قائم رکھی۔ ان آیات سے زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم واضح کیا ہے ہر صاحب نصاب کو

خوشی اپنے مال و دولت کی زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرتے رہنا چاہئے۔

## جلسہ 7

## خشیت الہی سے رونا، رات کی عبادت اور نگاہ کی حفاظت بسم اللہ الرحمن الرحیم

### حدیث شریف:

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَرَمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَعْيُنٍ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ هـ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہانی کریم ﷺ فرماتے ہیں  
تین آنکھوں پر آگ حرام کر دی گئی ہے۔ (1) وہ آنکھ جو خوفِ الہی سے روتی ہے۔  
(2) اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بیدار رہتی ہے۔ (3) نیز وہ آنکھ جو محرمات  
سے محفوظ رہتی ہے۔

حرمت ماضی مجہول کا صیغہ ہے جس سے یہ مفہوم واضح ہو رہا ہے کہ تخلیق  
سے قبل ہی اس آنکھ پر آگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا  
مُبْعَدُونَ هـ بیٹک وہ ایماندار جن کے لئے ہمارے ہاں پہلے ہی نیکی تحریر ہو چکی ہے وہ  
دوزخ سے دور کر دیئے گئے ہیں۔

نیز حدیث شریف میں ہے السَّعِيدُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَ الشَّقِيُّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ  
سعید و شقی قبل از ولادت بطنِ مادر میں ہی ان اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ پس  
پیدائش کے بعد سعید ازلی سے کبھی گناہ سرزد بھی ہو جائیں تو آخر کار اسے توبہ کرنے کی

توفیق میسر آجاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی بد نصیب شقی سے کبھی کبھار کوئی نیکی ہو جاتی ہے تو ریاکاری اور بناوٹ کے باعث وہ قبولیت کا شرف نہیں پاسکتی۔ دیکھئے شیطان نے چھ لاکھ برس عبادت میں صرف کئے مگر شفی ازلی ہونے کے باعث اس کے سجدوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا مقابلتہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ازلی لبدی سعید تھے اس لئے ان کی لغزش نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے

اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز محشر بہت سے نیکو کار دوزخ کے مستحق ہونگے

اور بہت سے خطا کار جنت کے حق دار ٹھہریں گے۔

اصحاب کہف باوجود انہوں نے کوئی عمل نہیں کئے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں

اپنے ہاں قبولیت سے نوازا جبکہ بلعم باعور اور برصیبا باوجودیکہ کثیر العبادت تھے مگر بارگاہِ صمدیت سے محروم رہے۔

عبودیت کا شیوہ یہ ہے کہ معبود حق کی عبادت میں مصروف رہے کبھی بھی

نیک اعمال سے کنارہ کشی نہ کرے۔ کیونکہ نیک کام ہی سعادت کے نشان ہیں جبکہ برے کام شقاوت پر دلالت کرتے ہیں۔

ہمدے کا کام ہے خالق کے حکم پر عمل پیرا ہو اور پھر عادل مطلق یقیناً شرف

قبول سے نوازے گا قرآن کریم میں ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا هُو

لوگ ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے راستے آسان کر دیتے

ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بشارت دی گئی ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا هُو بيشك وہ لوگ جو

ایمان لائے اور صالح عمل کئے ان کے لئے جنتِ فردوس ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ قیام

پذیر ہونگے۔

نکتہ:

گذشتہ حدیث شریف میں کلمہ حُرْمَتُ کے بعد النَّارُ فرمایا گیا ہے۔ واضح ہو کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقہ میں آگ ہے پس ثابت ہوا کہ ان تین جماعتوں پر دوزخ کے ساتوں طبقے ہی حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ دنیوی آگ کو بھی نار ہی کہتے ہیں جیسے قرآن کریم میں نمرودی آگ کا بیان ہوا۔ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ہ آتش دنیا اور آتش دوزخ میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں ہے نَارُكُمْ هَذِهِ إِحْدَىٰ وَ سَبْعُونَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ ہ تمہاری یہ دنیوی آگ دوزخ کے آگ کے مقابلہ میں اکثر گناکم ہے۔

## دوزخ کی آگ اور حضرت آدم علیہ السلام کا کھانا؟:

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے کھانا پکانے کے لئے دوزخ کی آگ کا ایک چھوٹا سا ذرہ لائے جب اس ذرے کو زمین پر رکھا گیا تو وہ زمین کے ساتوں طبق کو سوراخ کرتا ہوا اپنی جگہ جا پہنچا۔ پھر دوبارہ ایک ذرہ کو ستر مرتبہ پانی میں بھگو کر لائے پھر بھی وہ آگ اسی رفتار سے اپنے مرکز میں چلی گئی اسی طرح سات بار عمل کو دہرایا گیا بعض نے کہا کہ ستر بار ذرہ بھر دوزخ کی آگ کو لایا گیا مگر وہ اپنے اصلی مقام پر فوراً چلی جاتی۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اپنی مخلوق کے کاموں کے لئے پتھر، لکڑی اور بانس میں آگ رکھ دی ہے ان سے نکالو اور پھر حسب الحکم عمل کیا گیا تو آگ پیدا ہوئی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب جہنم کو پیدا کیا گیا تو اسے سات ہزار برس تک آگ میں جلایا گیا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر سات ہزار برس تک جلایا جس کے باعث اس کی رنگت سفید ہوئی۔ پھر سات ہزار برس مزید جلایا گیا تو اس کا رنگ سیاہ ہوا۔ اب اس کی سیاہی روز حشر تک بڑھتی ہی

چلی جائیگی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ اگر آتش دوزخ کا ایک ذرہ سورج کے نکلنے کی جگہ رکھا جائے اور سورج کے غروب ہونے کی جگہ کسی آدمی کو کھڑا کیا جائے تو وہ آگ سے جلا کر راکھ کر دے گی۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں دوزخی کے لئے کم ترین عذاب یہ ہے کہ اسے دوزخ کی جوتی پہنائی جائے گی جس کی حرارت سے اس کا دماغ ایسے خولتا ہوگا کہ اس کا بھجپاک کرناک منہ اور کانوں سے باہر بہنا شروع ہو جائے گا۔

دنیا کی آگ خطا کار اور بے گناہ سبھی کو برابر جلاتی ہے۔ یہ نیک و بد کا لحاظ نہیں کرتی۔ حضرت جر جیس علیہ السلام کو دنیوی آگ نے جلایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کوئلے کو اٹھایا اور زبان پر رکھا تو وہ جلی، اکثر اولیاء کرام آگ سے وادی شہادت میں داخل ہوئے۔ لیکن دوزخ کی آگ صرف اور صرف نافرمانوں کو جلائے گی (نیکیوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا)

حدیث شریف میں ہے دوزخ کی آگ بے گناہ کے لئے ایسے ہی ہے جیسے پانی میں مچھلی، دنیا کی آگ پانی سے بچھ جاتی ہے، دوزخ کی آگ ایماندار کے نور اور گنہگار کے آنسوؤں سے بجھتی ہے جب وہ توبہ کے وقت بہاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے قیامت کے روز بعض ایماندار دوزخیوں کو دیکھنے کی خواہش کریں گے انہیں اجازت عطا ہوگی وہ بلا خوف و خطر دوزخ میں چلے جائیں گے مگر دوزخ کا ذرہ ذرہ پکاراٹھے گا اے ایماندارو تمہارے ایمان کے نور نے تو میرے شعلے ہی سرد کر دیئے ہیں۔

حدیث شریف ہے روز قیامت فرشتوں کو حکم ہوگا دوزخ کو اپنے مقام سے باہر نکال لاؤ پس اسے ستر ہزار فرشتے ستر ہزار طوق اور زنجیروں سے باندھے باہر لائیں گے تو وہ ایک بہتناک چیخ مارے گی جس کی وحشت سے تمام

مخشری زانو کے بل گر پڑیں گے اور نفسی نفسی کی پکار ہوگی۔ ایسی پریشان کن گھڑی میں شفیع محشر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کا اعلان فرمائیں گے ہر شخص اپنی ذاتی نجات کا طالب ہوگا اور یوں پکارتا ہوگا **اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقْتُ نَفْسِیْ مِنْ النَّارِ الٰہِیْ** مجھے اس آگ سے آزاد فرما۔ شدت خوف کے باعث آخری کلمات بھی بھول جائیں گے اور نفسی نفسی کی پکار ہوگی۔ پس شعلہ ہائے دوزخ عرصات حشر میں پھلتے چلے جائیں گے، جن و انس کو اپنی طرف بلائیں گے ایسی نازک حالت میں سبھی محشری نبی کریم رسول رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو پکاریں گے، فریادیں کریں گے۔ **یَا مُحَمَّدَا ہُ وَا مُحَمَّدَا ہُ یَا اَحْمَدَا ہُ وَا مُحَمَّدَا ہُ** آپ انکی فریادیں فرمائیں گے اور پھر گنہگاروں کی شفاعت کا دروازہ کھل جائیگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مناجات و دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائیں گے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مشک پانی کی آپ کی خدمت میں پیش کرے گا آپ اس سے چند قطرے دوزخ پر ڈال دیں گے پھر عجائبات کا ظہور ہوگا۔ دوزخ کی آگ پہلے ہی چھینٹے سے پانچ سو سالہ راہ تک دور بھاگ جائے گی آپ فرمائیں گے یہ کیسا پانی ہے؟ حکم ہو گا یہ ہمارے گنہگار بندوں کے آنسو ہیں جو دنیا میں ہماری گرفت کے خوف سے روتے روتے جاری ہوئے تھے۔ اس کا ایک قطرہ دوزخ کی آگ کو بجھانے کے لئے کافی ہے۔ سوئے ان آنسوؤں کے اور کوئی چیز دوزخ کی آگ کو بجھا نہیں سکتی۔

(سبحان اللہ وحمدہ سبحان اللہ العظیم)

دوزخ کے سات طبقے نیچے اوپر ہیں جیسے جیسے ہر طبقہ نیچے چلا جائے گا ویسے ویسے اس میں عذاب کی شدت بڑھتی چلی جائیگی۔

جیسے جنت کے آٹھ طبقے ہیں نیچے سے ہر اوپر والے طبقے میں زیادہ نعمتیں پائی جاتی ہیں۔

دوزخ کے ساتویں طبقے میں جسے عذاب دیا جا رہا ہو گا اگر اسے چھٹے طبقے میں لایا جائے تو اسے بے حد سکون و آرام محسوس ہو گا حتیٰ کہ اسے خوب نیند آئے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر فرقے کے لئے دوزخ میں ایک ایک طبقہ پیدا کیا ہے۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا دوزخ کے طبقات میں کون کون سا فرقہ ہو گا، انہوں نے عرض کیا:

1- ہاویہ: جو دوزخ کا ساتواں طبقہ ہے وہ منافقین کا ٹھکانہ ہے۔ اور جن لوگوں نے خدائی دعویٰ کیا ہے ان کا بھی یہی ٹھکانہ ہے۔

2- جحیم: یہ دوزخ کا چھٹا طبقہ ہے۔ اس میں مشرکین عذاب پائیں گے۔

3- سقر: پانچواں طبقہ جو صحیح العقیدہ دین و مذہب چھوڑ کر باطل فرقوں میں بٹ گئے یہ ان کی جگہ ہے۔

4- حُطْمَة: یہ دوزخ کا چوتھا طبقہ ہے جس میں شیطان اور اس کی اولاد عذاب میں مبتلا رہے گی۔

5- نَطِیْة: دوزخ کے تیسرے طبقہ کا نام نطیہ ہے اس میں یہودی ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب سے دوچار رہیں گے۔

6- سَعِیْر: اس میں عیسائی عذاب پاتے رہیں گے یہ دوزخ کا دوسرا طبقہ ہے۔

7- جَهَنَّم: یہ دوزخ کے پہلے طبقہ کا نام ہے اس پر سبھی گزریں گے پلصراط اسی پر ہے۔ یہ کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے ہے جو بلا توبہ فوت ہوئے۔

اس بیان کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خاموشی اختیار فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا مزید بیان کرو۔ اس طبقہ میں کون لوگ ہونگے نبی کریم ﷺ کے بے حد اصرار پر حضرت جبرائیل علیہ السلام زار و قطار رونے لگے آپ نے ایک نعرہ بلند فرمایا اور دریافت کیا جبرائیل؟ کیا اس طبقہ میں میری امت کے خطاکار ہونگے؟ انہوں

نے نہایت دھیمی آواز میں عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ آپ نے اس کی گرمی کے بارے معلوم فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے اگر جہنم میں پڑے ہوئے لوگوں کے پسینے کا ایک قطرہ احد پہاڑ پر ڈال دیا جائے تو وہ پگھل کر پانی پانی ہو جائے۔ آپ نے دوبارہ نعرہ بلند فرمایا اور غنودگی کے عالم میں چلے گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کیفیت کو دیکھ کر رونے لگے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ اور آپ کے رفقاء کا اضطراب دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل! میرے حبیب ﷺ کی خدمت میں فوراً جائیے اور بشارت سنائیے کہ آپ غمناک نہ ہوں میں ارحم الراحمین ہوں، آپ کی امت کا جو بھی فرد نماز مغرب کی سنتوں کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے گا اللہم اجرونا من النار یا مجیر! الہی مجھے دوزخ کی آگ سے محفوظ فرما اے محفوظ فرمانے والے تو میں اس پر جہنم کی آگ حرام ٹھہرا دوں گا۔ ایمانداروں کو چاہیے کہ اس دعا کا بجزرت ورد کرتے رہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی شریف)

### حدیث:

مذکورہ بالا حدیث کے ان کلمات علی ثلثة أعین سے مراد پورا بدن ہے اس لئے کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میری آنکھ روتی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا وہ آنکھ دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوئی یعنی اس آنکھ کے آنسوؤں کے باعث وہ شخص ہتمامہ محفوظ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمادیا تھا کہ جب میں نے تیری آنکھ کے محفوظ رہنے کی بات کی تو اس سے مراد تمام جسم کی حفاظت کا اعلان کیا گیا۔

📖 ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں دوزخ کی گرمی سے خوف کھاتا ہوں آپ نے فرمایا اسے آنسوؤں سے بچھاؤ، کیونکہ



جس کی آنکھ خشیتِ الہی سے تر رہتی ہے اس کا جسم دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔

عربی میں آنکھ کو عین کہتے ہیں جس کا معنی چشمہ بھی ہے۔ پس جس طرح پانی کے بغیر چشمہ فضول ہے ویسے ہی وہ آنکھ جس سے کبھی آنسو جاری نہ ہوں وہ بھی فضول ہے۔ بعد ازاں مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ عین بکت من خشية اللہ واقع ہوا ہے یعنی آنکھ خشیتِ الہی سے بہتی رہتی ہے، واضح ہو کہ دنیوی چشموں سے باغات و کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں بعینہ آنکھ کے چشموں سے جنت کے پودے اور باغیچے بڑھتے رہتے ہیں۔

آنسو چشمے کے پانی سے افضل ہیں۔ اس لئے کہ چشموں کے پانی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ فانی ہے مگر اس کے برعکس آنسوؤں کے پانی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں ہمیشگی اور زیادتی پائی جاتی ہے۔

چشمے کا پانی ظاہری پلیدی و نجاست کو پاک کرتا ہے جبکہ آنکھ کا پانی باطنی نجاستوں سے نجات عطا کرتا ہے۔

چشمے کے پانی سے وضو کیا جاتا ہے اور جب با وضو زبان سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لیا جائے تو تمام جسم گناہوں کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چشمے کا پانی میزان میں شامل نہیں ہوگا جبکہ آنسو دوسرے اعمال کی طرح وزن کئے جائیں گے۔

## ایک قطرہ آنسو؟:

حدیث شریف میں ہے کہ حشر کے دن ایک آدمی کے اعمال تولے جائیں گے اس کی نیکیاں کم ہوں گی وہ مایوسی کے عالم میں دوزخ کی طرف قدم

اٹھانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا اسے واپس لاؤ اور اس نے ہماری گرفت کے خوف سے اپنی آنکھوں سے جو آنسو بہائے تھے ان میں سے ایک قطرہ میزان میں رکھو۔ جب وہ قطرہ رکھا جائیگا تو اس کا وزن زمین و آسمان سے بھی بھاری اترے گا اسی سبب سے اس پر جہنم کو حرام ٹھہرایا جائے گا (اور پھر وہ جنت کی طرف روانہ ہو جائیگا)

حدیث شریف میں ہے **مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ** جو بھی ایماندار خشیتِ الہی سے رویا اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو حرام ٹھہرا دیا!!

## رونے کی قسمیں؟:

رونے کی کئی قسمیں ہیں۔

1- ☆ مصیبت کے وقت رونا ☆ کسی اعضاء کے کٹ جانے پر رونا۔

☆ کسی کے غم و فرقت میں رونا ☆ کسی کے فوت ہونے پر رونا۔

ہاں اگر کسی کے وصال پر محض فرقت کے باعث آنسو بہالے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس لئے کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نور نظر حضرت ابراہیم کے وصال پر آبدیدہ ہوئے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا **الْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزُنُ لَأَقُولُ مَا يَسْخَطُ بِهِ الرَّبُّ**، میری آنکھ آنسو بہاتی ہے میرا دل پریشان ہے۔ لیکن میری زبان پر ایسا کوئی حرف شکایت نہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک خود بخود رونا اس میں رونے والا خطا کار نہیں ہوگا اور دوسری قسم تکلفاً یا کاری کے لئے رونا، اس صورت میں رونے والا گنہگار ہے۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی فرقت میں حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام روتے ہوئے یوں پکارتے رہے یا اَسْفَى عَلٰی يُوسُفَ، اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ آپ اپنی ضعیفی کے باعث وفات کے منتظر تھے۔ لہذا وہ آداب دین اور علم نبوت کی تعلیم کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے روتے تھے اس خوف کے پیش نظر کہ میرا یوسف کہیں کوئی اور مذہب اختیار نہ کر لے۔ اس کے ثبوت کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ جب بشیر بشارت لئے حاضر ہوا تو سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دین کی بابت دریافت کیا جب بشیر نے جواب دیا دین اسلام پر ہیں تو یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پکار اٹھے اَلَا اِن تَمَّتْ نِعْمَتُهُ لِعَنِي اَب مِيرے رب کی نعمتیں پوری ہوئیں۔

2- رونے کی دوسری قسم؟

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونے کی کوشش کرنا بلاشبہ جائز بلکہ مستحسن ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قرآن کریم کی تلاوت کے دوران اگر رونانہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اگر پھر بھی رونانہ آئے تو اپنے دل کی سختی پر روئیے۔ نیز فرمایا تلاوت قرآن کریم کے وقت رونے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غراب میں یوں ہی مرقوم ہے۔

3- اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو یاد کر کے رونانہ محمود اور ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ تَذَكَّرَ خَطَايَاهُ وَبَكَى عَيْنَاهُ رَضِيَ مِنْهُ اللّٰهُ جُو ايماندار اپنی غلطیوں کو یاد کر کے روئے اور آنسو بہائے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔

مزید فرمایا جو ایماندار اپنے گناہوں کو یاد کر کے اتاروئے کہ اس کی پلکیں تر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرمادیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں اس کے

بدن کے بالوں کی مقدار کے برابر توبہ کرنے والوں کا ثواب درج کیا جاتا ہے۔

## حکایت: روشن چہرے والا لڑکا؟:

جامع الحکایات میں ہے کہ حضرت علی المر تضحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ وہ یوں کہ کوفہ میں ایک فاسق کا انتقال ہو گیا حضرت علی المر تضحی بھی اس کے جنازے اور تدفین میں شریک ہوئے۔ دفن کے بعد اس کی والدہ روتی ہوئی آئی اور حضرت علی المر تضحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے لپٹ گئی اور اصرار کرنے لگی کہ میرے بیٹے کی صورت دکھائی جائے جب اس کا شور و غل حد سے بڑھا تو حضرت علی المر تضحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کھولنے کا حکم دیا۔ جب اس کے چہرہ پر نظر پڑی تو وہ حسن و جمال کا پیکر نظر آیا اس کا چہرہ اتنا منور تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتیں۔ آپ حیران ہوئے اور لوگوں سے اس کے معمولات کے بارے دریافت فرمایا کسی نے بھی برائی کے علاوہ کوئی اچھائی نہ بتائی۔

جب رات سوئے تو خواب میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوئے۔ ساتھ ہی اس فاسق کو آپ کی معیت میں نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنک۔ اس کے دونوں رخساروں کا نور ان آنسوؤں کا ہے جب یہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا پھر خشیتِ الہی سے اتنے آنسو بہاتا کہ اس کے رخسار تر ہو جاتے اسی رونے کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے اسے مغفرت و بخشش سے بہرہ مند کیا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ہ

## حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے آنسو؟:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اپنی لغزش کو یاد کرتے ہوئے ایک طویل عرصہ تک روتے رہے یہاں تک کہ ندامت کے باعث آسمان کی طرف نگاہ بھی نہ کی۔ فرشتے آپ کی زیارت کے طالب ہوئے۔ تو حضرت جبرائیل

علیہ السلام پیام الہی لئے حاضر خدمت ہوئے، اور کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ذرا آسمان کی طرف نگاہ تو اٹھائیے، نیز آج تک اوپر نظر نہ کرنے کا سبب کیا ہے آپ نے فرمایا میں اس لغزش کے باعث سر اوپر اٹھانے میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں!!

ایماندارو! ذرا غور کرو۔ قیامت کے روز گناہوں کے باعث جو حال ہو گا اس کے بارے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے نَاكِسُوْا رُوْسَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قِيَامَتِ كَے دن ہندے اپنے رب کے حضور سر جھکائے ہونگے۔

حضرت داؤد علیہ السلام چالیس سال تک اپنی لغزش کے باعث روتے رہے، نیز توبہ کی قبولیت کے بعد بھی اپنا منہ چھپائے رکھتے۔ لوگوں نے آپ کی زیارت پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا میں تو منہ دکھانے کے قابل نہیں: اللہ اللہ!!

(اس کی تفصیل قرآن کریم سورہ الانبیاء میں بالوضاحت موجود ہے) ”مَنْ

شَاءَ فَلْيَنْظُرْ“۔ (تابش قصوری)

## حکایت: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کے آنسو؟:

تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ اپنے مکان کی چھت پر ذکر الہی میں مصروف تھے کہ خشیت الہی کے غلبہ سے روناشروع کر دیا۔ اور اس کثرت سے آنسو بہائے کہ چھت سے پانی پر نالے کے راستے نیچے بہنے لگا، کسی شخص کا گلی سے گزر ہوا اس پر پانی کے قطرے پڑے تو وہ پکارا اور پوچھنے لگا! اللہ کے بندے! یہ تو بتائیے یہ پانی پاک ہے یا پلید؟ جب حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے آواز سنی تو جو لباً پکارے اللہ کے بندے تم اپنے کپڑوں کو دھو ڈالو کیونکہ یہ گنہگار بندے کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا پانی ہے۔ جب اس شخص

نے آپ کی آواز پہچانی اور اس دردناک کلام کو سنا تو سنتے ہی اس نے ایک نعرہ بلند کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب اس نے ہوش سنبھالا تو گھر جا کر ان کپڑوں کو تترک سمجھ کر اپنے کفن کے لئے محفوظ کر لیا (تاکہ کل قیامت میں مغفرت کا باعث ہوں)

4- عشقِ الہی میں رونا:

مخبر صادق نبی مکرم رسول معظم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ بَكَى بِاشْتِيَاقِ الْمَوْلَى فَلَهُ جَنَّةُ الْمَأْوَى. جو ایماندار عشقِ الہی میں روئے اس کے لئے جنت الماوی ہے۔

### حکایت: حضرت شعیب علیہ السلام اور غلبہ عشقِ الہی؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات سے اتنا اشتیاق پیدا ہوا کہ آپ مسلسل دس سال تک روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں جاتی رہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے دوبارہ روشنی محال فرمادی بعدہ گیارہ سال تک روتے رہے یہاں تک کہ آنکھوں کی روشنی پھر ختم ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے پھر کرم فرمایا اور آنکھیں پہلے کی طرح صحیح و سالم دیکھنے لگیں۔ مگر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

عشقِ الہی کا غلبہ مزید تیز ہوا اور اسی طرح گیارہ برس تک زار و قطار روتے ہوئے گزر گئے حتیٰ کہ آنکھوں کی بینائی پھر جواب دے گئی اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پھر روشنی عطا فرمادی نیز خطاب فرمایا اے میرے شعیب؟ اگر تم جنت کے طالب اور دوزخ سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو سنیے تمہیں جنت عطا کی اور دوزخ کو تم پر حرام ٹھہرایا اب تو خوش ہو جاؤ۔

آپ نے عرض کیا الہی! نہ مجھے جنت کی طلب ہے نہ میں جہنم کے ڈر سے روتا ہوں، میں تو صرف اور صرف تیرے عشق میں مبتلاء ہوں۔ آواز آئی اچھا پھر

روتے رہے اور اپنے عشق کی تکمیل کرتے رہے چنانچہ مزید دس برس تک عشقِ خداوندی میں آنسو بہاتے رہے یہاں تک کہ اپنی آنکھیں اپنے رب کے حضور نثار کر دیں۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمنائے دیدارِ الہی؟:

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ الہی کی تمنا کی رَبِّ اَرْنِیْ، میرے رب مجھے زیارت سے نوازئیے جو اب آیا لَنْ تَرَانِیْ، تم ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔ اس کلام کے بعد حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو کسی نے کبھی مسکراتے نہ دیکھا، البتہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے غمی اور خاموشی کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جسے اس کا مالک فرمادے تو مجھے دیکھ نہیں سکتا تو وہ غمناک کیوں نہ رہے، ایک مرتبہ آپ کوہ طور پر مناجات میں محو تھے کہ ارشاد ہوا میرے کلیم! تم نے بھوکا، پیاسا اور پریشان رہنا کیوں پسند کر لیا ہے؟ آپ کے دل سے ایک ہوک سی بلند ہوئی اور پھر عرض گزار ہوئے!

الہی تجھے سب کچھ معلوم ہے، جب تو نے فرما دیا ہے لَنْ تَرَانِیْ، اسی وقت سے میری بھوک اور پیاس مٹ چکی ہے آرام و سکون ختم ہو گیا ہے، اب میں نے غم کو اپنا مونس و ہمد بنا لیا ہے ارشاد ہوا اگر تم میرے دیدار کے طالب ہو اور محشر میں میری ملاقات کے تمنائی ہو تو شکم سیری سے پرہیز کرو، قلب و جگر کو پیاسا رکھو آنکھوں کو نمناک اور دل کو مائی بے آب کی طرح تڑپتا رہنے دو۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام اس قدر، روتے رہے کہ آپ کے رخساروں کا گوشت آنسوؤں کے ساتھ بہ گیا۔

ام المؤمنین حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک روز نبی کریم ﷺ میرے ہاں جلوہ افروز تھے آپ کا سر اقدس میرے بازو پر تھا اور میں

آپ کے محاسن مبارک سے برکت حاصل کر رہی تھی جب کہ میرے بھائی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب بیٹھے تلاوت قرآن کریم میں مصروف تھے۔

جب آپ نے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سماعت فرمائی اور اٹھے میں نے اپنا سر آپ کے کندھے مبارک پر رکھا اور لیٹ گئی جب انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی کَلَّا أَنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَّخُجُو ثُبُونًا، یقیناً وہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں گے، یہ سنتے ہی آپ بے اختیار رونے لگے اور آپ کی آنکھوں سے نکلنے والے مبارک آنسو مجھ پر گرنے لگے۔ میں جلدی سے اٹھی اور آپ کے سراقدس کو سنبھالا، کچھ دیر بعد جب آپ نے سکون پکڑا تو میں نے عرض کیا، کیا آپ جنت کے لئے رو رہے تھے؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا کیا دوزخ کا خطرہ محسوس ہوا، آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ میں تو اپنے خالق و مالک کی ملاقات کے اشتیاق میں رو دیا ہوں۔ اَنَا مُشْتَاقٌ وَبِهِ اِشْتِیَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَبِهِ اِشْتِیَاقٌ میں تو اسی کامشتاق ہوں مجھے اس کا بہت اشتیاق ہے، ان کلمات کو آپ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کے آنسو گرنے لگے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں سب سے اچھا رونا وہی ہے جو شوقِ الہی میں ہو اور سب سے بدتر رونا وہ ہے جو دنیا کے جانے پر روئے۔

حدیث شریف میں ہے دنیا میں خشیتِ الہی کے باعث رونے والا قیامت کے دن ہنستا ہوا جنت میں جائیگا۔

قیامت کے دن دوزخیوں کو ایک مقام پر لایا جائیگا اور انہیں حکم ہو گا اب تم جی بھر کر رو لو کیونکہ دارالعمل (دنیا) میں خوفِ الہی سے تمہارا کبھی ایک آنسو بھی نہیں پڑکا تھا، وَلَیْسَ کُنُوْا کَثِیْرًا جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ اب چاہیے کہ خوب روئیں اس کے بدلے جو تم کمائی کرتے رہے ہو۔



## ولی کون؟:

بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ولی کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص ولی اللہ ہے بیداری کے عالم میں خشیتِ الہی سے جس کا چہرہ زرد رہے اور خوفِ خدا سے رونے کے سبب اس کی آنکھیں کمزور پڑ گئی ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا خلوت میں ذکرِ الہی میں مصروف رہنے والا، قیامت کے دن عرشِ الہی کے سایہ میں ہو گا۔ (مشارق الانوار)

مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ ”عَيْنُ سَهْرَتٍ“ اور وہ آنکھ جو ذکرِ الہی کے لئے بیدار رہے۔ واضح ہو کہ بیداری بہت بڑی نعمت اور عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں بیداری کا یہ عمل اس عظیم جماعت کا معمول ہے جس کے متعلق فرمایا جا رہا ہے وَالَّذِينَ يَبْتُؤْنَ لِربِّهِمْ سُجْدًا وَقِيَامًا یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدوں اور قیاموں میں راتیں گزارتے ہیں۔

راتیں کر کر رازی روون نیند اکھاندی دھون

فجرے اوگن ہار کھلاون سب تھیں نیویں ہون

اسلام کے ابتدائی ایام میں قیامِ الیل فرض تھا، بیشتر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے چہرے شب بیداری کے باعث پیلے پڑ جاتے تھے اور جسمانی ضعف کے باعث معاشی مسائل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا، نباء علیہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تمہارا رات کو جاگنا باعث تکلیف ہے ہم تمہارے لئے آسانی چاہتے ہیں نہ کہ تنگی، اور اعلان فرما دیا يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ میرے حبیب رات آرام کیا کریں اور دن میں ہماری فرض عبادت کو ادا فرمائیں وَإِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

سَبْحًا طَوِيلًا هَ بِشَكِّ تَهْمَارِي دِنِ كِي تَسْبِيحِ هِي كَافِي هِي هَسَا ارشاد پر آپ کے دل نازک نے محسوس فرمایا کہ رات کی عمدہ تر اور سکون بخشش عبادت سے میری امت کو محروم کیا جا رہا ہے تو حکم ہوا، میرے حبیب، غم کھانے کی چند ان ضرورت نہیں اگر آپ کا کوئی بھی امت پچھلی رات دور کعت نفل ادا کرے گا تو وہ تمام جن و انس کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت لکھی جائے گی۔ اسی لئے آپ کا ارشاد ہے کہ رَكَعَتَانِ فِي جَوْفِ الْيَلِّ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ لَوْ لَا اَنَّ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَفَرَضْتُهُمَا ه دور کعت نفل پچھلی رات کے وقت ادا کرنا دنیا اور اس میں جو چیزیں بھی موجود ہیں ان تمام سے اچھی ہیں اگر میری امت پر رات کا اٹھنا دشوار نہ ہوتا تو میں ان دور کعتوں کو فرض قرار دیتا یہیں سے قیام الیل کا حکم منسوخ ہوا، البتہ آپ کی ذات والابركات کے لئے اس حکم کو مخصوص کر دیا گیا اور فرمایا اِيَّهَا الْمَزْمِلُ فَمِ الْيَلِّ اِلَّا قَلِيْلًا (الايه) آپ تمام رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ پائے اقدس متورم ہو جاتے، چہرہ مبارک زرد پڑ جاتا، کفار نے زبان طعن دراز کر دی، اور کہنے لگے مَا اُنزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى هَذَا الرَّجُلِ اِلَّا لِلشَّقَاوَةِ ه آپ پر قرآن تو تکلیف کے لئے نازل ہوتا ہے، اس کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوں فرمایا مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى ه ہم آپ کی تکلیف کے لئے قرآن کریم نازل نہیں فرماتے۔

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت فرمایا آپ ساری رات کیوں بیدار رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فَمِ الْيَلِّ كِي آیت تو تم خود لے کر آئے تھے جبرائیل عرض گزار ہوا اب میں یہ حکم لئے آیا ہوں اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهُ اَوْ اَنْقَصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ ، تھوڑا سا قیام کر لیا کریں، نصف شب یا اس سے بھی کم یا قدرے زائد، پس آپ نے بعد ازیں کبھی

نصف شب کبھی اس سے کم اور بعض اوقات رات کا تیسرا حصہ قیام فرمایا کرتے۔ پھر ارشاد ہوا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ اور رات کے کسی حصہ میں تہجد نافلہ ادا فرمایا کریں یہ صرف آپ کے لئے خاص کی جا رہی ہے۔ امت کے لئے محض اجازت ہے۔ پڑھیں گے تو ثواب پائیں گے نہ پڑھیں تو کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنی امت کی شفاعت کے لئے حریص ہیں تو اس نماز کی محنت گوارا فرمائیں پھر اس کا ثمرہ ہم یوں عطا فرمائیں گے عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا بہت جلد ہم آپ کو مقام محمود سے شاد کام فرمائیں گے۔

## مقام محمود کیا ہے؟:

بعض نے کہا مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔  
بعض نے کہا مقام محمود فردوس اعلیٰ میں ایک مقام کا نام ہے جیسے دنیا کے مقابلے میں بہشت محمود ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روز محشر جیسے جیسے مقام بدلتے جائیں گے ایک کے مقابلہ میں دوسرا مقام محمود کہلاتا جائیگا یہاں تک کہ ساتویں کے مقابلہ میں آٹھوں مقام محمود کہلائے گا، (واللہ تعالیٰ اعلم)  
بعض کہتے ہیں مقام محمود دارالجلال میں ایک مقام ہے جو سید عالم نبی مکرم ﷺ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

## تہجد کیا ہے؟:

هُوَ الْقِيَامُ بَعْدَ النَّوْمِ وہ ایسا قیام یعنی نماز ہے جو رات کو سونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے بعض صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ساری رات نوافل ادا کرنے والے کو نوافل کا ثواب ملے گا مگر تہجد کا ثواب نہیں پائے گا ہناء علیہ اگر کسی نے تہجد پڑھنے کی قسم کھائی اور وہ ساری رات نوافل ادا کرتا رہا ہے اس کی قسم پوری نہیں ہوگی

کیونکہ اس نے نیند کے بعد بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا نہیں کی۔

مترجم غفرلہ عرض گزار ہے بعض اکابر اسلام چالیس چالیس سال مسلسل ساری ساری رات جاگتے ہوئے مصروف عبادت رہے حالانکہ وہ محبوب رب کریم ﷺ کی ایک ایک ادا پر عمل پیرا رہے اگر ان کے نزدیک تمام رات جاگ کر عبادت کرنے میں تہجد کا باوجود نیت ثواب نہ ملتا تو وہ یقیناً امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رہنمائی فرماتے ہوئے آگاہ فرماتے خصوصاً حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زندگی کے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر باجماعت ادا فرماتے رہے کیا یہ تصور بھی کیا جاسکتا ہے انہوں نے چالیس سالہ راتیں بلا تہجد گزار دیں جب کہ وہ جاگتے بھی رہے۔ پس دل گواہی دیتا ہے جب رات کا پچھلا پیر آتا تو یہ حضرات نماز تہجد کی بھی بیت فرما لیا کرتے ہونگے کیونکہ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجْدًا وَقِيَامًا ایسے ہی مقبولانِ بارگاہ کے لئے ارشاد حق تعالیٰ ہے۔ لَئِنْ أَتَىكَ آيَاتُنَا فَوَسَّوْا أَفْئِدَتَهُمْ غَايَاتِ الْفِتْرِ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يَسْأَلُوا رَبَّهُمْ فَنَدِينُهُمْ وَإِنَّا بِمَا يَصْنَعُونَ خَبِيرُونَ لہذا تمام رات عبادت نفل میں تہجد کے نفل بھی شامل ہونگے اگرچہ عبادت گزار ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوئے (تائش تصوری)

## فضائل تہجد؟:

نماز تہجد کے بہت زیادہ فضائل ہیں رسول کریم ﷺ پر تو نماز تہجد فرض قرار دی گئی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ ادا کرتے رہیں۔ آمین!

نماز تہجد کی ادائیگی کا بہترین وقت نصف شب ہے، حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا رات کی عبادت کے لئے سب سے اعلیٰ اور تجھے پسندیدہ کونسا وقت ہے ارشاد ہوا مجھے نصف شب کی عبادت زیادہ پسند ہے۔ اس

وقت دور کعت عبادت تمام جہاں سے زیادہ محبوب ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ قبر میں بھی تمہاری التجا قبول ہو تو نصف شب کی عبادت پر دوام اختیار کرو۔

اجر عظیم:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا **لِلْمُتَهَجِدِينَ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرٌ عَظِيمٌ** نماز تہجد ادا کرنے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں وہ کتنی اچھی زندگی ہے جو شب بیداری میں بسر ہو۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انسان کی زندگی آدھی رات اور آدھے دن جیسی ہے لہذا تمہیں چاہیے کہ آدھی زندگی رات کے سونے میں بسر نہ کرو۔

نیز ایک روز آپ نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا **لَيْلٌ وَكَلْوٌ بِقَدْرِ حَلْبَةِ شَاةٍ** شب بیداری کیا کرو اگرچہ بخری کے دودھ دوہنے کے وقت کے برابر ہو۔

مستحب یہ ہے کہ رات کا 1/4 حصہ گزر جائے تو جاگیں البتہ جو سستی اور کابلی کا شکار ہوں انہیں کم از کم اتنا وقت تو ضرور جاگنا چاہیے جتنے وقت میں بخری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ اتنی دیر کا قیام بھی شب بیداری کے اجر کا سبب بن جاتا ہے۔

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے انسان کو کم از کم رات جاگ کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ایک بار ہی ذکر کر لینا چاہیے رات کے وقت اتنا ذکر کرنے والے کے نامہ اعمال میں بیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

اتنے ہی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لہذا یہ آدمی صبح تک سونے والے سے بہت ہی اچھا ہے۔

قُلْ تَمَتَّعَ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ أَمِنْ هُوَ قَائِلٌ أَنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ه

### براق پر سوار؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن شب بیداری کرنے والوں کی سواریاں براق ہونگے اور ان کی رنگت یا قوت سرخ کی مانند ہوگی محشری پوچھیں گے الہی یہ کون لوگ ہیں حکم ہو گا یہی وہ ہیں جو راتوں کو نیند چھوڑ کر میری عبادت میں مصروف رہتے تھے جبکہ تم لوگ سوتے تھے۔ وَهُمْ أَحِبَّائِي وَهُمْ أَحِبَّائِي یہ میرے محبوب ہیں یہ میرے محبوب ہیں۔

شب بیدار عبادت گزار سونے والوں میں ایسے ہے جیسے مردوں میں زندہ جسے اللہ تعالیٰ نماز تہجد کے لئے بیداری کی سعادت سے نوازے اسے کم از کم چار رکعت تہجد ادا کرنی چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ تہجد کی بارہ رکعات ہیں البتہ جسے جاگنے کی سعادت نصیب ہو اسے چاہیے دو رکعت تحیۃ الوضو اور دو رکعت بطور شکرانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بارہ رکعات تہجد ادا کرے پہلی رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ آیتہ التخریجی خالدون تک اور دوسری رکعت میں امن الرسول آخر سورہ تک پڑھے بعد چھ سلاموں کے ساتھ بارہ رکعات پر تہجد تمام کرے۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ صَلَّى صَلَاةَ التَّهَجُّدِ أَنَا ضَامِنٌ بِالْجَنَّةِ حَسَنِ اعْظَمِ نَبِيِّ مَكْرَمٍ ﷺ نے فرمایا جو شخص تہجد گزار ہو گا جنت کے لئے اس کا

میں ضامن ہوں (خلاصۃ الاخبار)

اول الذکر حدیث کا یہ حصہ فی سبیل اللہ جو جہاد کے لئے راہ خدا میں بیدار رہتے ہیں، اسے اس لئے مقید کیا گیا کہ جو شخص اسلام کی عزت و حرمت کے لئے بھی نہیں جاگتا اس کا جاگنا اور سونا برابر ہے۔ اسے یوں سمجھا جائے جیسے مشائخ کرام فرماتے ہیں مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْوَصَالِ أَهْلًا فَكُلُّ إِحْسَانِهِ ذُنُوبٌ جو شخص وصالِ حق کے قابل نہیں اس کی ہر ایک نیکی گناہ ہے۔ اسی طرح ہے جو کام رضائے خداوندی کے لئے نہ ہو وہ تو اڑتی ہوئی خاک ہے۔

## شب بیداری کی قسمیں؟:

شب بیداری کی آٹھ قسمیں ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں ہے کہ نہ وہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ جب بندہ خدا بیداری کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس وصف کا مظہر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، بناءً علیہ اخلاق الہیہ کے ساتھ مشابہت کرنے والے کو بے حد و عد ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ تَمَسَّكَ بِخُلُقِي مِّنْ أَخْلَاقِ اللَّهِ فَهُوَ أَمِنَ الْأَمِينِ وَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرٌ عَظِيمٌ ہ دوسری روایت میں ہے أَجْرٌ كَثِيرٌ۔ جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے کوئی بات اختیار کرے وہ مخلوقات کے ہر شر سے مامون و محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے بجزرت ثواب سے نوازتا ہے۔

2- نماز کے لئے بیدار ہونا: حدیث شریف میں ہے اندھیری رات کی دو رکعت نماز روز روشن کی سات سو رکعت ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ ہاں نماز فرض کا اندھیرے میں ادا کرنا مکروہ ہے۔ البتہ نوافل اندھیرے میں ادا کئے

جاسکتے ہیں بلکہ مستحب قرار دیا گیا ہے۔

3- ذکرِ خدا کے لئے بیدار ہونا: حدیث شریف میں ہے مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ وَقَبْرَهُ يَعْنِي جَوْشَخْصِ اَنْدَهْرِی رَاتِ مِیْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی كَے ذِكْرِ مِیْنِ مَحْوَرِهْتَا هَے اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْ كَے دَلْ اَوْرِ قَبْرِ كَوْمَوْرِ فَرْمَا دِیْتَا هَے۔

4- تلاوت قرآن کریم کے لئے شب بیداری: یہ بھی سعادتِ عظمیٰ سے کم نہیں۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ نُودِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِثَلَاثَةِ نِدَاءٍ يَا وَاكِيَّ اللّٰهِ، يَا اَهْلَ اللّٰهِ يَا مُجَاهِدَ اللّٰهِ هَے جَوْشَخْصِ اَنْدَهْرِی رَاتِ مِیْنِ قُرْآنِ كَرِیْمِ كِی تَلَاوْتِ مِیْنِ مَصْرُوفِ رِهْتَا هَے اللّٰهِ تَعَالٰی كِی طَرْفِ سَے اَسَے تِیْنِ الْقَابِ سَے پَكَارَا جَايْگَا يَاوَلِی اللّٰهِ، اَے اللّٰهِ كَے دَوَسْتِ، يَا اَهْلَ اللّٰهِ، اَے اللّٰهِ كَے مَحْبُوبِ يَا مُجَاهِدَ اللّٰهِ، اَے اللّٰهِ كَے رَاَسْتِ مِیْنِ جِهَادِ كَرْنِے دَاَلِے۔

5- حصول علم کے لئے شب بیداری کرنا طالب علم کے لئے اس کی جزا کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو طالب علم سبق یاد کرنے کے لئے رات بھر سبق کا تکرار کرتا رہتا ہے۔ اسے ایک ایک حرف کے بدلے حاجی اور نمازی کا ثواب ملتا ہے۔

6- حج کعبہ و زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے رات بھر سفر کرنا یہ بھی عظیم سعادت ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ رَبُّ الْعَالَمِیْنِ نے فرمایا يَا اَحْمَدُ بَشِیْرِ الْمَشَائِیْنِ فِي ظُلْمِ اللَّیْلِ اِلِیْ بَیْتِیْ فَاِنِّیْ لَهُمْ قَائِدٌ اِلِی الْجَنَّةِ هَے مِیْرَے حَبِیْبِ ﷺ مِیْرَے جَوَهَنْدِے اَنْدَهْرِی شَبِ مِیْنِ مِیْرَے گھر کا سفر اختیار کرتے ہیں انہیں آپ بشارت دیجئے کہ میں انہیں از خود جنت کی طرف لے



جانے والا ہوں۔ (ظاہر ہے جو بیت اللہ شریف کی زیارت سے بہرہ مند ہوگا وہ ایماندار یقیناً مدینہ طیبہ کا قصد کر کے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی حاضری کا شرف بھی پائے گا) (تابلشِ قصوری)

7- کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے شب بیداری بھی عمدہ ترین حسنات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجاہدین کے لئے قسم بھی فرمائی ہے فَالْمَغِيرَاتِ صُبْحَاهُ قسم ہے مجھے ان مجاہدین کی جو رات کو سفر کرتے ہوئے صبح کے وقت کافروں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے جو مجاہد گھر سے جہاد کے لئے روانہ ہوتا ہے اس کے ایک ایک قدم پر ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

8- حق زوجیت کی ادائیگی کے لئے شب بیداری بھی شامل عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو خاوند اپنی بیوی کے لئے گھڑی بھر رات کو جاگا گویا کہ اس نے شب قدر کی عبادت کے مطابق ثواب پایا۔

## برائی کے لئے شب بیداری کی اقسام؟:

واضح ہو کہ حقیقی شب بیداری تو عبادت، ریاضت، مجاہدہ نفس اور خالق حقیقی کی رضا و خوشنودی کا ہی نام ہے۔ مگر بشری طبائع میں شر کی رغبت خیر سے قدرے زائد پائی جاتی ہے۔ بئثر خیر کے لئے کم اور شر کے لئے مصائب و آلام کی بھی پرواہ نہیں کرتا، ہناء علیہ شر برائی اور معصیت کے لئے بھی شب بیداری کی کئی قسمیں ہیں۔

1- زنا، شراب نوشی اور چوری وغیرہ کے لئے جاگنا، ان میں کسی بھی فعل کے لئے شب بیداری موجب عذاب ہے۔

حدیث شریف میں ہے افسوس! اس شخص پر جو رات کو معصیت کے لئے جاگتا ہے۔ اس سے ہر ایک مسلمان (مرد، عورت، چھوٹے، بڑے) کو پھینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے (کیونکہ عبادت کے لئے شب بیداری محبتِ الہی کی نشانی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے محبتِ الہی کی نشانی کے بارے میں عرض کیا تو فرمایا سَهْرَ الْيَالِي وَ اِرْسَالَ الْاَلِي رَات کو جاگنا اور آنسو بہانا، یہی محبتِ الہی کی نشانی ہے۔

الَالِي جَمْعُ اللُّوْلُو وَهِيَ كِنَايَةٌ عَنِ الدَّمْعِ، يَه لَوْلُو كِي جَمْعُ هِي جَس كِے مَعْنَى مَوْتِي هِي۔ اَسْ كِنَايَةٌ اَنَسُوْءِ كِے لَئِي بَهِئِ اسْتِعْمَالُ كِيَا جَاتَا هِي۔ نِيْز اَهْلِ عِلْمِ فَرَمَاتِي هِي۔

عَجَبٌ لِلْمُحِبِّ كَيْفَ يَنَامُ

كُلُّ نَوْمٍ عَلَى الْمُحِبِّ حَرَامٌ

اس محب کے لئے بڑا تعجب ہے جو مزے سے سو رہا ہے۔ (کیسے سو رہا ہے) حالانکہ ہر قسم کی نیند محب کے لئے حرام ہے۔

حضرت شیخ حمید الدین ہمدانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عجب از دوستی کہ خواب کند

خواب از دوستان شد حرام

اس دوستی پر بڑا تعجب جس میں نیند آجاتی ہے حالانکہ نیند تو دوستوں پر حرام قرار دی گئی ہے۔

رات پوے تے بے درداں نون نیند پیاری آوے

تے درد منداں نون یاد بجن دی ستیاں آن جگاوے

سچے عشق جہناں دے دل وچ چلنگ چواتی لائی

چھین آرام، حرام اونہاں نون جگ دی خوشی بھولائی

کر کر یاد بجن نوں روون لوں لوں جب سمائی  
سنن کلام سدا دلبردا اوہ طالب شیدائی  
(تفسیر نبوی از مولانا نبی بخش حلوانی علیہ الرحمۃ)

جو نیک بخت اپنے لئے شب بیداری کو آسان بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ  
کم کھائے کم پیئے اور دن کے وقت مناسب کام کرے تاکہ رات کو تھکاوٹ  
محسوس نہ ہو۔

## آیاتِ فردوس؟:

آیاتِ فردوس سورہ کہف کی آخری تین آیتوں کو کہا جاتا ہے۔ جو شخص ان  
آیات کو پڑھ کر یوں دعا مانگے اللہ بجزمتِ آیاتِ فردوس مجھے رات کو فلاں حصے میں  
بیدار کر دیجئے، تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ اسی وقت بیدار ہو جایا کرے گا۔

مذکورہ الصدر حدیث میں عَيْنُ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ یعنی تیسری قسم  
کی وہ آنکھ ہے جو ان اشیاء کے دیکھنے سے بند رہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دیکھنا  
حرام ٹھہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر اپنے حبیب کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا۔ قُلْ  
لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ، فرمادے کہ ایمانداروں کو کہ اپنی نگاہیں  
نیچی رکھیں،

پھر خواتینِ اسلامیہ کے لئے ارشاد ہوا۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ  
أَبْصَارِهِنَّ مِثْلَ حَبِيبِ ﷺ! آپ فرمادے کہ ایماندار عورتوں کو اپنی نگاہیں ہمیشہ  
نیچی رکھیں، یعنی کسی بھی غیر محرم کی طرف نگاہ نہ کریں۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ اجْنِبِيَّةٍ صَبَّ فِي عَيْنِهِ اللَّانِكُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ جو بھی کوئی شخص غیر عورت کو دیکھے گا قیامت کے دن اس کی  
آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

📖 حدیث شریف میں ہے النَّظْرُ بِالشَّهْوَةِ سَهْمٌ مَّسْمُومَةٌ مِّنْ سِهَامِ  
الْبَلْبَلِيسِ بنظر شہوت دیکھنا شیطان کے انتہائی زہر آلودہ تیروں میں سے تیر  
ہے۔ شہوت کی شرط سے معلوم ہوا کہ بلا شہوت دیکھا جائے تو کوئی مضائقہ  
نہیں مگر بلا شہوت بار بار دیکھنا بھی قطعاً جائز نہیں کیونکہ یہ نظر شہوت کی  
طرف مشیر ہوگی (تابش قصوری)

📖 حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ ه  
جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حرام فرمودہ اشیاء سے اپنی نگاہ بند رکھی اس پر  
دوزخ کی آگ حرام ہوئی۔

📖 اولیاء کرام فرماتے ہیں۔ الْعَيْنُ عَيْنُ الْمَعَاصِي، آنکھ تو گناہوں کا سرچشمہ  
ہے۔

جس طرح چشمے کے پانی سے گھاس وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسی طرح آنکھ سے  
گناہوں کی جڑی بوٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔

تانک جھانک برائی کی جڑ ہے:

النَّظْرُ أَسَاسُ الذُّنُوبِ ه اگر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام گندم کی طرف  
نظر نہ اٹھاتے تو ہرگز اس کی طرف رغبت نہ رکھتے فَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ہ پھر ان  
سے لغزش واقع نہ ہوتی، اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام اور یاس کی بیوی کی طرف نظر  
نہ اٹھاتے تو چالیس سال تک گریہ زاری نہ کرتے۔ اگر حضرت ابو شحمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه لڑکی کی طرف نظر نہ اٹھاتے تو کوڑھے کھا کر جان نہ دیتے۔

محارم کی قسمیں؟:

محارم کی متعدد قسمیں ہیں۔ بیگانی عورت، اسے ہتمامہ دیکھنا حرام ہے۔  
قرابت اور رشتہ دار عورتیں، ماں، بہن، بیٹی وغیرہ ان کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے زیر ناف دیکھنے یا دکھانے والے کی اس جگہ کو دوزخ کی آگ سے کاٹا جائیگا، نابالغ عورتوں کو بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے۔

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ میں رقم فرمایا ہے، سونا چاندی متاع دنیا کو حرص و لالچ سے دیکھنا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا، مَا النَّجَاةُ نَجَاتُ كَيْفَ؟ آپ نے فرمایا احْفَظْ عَيْنَيْكَ اپنی آنکھ کی حفاظت کرو ایک اور شخص نے عرض کیا مجھے اپنی زوجہ پر اطمینان نہیں آپ نے فرمایا دوسرے کی عورت کو مت دیکھ کسی عورت کو جائز نہیں کہ اپنی لونڈی کو ناف سے زانو تک دکھائے اور اسی طرح مرد کے لئے بھی جائز نہیں کہ اپنی لونڈی کو ناف سے زانو تک دکھائے۔

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے پوچھا حیوانات کے مقام غلیظہ کی طرف نظر کرنا کیسا ہے انہوں نے فرمایا بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے۔

## ندائے الہی؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ نامحرم کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو کسے دیکھ رہا ہے حالانکہ میں تیری طرف دیکھتا ہوں۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں محارم سے نظر چھانا فرض ہے۔ ارشاد خداوندی ہے قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ، میرے حبیب ﷺ آپ ایمانداروں کو فرمائیے کہ وہ اپنی نگاہوں اور شرمگاہ کی حفاظت کریں یہی ان کے لئے پاکیزگی کی بات ہے۔ بیشک اللہ جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں خبر رکھتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ قل کے بعد یا مُحَمَّدٌ محذوف ہے۔ اور جہاں جہاں بھی کلمہ قُلْ آیا ہے وہاں آپ ﷺ کی ذات والا برکات ہی مراد ہے۔ مثلاً قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، لیکن احکام کا معاملہ اس کے برعکس ہے مثلاً اَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ لیکن بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں امر بواسطہ ہو یا بلا

واسطہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا، کیونکہ اعلان الہی ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ مِيرے حبیب تمہیں جو کچھ عطا کریں اس پر مضبوطی سے عمل کرو اور آپ نے فرمایا مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ بعض کے نزدیک فرق ہے احکام بواسطہ غضب پر دلالت کرتے ہیں۔

قاعدہ ہے جس پر کوئی ناراض ہوتا ہے اسے دوسرے کے ذریعے پیغام پہنچایا جاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ نفاذ احکام کے واسطہ سے اس میں آپ کی عظمت و رفعتِ شان کا اظہار مقصود ہے یعنی آپ میری مخلوق خصوصاً ایمانداروں کو جو بھی حکم دیں وہ بعینہ میرا حکم ہے جو تسلیم نہ کرے وہ مستحق عذاب نار ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ آپ کے واسطہ سے حکم دینا یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی کر منوازی ہے اس میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ کی رحمت کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ایمانداروں کو سمجھائیں کہ آپ کا سمجھانا موثر ہو گا۔ اور اس پر وہ عمل پیرا ہونگے بصورت دیگر وہ تمہارے سامنے شرمندہ ہونگے اس لئے کہ اگر میں حکم دوں وہ عمل نہ کریں تو میرے سامنے شرمندگی اٹھائیں گے۔

نکتہ:

لِلْمُؤْمِنِينَ فَرَمَا يَا لِبْنِي آدَمَ نہ فرمایا اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ کفار کو یہاں مخاطب نہیں کیا گیا کیونکہ انہیں تو پیدا ہی دوزخ کے لئے کیا گیا ہے۔ چاہے وہ گناہ کے مرتکب ہوں یا نہ لیکن ایماندارو تم تو جنتی ہو تمہیں ایسے افعال زیب نہیں دیتے جو تمہارے لئے جہنم کا باعث ہوں، لہذا تمہیں ہر قسم کے محارم سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے مَنْ نَظَرَ نَظْرَةَ وَاحِدَةٍ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ فِي النَّارِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا محارم پر ایک نگاہ ڈالنے والا چالیس سال تک عذاب میں مبتلا رہے گا۔ امام رازی بھی تفسیر میں ایسے ہی رقم فرماتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے غَضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ فرمایا۔ بعض مفسرین کہتے ہیں یہاں مِنْ زَائِدٍ ہے لہذا مفہوم کچھ

یوں ہو گا۔ کہ میرے حبیب ﷺ آپ فرمادیجئے، ایماندارو اپنی آنکھیں چھپائیں، بعض نے کہا مِنْ تَبَعِيضِيَّةٍ ہے تو پھر کلام یوں ہو گا يَغْضُوْا مِنْ بَعْضِ الْمَحَلِّ اَبْصَارَهُمْ یعنی جنہیں دیکھنے سے منع کیا گیا ان سے اپنی آنکھ چھپائیں، کہتے ہیں اگر اس آیت میں مَنْ کا حرف نہ آتا تو حکم یہ بنتا کہ تمام جہان والوں سے اپنی آنکھوں کو محفوظ رکھیں کسی کی طرف نہ دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس آیت میں نظر کو مقدم اور فروج کو مؤخر کیا، جو اس طرف مشیر ہے کہ اصل معاصی آنکھ ہے۔ یا اس لئے کہ آنکھ اوپر اور شرمگاہ نیچے ہے پس اوپر سے نیچے آنا بہتر ہے نیچے سے اوپر جانے کی نسبت، جیسے اللہ تعالیٰ نے آسمان کو زمین پر مقدم رکھا حالانکہ تخلیق میں زمین مقدم ہے۔ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، لہذا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت زنا، دکھانے اور چھونے سے کریں۔

حدیث شریف میں ہے جو کوئی اپنی شرمگاہ کسی کو دکھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذَلِكَ اَزْكَى لَكُمْ یہ تمہارے لئے بہت عمدہ پاکیزگی، اگر تم دنیا میں پاک رہو گے تو آخرت میں تمہیں کسی قسم کا کوئی غم اور فکر کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ ضَمَّنَ لِي مَا بَيْنَ لِحْتِيهِ وَبَيْنَ رَجْلِيهِ ضَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ، جو مجھے اس پر ضمانت دے کہ اس کے منہ اور ٹانگوں کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کی حفاظت کریگا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو غلط کہنے اور غلط کرنے سے بچا رکھے گا)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ، بیشک اللہ تعالیٰ خبیر ہے، بصیر اور خبیر معنی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ بعض نے کہا خبیر خاص ہے اور بصیر مشترک ہے بعض کہتے ہیں خبیر ظاہری اور بصیر باطنی چیزوں کے دیکھنے والے

کو کہتے ہیں۔ حضرت شیخ حمید الدین حاکم بندگی علیہ الرحمۃ اوصاف البیہ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بصیر است حبه را تحت الرئی بند  
خبیر است مرؤر آپیدا است مغز استخوان بق  
علیم است اندک و بسیار داند ظاہر و باطن  
سمیع امت بشنو دراز مور و دم طوق

وہ ایسا بصیر ہے کہ زمین کی انتہائی گہرائی میں جو دانہ چھپا ہوا ہے اسے بھی دیکھتا ہے۔ وہ ایسا خبیر ہے کہ مچھر کی ہڈی کے مغز کو بھی جانتا ہے۔ وہ ایسا علیم ہے کہ کم و بیش، ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے۔ اور ایسا سننے والا ہے کہ چیونٹی کے دل کا راز اور طوق کی سانس کو بھی سنتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَمَا يَصْنَعُونَ، لغوی طور پر فاعل اور صانع میں کوئی فرق نہیں البتہ معانی میں فرق ہے فاعل صانع سے عام ہے اس لئے کہ فعل ضرب کو اور صنع تراشنے کو کہتے ہیں نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ جو کچھ بھی تم کرتے رہتے ہو ظاہر آیا باطناً وہ سبھی کو دیکھتا، جانتا اور سنتا ہے۔ تاہم تمہیں اس وقت معلوم ہو گا جب روز قیامت نامہ اعمال تمہارے ہاتھ ہو گا، اور دنیا میں جو کچھ بھی کیا ہو گا بغیر کسی کمی پیشی کے سامنے ہو گا۔ پھر تم تعجب سے کہو گے وَمَا بِهَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا یہ کیسی کتاب ہے اس میں تو سبھی چھوٹی بڑی باتیں شامل ہیں۔



## جلسہ 8

## قیامت کا دن؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُحَاسَبُ ابْنُ آدَمَ بِكُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمَهَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَيُسْأَلُ عَنْ شُكْرِهَا غَيْرَ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ خُزْيًا كُلَّهُ وَمَا قَرَّاحٌ يَشْرِبُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَبَيْتٌ يَسْكُنُهُ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ فَمَا أُعْطِيَ فَضْلًا عَنْ هَذِهِ حُوسِبَ عَلَيْهِ وَيُسْتَلُّ عَنْ شُكْرِهِ هَذَا فِي الْمِصَابِيحِ ه

حضرت سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انسان کا ہر نعمت کے سلسلہ میں حساب ہوگا جو اس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کی، اور شکر کی ادائیگی کے سوا ہر ایک چیز کے بارے دریافت کیا جائے گا۔ البتہ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا، روٹی، پانی، کپڑا، اور مکان جن کو بوقت ضرورت استعمال کیا گیا۔ اور جو بلا ضرورت صرف کیا گیا اس کا حساب ہوگا۔

📖 جس شخصیت نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ صاحب وجاہت ہیں (المصابیح) جن کی شان و عظمت کے اظہار کے لئے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ، بیشک شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سائے سے بھی بھاگ جاتا ہے۔

## محاسب، حساب ہوگا؟:

حدیث شریف کے اس کلمہ کی مزید وضاحت کے لئے قرآن پاک کی طرف آتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تُبَدُّوا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِنَّ اللّٰهُ، تم اپنے دلوں میں کچھ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ ہر بات کا حساب لے گا،

حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو بلا حساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا اِنْ تَبَدُّوا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِنَّ اللّٰهُ، تم اپنے دلوں میں کچھ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ ہر بات کا حساب لے گا،

حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو بلا حساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا اِنْ تَبَدُّوا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِنَّ اللّٰهُ، تم اپنے دلوں میں کچھ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ ہر بات کا حساب لے گا،

ہم یا رسول اللہ قال الذین لا یتفاولون ولا یتطیرون ولا یتکتون وعلی ربہم یتوکلون ہ میرے ستر ہزار امتی بلا حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ وہ کون خوش قسمت ہونگے؟ آپ نے فرمایا جو نہ فال لیتے ہوں نہ شگون نہ داغ ڈلواتے ہوں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے ایسے اوصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، بیشک توکل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

رکھ توکل پنچھی اڈ دے چلے بنھ قطاراں

روزی دا اوہ فکر نہ کر دے دیکھ اللہ دیاں کاراں

پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سو کا آوے

آس ربے دی رُکھ جنگل دے رہن ہمیشہ ساوے

حدیث شریف، مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ، جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

بعض لوگوں کا حساب آسان ترین ہو گا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا، جن کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہو گا ان کا حساب

نہایت آسان ہوگا۔

حساب کے آسان ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ شاد و خرم جنت کی طرف روانہ ہونگے۔ اس بات پر یہ آیت کریمہ دلیل ہے، وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا وہ اپنے مقام (جنت) پر بڑے سرور سے جائیں گے۔ ان سے دریافت کیا جائیگا لایٰ شَیْءٌ خَلَقْتُكَ تَهْمِیْسُ کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا، وہ عرض گزار ہونگے لِطَاعَتِكَ اَللّٰہِ تیری عبادت کے لئے پیدا کئے گئے، حکم ہوگا اَصْنَفَيْتُكَ فَاَدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ اٰیٰءِ بَابِ شِیْنَتَہ میں نے تجھے پسند کیا اب تم جس دروازے سے چاہے جنت میں چلے جاؤ۔

## تین باتوں کا حساب؟:

بعض لوگوں سے تین باتیں پوچھی جائیں گی (1) تو نے دنیا میں کیا کیا؟ عرض گزار ہوگا اللہی میں تیرے احکام بجالایا (2) پھر کہا جائیگا تو کیا کھاتا رہا، عرض کرے گا اللہی جو تو نے عطا فرمایا، (3) پھر سوال ہوگا تو نے کیا پہنا، بندہ عرض کرے گا اللہی جو کچھ تو نے پہنایا، بعد ازاں سے جنت میں داخل ہو جانے کا حکم ہوگا!

## حکایت: صاحب فقر کا اعزاز؟:

شمالی میں درج ہے کہ حشر کے دن ایک ایسے شخص کو بڑے اعزاز و اکرام سے لایا جائیگا جو دنیا میں گلی گلی، بازار بازار بھیک مانگ کر گزر اوقات کرتا رہا، اس کی وہاں یہ کیفیت ہوگی، نہایت خوبصورت کمبل لئے سر پر ریشمی ٹوپی سجائے، زنبیل بغل میں دبائے اور لائٹھی ہاتھ میں تھامے ہوگا۔

محشریوں کو حکم ہوگا تمام لوگ اس کا استقبال کریں اور فرشتوں کو حکم ہوگا

اسے کرسی الہی کے سامنے بڑی عزت سے لایا جائے، جب وہ رب العزت کے حضور لایا جائیگا تو حکم ہوگا! اے فقیر میں نے تجھے دنیوی نعمتوں سے دور رکھا تو نے پھر بھی میری عبادت کا حق ادا کیا میں تجھ پر خوش ہوں اب تو بتا کیا تو بھی مجھ پر خوش ہے؟ وہ یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑے گا اور عرض گزار ہوگا، میرے خالق میرے معبود، مجھے تو تیری رضا مطلوب ہے، بندہ عرض گزار ہوگا الہی! تو خوب جانتا ہے میں اپنا پیٹ مانگ کر بھر تا رہا، حکم ہوگا، جائیے جنت میں مزے اڑائیے وہ اسی طرح کھڑا رہے گا، رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے تو جنت میں کیوں نہیں جاتا وہ گزارش کرے گا الہی مجھے اکیلے جاتے ہوئے شرم آتی ہے، یا اللہ کرم فرماتے ہوئے ان لوگوں کو بھی میرے ساتھ جنت میں جانے کی اجازت ہو جو مجھے، روٹی، کپڑا اور پانی دیتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ان تمام کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ جنہوں نے ایک قطرہ تک پانی کا دیا ہے، میں نے تیری سفارش ان کے حق میں قبول فرمائی۔ فقیر براق پر سوار ہوگا، اس کی پُر نور چادر روشن ہوگی، وہ میدان حشر میں اپنے دینے والوں کو تلاش کر کے جنت میں لے جائیگا۔

📖 حدیث شریف میں ہے اس دن امراء، اغنیاء حسرت بھرے دل سے تمنا کریں گے کاش کہ ہم دنیا میں اس فقیر کی طرح ہوتے۔

گر فتار عذاب؟ جن لوگوں کا حساب سخت ترین ہو گا وہی گرفتار عذاب ہونگے

حدیث شریف میں ہے مَنْ تَوَقَّشَ فِي الْحِسَابِ فَقَدْ عَذِبَ جس کے حساب میں سختی ہوگی اسے عذاب دیا جائیگا۔ ایسے لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہونگے اور پکار رہے ہونگے يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتِ كِتَابِيَةَ كَاشَ كَمَا مَجَّهَ نَامَةُ اَعْمَالٍ نَه دیا جاتا،

بعض روایات میں ہے کہ صالح ایماندار کے دائیں اور بد کردار کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا اور کفار و مشرکین کے سینوں کو چیر کر پیچھے کی طرف ہاتھ نکالے جائیں گے اور ان کا نامہ اعمال ایسی صورت میں انہیں دیا جائیگا۔

ایمان والو! قیامت میں حساب و کتاب کا معاملہ نہایت سخت ہے، اس کے خوف اور دہشت کے مارے بولا بھی نہیں جائیگا۔

سید عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت محشر یوں کوندا کی جائے گی۔

میرے بندو! دنیا میں جو کچھ کرتے رہے ہو اس کا حساب دو یہ ندا سنتے ہی میدان حشر میں لوگوں پر لرزہ طاری ہو جائیگا۔ سبھی لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں عرض گزار ہونگے یا ابانا قَدِمَ مَعَنَا، اے ہمارے باپ آپ ہمارے آگے آگے رہیں حضرت رو کر فرمائیں گے میرے بچو! جس کی پیشانی پر عَصَى آدَمُ رَبُّهُ فَعَوَى کا نشان ہو وہ آگے چلے تو کیسے چلے تم سبھی ہابیل کے پاس جاؤ اور اپنی خواہش کا اظہار کرو، وہ فرمائیں گے میں نے دنیوی زندگی بہت کم پائی، اور عبادت بھی کم، اس لئے میں شفاعت نہیں کر سکتا۔

تم حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت حاضر ہو کر شفاعت طلب کرو، یہ فرمائیں گے میں نے حیات دنیوی میں ایک لغزش کی تھی۔ اس کے باعث بارگاہ الہی میں تمہاری شفاعت کیسے کراؤں؟ البتہ تم حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو، وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہونگے کہ آپ دعا کریں۔ آپ فرمائیں گے مجھے اس دعا کے باعث ندامت محسوس ہوتی ہے جس کے باعث طوفان میں لوگ غرق ہوئے تھے لہذا تم لوگ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کو تھامے رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرُ اِلَيْكَ پکار رہے ہونگے۔ وہاں سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خدمت میں آکر عرض گزار ہونگے آپ فرمائیں گے دنیا

میں میرے پاس ایک کافر آیا دسترخوان بچھایا، مجھے پتہ چلا کہ یہ کافر ہے میں نے دسترخوان سے اٹھادیا تھا اس پر مجھے فرمان الہی کچھ ایسا ہوا کہ آج تک خفت محسوس کرتا ہوں، لہذا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی گزارشات پیش کرو، آپ فرمائیں گے مجھے لوگوں نے تیسرا خدا بنا رکھا تھا، اللہ تعالیٰ کے حضور جاتے ہوئے مجھے خوف سا محسوس ہوتا ہے لہذا تم سید الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضری دو۔

آج اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی جو وجاہت اور مقام اور دربار خداوندی میں جو رسائی انہیں حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مغفرت و بخشش کے لئے گزارش کریں گے آپ تسلی سے نوازیں گے پھر مخلوق خداوندی کے جلوس کی قیادت فرماتے ہوئے مقام شفاعت پر سجدہ کناں ہونگے۔ آواز آئے گی میرے حبیب ارفع رأسک یا محمد، سجدے سے اپنے سر کو اٹھائیے جو کچھ طلب کریں گے دیا جائیگا، آج اولین و آخرین کا کلی اجتماع تمہاری عظمت و رفعت اور شان و شوکت کو اجاگر کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا

کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

میرے حبیب، تمہارا کام طلب ہے میرا کام عطا ہے، تمہارا کام ناز کرنا میرا

کام تیرے ناز اٹھانا۔

ان کے دربارِ اقدس میں جب بھی کوئی غم زدہ آگیا، تشنہ کام آگیا

غم غلط ہوگئے، معصیت دھل گئی، مغفرت، عافیت کا پیام آگیا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى، کا تمنعہ تو تیرے لئے ہی ہے جو عطا فرما

دیا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

آپ جسے چاہیں حساب کے لئے آگے بڑھائیں، ذرا پیچھے کی طرف تو دیکھئے، لوگ کیسے چھپ رہے ہیں، ایسے نازک مرحلہ میں آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر میزان پر لے جائیں گے صدیق عرض گزار ہونگے، میری بجائے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے جائیں میں تو عمر کے آخر حصہ میں داخل اسلام ہوا تھا جبکہ فاروق اعظم جوانی میں اس نعمت سے سرفراز ہوئے، اس لئے وہی اس بارگاہ کے لائق ہیں۔ وہ عبادت میں بڑھ کر ہیں محشری یہ گفتگو سن کر زار و قطار روئیں گے۔

آپ ﷺ فرمائیں گے اے صدیق! انبیاء و مرسلین کے بعد تم سب سے افضل ہو، دوسرے کو کیسے لے جاؤں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے حبیب ﷺ آپ پہلے اس شخص کو لائیں جس کے بال سفید ہو چکے تھے، مجھے اس کی سفیدی سے شرم آتی ہے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے۔

حکم ہو گا اے میرے حبیب کے حبیب، میرے خلیل کے یار غار، میرے حبیب کے غمگسار، سجدے سے سزا اٹھائیے اور ہمارے سوال کا جواب دو، دنیا میں تو نے کون کونسی عبادت کی تھی، اطاعت و فرمانبرداری کی کیا پونجی لائے ہو۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہیبت الہی کا غلبہ ہو گا آپ کانپ رہے ہوں گے کچھ بولنے کا یارا نہیں ہو گا، دوبارہ کہا جائے گا تو عرض گزار ہونگے۔

الہی سوال اعمال سے ہے مگر میں تو ضعیف سا بندہ ہوں، حکم ہو گا تم ہمارے سامنے انتہائی عاجزی و انکساری سے حاضر ہوئے ہو، لہذا تمہاری عبادت و اطاعت کو فرشتوں کی عبادت سے افضل قرار دیتے ہوئے جنت جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہونگے ارشاد ہوگا  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عُمَرُ، حدیث شریف میں ہے اَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ الرَّبُّ عُمَرَ  
رضی اللہ عنہ، سب سے پہلے (میدان حشر) میں جسے اللہ تعالیٰ سلام سے نوازے گا  
وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سلام الہی سنتے ہی عمر سجدے میں گر جائیں گے حکم ہوگا! میرے حبیب  
صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون و مددگار تم نے دنیا میں کیا کیا عمل کئے۔ آپ عرض گزار ہونگے الہی!  
میں نے جو عمل کئے وہ تیری بارگاہِ صمدیت کے لائق نہیں، ارشاد ہوگا کیوں نہیں، تم  
نے جو عمل کئے ہمیں پسند ہیں قبول ہیں جائیے جنت میں، پھر آپ حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کریں گے مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب نہیں  
ہوگا بلکہ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہونگے اس دعا کی برکت کے باعث جو سید  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر آپ کے لئے فرمائی تھی۔

### دعائے مصطفیٰ اور حضرت عثمان غنیؓ:

دعا کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ عید کا دن تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے گھر کی کیفیت بیان کی، آپ نے مسکرا کر فرمایا اَلَا اِنَّ تَمَّ نِعْمَتِي وَاَلَا اِنَّ اِسْتَكْمَلَ  
فَقْرِي۔ یہی وہ مبارک ساعت ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنی نعمتوں کو مکمل فرمایا اور  
فقر سے ممتاز فرمایا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا  
مجھے بھی فقر پر ناز ہے، یہی میرے لئے سامانِ مسرت ہے مگر غرباءِ مساکین اور سواہلی  
جب عید کے لئے در اقدس پر آئیں گے تو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا! آپ نے  
فرمایا بے فکر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے گا۔ یہ کہتے ہوئے آپ عید گاہ تشریف لے  
گئے۔

واپسی ہوئی دیکھا در اقدس پر سواہلیوں کا ایک ہجوم ہے اور لوگ اپنا اپنا نصیب



حاصل کر رہے ہیں۔ کچا، پکا ہر قسم کا کھانا وغیرہ لئے جا رہے ہیں جب آپ کا شانہ اقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا یہ سب کچھ کہاں سے آیا؟

عرض کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساٹھ اونٹ، آٹا، دس اونٹ روغن (تیل، گھی) دس اونٹ شہد، ایک سو بکریاں، پانچ سو دینار بھجے ہیں آپ نے فرمایا سبھی ازواج مطہرات کے ہاں بھجا گیا۔ حضرت ام المؤمنین عرض گزار ہوئیں۔ ہر ایک کے گھراتا اتنا سامان ہی پہنچا ہے آپ جوش مسرت میں آکر پکارے یا رَحْمَانُ سَهْلِ الْحِسَابِ عَلٰی عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ الْهٰمِي حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حساب آسان فرما۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں شرف قبول سے نوازا ہے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

روز قیامت ان کا حساب و کتاب نہیں ہوگا، بیان کرتے ہیں کہ جس نے اتنا دیا اسے تو آپ نے دعاؤں سے نوازا اور جو کچھ نہ دے پائے اس کا حال کیا ہوگا۔ اس پر آپ نے فرمایا عید کے دن جو کوئی شخص بیوہ کی ہنڈیا چڑھا دے اور وہ اپنے بچوں کو کھلائے اللہ تعالیٰ ایک سال کا اس سے حساب نہیں لے گا۔

ہاں اب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ الہی میں حاضر ہونگے تو ان سے سوال ہوگا اور بہت ہی آسان اور سہل سا حساب ہوگا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا اَسْرَعُ الْمَحَاسِبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِسَابُ عَلِيٍّ وَ اَيْسَرُ الْحِسَابِ ابْنُ عَوْفٍ ہ روز قیامت سب سے جلد حساب حضرت علی اور سب سے آسان حضرت عبد الرحمن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہوگا۔

## امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء اور حسابِ روزِ جزاء:

روزِ قیامت سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کا حساب ہوگا، میزان میں اس کے اعمال سب سے پہلے وزن کئے جائیں گے اور پلصراط پر سب سے پہلے انہیں کا گزر ہوگا۔ اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی امت ہی سبھی امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی حدیث میں یُحَاسَبُ ابْنُ آدَمَ كَا جَمَلِه اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تخلیق کائنات میں مقصود اصل اولادِ آدم تھی لہذا حساب و کتاب بھی انہی سے لیا جائے گا۔

## حکایت: صدیق اکبر اور ایک پرندہ!

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی درخت کے نیچے تشریف فرما تھے کہ ایک پرندہ کبھی کسی ڈال پر کبھی کسی ٹہنی پر اڑتا دیکھا آپ نے فرمایا طُوبَى لَكَ يَا طَائِرُ۔ اے پرندے تجھے مبارک ہو، تیرا جہاں دل چاہتا ہے جاتا ہے۔ ابن ابوقحافہ سے تو، تو ہی اچھا ہے کہ اس کا ہر عمل (کھڑا بیٹھا ہو، چلتا ہو سوراہا ہو ہر ایک) لکھا جاتا ہے، کاش کہ میں ایک پرندہ ہوتا!!

روزِ قیامت فرشتوں سے بھی حساب لیا جائیگا مگر ہر لمحہ مصروفِ عبادت رہتے ہیں اس لئے ان پر کسی قسم کا عذاب نہیں ہوگا، گویا کہ ان کا حساب نہ ہونے کے برابر ہوگا جانوروں، درندوں، پرندوں سے بھی سوال کیا جائیگا ظلم و تعدی کا بدلہ ایک دوسرے کو دلایا جائیگا۔

حدیث شریف میں ہے سینگ والے جانوروں نے بے سینگ کو مارا ہوگا تو اس کا حق دلایا جائیگا۔ لیکن ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ جانور پلصراط سے نہیں گزریں گے اور دوزخ سے بھی محفوظ رہیں گے تمام مسلمان نجات

پائیں گے۔ جانور اور چارپائے وغیرہ خاک ہو جائیں گے۔ پھر کفار اس وقت  
تمنا کریں گے۔ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا لِيَكُنَ يَهْ خَواہش پوری نہیں ہونگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ  
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے اس کی جزادی جائے گی  
اور جس شخص نے ذرہ بھر ظلم کیا ہو گا اسے سزا اسکی دی جائے گی۔

بیٹک حساب اسی طریقہ سے ہوگا۔ جس نے نجات حاصل کی وہی کامیابی کو  
پہنچا فقد فاز فوزاً عظیماً اس پر دال ہے۔

جو دوزخی بنا اس کی کیفیت یہ ہوگی كُلَّمَا ارَادُوا اَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا اَعْيَدُوا  
فِيهَا۔ جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کریگا اوندھا ہی گرے گا۔

روز قیامت بعض خوش نصیب انسان وہ ہونگے جن کے ساتھ فرشتے ہونگے  
اور وہ براق پر سوار ہونگے۔

اور بعض بد نصیب وہ لوگ ہونگے جن کے گلے میں لعنت کا ہار ہوگا اور پیشانی  
پر بد بختی کے داغ نمایاں ہونگے وَيُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، اللہ تعالیٰ ان سے بات تک نہیں کرے گا اور ان پر  
نظر رحمت بھی نہیں ہوگی بلکہ وہ دوزخ میں اوندھے پڑے ہونگے بِكُلِّ  
نِعْمَةٍ اَنْعَمَهَا عَلَيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰی نے جسے جو بھی نعمت دی ہوگی اس کا حساب  
دینا ہوگا۔

## اقسام نعمت؟:

نعمت کی دو قسمیں ہیں ذاتی اور عطائی پھر ذاتی نعمت کی دو قسمیں ہیں۔

ظاہری اور باطنی۔

باطنی میں دل، جگر، پھیپھڑے، تلی اور جملہ اندرونی چیزیں جن کے باعث

ظاہری بدن کی نشوونما اور قیام ہے۔

ظاہری نعمت، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، چہرہ، منہ، بال وغیرہ بعض کہتے ہیں  
 ظاہری نعمت کا فائدہ بھی دراصل باطنی نعمت سے متعلق ہے جیسے زبان  
 ظاہری نعمت ہے مگر اس میں کلام کی قوت باطنی ہے۔ دنیا میں بعض انسان  
 زبان، کان اور آنکھیں رکھنے کے باوجود بہرے، گونگے اور نابینے ہوتے ہیں۔  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے **وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً** اور اللہ تعالیٰ  
 نے تمہیں اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں سے بھر پور نوازا۔

## عطائی نعمت:

جس کا تعلق انسانی جسم سے وابستہ نہیں مگر انسان کے لئے اس کا پایا جانا بہت  
 بڑا اعزاز ہے۔ مثلاً گھوڑے، اونٹ، عورت، زراعت، کاروبار، تجارت، کپڑا، کھانا، پینا  
 وغیرہ ایسی ہزار ہا نعمتیں ہیں جن کے بارے سوال ہو گا۔ کیا تم نے ان کے حقوق ادا  
 کئے۔

## اولاد سے سوال؟:

سب سے پہلے باطنی نعمتوں میں دل سے سوال ہو گا، اے میرے بندے،  
 میں نے تجھے دل عطا فرمایا اس میں عقل مرحمت فرمائی کیا تو نے شکر، محبت، رضا اور  
 شفقت کو اس میں جگہ دی؟ نیز تو نے اسے عجب، سبب، نمائش، ریاکاری، حرص و  
 ہوس اور حسد و بغض سے پاک رکھا، **إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ  
 عَنْهُ مَسْئُولًا** ہ بیخک کان، آنکھ، دل سبھی سے پوچھا جائے گا، یہ انتہائی دشوار گزار  
 حساب کا مرحلہ ہو گا۔

اس لئے کہ زبان کے باعث اکثر گناہ سرزد ہوتے ہیں چغلی، غیبت، غلط  
 شہادت، تہمت، فاحش گفتگو وغیرہ زبان سے متعلق ہیں۔

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا لوگ زبان کے باعث بھی دوزخ میں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اکثر لوگ تو بد زبانی کے باعث ہی دوزخی ہونگے۔ جس طرح ذاتی نعمت سے سوال ہو گا اسی طرح غیر ذاتی نعمت کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔

سورج اور چاند سے استفادہ بھی نعمتوں میں شامل ہے۔ ان نعمتوں پر شکر گزاری کے بارے میں سوال ہو گا۔ قرآن کریم میں ہے **إِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا، أَلَمْ تَشْكُرُوا لِمَا كَرَّمْنَا بِكُمْ أَنْ تَنْسُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ**۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے۔ **وَيُسْئَلُ عَنْ شُكْرِهَا اللَّهُ تَعَالَى لَوْ كُنْتُمْ تَشْكُرُونَ**۔ تمام نعمتوں کے بارے میں دریافت فرمائے گا کیا انہوں نے ان پر شکر گزاری کا حق ادا کیا؟

**انداز شکر گزاری؟:**

شکر زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل سے کیا جاتا ہے، دل کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پورے جسم کے لئے بادشاہ بنایا ہے اسے اپنی طرف سے نہ سمجھے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا جانے زبان کا شکر یہ ہے کہ ہر نعمت کے حصول پر الحمد للہ کا وظیفہ مجالائے، قرآن پاک میں ہے **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** ہر حال تم اپنے رب کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرتے رہو۔

**التَّحْدِيثُ بِالنِّعْمَةِ شُكْرٌ**، نعمت پر شکر یہ ہے کہ اس کا محبت سے اظہار کرتے رہیں، زبان کا یہی شکر ہے۔

ہاتھ، پاؤں کو گناہوں میں آلودہ نہ کرے بلکہ نیک کام کی طرف بڑھاتا جائے تو یہی ہاتھ پاؤں کا شکر ہے، ارشاد رب العزت ہے **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ** اگر تم شکر کرتے رہو گے میری طرف سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

روز قیامت دل، زبان، اعضاء سبھی سے پوچھا جائے گا کیا تم شکر کرتے رہے

ہو!



غَيْرَ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ خُبْرٌ يَأْكُلُهُ، یہ ایک حدیث کا حصہ ہے، ان چار چیزوں کے علاوہ روٹی جو کھائی جاتی ہے وہ بھی نعمت ہے، اس نعمت کا بطور شکر استعمال کچھ یوں سمجھئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اَكْرُمُوا الْخُبْرَ فَإِنَّهُ أَنْزَلَ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، روٹی کا احترام کرو کیونکہ وہ آسمانی برکات میں سے ہے ہر قسم کی روٹیوں میں اعلیٰ قسم کی روٹی ان چھنی گندم کے آٹے کی روٹی ہے اس کے بعد جو کی روٹی، حدیث قدسی میں ہے الْبُرُّ مِنْ بَهَائِي وَ الشَّعِيرُ مِنْ عَظْمَتِي، گندم میرے جمال سے اور جو میرے جلال سے ہے۔ جو ان کی عزت کرے گا میں اسے دنیا و عقبیٰ میں عزت دوں گا۔ جو ان کی بے ادبی کریگا میں اسے ذلیل و خوار کروں گا۔ روٹی جب دسترخوان پر آجائے تو سالن کا انتظار کر کے روٹی کے احترام کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ جیسے ہی روٹی آئے سالن کا انتظار کئے بغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اسے کھانا شروع کر دے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں جیسے آٹا اب ہوتا ہے ویسے نہیں ہوتا تھا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کے زمانہ مبارکہ میں چھاننی کا رواج نہیں تھا، جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تب آٹا چھاننے کا رواج ظہور پذیر ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کے بعد سب سے پہلے جس بدعت کا ظہور ہو لوہ چھاننی لور دسترخوان ہے۔ (واللہ تعالیٰ وحیہ الیٰ اعلم)

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا  
اس شکم پر قناعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ اور چھاننی؟:

ایک صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی جب

آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو اس کے گھر چھلنی (چھاننی) دیکھی آپ نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اس سے آٹا چھانا جاتا ہے آپ نے فرمایا آٹا لاؤ اور میرے سامنے چھانو وہ آٹا لئے حاضر ہو اور چھانا شروع کیا، آپ دیکھتے ہی نعرہ زن ہوئے اور دعوت کھائے بغیر مسجد نبوی شریف میں چلے آئے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، کہ اسلام میں بدعت کا آغاز ہو رہا ہے مسلمان دنیوی لذت میں پڑ رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے معمولات کو بھول گئے ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وجہ دریافت کی تو حضرت ابو ہریرہ نے آٹا چھاننے کا تمام قصہ کہہ سنایا۔

سامعین کرام یہ سنتے ہی بیقراری کے عالم میں رونے لگے، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگ جو کے آٹے کو پھونک کر صاف کر لیا کرتے تھے، مگر گندم کے آٹے کو بلا چھانے استعمال میں لاتے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نمک کو سالن کی جگہ استعمال کرتے مگر عموماً ان کا سالن بر کہ ہوتا، نبی کریم ﷺ نے مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی تناول نہیں فرمائی، یہ ناکھانا کسی عسرت و تنگی یا کسر نفسی کے باعث نہیں تھا۔ بلکہ آپ کا معمول تھا۔

## فالودہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فالودہ تیار کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے، پتہ چلا کہ آپ اپنی پھوپھی صاحبہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے اور فالودہ پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا اور ساتھ ہی بنانے کا طریقہ پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طریقہ بیان کیا تو ارشاد فرمایا، یہ عمدہ نعمت ہے یہ

سن کر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش ہوئے، دوسرے دن پھر تیار کر کے لائے اس دن آپ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے، اس دن بھی آپ نے تناول فرمایا تیسرے دن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں آپ کی خدمت میں لائے، تو آپ ﷺ رو دیئے اور دیکھتے ہی فرمایا تم کل والی نعمت لائے ہو اے عمر اسے دور لے جاؤ میں دنیوی نعمتوں کی لذات کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمتوں کے استعمال کے لئے نہیں بھیجا، میں نے دو روز تمہاری حوصلہ افزائی کے لئے تناول فرمایا تھا اگر مجھے دنیوی کھانے ہی مرغوب رہیں گے تو کل گنہگاروں کی شفاعت کا کیسے سوال کروں گا جیسے ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا یہ کلام سنا تمام فالودہ لوگوں میں تقسیم کر دیا!

نکتہ:

اس طویل کلام سے متعدد باتیں معلوم ہو رہی ہیں، (1) انسان کو زبان کے چٹخارے میں نہیں پڑنا چاہیے (2) مسلمان بھائی کی کسی طرح دل شکنی نہیں کرنی چاہیے (3) سحری کھائیے اگرچہ پُر تکلف ہی کیوں نہ ہو، خصوصاً جب مہمان کی مہمان نوازی کے لئے ہو، گو خود بھی اس کے ساتھ کھائے۔

حضرت دحیہ کلبی اور ان کی دعوت؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ نے ان کی دعوت فرمائی اور پانچ قسم کا سالن تیار کروایا، گوشت، انڈے، سرکہ، دہی، اونٹنی کا دودھ، نبی کریم ﷺ نے اس میں سے خود بھی تناول فرمایا۔ کس صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو کبھی دو سالن بھی استعمال نہیں فرمائے اور آج پانچ چیزوں کو کھانے میں شامل کیا



ہے آپ نے فرمایا مہمان کے لئے جو بھی چیز تیار کرائی جائے، وہ اسی کے ساتھ کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کا حساب نہیں ہوگا۔

## ایک سالن یا ون ڈش؟:

آج کل پاکستان میں ون ڈش کا تعارف بھی ہوا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں یہ تو نبی کریم ﷺ کا معمول تھا، حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بار آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک گاؤں کے قریب درخت کے سائے میں آرام کرنے لگے۔ گاؤں کے ایک شخص نے دیکھا اور آپ کی خدمت میں روٹی، گوشت اور پنیر لئے حاضر ہوا، آپ نے تو پنیر اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گوشت سے کھانے لگے۔ وہ صحابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ یہ کھانا میری حلال کمائی سے ہے آپ نے فرمایا مجھے ایک سالن ہی کافی ہے۔ کیونکہ روز قیامت حساب میں آسانی ہے۔ جبکہ دو سالن کھانے والوں کا حساب شدید ہوگا۔ (سند الابرار از امام غزالی علیہ الرحمۃ) اس روایت سے پتہ چلا نبی کریم ﷺ کو ون ڈش مرغوب تھی۔

## حضرت سلمان فارسی اور حضرت عمر؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک شام کا امیر بنایا، ایک سال بعد انہوں نے کچھ مال سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا اور جس کے ہاتھ مال روانہ کیا اسے تاکید کی کہ دیکھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنت مصطفوی پر کتنا عمل فرما رہے ہیں جب وہ شخص واپس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت سے آگاہ کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت ہی سرد آہ بھری اور اپنی دستار اتار دی، نیز

اظہارِ افسوس کرتے ہوئے پکار رہے تھے کہ دین تو جاتا رہا کیونکہ امیر المؤمنین آرام دہ اشیاء استعمال کرنے لگے ہیں انہیں دوہرے ڈبل ٹاٹ پر بیٹھ کر دو سالن سے کھانا تناول کرتے دیکھا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امارت سے استعفیٰ دے دیا اور درویشانہ لباس پہنے مدینہ طیبہ کی طرف مراجعت فرمائی، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انکے استقبال کے لئے مدینہ طیبہ سے باہر آئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھتے ہی پکار اٹھے کیا آپ نے راہِ نار اختیار کر لی ہے، کیونکہ آپ نے دین میں آسائش کو پسند فرما لیا ہے، جو خلاف سنت ہے، حضرت عمر سنتے ہی پریشان ہوئے اور کافی دیر تک روتے رہے جب ذرا ہوش سنبھالا تو ان سے دریافت کیا میں نے کونسی کوتاہی کی ہے جس پر آپ اتنے دل برداشتہ ہوئے ہیں وہ کہنے لگے آپ نے اپنے کھانے میں ڈبل ڈش کو لانا اور آرام دہ ٹاٹ پر بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرائے اور فرمایا، اے سلمان! میں ان دنوں بیمار تھا حکیم نے میرے علاج کے لئے کہا تھا کہ روٹی کو انڈے کی زردی کے ساتھ استعمال کرو اور جس ٹاٹ پر بیٹھتا تھا وہ آگے سے پھٹ گیا تھا اسے دوہرا کر لیا تاکہ مزید نہ پھٹے، یہ سنتے ہی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے اور اجازت طلب کی۔ نیز کہا میں آپ کی اجازت کے بغیر اپنے فرائض منصبی چھوڑ کر یہاں صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ سنتِ مصطفوی کے تحفظ کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔

اب اگر اجازت ہو تو روضہ رسول کریم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضری کی سعادت حاصل کروں یا یہیں سے واپس چلا جاؤں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا تم ایک دن قیام کر سکتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایماندار کو سنتِ مصطفوی پر ہر حالت میں عمل پیرا رہنا چاہیے ذرہ برابر کوتاہی مناسب نہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شَرَارُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَأْكُلُونَ مَخَّ الْحِنْطَةِ مِيرِي

امت کے وہ لوگ اچھے نہیں جو گندم کا محض میدہ ہی استعمال کرتے ہیں، خیال رہے میدہ کا استعمال حرام نہیں، البتہ اس پر ہمیشگی اختیار کرنا تکبر کی علامت ہے، جو مناسب نہیں۔

حدیث شریف میں ہے، شَرَّارُ أُمَّتِي الَّذِينَ عَيْشَهُمْ فِي التَّنْعَمِ. میرے وہ امتی جو عیش و آرام میں پھنسے ہوئے ہیں وہ نقصان دہ ہیں۔

گوشت سے جتنے سالن تیار کئے جاتے ہیں وہ ہر سالن سے افضل ہیں، سرکہ اور نمک معمولی سالنوں میں شمار ہوتے ہیں، دار آخرت سے محبت رکھنے والے لذات دنیوی سے پرہیز کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ، جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا طالب ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی لقاہ کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند جانتا ہے۔

لقاہ سے مراد یہاں موت ہے، اس لئے کہ وصال کے بغیر دیدار الہی نصیب ہی نہیں ہو سکتا جب تک انسان دنیا کو محض ایک چند ساعت کی مجلس نہیں سمجھتا وہ آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والا دنیا کو مجلس تصور نہیں کرتا بلکہ وہ اسے ہی سب کچھ سمجھ لیتا ہے کہ میرے لئے یہی باغ جنت ہے۔

کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ اور شربت لے کر حاضر ہوا، آپ نے نوش نہ فرمایا بلکہ فرمایا دنیا کے قید خانے میں دو عمدہ چیزیں کیسے کھائی جائیں؟

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے چار چیزیں رکھی گئیں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

فرمایا کہ ایک ایک اپنی پسند کی چیز لے لو، حضرت امام حسن نے شہد، حضرت امام حسین نے گھی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دودھ پسند کیا، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے گوشت، یہ چاروں شخصیتیں اپنا اپنا حصہ تناول فرما رہی تھیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے ایک دسترخوان پر یہ چاروں چیزیں دیکھ کر آپ قدرے پریشان ہوئے اور فرمایا اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتِي اُمَّ آلِ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ!! تم تو میرے اہل بیت ہو، فرعون و ہامان سے ہمیں کیا تعلق، اس بات پر چاروں کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ عرض کیا گیا ہم ایک دسترخوان پر تو بیٹھے ہیں مگر کھانے کے لئے ہر ایک نے اپنی اپنی پسند کو سامنے رکھا ہم ایک دوسرے کے کھانے میں شریک نہیں، آپ نے خاموشی اختیار فرمائی اور پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مل کر کچھ کھانا تناول فرمایا۔

### وَمَاءٌ قُرْأَحٌ يَشْرَبُهُ؟

مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ کہ جن اشیاء کے بارے میں حساب نہیں ہو گا وہ پانی ہے جسے پیا جاتا ہے، ایسے وقت میں جب پیاس کا غلبہ ہو، لیکن ٹھنڈے پانی کا حساب دینا ہو گا۔ اس جگہ پینے کی قید ہے البتہ جو خواہش نفس کی لذت کے لئے پیا جائے اس کا حساب ہو گا۔ پیاسے کو پانی پلانا ثواب ہے، حدیث شریف میں ہے مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً مَاءً اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابَ اَلْفِ حَسَنَةٍ جو شخص پیاسے ایماندار کو پانی پلائے گا اسے ہر قطرے کے بدلے ہزار نیکیوں کا ثواب عطا ہو گا۔

### پانی بڑی نعمت ہے؟

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں پانی بہت بڑی نعمت ہے زندگی کا دار و مدار اس پر بھی

ہے قرآن کریم میں ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ، ہم نے ہر شئی کو پانی سے زندگی بخشی حدیث شریف میں ہے إِنَّ اللَّهَ أَحْيَىٰ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ بِالْمَاءِ لَوْلَا الْمَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پانی سے زندگی عطا کی اگر پانی نہ ہوتا تو دنیا برباد ہوتی، پانی کی قدر و قیمت پیاسے کو ہے اور پیاسے کا حال پیاسا ہی جان سکتا ہے۔  
 قدر پانی دا مچھلی جانے یا جانے مرغالی

## عذاب دوزخ؟:

معلوم ہونا چاہیے کہ عذاب دوزخ کے دس حصے ہیں جن میں 9 نوحے بھوک اور پیاس سے وابستہ ہیں اور ایک حصہ دوسرے عذاب کا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دوزخی اہل جنت کو نام سے پکاریں گے اَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ، ہمارے رشتہ دار وہم بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں تمہیں جو نعمتیں میسر ہیں ان میں سے تھوڑا سا پانی اور کچھ روٹی ہمیں بھی دو؟ وہ جواباً کہیں گے إِنَّ اللَّهَ حَرَمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ نے کفار پر حرام ٹھہرا دیں ہیں۔

## دوزخیوں کی خوراک؟:

دوزخیوں کی جہنم میں خوراک کا ذکر قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے آیا ان کو حرام بدبودار پیپ کا سیرپ پلایا جائیگا۔ ٹھنڈا پانی نعمت ہے اس لئے اس نعمت کے بارے بھی پوچھا جائیگا۔

## حکایت: گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گرمی کی شدت کے باعث آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز تھے اسی دوران پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی طلب فرمایا اتنے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

عنه ٹھنڈا پانی اور تازہ روٹیاں لے آئے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تناول فرمائیں اور ٹھنڈا پانی نوش فرمایا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا کہ آج آپ نے تین چیزوں سے نفع اٹھایا ہے، ٹھنڈا پانی، تازہ روٹی اور سایہ روز قیامت ایسی نعمتوں کے بارے میں بھی سوال ہو گا ثَمَّ لَتَسْتَلْنَنَّ عَنِ النَّعِيمِ، یہ آیت اس پر شاہد و عادل ہے یہ سنتے ہی آپ بے اختیار رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے کبھی بیک وقت تازہ روٹی اور ٹھنڈا پانی نوش نہیں فرمایا۔

اسی لئے اولیاء کرام گرم روٹی اور ٹھنڈا پانی پینے سے بچتے ہیں، افسوس کہ ہم ایسے ناکارہ اعمال مشروبات اور نہ جانے کون کونسی سردائیاں، پولکے، اور تخ بستہ سوڈے واٹر کی مختلف ورائٹز استعمال کرتے رہتے ہیں کبھی سوچا بھی نہیں کہ ان کے استعمال پر حساب بھی دینا پڑے گا حدیث شریف میں ہے کُلُّ شَرْبَةٍ يَشْرَبُهَا الصَّائِمُ لَا يُسْأَلُ عَنْهَا (رواہ الترمذی) روزے دار جو بھی شربت وغیرہ پئے گا اس کا حساب نہیں ہوگا۔

واضح ہوا کہ ”کل شربة“ میں وہ شربت شامل نہیں جن سے نشہ آئے بلکہ ہر وہ شربت ہے جو حلال اور جائز ہو ”حرام مشروب تو ہر لمحہ حرام ہے“ اس کا پینا پلانا سخت تریہ گناہ اور گرفت کا موجب ہے۔

## گرم پانی بھی نعمت ہے؟

جس طرح گرمیوں میں ٹھنڈا پانی باعثِ فرحت و سرور اور سکون بخش ہے اسی طرح سردیوں میں گرم پانی بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، مگر ہر نعمت کا دنیا سے ختم ہو جانا یقینی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے سوا ہر چیز کو فنا حاصل ہے، البتہ جنت، دوزخ اور ان

کے لوازمات کو بالکل ہلاکت نہیں لہذا کُل سے بعض ہی مراد ہے۔

حدیث شریف میں ہے الْمَاءُ حَارٌّ فِي الشِّتَاءِ نِعْمَةٌ، گرم پانی سردیوں میں نعمت ہے۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور وضو کرنے میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ بِالْمَاءِ فِي الشِّتَاءِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ (الحدیث)

کوئی بھی مسلمان سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر ایک قطرے کے بدلے ایک لاکھ نیکی کا ثواب لکھتا ہے، اور ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیتا ہے ایک لاکھ درجے بلند فرماتا ہے، اگر کوئی غسل کرتا ہے تو گویا وہ رحمت الہی کے سمندر میں نہاتا ہے، اس کے ہر ایک بال کے بدلے جو اس کے جسم پر ہیں ایک ایک شہر دے گا جو روئے زمین سے پچاس حصے زیادہ وسعت رکھتا ہے (تھنتہ الاخبار)

## حج مبرور کا ثواب؟:

جو شخص رات کے وقت شب بیداری کے لئے از خود سردیوں میں پانی گرم کرے، بیوی یا کنیز کو نہ جگائے یا ٹھنڈے پانی سے ہی وضو کرے تو اسے ہر رکعت کے بدلے حج مبرور عمرہ مقبول نیز غازی اور ایک ایک شہید کا ثواب ملے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے اگر وہ غسل کرے تو؟ فرمایا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ جو عطا فرمانے والا ہے وہی جانتا ہے (کتاب اللمع)

## وَتَوْبُ يُوَارِي عَوْرَتَهُ:

حدیث شریف کا یہ حصہ کہ جو شخص شرمگاہ ڈھانپنے کے لئے کپڑا استعمال کرتا ہے اس کا بھی حساب نہیں ہوگا۔ جیسے بقدر ضرورت کھانا کھانے اور پانی پینے سے

حساب نہیں ہوگا ایسے ہی وہ کپڑے جو مرد اور عورت کے لئے حفاظت کا باعث بنتے ہیں ان کے بارے بھی حساب نہیں ہوگا البتہ ایسے لباس جو زیب و زینت کے لئے پہنے جاتے ہیں ان کا حساب دینا پڑے گا۔

مرد کے لئے زیر ناف اور عورت کے لئے تمام بدن کا غیر محرم سے پوشیدہ رکھنا فرض ہے اس لئے موٹا لباس پہننا چاہیے، باریک کپڑے مکمل پوشیدگی کا ذریعہ نہیں بجیان، جیکٹ، دستار، موزے اور وہ لباس جو اصل کرتے، شلوار وغیرہ سے زائد ہوگا اس کا حساب دینا پڑے گا۔

البتہ عبادت کے لئے اگر لباس مخصوص کر رکھا ہے تو اس کا حساب نہیں ہوگا، نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ جمعہ اور عیدین کا لباس علیحدہ رکھا کرتے تھے، جس لباس سے فقر کا اظہار ہو وہ بہتر ہے اور جس لباس سے تکبر اور شہرت یا نمائش کی بو آئے وہ بدتر ہے یہاں تک کہ ایسے لباس پہنے کہ لوگ اسے نیک اور صالح شمار کریں اس نیت سے ایسا لباس پہننا بدتر ہے ایسے لباس کا قیامت کے دن حساب دینا ہوگا۔ نیز جب تک اس کے بدن پر متکبرانہ لباس رہے گا اس پر لعنت برستی رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے من لبس لباس الشهرة فهو ملعون مادام علی بدنہ، ایسے لباس کو ترک کرنا باعث اجر و ثواب ہے، حدیث شریف ہے من ترک لباس الشهرة براء من النفاق، جس نے شہرت کے کپڑے اتار دیئے وہ نفاق سے آزاد ہو گیا،

مسلمانوں کو ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے کھانے، پینے حتیٰ کہ لباس پہننے میں بھی، اور خود نمائی و نمائش سے محفوظ اور زیب و زینت کے لباس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو کوئی باوجود استطاعت کے اعلیٰ کپڑے نہیں پہنتا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادے گا۔

ریشمی لباس دو طرح نقصان دہ ہے اس لئے کہ اس کے پہننے والے کو حساب



عمل دینا پڑے گا اور سزا بھی بھگتنا ہوگی، یعنی اس میں دونوں باتیں ہیں، حساب بھی اور عذاب بھی۔

## تین لباس؟:

1- اونی لباس، 2- روئی کا لباس (کھدر) 3- ریشمی لباس۔

اونی لباس جسے اصطلاح تصوف میں صوف کا لباس کہتے ہیں یہ درویشوں اور صوفیوں کا لباس ہے۔

روئی کا لباس یعنی دیسی کھدر یہ عام مسلمانوں کا لباس ہے (مگر آج کل تو کھدر بھی ایسے نکل آئے ہیں جو عام لباس سے بہت قیمتی ہیں اور انہیں امراء و اغنیاء بطور فیشن استعمال کرتے ہیں اس کا شمار عام کھڑی کے کھدر میں نہیں ہو سکتا!

ریشمی لباس، یہ مردوں کو پہننا حرام ہے، مگر عورتوں کے لئے ہر قسم کا ریشمی لباس پہننا جائز ہے (ریشم سے وہی ریشم مراد ہے جو ریشمی کپڑے سے فطرۃ تیار ہوتا ہے۔ اگر جدید طریقہ سے کاٹن کار ریشم جیسا کپڑا بنایا جائے تو اس پر اصلی ریشم کا شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا تاہم تکبر اور نمود کیلئے ایسے کپڑے کا استعمال مناسب نہیں (واللہ تعالیٰ وحیہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف نصیب ہوا تو آپ کے جسم پر معمولی سا لباس تھا، بدن پر کمبل، سر پر صوف کی ٹوپی اور پاؤں میں عام چمڑے کا جوتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی عام سا لباس ہوتا عموماً کمبل اوڑھتے۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سیاہ یا سرخ داری دار کمبل استعمال فرماتے ایک بار

ایسے بھی ہوا کہ کسی سوالی نے آپ سے کپڑا طلب کیا تو آپ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہی عطا فرمادی، کسی اور شخص نے آکر کملی کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا سوالی کو عطا کر دی۔

بیان کرتے ہیں آپ کے جسم اقدس کے انوار و تجلیات کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کالی کملی اوڑھا کرتے تو آپ کے جسم اقدس سے نور ایسے چمکتا جیسے نیلے آسمان سے آفتاب۔

آپ زیادہ تر سفید لباس استعمال فرماتے اور فرمایا کرتے زندوں اور مردوں کے لئے یہی رنگ پسندیدہ ہے کبھی کبھی سبز کپڑا بھی پہن لیا کرتے۔

## وَبَيْتٌ يَسْكُنُهُ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ:

مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ کہ ایسا گھر جس میں گرمی و سردی میں رہا جاتا

اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی سکونت کے لئے اپنے گھر بنائے مگر دنیوی بادشاہوں کی طرح محلات بنانے کا کبھی خیال تک پیدا نہ ہوا، عام امتیوں کی طرح معمولی سے مکان بقدر سکونت رکھے اولیاء کرام نے بھی اس سنت کو اپنایا، کیونکہ مکان انسان کے لئے لازمی ہے،

ہاں البتہ انبیاء کرام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اولیاء عظام میں حضرت لقمان کا کوئی مکان نہیں تھا۔

## حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مکان؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحرا میں مصروف عبادت تھے کہ

بارش برسنے لگی۔ آپ نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو قریب ہی ایک خیمہ نظر آیا وہاں جانے کا ارادہ کیا تو محسوس ہوا وہاں غورت موجود ہے، وہاں سے پلٹے اور ایک غار کی طرف گئے، دیکھا وہاں اژدھا موجود ہے، ادھر سے ایک درخت کا رخ کیا تو اس درخت کے نیچے شیر نظر آیا۔

اسی وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! تو نے ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی ٹھکانہ مہیا فرما رکھا ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد ہوا جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اس کی میں خود جائے پناہ ہوں، اگر تم چاہو تو روئے زمین کو تمہارے لئے ٹھکانہ بنا دوں۔

اے روح اللہ! چونکہ تم نے دنیا میں اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا لہذا تجھے عقلمندی میں ایسا گھر دوں گا کہ ساتوں زمینیں اس کے ایک کونے میں سما سکتی ہیں نیز دنیا میں تم نے نکاح نہیں کیا قیامت میں تیرا نکاح میں پڑھوں گا، انبیاء و مرسلین اور اولیاء کرام تیرے براتی ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بشارت سنتے ہی بے حد مسرور ہوئے اور حمد الہی کرتے کرتے پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے۔

حضرت لقمان علیہ السلام سے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے سوال کیا، تم نے تین ہزار سالہ زندگی میں اپنے لئے دنیا میں گھر کیوں نہیں بنایا؟ انہوں نے جواباً کہا جس کے پیچھے تم جیسا فرشتہ تعاقب کر رہا ہو وہ گھر بنا کر کیا کرے گا۔ (حضرت لقمان کی اتنی طویل عمر کے بارے کوئی مستند اور حوالہ نظر نولز نہیں ہوتا) (تابش قصوری)

مسئلہ:

شرعاً آدمی کو تین گھر بنانے کی اجازت ہے۔ ایک بیوی کے لئے دوسرا اولاد

کے لئے لور تیسرا مہمان خانہ۔

📖 جب تک تیسرا گھر قائم رہے گا یومیہ اس کے نامہ اعمال میں سو سال کی عبادت کا ثواب درج ہوتا رہے گا۔

📖 حدیث شریف میں ہے جو شخص مہمان خانہ تیار کرتا ہے اسے ہر ایک اینٹ کے بدلے ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل ناصری)

📖 عمارت میں تکلف اور چھ ہاتھ (یعنی 9 فٹ) سے اونچی نہیں ہونی چاہیے۔ (تاہم شرعاً کوئی پابندی نہیں)

📖 حدیث شریف میں ہے چھ ہاتھ سے بلند مکان بنانے والے کو فرشتے پکارتے ہیں۔ يَا عَدُوَّ اللَّهِ اِلٰى اَيِّ نَصْعَدُ، اے دشمنِ خدا تو اسے کہاں تک چڑھائے گا۔

📖 نبی کریم ﷺ کا کاشانہ نبوت اتنا بلند تھا کہ لمبے قد والے انسان کا سر چھت تک پہنچ جاتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يَا اَهْلَ الدُّنْيَا وَالْاَوْلَادِ لِلتَّوَابِ وَاَجْمَعُوا لِلذَّهَابِ وَاَبْنُوا لِلْحَذَابِ وَاَنْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مُحَاسِبُونَ معاقبون، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا مگر دو فرشتے منادی کرتے ہیں اے دنیا دارو اولاد پیدا کرو، قبر کے لئے، مال جمع کرو جانے کے لئے، اور مکان بناؤ بربادی کے لئے، تمہارا ان تمام چیزوں سے حساب لیا جائے گا اور عذاب دیا جائے گا۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کاشانہ نبوت کے دروازے کی اینٹیں ہلنے لگیں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو مٹی لگا کر انہیں مضبوط کر دوں؟ آپ نے فرمایا چنداں ضرورت نہیں ہمیں یہی اکتفاء کرے گا، اگر تم ایسے کام میں مشغول ہو جاؤ اور ادھر فرشتہ اجل آجائے تو بڑی ندامت ہوگی! (سبحان اللہ وحمدہ و سبحان

اللہ العظیم)

ایک روز آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے پاس پہنچے وہ بالا خانے کی کھڑکی ہوا رہے تھے آپ ﷺ انکی طرف روتے ہوئے دیکھتے جا رہے تھے پھر انکے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے چھوڑو اور قبر کے لئے سامان تیار کرو، وہ والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا بیان کیا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے ہی رونے لگے اور بالا خانے کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں پختہ مکان بنانا مکروہ ہے، بعض فرماتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں بنا سکتے ہیں۔

## پتی اینٹ کا موجد کون؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک پختہ اینٹ نہیں تھی۔ فرعون نے ہی سب سے پہلے پختہ اینٹ سے مکان بنوائے۔ آرام دہ اور آسان ترین مکان بنانے کے لئے بانس اور کھجور، سرکنٹ، گھاس وغیرہ کو استعمال میں لایا جائے، بہت سے لوگ روز محشر تمنا کریں گے کاش ہم گھاس وغیرہ کے مکانوں میں زندگی بسر کرتے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کسی کے ہاں مہمان ہوئے، میزبان نے دو قسم کے مکان بنا رکھے تھے اور وہ دونوں مہمان خانے تھے، ایک پختہ اور ایک کچا دونوں میں مہمان نوازی کا سامان موجود تھا، اس نے آپ سے عرض کیا آپ کونسے مکان میں قیام پسند فرمائیں گے آپ نے کچے مکان میں قیام پذیر ہونا پسند کیا، اور فرمایا یہ سایہ اس سائے سے اچھا ہے جس کا حساب دینا پڑے یعنی لکڑی کے مکان سے امن کی خوشبو آتی ہے جبکہ

پختہ مکان حکمتر سے ملوٹ ہے۔ لکڑی کے مکان میں عاجزی و تواضع کا پیدا ہونا فطری امر ہے جبکہ پختہ عجب و نمائش کے باعث حکمتر کا مشیر ہے۔

## عمارت کی دو قسمیں؟:

1- دل کی عمارت۔ 2- مٹی کی عمارت۔

دل کی تعمیر افضل و اعلیٰ ہے۔ مٹی سے تعمیر مٹی ہی ہے۔ دل کی تعمیر پر ایک درم خرچ کرنا مٹی کی عمارت پر ستر ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ دل کی عمارت میں کوشش کریں کیونکہ مٹی کی عمارت پر وقت ضائع اور برباد ہوتا ہے۔

فَمَا أَعْطَى فَضْلًا عَنْ هَذَا حَوْسِبَ عَلَيْهِ وَ يُسْأَلُ عَنْ شُكْرِهِ اُول

الذکر حدیث شریف کے اس جملہ میں فرمایا جا رہا ہے جو ان چار چیزوں سے زیادہ پائے گا اس سے حساب لیا جائے اور اس سے اس پر شکر کے متعلق بھی سوال ہو گا اگر زیادتی عمدگی پر دلالت کرتی تو آپ یوں دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْعِفَافَ وَ الْكِفَافَ اَلِیٰی مجھے رزق حلال بقدر ضرورت عنایت فرما۔ لیکن آپ تو یوں دعا فرمایا کرتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فَقِيْرًا وَ صَابِرًا وَّلَا تَجْعَلْنِي غَنِيًّا شَاكِرًا، اَلِیٰی مجھے فقر کی دولت اور صبر کی نعمت سے نواز اور مجھے ایسا غنی نہ بنا جو شکر کا محتاج رہے۔

کبھی یوں دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ مَنْ اَبْغَضَنِيْ فَاكْثِرْهُ مَالَهُ وَ وِلْدَهُ

وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَاَرْزُقْهُ الْعِفَافَ وَ الْكِفَافَ اَلِیٰی جو میرے ساتھ بغض و عناد رکھتا ہے اسے مال و اولاد زیادہ دے اور جو مجھے محبوب رکھتا ہے اسے تقویٰ کی نعمت اور بقدر ضرورت رزق عطا فرما۔ نعمت الہی کی بنیاد انہی چار پر ہے جن کا حدیث شریف میں ذکر کیا گیا ہے۔ کھانا، پینا، کپڑا، اور مکان!!

اللہ تعالیٰ نے کپڑا عطا فرمانے کے ساتھ اپنا احسان بھی جتلیا ہے، یا بنی آدمَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سِوَاتِكُمْ، اے انسان! ہم نے تمہیں ایسے لباس سے نوازا جو تمہارے عیوب و نقائص کو پوشیدہ رکھتا ہے۔

بعد ارشاد ہوا وَرِيْشًا وَّ لِبَاسًا تَقْوٰی ذٰلِكَ خَيْرٌ مِّنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُوْنَ ہ اور ہم نے تمہیں زینت کے لئے لباس عنایت کیا، مگر بہترین لباس تقویٰ ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تاکہ تم ان سے نصیحت حاصل کرو۔

### مختصر تفسیر:

اس آیہ کریمہ کی مختصر تفسیر یوں کرتے ہیں کہ یا بنی آدم کہہ کر انسان کو خصوصی طور پر خطاب فرمایا کیونکہ لباس کی تو صرف انسان ہی کو حاجت ہے، فرشتوں کے لئے نورانی حلتے اور پرندوں کے پر وغیرہ اور جانوروں کے لئے اون، بال اور کھال ہی لباس ہے مگر لباس میں خاص ہیئت کے لئے انسان ہی محتاج ہے اس لئے فرمایا قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سِوَاتِكُمْ ہ اللہ تعالیٰ نے بعینہ لباس تو نہیں بھیجا بلکہ بارانِ رحمت کے نزول سے پودے بنائے، روئی نکالی، بھیر، بکریوں اور اونٹوں کے لئے گھاس اگائی انہیں پالا، اس سے اون اور پشم حاصل ہوئی ریشم کے کیڑوں سے ریشم عطا کیا اور پھر ان کے ہر موسم کے مطابق لباس تیار کرنے کی صلاحیت سے نوازا، یوں مفہوم واضح ہوا کہ ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا، دراصل سبب مسبب کے معانی و مطالب پر دل ہے، جس طرح قرآن پاک میں ہے وَفِي السَّمَاءِ رِزْقًا لِّكُمْ تَمَّارًا رِزْقًا تُوْفِقُ آسْمَانًا مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سِوَا رِزْقِ السَّمَاءِ الَّذِي يُرْسِلُ السَّحَابَ فِيْهِ يُخْرِجُ الرِّزْقَ ہ یعنی رحمت الہی سے بارش تو آسمان سے برستی ہے جو سبز و شاداب پودوں کی افزائش کا سبب بنتی ہے جس سے رزق پیدا ہوتا ہے۔ تو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ ہم نے رحمت کی بارش عطا کی، ہم نے تجھے اس کے ذریعے رزق عنایت فرمایا اور تمہاری حفاظت و عزت کے لئے لباس بخشا، تاکہ تم بھوک مٹاؤ، ستر چھپاؤ اور

جان و دل سے ہماری اطاعت و عبادت میں مصروف رہو۔

📖 نیز ارشاد خداوندی و ریشنا اور ستر چھپاؤ،

بعض مفسرین فرماتے ہیں جس سے شر مگاہ پوشیدہ ہو اسے لباس کہتے ہیں اور جس سے تمام جسم پوشیدہ ہو اسے ریشنا سے تعبیر کرتے ہیں نیز بعض کہتے ہیں لباس عام کپڑے اور ریش تمام جسم کے پوشیدہ کرنے کو کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ امور خانہ کی تمام اشیاء کے لئے ریش بولا گیا ہے حدیث شریف میں ہے إِنَّهُ أَعْطَى رَجُلًا مَائَةً نَاقَةَ بَرِيْشَہَاہِ نَبِیِّ کریم ﷺ نے کسی صحابی کو سو اونٹ جمع ساز و سامان عنایت فرمائے، بطور دلیل اس حدیث کے کلمہ بریشھا سے گھریلو ساز و سامان سے تعبیر کیا ہے۔

📖 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لِبَاسُ التَّقْوَىٰ اَصْلُ لِبَاسٍ تُو تَقْوَىٰ ہی ہے جو

تمہارے جسمانی و روحانی عیوب و نقائص کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ لہذا تم ظاہری بدن کو لباس سے اور باطنی جسم کو تقویٰ سے مزین رکھو!!

پھر فرمایا ذَلِكْ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، یعنی ہم پر رحمت کی بارش برسانی اس کے سبب روئی اگائی، جس سے تم نے لباس تیار کیا، یہ جتنی نعمتیں مذکور ہوئیں یہ سبھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات والابركات کی نشانیاں ہیں۔ دیکھئے پہلے آسمان سے پانی برستا ہے، پھر اسے زمین جذب کرتی ہے، پھر درختوں کو مہیا کرتی ہے، جس سے وہ قوت پکڑتے ہیں پھر تم اس کی پیدا کردہ اشیاء سے حسب ضرورت چیزیں تیار کرتے ہو جن میں لباس بھی ہے یہ سبھی اس لئے ہے کہ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُونَ، تاکہ انسان نصیحت حاصل کریں اور ہماری قدرت عظیمہ کا اقرار اور اعتراف کریں اور انکار سے بچیں، اللہ تعالیٰ میری اور تمام مسلمانوں کی دنیا و عاقبت خیر فرمائے آمین۔



## جلسہ 9

## شکر، ذکر اور صبر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بَعْدَ خَيْرٍ أَعْطَاهُ قَلْبًا شَاكِرًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ بَدَنًا صَابِرًا. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بہتری سے نوازنا چاہتا ہے تو اسے شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور صبر کرنے والا بدن عطا فرماتا ہے۔

اس کے راوی ایسے صاحب شان و شوکت ہیں جن کی عظمت و رفعت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فِي عِلْمِ كَاشِرٍ أَوْ عَلِيٌّ اس کا دروازہ ہیں اس حدیث کا یہ جملہ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بَعْدَ خَيْرٍ آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے خیر و برکت کو مقدر کر دیا گیا، وہ ازلی سعادت مند ہے، اس سے ہمیشہ بھلائی اور نیکی کے کام ہوتے رہیں گے۔

انسان کے جملہ اعضاء میں دل اور زبان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دل کو شکر سے، زبان کو ذکر سے اور بدن کو صبر سے مزین فرمایا، تمام اعضاء کا بادشاہ دل ہے، اسی لئے حدیث شریف میں اسے پہلے ذکر کیا گیا قَلْبًا شَاكِرًا اے مرد مومن تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ شکر کا عظیم مقام ہے، نیز دوسرے تمام اعمال کا دار و مدار دل پر ہے، اس لئے اس کا

مرتبہ بڑا بلند ہے، اور جو کوئی اس کی حقیقت تک نہیں پہنچتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشُّكُورِ، اور میرے بندوں میں بہت کم شکر گزار ہیں، اسی لئے شیطان لعین پکار اٹھا وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ، خدایا! تو اپنے بندوں میں بہت کم کو شکر گزار پائے گا۔

وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونَهُ مِيرَا شُكْرًا ادا کرو اور ناشکری اختیار نہ کرو، اگر تم میری نعمتوں کے اضافہ کے طالب ہو تو سن لو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ، اگر تم میرا شکر کرتے رہو گے تو میں نعمتوں میں اضافہ کرتا رہوں گا۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا النِّعْمَةُ لَا تَنْقُصُ بِالشُّكْرِ ه نعمتیں شکر ادا کرنے سے کم نہیں ہوتیں، نیز فرمایا الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ أَفْضَلُ مِنْ صَائِمِ الصَّابِرِ کھانا کھانے پر شکر ادا کرنے والا یومیہ روزہ رکھنے والے صابر سے افضل ہے۔

مزید فرماتے ہیں روز قیامت منادی ندا کرے گا اَيْنَ الْحَامِدُونَ فَلَا يَقُومُونَ إِلَّا الشَّاكِرِينَ اللَّهُ بِالسَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، کہاں ہیں حمد مجالانے والے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوگا، مگر وہی جو خوشی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں الْمُؤْمِنُ يَغْلِبُ فِي الْحَلَالِ شُكْرُهُ وَفِي الْحَرَامِ صَبْرُهُ، ایماندار وہی شخص ہے کہ حلال کے میسر آنے پر شکر کرے اور حرام چیز کو چھوڑتے وقت صبر کا غلبہ ہو۔

حقیقت شکر؟:

حقیقت شکر یہ ہے کہ آدمی اپنے دل میں یقین رکھے کہ جو نعمت بھی مجھے مل

رہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے حاصل ہونے پر بعد مسرت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، اور تمام بدن عبادت خداوندی میں مصروف ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشُّكُورُ، آل دَاوُدَ عملاً شکر اختیار کرو اور میرے بندوں میں بہت کم شکر گزار ہیں۔ بوقت حصول نعمت گناہ کا ارتکاب ناشکری ہے، ہاں نعمت کا اظہار شکر بجالانے کے مترادف ہے حدیث شریف میں ہے التَّحْدِيثُ بِالْغِنَمَةِ شُكْرٌ، اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ، بہر حال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتے رہو،

شکر کیسے ادا ہو؟:

حضرت داؤد علیہ السلام بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے يَا رَبِّ وَ كَيْفَ اشْكُرُكَ وَ اَنْتَ الَّذِي يُنْعَمُ عَلَيَّ وَ تَرْزُقُنِي الشُّكْرَ فَالِنِّعْمَةِ مِنْكَ وَ شُكْرُ مِنْكَ فَكَيْفَ اطِيقُ الشُّكْرَ،

فَقَالَ اللهُ تَعَالَى اَلَا اَنْ عَرَفْتَنِي حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَ شَكَرْتَنِي حَقَّ الشَّاكِرِيْنَ  
الہی میں تیری نعمتوں کا کیسے شکر ادا کروں، اس لئے کہ نعمت بھی تیری طرف سے اور زبان شکر کا کھلنا بھی تیری طرف سے، لہذا نعمت اور شکر دونوں ہی تیری عطا ہیں پھر شکر کروں تو کیسے کروں؟

ارشاد ہوا، اے داؤد علیہ السلام بس تم نے جیسے مجھے پہچاننے کا حق تھا پہچان لیا اور تو نے شکر ادا کر لیا جیسا شکر کرنے کا حق ہے۔

ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہِ رب العزت میں عرض گزار ہوئے،  
الہی مجھے حضرت آدم علیہ السلام نے تیری نعمتوں کے حصول پر جس انداز میں شکر کیا اس سے آگاہ فرما۔ جس کے باعث تو نے انہیں اپنی رحمتوں سے پھر نوازا دیا،

حکم ہوا، آدم علیہ السلام نے جان لیا تھا کہ ہر نعمت اور کرامت، میری ہی طرف سے ہے، اس پر وہ میری حمد بجلائے، میں نے اس حمد کو نعمت پر شکر کے مترادف قرار دیا۔

📖 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نِعْمَةٌ لَا يَشْكُرُ خَطِيئَةٌ لَا تَغْفِرُ، جس نعمت پر شکر نہ کیا جائے (گویا کہ اس پر شکر نہ کرنا) ایسا سخت ترین گناہ ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

### حکایت: صحرا میں مرد درویش کا شکر کرنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ ملک شام (دمشق) میں عبدویہ نامی ایک شخص نے صحرا میں ایک شخص کو ٹاٹ کا لباس پہنے بڑی محبت سے حمد و ثنا کرتے پایا تو اس سے پوچھا تو کس نعمت پر شکر ادا کر رہا ہے جبکہ تیرے جسم پر کسی نعمت کا ظہور نہیں، وہ بولا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کی نعمت عطا فرمائی ہے، سنو! میں مسلمان ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں، تندرست اور صحت مند ہوں، زبان ذکر الہی سے تر ہے، مُردار دنیا سے نفرت ہے، دنیوی مال و دولت کی مجھے کوئی حسرت نہیں، عبدویہ یہ سنتے ہی رونے لگا اور اپنا تمام مال و اسباب راہِ خدا میں تقسیم کر کے ذکر الہی میں مشغول ہو گیا۔

### حکایت: حضرت دانیال علیہ السلام اور نخت نصر علیہ اللعنة؟:

حدیث شریف میں ہے کہ جب نخت نصر بیت المقدس پر قابض ہوا تو اس نے تمام بیت المقدس کو برباد کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت دانیال علیہ السلام کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا، وہ آپ کو شب و روز تکلیف میں مبتلا رکھتا، مگر آپ ہر لمحہ ہر قسم کی ایذا رسانی کے باوجود یہی کہتے رہے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، یہاں تک کہ اس نے آپ پر دو شیر چھوڑ دیئے۔ مگر کیا دیکھتے ہیں کہ دونوں شیر آپ کے

سامنے گردنیں خم کئے حاضر ہیں وہ تھوڑی دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہتے پھر آرام سے ایک گوشتے میں جا بیٹھتے، بعد اس نے آپ کو کنویں میں قید کر دیا، آپ نے ہر مصیبت و ابتلاء پر شکر کیا، کیونکہ آپ ہر تکلیف بھی نعمت سمجھتے تھے، ایک دن کھانے کو دل چاہا تو حضرت ارمیاہ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے لئے کھانے کا اہتمام کریں، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الہی میں بابل (عراق) میں اور وہ ملک شام میں ہیں وہ میرے تیار کردہ کھانے کو کیسے پائیں گے۔ آواز آئی میرے نبی، کھانا تیار کرنا تیرا کام ہے اور پہچانا ہمارا مسئلہ ہے، تم اپنا کام سرانجام دو،

حسب ارشاد کھانا تیار کیا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کا ایک ٹکڑا قریب آیا حضرت ارمیاہ علیہ السلام بادل کے ٹکڑے پر کھانا لیکر سوار ہو گئے، بادل اڑتا ہوا حضرت دانیال علیہ السلام کے کنویں پر پہنچا، حضرت نے آواز دی، کنویں پر کون؟ جواب دیا تمہارے بھائی ارمیاہ ہیں، انہوں نے کہا کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے، وہ بولے ہاں حضرت دانیال پکار اٹھے، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَنْسَانَا مِنْ ذِكْرِهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنْ وَثَقَ بِهِ كَفَاهُ وَلَمْ يُكِلْهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ وَ الْحَمْدُ الَّذِي يُحَاذِي بِالْإِحْسَانِ إِحْسَانًا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُجْزِي بِالصَّبْرِ نَجَاةً وَ الْحَمْدُ الَّذِي يُكْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْكُرْبِ وَ الْحَمْدُ الَّذِي هُوَ رَجَاءُنَا حِينَ يَنْقَطِعُ الْحَيْلَ عَنَّا

اس ذات والابركات کی حمد و ثناء جس نے ہمیں یاد رکھا، اسی کے حمد و ثناء جو بھی کوئی اس پر یقین رکھتا ہے اسکی وہ کفالت فرماتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو احسان کے بدلے احسان فرماتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو صبر و استقامت پر نجات سے نوازتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو تکالیف کو کھول دیتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو صبر کو تکلیف کا مداوا کرتا ہے اسی کے لئے حمد و ثناء جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔

چنانچہ اسی صبر و استقامت کا نتیجہ تھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو اللہ

تعالیٰ نے سخت نصرت کی تکالیف سے نجات عطا فرمائی، (فائدہ) جو بھی کوئی مصیبت زدہ مذکورہ بالا دعا کو اپنا یومیہ وظیفہ بنالے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کی بلیات و مشکلات سے نجات مرحمت کریگا۔

## عقل مند کون؟:

عقل مند وہ شخص ہے جو چار چیزوں میں غفلت کا شکار نہ ہو۔ (1) ذکر منت (2) شکرِ نعمت (3) خدمت (4) خوفِ خاتمہ۔ یعنی احسان کا اظہار، نعمت پر شکر مخلوق خدا کی خدمت اور ایمان پر خاتمہ ہونے کی دعا کرنے والا عقل مند ہے!!

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو نعمت اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ثابت نہ ہو وہ مصیبت ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا مفہوم یہ ہے کہ جس نعمت کا بندہ شکر ادا نہ کر سکے وہ اس کے لئے قربت کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

## حکایت: زیادہ مانگنے پر شرم آتی ہے؟:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک صالح کو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف عبادت پایا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے اس ذات اقدس سے کچھ طلب بھی تو کرو، یہ کلمہ آپ نے تین بار اسے فرمایا تو اس نے جواباً کہا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمانی دولت سے سرفراز فرمایا اور پھر اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائی یہ دونوں نعمتیں اتنی عظیم ہیں کہ میں ان کا ہی شکر ادا نہیں کر سکتا، اس لئے کچھ اور مانگنے پر شرم آتی ہے!

## افضل ترین کون؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک دن سوال کیا، الہی مجھے اپنے اس بندے سے آگاہ فرما جو تیرے نزدیک افضل ترین ہو۔

ارشاد ہوا میرے کلیم۔ جو امتلاء و آزمائش میں صابر رہے، اور لوگوں کی تکلیف پر عفو و درگزر اختیار کرے اور اپنی ضرورت سے جو کچھ اس کے پاس زائد آئے میری رضا کے لئے لوگوں پر صرف کر دے، اور خرید و فروخت میں آسانی اور نرمی کو اپنائے۔

مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں افضل ترین عمل کے بارے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے تو بتایا گیا، ذکر اور شکر کرتے رہنا۔

### حکایت: حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمۃ کے اعمال؟:

حاکم بصرہ حضرت سلیمان درانی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمۃ کو خواب میں جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر دیکھا تو دریافت کیا تیرے ان بلند ترین مدارج کا کیا سبب ہے؟ وہ کہنے لگے کہ یہ تین باتوں پر عمل کا ثمرہ ہے (1) سورہ اخلاص کا وظیفہ (2) صبر اختیار کیا (3) شکر کو معمول بنایا۔

### محبوب ترین چار چیزیں؟:

علماء کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو چار چیزیں محبوب ہیں۔ اور ان چاروں کی قیمت میں چار چیزیں عطا ہوتی ہیں۔

1- اطاعت و فرمانبرداری کی قیمت جنت 2- توبہ کی قیمت مغفرت و بخشش  
3- دعائے بندہ کا ثمرہ اس کی قبولیت 4- شکر پر مزید نعمت اس کی قیمت ہے۔

### تین حرف ش، ک، ر؟:

(ش) سے، شاد کامی، (ک) سے، کام اس طرح سرانجام دینا جو سنت نبوی کا مظہر ہوں (ر) راضی بر رضائے الہی۔

نعمت پر ناشکری حصہ ابلیس ہے، اور صبر و استقامت کو ہاتھ سے چھوڑ دینا دنیا و آخرت کا نقصان ہے، کام کو خلوص نیت سے نہ کرنے کا انجام، ایمان کا ضائع کرنا ہے۔

## چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ کر سکتے ہیں:

1- اچھی مجلس کو خدمت سے 2- علم کو قلم سے یعنی لکھنے سے 3- ایمان کو پابندی نماز سے 4- نعمت کو شکر سے اس لئے کہ اچھے رفقاء کی خدمت نہ کرنا، علم کو قلم سے محفوظ نہ بنانا، ایمان کی حفاظت کے لئے نماز نہ پڑھنا اور نعمت پر شکر نہ کرنا ان تمام چیزوں کو ضائع کرنا ہے۔

اولیاء کرام تو فرماتے ہیں مصائب و آلام پر بھی شکر بجالانا چاہیے کیونکہ ممکن ہے جتنی بڑی مصیبت کا آنا تھا وہ نہ آئی ہو اور معمولی سی تکلیف سے وہ ٹل گئی ہو لہذا اس پر شکر ادا کیا جانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی آزمائش سے محفوظ رکھا، ہاں کفر اور معصیت پر شکر نہیں کرنا چاہیے۔

## حکایت: گردن کی بجائے ہاتھ کاٹنے پر صلح؟:

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی شکر گزار بندے کو ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیا، ان میں سے ایک ڈاکو بولا اس کی گردن مار دو، لیکن دوسرے نے مخالفت کرتے ہوئے زور دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو، یہ سنتے ہی وہ بندہ بولا، الحمد للہ، شکر ہے ڈاکو حیران ہوئے اور پوچھا تو ایسے نازک مرحلہ میں شکر کر رہا ہے سبب کیا ہے۔ وہ بولا اس لئے کہ گردن کاٹنے کی بجائے معاملہ ہاتھ کاٹنے پر آپہنچا ہے اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہ کروں کہ بڑی مصیبت ختم ہوئی۔

## حکایت: چور اور صاحب خانہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک نیکو کار کے گھر چور گھس آئے اور وہ تمام مال و اسباب



لے اڑے، جب گھر والوں نے اس سے ذکر کیا تو وہ شکر ادا کرنے لگا، کہ چور آیا اور سامان لے گیا اگر شیطان آجاتا تو خطرہ تھا کہ ایمان لے جاتا، سبحان اللہ!!

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

کوئی مصیبت ایسی نہیں جس سے بڑی نہ ہو، لہذا اپنے سے کم تر حال والے کو دیکھ کر شکر ادا کرنا چاہیے، کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کا گلی سے گزر ہوا کسی نے اس پر کوڑا کرکٹ پھینک دیا، وہ شکر ادا کرتے ہوئے کہنے لگا میں تو آگ کے قابل تھا۔ اللہ کا شکر ہے معاملہ مٹی تک ہی رہا۔

ہر مصیبت گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے، ایک رات کا مٹھا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے لہذا ہر ایک مسلمان کو ہر دم شکر ادا کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ معمولی سی تکلیف پر بے شمار گناہ مٹ جاتے ہیں۔

تکلیف تو روز ازل سے مقدر ہو چکی ہوتی ہے، جب آجاتی ہے تو اپنے انتظار کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

نکتہ:

اس سے پتہ چلا تکلیف از خود تکلیف میں اس وقت تک مبتلاء رہتی ہے جب تک اس کے پہنچنے کا وقت نہیں آجاتا جب آجاتی ہے تو اسے جو ازل سے انتظار کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ ختم ہوا کیونکہ مشہور ہے **الْإِنْتِظَارُ أَشَدُّ عَلَى الْمَوْتِ**، انتظار موت کی تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے، (تابلش قصوری)

حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک روز اپنے خچر سے گرے اور شکر ادا کرنے لگے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا یہ شکر کیسا؟ آپ نے فرمایا میری تقدیر میں جو تحریر ہے وہ پورا ہوا لہذا اس پر شکر ادا کر رہا ہوں۔

شکر ہر نعمت پر لازم ہے، مگر اس کی نعمتوں کا تو کوئی شمار نہیں **وَإِنْ تَعُدُّوا**

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُونَهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝ اللَّهُ كِي نِعْمَتٍ كَوْنِهَا شَرُّهُ  
نہیں کر سکتے بیشک انسان تو اپنے آپ پر ہی ظلم کرتا ہے اور بڑا ناشکر ہے۔

اب ہم پھر چلتے ہیں حدیث سابق کی طرف جس میں فرمایا گیا ہے لِسَانًا  
ذَا كِبْرَاهِ اللَّهُ تَعَالَى كَايَادُ كَرْنَا تَمَامِ عِبَادَاتِ كَا جَالَانَا هُوَ، وَهُوَ نَمَازٌ سَابِقٌ يَكُونُ  
ہے کیونکہ نماز کے بارے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ  
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۝ نَمَازٌ بَعْدَ حَيَاتِي أَوْ بَرَاءِي سَابِقَةٌ  
ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی سب سے بڑھ کر ہے۔

قرآن کریم کا پڑھنا افضل ترین عبادات میں سے ہے، کیونکہ قرآن کریم  
کلام خدا ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ سبھی اس کا ذکر ہے۔

روزہ شہوت نفسانیہ کو ختم کرنے والا ہے، اس لئے روزہ سے مقصود یہ ہے  
کہ خواہشات نفسانیہ کو مٹائیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لئے مخلص  
ترین ذاکر بن جائیں۔

حج سے بھی ذکر خدا ہی مقصود ہے۔ نیز ایمان کی بنیاد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ ۝ عین ذکر حق ہے، باقی تمام عبادات ذکر کی تقویت کا باعث  
ہیں۔

اے ایماندارو! تمہارے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ خود تمہارا ذکر فرماتا ہے۔  
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ، تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہر دم ذکر کرتے رہو، کیونکہ ذکر ہی ذریعہ نجات ہے،  
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے رہو  
نجات پاؤ گے۔ خوش نصیب ہر حال میں اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، حتیٰ کے  
لیٹے ہوئے بھی ذکر کرتے رہتے ہیں تو ان کی اس کیفیت کو پسندیدگی کی  
صورت عطا فرماتے ہوئے اعلان فرماتا ہے الَّذِينَ يَذْكُرُونَ قِيَامًا وَقُعُودًا

وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ، اور نبی کریم انہیں بشارت سے نوازتے ہیں طُوبَىٰ لِمَنْ مَاتَ وَ لِسَانُهُ رُطْبَةٌ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَىٰ، خوشخبری ہے ایسے شخص کے لئے کہ جب وہ فوت ہو رہا ہوتا ہے تو اس کی زبان ذکر الہی سے تر ہوتی ہے۔

ایک بار آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا تمہیں بہترین اعمال سے آگاہ کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اور مقبول ہیں وہ ایسے اعمال ہیں جو تمہارے درجات کو بلند کریں گے، بلکہ سونا چاندی خیرات کرنے اور کفار کے ساتھ جہاد سے بھی افضل ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ سنتے ہی گوش بر آواز ہوئے اور عرض کیا حضور ارشاد فرمائیے وہ کون سے اعمال ہیں۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندے کو میرا ذکر مانگنے سے روکے رکھے، اس کے لئے میرے ہاں تمام ساکلمین سے زیادہ انعام و کرام کے خزانے ہیں، یعنی میں بلا طلب اسے ہر چیز عطا فرمادیتا ہوں۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والا انسان اس طرح ہے جیسے مردوں میں زندہ یا خشک درختوں میں سرسبز و شاداب باغ، نیز کفار کے سامنے ڈٹ جانے والا مجاہد۔

## حسرتِ خاص؟:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنتیوں پر صرف ایسی گھڑی میں حسرت ہوگی جو ذکر الہی کے سوا گزری۔ اور کسی بھی چیز کی حسرت نہیں ہوگی۔

کثرتِ ذکر کے فوائد؟:

حدیث شریف میں ہے ذکر دل کے زنگ کو دور کر دیتا ہے۔ کثرت سے ذکر

کرنے والے کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اور اس کو قبر میں کیڑے (یعنی سانپ بچھو وغیرہ) کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ بختِ ذکر کرنے والے کے منہ سے بروز قیامت انوار کا ظہور ہوگا۔

سید عالم ﷺ سے دریافت کیا گیا کونسا عمل سب سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا ذکرِ خدا، آپ سے جہاد کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا جہادِ ذکرِ الہی کے قائم رکھنے کا سبب ہے۔ نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا نماز بھی ذکرِ خدا ہے۔ صحابہ کرام روزے کے بارے عرض گزار ہوئے تو فرمایا، پیٹ کا خالی رکھنا اس غرض سے ہونا چاہیے کہ اسے ذکرِ خداوندی سے پر کریں گے۔ اسی طرح حج کی اہمیت سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حج متملمہ ذکر ہے۔

مسلمانو! سبب انسانِ ذکرِ الہی میں مصروف ہوتا ہے تو یوں سمجھنا چاہیے کہ وہ نماز میں ہے، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا اَبَا ذَرٍّ اِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ، اے ابو ذر! جو تم اکیلے ہوتے ہو تو اپنی زبان کو ذکرِ خدا سے متحرک رکھو اس لئے کہ جب تک اپنے رب کے ذکر میں رہو گے نماز میں رہو گے۔

آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں اَلَا اِنْ اَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلٰى مَنْ اِنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ هَلِيْ! مجھے ایسے اجتماع میں بیٹھنا اس سے بہت زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے مغرب تک ذکرِ خدا کے لئے منعقد کیا گیا ہو، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی گریہ زاری؟:

حدیث شریف میں ہے جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے

تو تین سو سال تک گریہ زاری میں گزار دیئے۔ جب آپ سے پوچھا گیا اتنا کیوں روتے ہو تو فرمایا میرا رونا نہ بہشت کی حسرت میں ہے اور نہ دوزخ کے ڈر سے، بلکہ میرا رونا ان فرشتوں کی ملاقات کے لئے ہے جو عرش کے پاس ستر ہزار صفین باندھے تیرے ذکر میں محو ہیں، اور ان کے ذوق و شوق کا یہ عالم ہے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے با از بلند پکارتے ہیں وَمَنْ مِثْلُنَا وَأَنْتَ حَبِيبُنَا، ہماری مثل کون ہے الہی تو ہی ہمارا حبیب ہے اور تا قیام قیامت ان کا یہی وظیفہ ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو ارشاد ہوا، ذرا سر اٹھا، جب آپ نے اوپر دیکھا تو تمام حجاب دور ہو چکے تھے آپ نے انہیں ویسے ہی دیکھا تو اتنا سکون قرار میسر آیا کہ آپ سے گریہ زاری موقوف ہو گئی۔

## محافل ذکر؟:

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو روئے زمین میں محافل ذکر کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور جب ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو ذکر الہی میں مصروف ہوں تو ان کے قریب آجاتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بنا لیتے ہیں جب محفل ذکر کا اختتام ہوتا ہے فرشتے آسمان کی طرف واپس لوٹ جاتے ہیں، ان سے پوچھا جاتا ہے تم کہاں رہے ہو وہ عرض کرتے ہیں الہی! ہم تیرے ان بندوں کے پاس رہے جو تیرے ذکر میں مشغول تھے اللہ تعالیٰ پھر پوچھتا ہے ذکر کرنے والوں کے مقاصد کیا تھے وہ کہتے ہیں وہ تیری گرفت سے ڈرتے تھے حکم ہوتا ہے ہم نے انہیں دوزخ سے آزاد کر دیا، فرشتے پھر عرض کرتے ہیں، ذاکرین جنت کی تمنا رکھتے تھے، فرمایا ہم نے انہیں جنت سے سرفراز کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں الہی! ان میں سے ایک ایسا بھی آدمی تھا جو ذکر کر ہی نہیں رہا تھا فقط ان ذاکرین کے ہاں بیٹھا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھنے والا بد نخت نہیں ہوتا، ہم نے اسے بھی اپنی

خمش سے نواز دیا۔

حدیث شریف میں ہے اِذْهَبُوا الطَّعَامَ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَنَامُوا عَلَيْهِ فَقَسَتْ قُلُوبُكُمْ، اپنے کھانے پینے کو ذکرِ الہی کے ساتھ ہضم کرو، نیز کھانا کھانے کے بعد سویانہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور حلاوت ذکر سے محروم رہو گے۔

## اقسام ذکر؟:

ذکر کی چار قسمیں ہیں۔

- 1- زبان سے ذکر دل سے غافل، یہ نہایت ضعیف ترین ذکر ہے۔ مگر اثر سے خالی نہیں اس لئے کہ غافل زبان سے ہزار درجے یہ زبان افضل ہے۔
- 2- دل سے ذکر ہو مگر دل میں مضبوطی نہ پکڑے یعنی مجبوراً ذکر کرے۔
- 3- دل سے ذکر ہو اور ایسے ہو کہ دل میں کسی اور کا خیال تک نہ آنے پائے یہ افضل ترین ذکر ہے۔
- 4- ذکرِ ذاکر کے دل پر غالب ہو ایسے کہ ذاکر اور مذکور میں کوئی دوری نہ رہے ذاکر مذکور میں ایسے محو ہو جائے کہ اگر کسی وقت ذکر کرنا بھول جائے تو قلب اسی طرح ذکر میں متحرک رہے۔ صاحبانِ طریقت کے نزدیک یہ مقام فنا ہے۔ اور یہی حقیقی ذکر ہے۔

ذکر کی دو اور قسمیں بھی ہیں۔ 1- باآواز بلند ذکر کرنا 2- آہستہ ذکر کرنا۔

بعض علماء کرام ذکرِ خفی کو ذکرِ جلی پر فضیلت دیتے ہیں اور بعض اس کے برعکس فرماتے ہیں، تاہم ذکر ہر دو طرح جائز ہے۔ البتہ فضیلت میں اختلاف ہے۔ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کی تفسیر کے تحت تفسیر تور پستی میں ہے اپنے اعلیٰ و برتر پروردگار کے لئے باآواز بلند ذکر کرو۔ شرح البقع میں

ہے کہ باواز بلند ذکر کرنا جائز ہے اور اسے روکنے والا سزا کا حق دار ہے۔  
 بستان نوری میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی معیت  
 میں باواز بلند ذکر کلمہ و تسبیح و تہلیل فرمایا کرتے تھے۔

## باواز بلند ذکر کرنا؟:

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ه  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الشُّعْرُ الْحَسَنُ ه  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.  
 نبی کریم ﷺ نماز کی ادائیگی کے بعد باواز بلند ذکر فرمایا کرتے تھے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

جامع الفتاویٰ میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن یوسف علیہم الرحمۃ ذوالحجۃ  
 المبارک کے پہلے دس دن گلی کوچوں میں باواز بلند گھوم گھوم کر ذکر کرتے  
 رہتے تھے۔

تفسیر کبیر میں ہے جب انسان اپنے لبا و اجداد کے کارناموں کا اظہار باواز بلند  
 کرتا رہتا ہے اور خوش ہوتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باواز  
 بلند نہ کریں۔

لطائف قشیری میں اس آیت کریمہ کے ضمن میں لکھا ہے اذْعُوا رَبَّكُمْ  
 تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً (اپنے رب کو باواز بلند اور آہستہ پکارتے رہو) تضرع کا معنی علا  
 نیہ اور خفیہ کا معنی آہستہ بتایا گیا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ، بیشک اللہ  
 تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، یعنی جو لوگ ذکر کرنے والوں

کو اچھا نہیں سمجھتے اور ان کے لئے بد دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
بیشک ایسے حد سے بڑھنے والے مجھے پسند نہیں۔

تفسیر زاہدی میں ہے فَإِذَا كُنْتُمْ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقَعُودًا  
وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ کے متعلق لکھا ہے جب تم نماز ادا کر لیا کرو تو کھڑے، بیٹھے  
اور لیٹے ہوئے ہر حال میں ”رات ہو یا دن“ حضورؐ ہو یا سفر، صحرا ہو یا دریا  
امیری ہو یا فقیری، اللہ تعالیٰ کے ذکر کو کرتے رہو آہستہ کر دیا باواز بلند،  
بہر حال مصروف ذکر رہو۔

تفسیر در منشور میں ہے۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ يَا هُم تیری حمد و ثنا باواز بلند  
کرتے رہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی سحر تیرے ذکر کی طرف راغب  
ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا، چلا چلا کر ذکر کرنے سے آہستہ ذکر کرنا افضل ہے (یعنی قابل  
برداشت حد تک آواز نکالیں جو دلوں کو مانوس ہو)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آہستہ ذکر کرنے سے میرا دل پریشان  
رہتا ہے اس لئے کہ دوسروں کی باتوں سے خیال ہٹ جاتا ہے آپ نے فرمایا  
رَفَعُ الصَّوْتِ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ اپنے رب کا بلند آواز سے ذکر کیا کرو۔  
باواز بلند ذکر کرنے کو تسبیح کہتے ہیں۔

## آداب ذکر؟:

ذیل میں ذکر کرنے کے آداب درج کئے جاتے ہیں۔ ذکر کرنے والے کو

چاہیے کہ پیٹ بھر کر نہ کھائے، عمدہ اور پاکیزہ جگہ میں جا کر ذکر کرے، بیٹھے آنکھ قلب پر



اور قلب خیالات فاسدہ سے پاک کرے، (رزق حلال، صدقِ مقال سے قبولیت لازمی ہے)

اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کے حدود و قیود قائم فرمائے ہیں سوا ذکر کے، بناء علیہ مسلمانوں پر جہاں تک ممکن ہو ہر حالت میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا**۔ ایمان والو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

### نکتہ:

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو خاص کر مخاطب فرمایا اس لئے کہ کفار اور منافق اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے، کیونکہ یاد کرنا تو دوستوں کا شیوہ ہوتا ہے کافر اور منافق اللہ تعالیٰ کے دوست ہی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ **إِنَّ الْكَافِرِينَ لَأَمْلَأُ لَهَا مَوَلَى لَهُمْ**، کافروں کا کوئی دوست نہیں، مگر ایمانداروں کے بارے میں **عَلَى الْإِعْلَانِ فَرَمَادِيَ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا**! اللہ ایمانداروں کا دوست ہے۔

### محبت کی نشانی؟:

حدیث شریف میں ہے **مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ** جو محبوب ہوتا ہے اسے اکثر یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اسے بخترت یاد کرو بلکہ یوں تحریریں **دَلَائِي فَادْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ** تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

### نکتہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اس کے بندے غافل نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل نہ فرماتا۔

کثیرا کا مفہوم یہ ہے کہ چلتے پھرتے، کھڑے بیٹھتے، شہر میں جنگل میں ہر وقت ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔

## مینڈک سے بدتر:

حدیث شریف میں ہے لَا تَقْتُلُوا لِضِفَادٍ فَإِنَّهُ يَكْثُرُ التَّسْبِيحَ مِينْدَكَ كُو  
نہ مارو اس لئے کہ وہ بچھرت تبیح کرتا رہتا ہے، (جو انسان ہو کر ذکر نہ کرے وہ تو  
مینڈک سے بھی بدتر ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا  
مینڈک کی تبیح کیا ہے، فرمایا وہ یہ تبیح کرتا ہے سُبْحَانَ الْمَعْبُودِ فِي يُسْبِحُ الْبِحَارَ،  
حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل میں؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بار جنگل میں ذکر خدا کر رہے تھے کہ خیال پیدا  
ہوا اس مقام پر میرے علاوہ کوئی اور اللہ کا ذکر نہیں کر رہا ہوگا۔ معاً اللہ تعالیٰ نے  
درندوں و پرندوں کو حکم دیا میرے ذکر کو بلند آواز سے کریں، پھر کیا تھا جنگل مخلوقات  
کے ذکر سے گونج اٹھایہ منظر دیکھتے ہی نادم ہو کر سجدے میں گر پڑے۔  
اسی طرح ایک دن آپ نے کہا الہی، کیا تیرا زمین کے اندر بھی ذکر جاری  
ہے؟ فرمایا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْأَرْضَ، زمین پر عصا ماریں، جب عصا لگایا تو زمین  
پھٹ گئی اور ایک سیاہ رنگ کا پتھر ظاہر ہوا، اس پر عصا مارا تو وہ پتھر شق ہو گیا جس  
سے ایک سبز رنگ کا جانور نکلا جو ذکر الہی کر رہا تھا، آپ نے فرمایا تجھے کتنا عرصہ ہوا ذکر  
کرتے اس نے عرض کیا تین صد سال، تیرا کام کیا ہے اور تو کھانا وغیرہ بھی کھاتا ہے؟  
اس نے کہا کلیم اللہ علیہ السلام! ذکر خدا سے بڑھ کر اور کونسا کام ہو سکتا ہے، تاہم  
میں نے اس خوف سے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے کہیں کھانے پینے کے دوران موت نہ  
آجائے یہ کہتے ہی وہ جانور غائب ہو گیا۔

## مقام صبر؟:

وَبَدْنَا فِي الْبَلَاءِ صَابِرًا. مصائب پر صبر کرنے والا بدن مذکورہ حدیث کا یہ حصہ آخری ہے لہذا اس کی تشریح کی جاتی ہے۔ صبر کا مقام بہت بلند ہے، ایمانداروں پر صبر کرنا بھی لازمی امر ہے، صبر دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، سلام تم پر اس لئے کہ تم نے صبر کیا، پس عمدہ گھر ہے تمہارے لئے آخرت میں،

مزید فرمایا جا رہا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا أَوْ صَابِرُوا، اے ایمان والو تم خود صابر بنو اور صبر کی تبلیغ کرو، لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ تاکہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ، صبر و صلوة سے مدد حاصل کرو۔ بیشک صابرین اللہ تعالیٰ کی معیت میں ہیں، توبہ صبر و شکر کے بغیر قابل قبول نہیں جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صبر کی اہمیت کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا صبر نصف ایمان ہے، مقام صبر کا اس بات سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ستر بار صبر کا ذکر فرمایا۔ اور عمدہ صبر کرنے پر اعلیٰ جزا کا وعدہ فرمایا ہے۔

## امام کو صابر ہونا چاہیے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا، ہم نے صبر کرنے والوں کو امام بنایا جو رہنمائی کرتے ہیں، نیز فرمایا إِنَّمَا يُوقِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ بیشک صبر کرنے والوں کو بلا حساب اجر دیا جائے گا۔

## صابرین پر درود اور رحمت؟:

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں پر صلوة اور رحمت بھیجتا ہے اور یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔

## خزانہ جنت:

صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ نیز فرمایا اگر صبر کو بشکل

انسان بنا دیا جاتا تو بہت ہی کریم ہوتا، اللہ تعالیٰ صابرین سے محبت کرتا ہے،

حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا گیا میرے ذاتی و صفاتی صفات کے مظہر بنو

اور میری ایک اہم صفت صبر بھی ہے، حدیث شریف میں ہے مَا رَزَقَ الْعَبْدَ شَيْئًا

أَوْسَعُ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ، صبر سے زیادہ کوئی رزق وسعت نہیں رکھتا جسے صبر کی نعمت

سے نوازا گیا وہ ہر تکلیف سے محفوظ ہوا کیونکہ صابر کو تکلیف کی حس سے کوئی سروکار

نہیں۔

حدیث شریف میں ہے الْإِيمَانُ بِالْحَيَاءِ وَالصَّبْرِ إِيْمَانٌ حَيَاءٌ أَوْ صَبْرٌ

قَائِمٌ رَهْتًا هِيَ۔

حدیث شریف میں ہے مَا تَجَرَّعُ عَبْدًا جُرْعَتَيْنِ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى

مِنْ جُرْعَةِ الصَّبْرِ عَلَى مَعْصِيَةِ مُحَرَّمَةٍ رَدَّهَا لَصَبْرٍ وَ جُرْعَةٍ وَ غِيْظٍ

رَدَّهَا بِحِلْمٍ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو گھونٹ بہت محبوب ہیں۔ صبر کا اور غصے کو پینے

کا، جب اسے حرام کاری کا موقع ملے اس پر صبر کرے اور جب غصہ آئے تو

پی جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا، جب تک تم صبر نہیں

کرو گے فلاح نہیں پاؤ گے۔

## ایمان کے نشان؟:

نبی کریم ﷺ نے ایک دن گروہ انصار سے پوچھا کیا تم ایمان رکھتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تمہارے ایمان کے نشان کون سے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہم جب نعمت پاتے ہیں تو شکر کرتے ہیں اور جب تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتے ہیں بلکہ امر ربی پر خوش ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اَنْتُمْ الْمُؤْمِنُونَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ، رب کعبہ کی قسم تم سبھی مومن ہو۔

## صبر اور ایمان:

صبر کا ایمان سے ایسے ہی تعلق ہے جیسے سر کا جسم کے ساتھ جب ایماندار کے دل سے صبر ختم ہو جاتا ہے تو اس کا ایمان بھی نکل جاتا ہے جیسے سر کٹ جائے تو جسم بیکار ہو جاتا ہے الصَّبْرُ بِالْإِيْمَانِ كَالرَّأْسِ بِالْجَسَدِ إِذَا ذَهَبَ الْإِيْمَانُ ذَهَبَ الصَّبْرُ كَمَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## حکایت: اور اس کا بیٹا فوت ہو گیا؟:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ کسی قبیلہ میں تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا، وہاں ایک انصاری عورت نے اپنے قریب المرگ بچے کی آپ کو اطلاع دی آپ اس کے ہاں پہنچے بچے کو اپنی گود میں اٹھایا ہی تھا کہ وہ فوت ہو گیا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور بچے کی ماں سے فرمایا إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ عِبَادَهُ وَلَهُ مَا بَقِيَ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي فَإِنَّمَا الصَّبْرُ

فِي أَوَّلِ الصَّدَمَةِ. اللّٰهُ تَعَالَىٰ نَے اِپنَے ہندوں سے اپنی امانت واپس لے لی اور جو کچھ ہے وہ اسی کے لئے ہے اور ہر ایک کا وقت مقرر ہے۔ پس تو صبر اور اجر طلب کر۔ کیونکہ صبر پہلا غم ہے۔

❏ اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکی زوجہ محترمہ کے صبر کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا، ابو طلحہ کی زوجہ نے اپنے خاوند کی گھر آنے پر ہر طرح خدمت انجام دی اور دریافت کیا امانت کا کیا حکم ہے اگر مالک اپنی امانت طلب کر لے تو کیا کیا جائے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امانت نگہاظت مالک کو واپس کر دینا چاہیے۔ اس پر زوجہ محترمہ نے کہا میرے سر تاج اللہ تعالیٰ نے جو امانت بیٹے کی رت میں دی تھی آج اس نے واپس لے لی ہے۔ لہذا میں نے صبر کیا تم بھی صبر اختیار کرو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی حیران ہو کر پڑھنے لگے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ، ادھر حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان دونوں کے صبر کا عظیم واقعہ بیان کیا، اسی اثناء میں حضرت ابو طلحہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا لَقَدْ عَجَبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعَتِكُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا وَفِي نَاحِيَتِهِ بَيْتِكُمَا، اللّٰهُ تعالیٰ نے تمہارے اس عمل پر تعجب فرمایا ہے، اللّٰهُ تعالیٰ تم دونوں کو برکات سے نوازے، اور تمہاری شب گزاری اور تمہارے صبر پر بہتر اجر عطا فرمائے،

چنانچہ آپ کی اس دعا سے اللّٰهُ تعالیٰ نے انہیں نعم البدل کے طور پر ایک فرزند عطا فرمایا جس کا نام عبد اللّٰہ رکھا گیا، انہوں نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔

حقیقت صبر؟:

حقیقت صبر یہ ہے کہ بندہ اپنے مال، اولاد، اور اپنے آپ کو امانت سمجھے اور ان میں سے کسی بھی چیز کے ضائع ہو جانے پر جزع فزع نہ کرے۔

اقسام صبر؟:

صبر کی کئی قسمیں ہیں، طاعت پر صبر یعنی عبادت کو اس کے جملہ لوازمات کے ساتھ ادا کرنا اور ریاکاری و نمائش سے بچنا، گناہ پر صبر یعنی کسی نے تکلیف دی اس سے بدلہ نہ لینا، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ صَبِرْ كَرُوْا سِوَا كُفْرٍ بَعْتُمْ هُنَّ اِذَا هُنَّ اِذَا هُنَّ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، ان کی تکالیف کو بھول جاؤ اور اللہ پر توکل کرو، یہ صبر خصوصی طور پر صدیقوں کا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اللہی جو مصائب پر صبر کرے اس کی جزا کیا ہے ارشاد ہوا میں اسے خلعت ایمان سے نواز دوں گا اور کبھی بھی اس کی دولت ایمان ضائع نہیں کرونگا۔

حدیث شریف میں ہے، جسے میں ابتلاؤ آزمائش میں ایسے مبتلاء کروں کہ اسے اور اس کے بچے مصائب و آلام سے دوچار ہوں اور پھر بھی وہ صبر کو مضبوطی سے تھامے رکھے تو روز قیامت حساب لیتے ہوئے مجھے شرم آئے گی یعنی اسے بلا حساب و کتاب جنت عطا کر دوں گا۔

## جلسہ 10

## تکبر اور بدگمانی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ  
الْمُؤْمِنُ لَا يُنَجِّي مِنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَتْرُكَ أَرْبَعًا الْكِبْرُ وَالْغَيْبَةُ وَالْحَسَدُ  
وَسَوْءُ الظَّنِّ بِاللَّهِ،

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن جب تک ان چار باتوں سے نہیں بچے گا عذاب سے چھٹکارا نہیں پاسکے گا۔ تکبر، غیبت، حسد اور بدگمانی۔

حدیث شریف کے راوی و پیکر شجاعت، شیر مرداں ہیں جن کے اوصاف نبی کریم ﷺ نے از خود بیان فرمائے اور یوں اعلان فرمایا خالد بن ولید سیفٌ مِنْ سِیُوفِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، حضرت خالد بن ولید زمین میں اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔

حدیث شریف میں کلمۃ المؤمن ارشاد ہوا۔ مومن اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات و احکام پر سر تسلیم خم کرے اور جملہ شرائط اسلام پر ایمان لائے، یہ عمومی تعریف ہے لیکن ایمان لانے کے بعد جو گناہ سے کنارہ کشی کرے اس کے لئے بھی فرمایا مَنْ اجْتَنَّبَ الْمَعَاصِيَ وَهُوَ شَخْصٌ اِيْمَانِدَارٌ هُوَ جَوْ كُنَاهُ مِنْ نَفَرْتٍ اِخْتِيَارٌ كَرَّهٍ۔ نیز آپ نے مزید فرمایا مَنْ لَمْ يَكِلْ لِسَانَهُ مِنْ ذِكْرِ



المؤمن اور وہ شخص بھی مومن ہے جس کی زبان ذکر خدا سے تر رہے، ہمد نہ ہو، اس جگہ المؤمن سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات ہے۔

## حکایت: حضرت امام اعظم کا ایمان اور زید یہودی کی تحسین؟:

بغداد شریف میں زید نامی یہودی بیمار ہو گیا، حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کیا ہی اچھا ہو کہ زید ایمان لے آئے کیونکہ وہ بہت بڑا سخی ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کچھ لوگ اس کے پاس جائیں اور اسلام کی ترغیب دلائیں، چنانچہ چند آدمی گئے انہوں نے جنت کی محبت دلائی اور دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور کہا تم نے آج تک جتنی خیرات دی ہے اسلام لانے کے باعث وہ ضائع نہیں ہو گی وہ لوگوں کی باتیں سنتا رہا، آخر یوں کہنے لگا، کیا ہی اچھا ہو کہ آپ چلے جائیں اور مجھے پریشان نہ کریں، اس لئے کہ اگر اسلام اس کا نام ہے جو ابو حنیفہ نے اختیار کیا ہے تو وہ میری طاقت سے بلند تر ہے، اور اگر اسلام ان باتوں کا نام ہے جو تم میں پائی جاتی ہیں تو ایسے اسلام اختیار کرنے سے مجھے شرم آتی ہے، وہ لوگ یہ سنتے ہی رونے لگے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا کہہ سنایا، آپ نے فرمایا اس میں تو معرفت کی خوشبو پائی جاتی ہے، آپ خود تشریف لے گئے جیسے ہی اس کی نظر آپ پر بڑی باوزر بلند پکارا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

مسلمانوں یقین کر لو سخاوت باعث ہدایت و رحمت ہے، اور اولیاء اللہ کے ساتھ وابستگی باعث نجات ہے، نیز اسلام ایسا اختیار کرو کہ غیر مسلم طعنہ زنی نہ کریں۔

## عذاب دنیا اور عذاب آخرت میں فرق؟:

حدیث شریف کا یہ جملہ لاینجبی مِنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ عَذَابُ الْهِی سے نجات نہیں پائیں۔ اس سے آخرت کا عذاب ہے کیونکہ نہ دنیا کو بقاء ہے اور نہ ہی اس میں

مصائب و آلام کو دوام ہے۔ آخرت کا عذاب اتنا شدید ہوگا کہ دوزخی بھاگنے کی کوشش کریں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا** ہ دوزخی ارادہ کریں گے کہ وہ کسی طرح وہاں سے نکل کھڑے ہوں مگر انہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔

آگے حدیث کا کلمہ ہے **حَتَّى يَتْرُكَ أَرْبَعًا** یعنی اے ایماندارو اگر تم عذاب آخرت سے نجات چاہتے ہو تو چار باتوں کو ترک کر دو، یعنی، تکبر، غیبت، حسد اور بدگمانی، کبریائی کا مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے، اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ** اللہ تعالیٰ ہر متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور ہر متکبر، سرکش ناکام و نامراد ہے، حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ ہر متکبر کو ذلیل کر دیتا ہے متکبر اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ امت کو یوں تعلیم دو انہی **عُدْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ** **بِیَوْمِ الْحِسَابِ** میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے اور تمہارے رب سے ہر تکبر کرنے والے سے جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔

## حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کی پرواز:

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دو لاکھ انسان اور دو لاکھ جن جمع فرمائے اور اپنے تخت پر سوار ہونے کا حکم دیا۔ آپ کے اشارے پر تخت فضا میں پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ آپ آسمان کے قریب پہنچ گئے اور فرشتوں کی تسبیح و تحمید کی آوازیں سنائی دینے لگیں، اسی اثناء میں آپ نے ایک آواز سنی اے سلیمان اگر تیرے دل میں ذرا برابر بھی تکبر ہوتا تو تمہارا تخت زمین میں دھنسا دیا جاتا اس سے قبل کہ تم اس پر سوار ہو کر فضاؤں کا معائنہ کرتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا غرور اور تکبر ایسا سخت ترین جرم ہے کہ

اس کے ارتکاب کے بعد کوئی بھی عبادت فائدہ نہیں دیتی،

## متواضع اور متکبر کی گفتگو؟:

ایک متواضع شخص نے ایک متکبر کو بڑے متکبرانہ انداز میں چلتے دیکھا تو کہا اے خدا کے بندے اس طرح چلنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، وہ بولا تو مجھے نہیں جانتا کہ میں کون ہوں؟ بزرگ بولے میں تجھے خوب جانتا ہوں تو کون ہے۔ سن! پہلے تو گندہ پانی تھا، آخر میں تو مُردہ ہے اور اس وقت تو نے اپنے پیٹ کو غلاظت سے بھرا ہوا ہے، کیا اسی پر تو غرور کرتا ہوا اترتا ہے؟

## حکایت: زاہد اور بدکار؟:

بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک زاہد کسی پہاڑ پر مصروف عبادت تھا، بادل اس پر سایہ کرتا، اتفاقاً ایک بدکار اس کی زیارت کے لئے اس کے ہاں پہنچا اور اس کے قریب بیٹھ گیا، زاہد نے اپنے قریب بدکار کو بیٹھے دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا میں زاہد اور یہ بدکار، میرے پاس اسے بیٹھنے کی جرأت کیسے ہوئی، بولا مجھ سے دور بیٹھو، وہ پچار اور ہٹ گیا، اس وقت کے نبی کی طرف وحی آئی کہ ان دونوں کو جا کر کہہ دیں کہ جو زاہد ہے وہ غرور و تکبر سے باعثِ جہنمی ہو اور جو بدکار ہے وہ اپنے نیک اعتقاد کے باعث بخشا گیا۔ نسب اور خاندانی وجاہت کے باعث غرور کرنا، دوسروں کو کم ذات جاننا حسن و جمال اور جوانی پر تکبر کرنا، اور کالے اور کم صورت کو حقیر جاننا مال و دولت پر تکبر کرنا، اور غرباء و مساکین اور محتاجوں کو جھڑکنا جسمانی طاقت کے گھمنڈ میں کمزور اور نحیف کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانا اولاد کے باعث غرور اور تکبر سے بے اولادوں کو نا مناسب الفاظ سے عار دلانا ایسی دیگر بُری حرکات جن سے تکبر اور غرور کی بدبو آتی ہو اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں وہ تو ارشاد فرماتا ہے۔ یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ

آتى الله بقلب سليم. قیامت کے دن مال و اولاد کچھ فائدہ مند ثابت نہیں ہو گی مگر نفع تو وہی اٹھائے گا جو اپنے پاس قلب سلیم لئے حاضر ہوا۔

## غرور کسے کرنا چاہیے؟:

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے کسی نے سوال کیا غرور کسے کرنا چاہیے۔ فرمایا جس کے دونوں پاؤں جنت میں ہوں۔

📖 علماء کرام فرماتے ہیں تکبر کی جب شامت پڑتی ہے تو وہ متکبر کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔

## تکبر اور غیبت میں کیا فرق ہے؟:

مذکورہ بالا حدیث میں تکبر کے بعد الغیبة کا کلمہ آیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ تکبر دل کا فعل ہے اور غیبت، چغلی خوری زبان کا عمل ہے۔ اس کا وبال حد سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے اِيْحِبُّ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا. کیا تم میں سے کوئی مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ یعنی غیبت کرنا ایسا برا عمل ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

## زنا اور غیبت میں فرق؟:

حدیث شرف میں ہے اِيَّاكُمْ وَالْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزَّوْنِ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَزْنِيْ فَتَابَ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يَغْفِرُ هَالِكًا حَتّٰى لَغَفَرَ هَالِكًا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم غیبت سے چو کیونکہ یہ زنا سے بھی زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ زانی کی توبہ قبول ہے مگر ٹھپت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک وہ شخص اسے معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی تھی،

## خصوصی تعلیم کی درخواست:

حضرت سلیمان بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی، مجھے ایسی باتیں تعلیم فرمائیے جو میرے لئے ہمیشہ فائدہ مند ہو آپ نے فرمایا کسی بھی نیک کام کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ مسئلے سے کسی پیاسے کو پانی ہی پلایا جائے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤ اور ان کی کبھی بھی غیبت نہ کرو!

## حکایت: نماز اور روزہ قضا کرو!:

بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی مسجد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک محنت آیا، اور چلا گیا، انہوں نے کہا اس کی آواز بدستور پہلے کی طرح قائم ہے، پھر مسجد میں آئے اور نماز ادا کی بعد ازاں حضرت عطاء علیہ الرحمۃ سے ملے اور واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا تم دونوں توبہ کرو، نماز لوٹاؤ اور روزہ کی قضا کرو، کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

## غیبت کیا ہے؟:

غیبت ایسی باتیں ہیں جن کے سننے سے کراہت محسوس ہو، غیبت زبان، ہاتھ اور آنکھ کے اشاروں سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پہلے لوگوں میں غیبت کم تھی، جس طرح زبان سے غیبت حرام ہے اسی طرح دل سے بھی حرام ہے، بلا دیکھے سنے کسی سے بدگمانی رکھنا حرام ہے، سوا قول فاسق کے!! غیبت سے بچنے کا ایک ہی نسخہ ہے کہ وہ یقین کر لے کہ غیبت نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو،

## غیبت کہاں جائز ہے؟:

غیبت چھ مقام پر جائز ہے۔

1- حکام بالا سے ظالم افسر کی شکایت کرنا،

- 2- فساد کو مٹانے والے سے فساد یوں کی اطلاع دینا۔
- 3- مفتی وقت سے کسی بُرے کے بارے فتویٰ پوچھتے وقت اس کا نام لکھنا!
- 4- مال کی خرید و فروخت کے وقت مالی عیب کا اظہار کرنا۔
- 5- بیماری کے بارے حکیم کو بیمار کی بابت بتانا۔
- 6- اعلانیہ زنا وغیرہ جرائم کے مرتکب کا بر ملا اظہار کرنا تاکہ دوسرے لوگ اس کے فتنہ سے محفوظ ہوں۔

### غیبت اور بد گمانی:

غیبت کا ذکر بد گمانی، بد ظنی ہے۔ اور بد گمانی کسی کے حالات کی چھان بین سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ**۔ ایمان والو! بد گمانی سے بچو کیونکہ بعض بد گمانیاں یقیناً گناہ ہیں۔

الحسد؟:

اول الذکر حدیث شریف میں کلمہ الحسد کا ذکر ہوا، یعنی جب تک مؤمن حسد کو نہیں چھوڑے گا عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا **وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ**، مجھ سے پناہ طلب کرو حاسد کے حسد سے،

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا میں دوزخ سے بہت ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا **الْحَسَدُ النَّاسُ تَكُنْ أَمْنًا**، لوگوں سے حسد نہ کرو تو دوزخ سے بے خوف ہو جاؤ گے۔

الْحَسَدُ تَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ حَسَدُ نِيكِيٍّ كَوَالِيَةٍ كَمَا جَاتَا هَيْ جَيْسِ آكُلُ لَكْرِيٍّ كَو۔

عرش عظیم اور ایک شخص:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو سایہ عرش

میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! اسے یہ مرتبہ کیسے عطا ہوا۔ آواز آئی اس نے حسد، والدین کی حکم عدولی اور کبھی غیبت نہیں کی۔

## چھ طاقتور دوزخی؟:

حدیث شریف میں ہے۔ چھ قسم کے وہ اشخاص ہونگے جو دوزخ میں جائیں گے۔

- 1- ظالم حکمران اور افسران اپنے ظالمانہ رویہ کے باعث۔
- 2- ایسے عربی لوگ جو بلا جواز غیض و غضب میں رہتے ہیں۔
- 3- متکبر امراء، جو امارت کے غرور میں بدست رہتے ہیں۔
- 4- تاجر جو اپنے تجارتی مال میں مکس و ملاوٹ کرتے ہیں۔
- 5- بد طینت گنوار، اپنی جاہلانہ عادات کے باعث۔
- 6- اور علماء جو اپنے علم کے باعث حسد و غرور میں مبتلا ہوں۔

## سورۃ فاتحہ کی برکت؟:

نبی کریم ﷺ ایک جگہ جلوہ فرماتے تھے کہ آپ کے سامنے کفار کے سات قافلے گزرے جو مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے آپ کے دل میں آیا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ مال و اسباب مسلمانوں کو عطا ہوتا تو وہ سکون و اطمینان سے مصروف عبادت ہوتے، معاً حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ فاتحہ لئے نازل ہوئے اور کہا اس سورۃ کی سات آیتیں ہیں آپ کا جو امتی اسے پڑھے گا اسے سات قافلوں کے مال و دولت کی مقدار سخاوت کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

## حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کا حواری:

بیان کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک فوت ہو گیا، تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کی روح کا استقبال کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس اعزاز و اکرام کا سبب پوچھا تو بتایا گیا یہ شخص اپنے دل میں کینہ نہیں رکھتا

تھا، سخی تھا، لالچی نہیں تھا اور حسد سے ہمیشہ دور رہا۔

## حاسدین اور مقام خاص:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دوزخ میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے جسے حاسدین کے لئے مخصوص کیا گیا جس میں ان کے لئے دوسروں کی بہ نسبت زیادہ عذاب ہوگا۔

## نعمت دنیا سے کیا فائدہ؟:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا والوں پر حسد نہیں کرتا اس لئے کہ اگر وہ جنتی ہیں تو اس نعمت کے مقابل دنیا اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اور اگر وہ دوزخی ہیں تو اسے دنیوی نعمتوں سے کیا فائدہ!

## حسد کیا ہے؟:

کسی کے اعزاز و اکرام، مال و نعمت، شان و شوکت کو ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے اپنی کے زوال کا طالب رہنا۔ مگر ایمان دار کی بابت ارشاد ہو۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَحَبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ بِنَفْسِهِ. تم میں اس وقت تک کوئی کامل ایماندار نہیں ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ از خود پسند کرتا ہے۔

حسد کا علاج یہ ہے کہ وہ یقین رکھے کہ حسد دین و دنیا کی بربادی کا باعث ہے حاسد دنیا میں غم و آلام سے نجات نہیں پاسکتا اور آخرت میں اس کی نیکیاں جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ رہنے والا انسان شیطان ہے۔

## بدظنی و بدگمانی؟:

حدیث مذکورہ کا یہ حصہ وَسَوْءُ الظَّنِّ بِأَنَّهُ، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھتا ہے۔ بدگمانی دو قسم پر ہے۔ 1- اللہ تعالیٰ سے 2- اس کے بندوں سے، بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ اللہ کے بندوں سے بدگمانی کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے کہ بندوں کو جو کچھ عطا ہوا وہ تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اب اس کی بدگمانی من وجہ اللہ تعالیٰ



ہی سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں پر کرم کیوں فرمایا! اس لئے یہ بدگمانی اسے کفر میں لے جاتی ہے۔

## گمانِ الہی؟:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي فَيُظَنُّ بِي مَا يَشَاءُ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں لہذا وہ جیسے چاہے میرے ساتھ گمان رکھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ایک بیمار کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تو اپنے اللہ سے کیسا گمان رکھتا ہے کہنے لگا رحمت و مغفرت کا! آپ نے فرمایا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ بِظَنِّكَ الْحَسَنِ تو اپنے اچھے گمان کے باعث جنت میں داخل ہو گیا۔

## حکایت: حضرت حسن بصری اور رحمت خداوندی!:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ وصال فرما ہوئے تو کسی ولی اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا، کہنے لگے جب میری روح کو فرشتے بارگاہ الہی میں لے گئے تو ارشاد ہوا۔ اگر مجھے تمہارے سفید بالوں سے شرم نہ آتی تو تجھے دوزخ میں ڈال دیتا بتاؤ تم اس قدر کیوں روتے رہتے تھے کیا تم میری رحمت سے مایوس تھے؟

حدیث شریف میں ہے ظَنُّوا الْمُؤْمِنِينَ حَسَنًا اِيْمَانِ دَارُوْنَ كِى سَاتْه  
حَسَنَ ظَنِّ رَكَو كِيونَكَ اَبِى نِى فرماتا مَن ظَنَّ بِالْمُؤْمِنِينَ سَوْءًا حَرَّمَ اللّٰهُ  
عَلَيْهِ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جو شخص مومنین کے ساتھ بُرا گمان رکھتا  
ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام فرمادیتا ہے۔

مزید فرمایا جس دل میں مومن کے بارے بدگمانی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے  
ز نزدیک وہ مجاہدین میں شامل ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہوا!

## جلسہ 11

## فضائل حج و زیارت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عن ابی ہریرۃ عن حضرت الرسالۃ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ وَلَمْ يَرَفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ (رواہ المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور کسی قسم کا رَفَث و فسق، غلطی اور گناہ نہ کیا تو وہ ایسے پاک و صاف ہو گیا جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حدیث وہ عظیم صحابی ہیں جن کا معمول تھا کہ وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور بازار میں فروخت کر کے اپنی گزر بسر کرتے۔ ایک روز لکڑیوں کا گھٹا قدرے وزنی ہو گیا آپ خود روزے سے تھے، اٹھایا نہ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ جائے اور ہمارے حبیب ﷺ کے دوست کی مدد کرے۔ چنانچہ فرشتہ آیا اور اس گھٹے کو اٹھایا اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔

حج ارکان اسلام میں سے اہم رکن ہے۔ اور اس کی ادائیگی پر بے حد ثواب ملتا ہے، حدیث شریف میں ہے، جو شخص اپنے گھر سے حج کے لئے نکلے اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم پر ایک ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جب وہ غسل حج کر کے احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے گناہ سے

ایسے پاک کر دیا جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔ اور جب وہ لبیک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تجھے اپنی مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔ جب حرم کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے اے اللہ کے دوست اس عمل کو کرتے رہو اور جب طواف کرتا ہے تو ہر ایک طواف پر ستر سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں درج کی جاتی ہے اور جب حجر اسود کو چومتا ہے تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے جنت کے دروازے کو چوماسی صفا و مردہ کے دوران ستر ہزار فرشتے اس کی نیکیاں لکھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور عرفات کے قیام پر اسے دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے اور اس کی برائیاں، نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں۔

(شہقی شریف)

## فضائل قیام عرفات:

حدیث شریف میں ہے مؤمن کتنا ہی بڑا گناہگار ہو اگر اسے عرفہ کے دن عرفات میں قیام کی سعادت نصیب ہوگئی، تو یہی قیام اس کی زندگی بھر کے گناہوں کا کفارہ بن جائیگا۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں قیام عرفات کے باعث شیطان بڑا ذلیل و خوار ہوتا ہے، اور پریشانی کی وجہ سے اس کا رنگ نیلا پیلا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔

عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی نظر رحمت فرماتے ہوئے بے حد رحمتوں کی بارش برساتا ہے۔ اور بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے۔

## قیامت تک حج و عمرہ:

حدیث شریف میں جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور راستے میں ہی فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت تک ہر سال حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اور جسے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مرنے کی سعادت حاصل ہو روز قیامت اس کا حساب کتاب ہی نہیں ہوگا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے قیام عرفات کی سعادت پائی اور وہ پھر بھی سمجھے کہ میرے گناہ معاف نہیں ہوئے ہونگے وہ بہت ہی بڑا مجرم ہے۔ اس فرمان میں تنبیہ بھی ہے اور بغارت بھی یعنی اے حج کرنے والے تو سمجھ لے کہ قیام عرفات کے سبب تمام گناہ معاف ہو گئے۔ اگر تجھے میرے ارشاد پر بھروسہ نہیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ ہو نہیں سکتا!

بر مسلمان کو چاہیے کہ ایسے انداز سے حج کرے کہ ان تمام عنایات کا اہل بن

جائے۔

## حج اور موت؟

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ مَاتَ وَكَمْ يَحْجُّ فَلَمَّتْ بِأَيِّ دِينٍ شَاءَ. جس شخص پر حج فرض ہو اور پھر وہ حج کئے بغیر مر گیا، پس اس کی مرضی جس دین میں چاہے مرے۔ (یعنی حج فرض ہونے کے بعد یہی کہتا رہا کہ ہی لو نگا بڑی عمر پڑی ہے اسی طرح وہ موت سے ہمکنار ہو گیا کہ وہ بے دین گیا۔

بلکہ نبی کریم ﷺ فرمایا مِنْ اسْتَطَاعَ وَكَمْ يَحْجُّ فَقَدْ كَفَرَ، جسے اللہ تعالیٰ نے حج کی استطاعت عطا فرمائی اور پھر اس نے حج نہ کیا بیشک اس نے کفر کیا۔  
سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی استطاعت عطا فرمائی پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا، اس کی دعا رد کی جاتی ہے اور اس کا حشر منکرینِ عظمتِ کعبہ کے ساتھ ہوگا۔

## بیت اللہ شریف اور روز قیامت:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بیت اللہ شریف کو روز قیامت (دلہن کی طرح سجایا جائیگا، انوار و تجلیات سے مرصع کیا ہوگا۔ تمام حجاج کرام اس کے گرد اگرد چمٹے

ہونگے، غلاف کعبہ سے لپٹ رہے ہونگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں پہنچا دے گا۔

## چار شخص جن کا عذر ناقابل قبول ہوگا!:

چار شخص ایسے ہیں جن کا کوئی بھی عذر بارگاہِ رب العزت میں قبولیت حاصل

نہ کر پائے گا۔

- (1) اذان نئے اور بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آئے۔ (2) جس کے پاس کھانا ہو مگر وہ ساکھل کونہ دے اور اسے خالی لوٹا دے (3) احکام خداوندی کو نظر انداز کرتا رہے۔ (4) استطاعت کے باوجود حج نہ کرے۔

## طواف کعبہ میں بات کرنا:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں طواف کعبہ مثل نماز ہے فرق صرف اتنا ہے کہ

طواف میں بوقت ضرورت بات کی جاسکتی ہے۔ اس لئے چاہیے کہ طواف کرتے وقت ضرورت پڑے تو اچھی بات کرے، یعنی کوئی صاحب دعائیں وغیرہ پوچھے تو بتا دے۔

## پیادہ یا حج کرنا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعید بن

جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت فرمائی کہ حج پیدل کریں یعنی مکہ مکرمہ سے عرفات تک پیدل جائیں اور پیدل ہی واپس آئیں یہ نہیں کہ اپنے اپنے ملک سے حج کرام پیدل چلیں۔ (نوٹ) حج کرام 8 ذوالحجہ المبارکہ کو جب منیٰ کی طرف چلیں تو ٹرانسپورٹ وغیرہ کا قطعاً انتظار نہ کریں۔ کیونکہ ٹریفک کا اتنا عظیم ہجوم ہوتا ہے جس کا تصور انسان اپنے گھر بیٹھے نہیں کر سکتا بعض اوقات گاڑی کے انتظار میں حاجی سڑک پر

کھڑے بیٹھے پورا پورا وقت گزار دیتے ہیں اس لئے آسانی کی صورت یہی ہے کہ مکہ مکرمہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر مقام پر پیدل پہنچیں۔ (تابش قصوری)

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا پیدل حج کرنے میں ہر قدم پر ستر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر نیکی کا ثواب مسجد حرام کی نیکی کے برابر ہوتا ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نیکی دوسرے مقام پر کی گئی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

## حج مبرور و مقبول؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حج مبرور و مقبول ایسا حج ہے کہ حاجی صاحب کی عملی زندگی میں نیکی کا عمل زیادہ ہو جائے، نیز فرمایا حج مبرور کی جزا جنت ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو حج کے راستے میں جاتے یا آتے وقت فوت ہو جائے وہ بخشا گیا نیز اس کے خاندان سے ستر اور آدمیوں کی مغفرت ہوگی۔

## اشتیاق حج میں رونا؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے بیت اللہ شریف کی زیارت کا شوق ہو اور وہ اسی کے عشق میں رو پڑے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ دیکھئے میرے بندے کو میرا گھر دیکھنے کا کتنا شوق ہے کہ اس کی آنکھیں آنسو برسار ہی ہیں۔ تم گواہ رہو میں نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا۔

## وہ میرا میں اس کا:

مروی ہے کہ جب حاجی حج کا احرام باندھ کر لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ فرشتوں دیکھو میرے اس بندے نے میرے گھر کی زیارت کی خاطر اپنا گھر چھوڑ کر اتنا طویل سفر اختیار کیا، اس کی تکبیر و تہلیل سے فضا ہر نور ہے، میں اس سے خوش ہوں، میں نے اس کی توبہ قبول فرمائی گناہوں کو معاف

کر دیا جنت عنایت کی، دوزخ کی آتش اس پر حرام ٹھہرا دی سنیے میں اعلان کرتا ہوں آج کے بعد وہ میرا دوست میں اس کا دوست یہ میرا بندہ میں اس کا کفیل میں نے اسے حساب سے بے نیاز کر دیا۔ (ابن ماجہ)

**شفاعت مصطفیٰ ﷺ:**

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کے لئے میری شفاعت واجب ہے جو میری زندگی میں میرے پاس آئے، جو میرے وصال کے بعد میرے روضہ اقدس پر حاضری دے، اور ایک سے زائد، چار تک بیویاں رکھنے والا ان کے ساتھ عدل و انصاف قائم رکھے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا مَنْ رَأَى قَبْرِي كَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي، جس شخص نے میرے روضہ انور کی زیارت کی گویا کہ اس نے مجھے میری ظاہری زندگی میں دیکھا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان مکہ مکرمہ میں فوت ہوا گویا وہ آسمان دنیا پر فوت ہوا۔ آب زمزم پینے والا، ہر دکھ، درد، بیماری، تکلیف سے نجات پائے گا۔

حجر اسود کو چومنے والے کی روز قیامت حجر اسود خود گواہی دے گا۔ بیت اللہ شریف کے طواف کرنے والے کے نامہ اعمال میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب درج ہوگا۔

صفاء و مردہ کی سعی کرنے والا پل صراط پر ثابت قدمی سے گزر جائے گا۔

**ظالم ترین حاجی؟:**

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے مدینہ طیبہ نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر روز قیامت میری شفاعت واجب ہے۔

نیز فرمایا مَنْ زَارَنِي فَلَهُ الْجَنَّةُ، میری زیارت کرنے والا جنتی ہے۔

## حکایت: آپ کا رونا اور ہنسنا؟:

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ کے ایام علالت میں ایک دن میں حاضر خدمت ہوا، دیکھا آپ رو رہے ہیں۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا اپنی امت کے لئے رو رہا ہوں۔ کیونکہ اپنی ظاہری زندگی میں جو ان سے گناہ سرزد ہوتے تھے دعا کر کے معاف کرا لیتا تھا، میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد کون ہے جو ایسی دعا کرے۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے مسکرانا شروع کر دیا۔ جب اس کا سبب پوچھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام پیام لائے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ فکر نہ کرو، آپ کے وصال کے بعد آپ کا جو امتی آپ کے روضہ مقدسہ پر حاضری دے گا اسے بخش دوں گا اگرچہ وہ مجھ سے مغفرت بھی طلب نہ کرے۔ اور اس پر نزع کا وقت آسان کر دوں گا۔ اگرچہ وہ کیسا گنہگار ہو۔ نیز اس کی دینی، دنیوی حاجات پوری کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا جس پر حج فرض ہو اور وہ حج ادا نہ کرے وہ دوزخی ہے دوزخی ہے دوزخی ہے، (تین بار یہ کلمے فرمائے)۔

آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور ستر سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

نیز فرمایا جب کوئی حاجی حج کے ارادے سے اپنے گھر سے باہر قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ سالوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

## برکات حج و عمرہ؟:

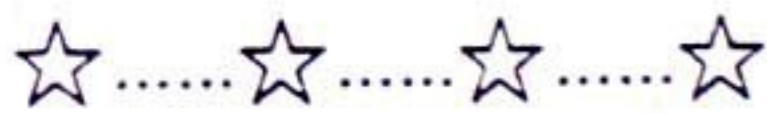
نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان حج یا عمرہ کی نیت سے نکلے جب تک وہ



اپنے گھر واپس نہیں آتا اس کے ہر ایک قدم پر دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں اور ہر ایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم اور ہر دینار پر دس لاکھ دیناروں کا ثواب لکھا جاتا ہے نیز ہر ایک نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کی جاتی ہیں۔ اور جب تک گھر واپس نہیں آتا اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہوتا ہے۔ اگر فوت ہو جائے تو جنتی ہے۔ جب واپس آئے تو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو جب تک اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا اس کی دعائیں مقبول ہونگی نیز بروز قیامت اس کے خاندان سے ایک لاکھ افراد کی بخشش ہوگی۔

اس کے بعد حضرت مصنف انیس الواعظین یوں رقمطراز ہیں، میگوئیم بندہ  
 خاظمی مؤلف اس مجالس ابوبکر بن محمد بن علی القریشی الملقب  
 ببدر غفر اللہ لہ و لوالدیہ.....

حضرت مؤلف کتاب ہذا فرماتے ہیں میں نے اپنے مرشد ارشد سے سنا  
 انہوں نے کہا میں نے شیخ المشائخ حضرت قطب الاولیاء رکن الدین ابوالفتح  
 فیض اللہ قدس سرہ سے سنا کہ حج میں دو حرف ہیں ح اور ج۔ ح سے مراد  
 حرم الہی اور ج سے جرائم بندگان ہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم  
 سے حاجیوں کے جرائم کو معاف فرمادیتا ہے۔ نیز کہا میرے پیر ارشد نے  
 فرمایا حج مقبول کی یہ نشانی ہے کہ ہر روز حاضری کا مزید شوق پیدا ہو جائے۔



## جلسہ 12

## عجائبات حج

## داستان حج:

ایک بزرگ غلافِ کعبہ پکڑے بارگاہِ الہی میں عرض گزار ہیں۔ الہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور کلمہ حج میں دو حرف ہیں ح اور ج۔

الہی! ح سے تیرا حکم اور ج سے میرے جرم مراد ہیں تو، اپنے حکم سے میرے جرم معاف فرمادے!

آواز آئی اے میرے بندے تو نے کتنی عمدہ مناجات کی پھر کہو! وہ بندہ خدا دوبارہ نئے انداز سے یوں پکارتا ہے۔

اے میرے بخش ہار، اے غفار! تری مغفرت کا دریا گنہگاروں کی مغفرت و بخشش کے لئے جوش زن ہے اور تیری رحمت کا خزانہ ہر سوالی کے لئے کھلا ہے۔

الہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور حج دو حرف پر مشتمل ہے ح اور ج ح سے اگر میری حاجت اور ج سے تیرا جود مراد ہے تو تو اپنے جود و کرم سے اس مسکین کی حاجت پوری فرمادے۔

آواز آئی۔ اے جو انمرد تو نے کہا خوب حمد کی، پھر کہو! وہ پھر عرض کرنے لگا!

اے خالق کائنات تیری ذات ہر عیب و نقص اور کمزوری سے پاک ہے تو نے اپنی عافیت کا پردہ مسلمانوں پر ڈال رکھا ہے، میرے مولا۔ اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں حج کے دو حرف ہیں ح اور ج، ح سے اگر میری حلاوت ایمانی اور ج سے تیری جلالت جہانگیری مراد ہے تو، تو اپنی جلالت جہانگیری کی برکت سے اس ناتواں، ضعیف و نزار بندے کے

ایمان کی حلاوت کو شیطان کی گھات سے محفوظ رکھنا۔  
 آواز آئی میرے مخلص ترین عاشق و صادق بندے، تو میرے حکم، میرے  
 جو دو و کرم اور میری جلالت جہانگیری کے تو سئل سے جو کچھ طلب کیا میں  
 نے تجھے عطا فرمایا۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ ہر مانگنے والے کا دامن مراد  
 قبولیت سے بھر دیں مگر بات تو یہ ہے کوئی مانگے تو سہی۔  
 ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں  
 راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

### تختہ حج:

حضرت شیخ سحی قدس سرہ جب حج سے فارغ ہوئے تو واپسی پر خانہ کعبہ  
 کے دروازے پر آ کر یوں التجا کرنے لگے۔

الہی دنیوی بادشاہوں کا معمول و دستور ہے کہ وہ اپنے خدام کو بوقت  
 رخصت خدمت گاری کے صلہ میں پیش قیمت تحائف اور گونا گون  
 انعامات سے عزت افزائی کرتے ہیں۔ اور جب وہ خدام اپنے اپنے خویش  
 واقرباء، احباء و رفقاء سے ملتے ہیں تو ان سے وہ لوگ تحائف و ہدایا اور  
 تبرکات کے خواہشمند ہوتے ہیں، وہ خدام بادشاہوں سے حاصل کردہ  
 تحائف و تبرکات اپنے عزیز واقارب کو دیتے ہوئے خوشی و مسرت کی بے  
 کیف لذت سے سرشار ہوتے ہیں۔

خدایا! میں تیرا بندہ اور تو میرا ایسا بادشاہ ہے کہ ہر ایک کو بادشاہی تیری ہی  
 عطا فرمودہ ہے۔ تو ان کا بھی حاکم اور مالک ہے۔ الہی! میں چند روز تیرے  
 اس عزت و حرمت والے گھر کی جاروب کشی اور خدمت سے مشرف ہوا  
 ہوں۔ اب میری واپسی ہے، کچھ تحائف و تبرکات تیرے آستان فیض  
 رسال سے لے جانے کا طالب ہوں۔ آواز آئی! میرے بندے تو اپنے

متعلقین کے لئے کیا تحفے طلب کرتا ہے!

عرض کیا الہی! میں تجھ سے اپنے رفقاء و متعلقین کے لئے رحمت اور مغفرت کے تحفے مانگتا ہوں۔ جب میں تیرے کرم سے بعافیت اپنے وطن پہنچوں تو خویش و اقارب کے مطالبہ پر پیش کر سکوں۔ تاکہ مجھے شرمساری کا سامنا نہ کرنا پڑے نہ آئی، میرے بندے جائے ہم نے تجھے تمہاری طلب سے بھی زیادہ عطا فرمایا، جب تو اپنے عزیزوں سے ملے تو، میری مغفرت و رحمت کی انہیں بشارت سنا دینا اس لئے کہ میں کریم ہوں، جب گدا اور بینوا کریم کے دروازے پر جاتا ہے تو کریم اس کی مراد پوری کر دیتا ہے، اس کی حاجت بر لاتا ہے۔ اور محتاج کے سوال کو رد نہیں کرتا۔ اے یحییٰ!! جاؤ میں نے تجھے اپنے جو دو کرم کے بے پایاں دریا سے ایمانداروں کے لئے شفاعت و مغفرت کے تحفے عطا کر دیئے ہیں۔

📖 افسوس کہ فی زمانہ اس کے برعکس حجاج کرام سے ان کے خویش و اقربا، احباء و رفقاء کی فرمائش ہوتی ہے کہ ہمارے لئے وہاں سے گھڑیاں، ٹیپ ریکارڈر، وی سی آر، ٹی وی، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، ریڈیو، وغیرہ بطور تحفہ لائیں۔ یا از خود معاشرتی دباؤ کے تحت حجاج کرام کی اکثریت اپنی ناک رکھنے کے لئے ان تکلفات میں پھنس جاتی ہے باوجود قانونی پابندیوں کے پھر بھی مختلف حربوں بلکہ ہر ممکن طریقے سے ایسی اشیاء اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات کسٹم پر چیکنگ کے دوران سمگلنگ کے جرم میں قید و بند تک پہنچ جاتے ہیں یا پھر کسٹم اسٹیشن پر متعین شریف عملہ کی مٹھی گرم کرنے کے جان چھڑاتے ہیں، ایسے واقعات جو کسٹم اسٹیشن پر چیکنگ کے وقت پیش آتے ہیں، معرض تحریر میں لا کر کتابی صورت میں شائع کر کے حج و زیارت پر جانے والے حاجیوں میں تقسیم کئے جائیں تو اس طبقہ میں ان جرائم کا خاتمہ یقینی ہے۔ بخر طیکہ

شریف عملہ بھی ایثار و قربانی پر گامزن ہو سکے۔ یوں بھی مال دنیا کی طلب سے کہیں زیادہ توشہ آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

منہ دل بریں دیر نا پائیدار  
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

## لَا لَبَّيْكَ:

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے متواتر چودہ سال تک حج و زیارت کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔ اور ہر سال ایک درویش کو کعبہ معظمہ کے دروازے کو پکڑے دیکھا۔ جب وہ کہتا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ تو غیب سے آواز سنائی دیتی لَا لَبَّيْكَ، میں نے چودھویں سال اس درویش سے کہا۔

## اے بندہ خدا تو بہرہ تو نہیں؟:

اس نے کہا نہیں میں سب کچھ سن رہا ہوں، میں نے کہا پھر یہ تکلیف کیوں اٹھا رہا ہے۔ تیری لَبَّيْكَ تو منظور ہی نہیں ہو رہی!

وہ کہنے لگا! یا شیخ، میں حلفیہ بیان کرتا ہوں اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب آئے لَا لَبَّيْكَ تو بھی میں اس آستانہ سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔

آپ فرماتے ہیں ابھی ہم محو گفتگو ہی تھے کہ اچانک آسمان سے ایک رقعہ اس کے سینہ پر گرا، اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس پر درج تھا۔ اے مالک! تو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کئے ہونگے۔ ایسا ہرگز نہیں سن! اس مدت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج تو میں نے اس کی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ کی پُر خلوص پکار ہی کی برکت سے قبول فرمائے ہیں تاکہ میری بارگاہ میں آنے والا کوئی خالی ہاتھ نہ

پلٹے کیا خوب کہا حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے  
 شنیدم کے در روز امید و بیم  
 بدال را بہ نیکاں بہ محمد کریم  
 میں نے سنا ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ بروں کو نیکیوں کے صدقے بخش  
 دے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ صَبَرَ عَلَى حَرَمَكَّةَ مِنْ نَهَارِ تَبَاعُدُ مِنْ نَارِ  
 جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ جو مسلمان مکہ مکرمہ کی گرمیوں کو صبر و استقامت  
 کے ساتھ برداشت کریگا اللہ تعالیٰ اسے آتش دوزخ سے ایک سو سال کی  
 مسافت پر دور رکھے گا۔

مکہ مکرمہ میں ایک دن کی علالت ساٹھ سال کی عبادت کے ثواب کا باعث  
 بن جائے گی۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں ایک دن کے  
 روزے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر اور ایک درہم صدقہ کا ثواب ایک لاکھ  
 کے برابر، اور ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر قرار دیتے  
 تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیت اللہ شریف پر شب و روز ایک سو بیس رحمتیں  
 نازل ہوتی ہیں۔

تُرَابُ الْمَدِينَةِ أَمَانٌ مِّنْ جَذَامٍ مَدِينَةٍ طَيْبَةٍ كِي مِثْلِي كُو هُرْتِك كِي بِمَارِي كِي  
 لِي شَفَاة۔

### برکات بیت اللہ شریف:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وَّضِعَ لِلنَّاسِ الَّذِي بِيَكَّةَ مُبَارَكًا  
 بِيَتِكَ سَبَّ سِي پھلا گھر جو زمین پر بنایا گیا وہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ (پ 2)  
 جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرما کر فرشتوں کا ٹھکانہ بنایا تو یہاں زمرد

کا گھر بنایا جہاں اب بیت اللہ شریف ہے یہی فرشتوں کا کعبہ رہا۔ طوفان نوح علیہ السلام کے وقت اسے چوتھے آسمان پر اٹھلایا گیا جیسے زمین پر اسی طرح آسمان پر بھی قبلہ ہے، اور تحت الثریٰ میں بھی قبلہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں اور حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے اندر ہوتے ہوئے قبلہ کی طرف متوجہ رہے۔

### بحہ سے مراد مکہ مکرمہ ہے:

اس آیت میں کلمہ بحہ سے شہر مکہ مراد ہے، تبارکاً سے مکہ مکرمہ کو ہی مبارک کہا گیا ہے اور بعض کہتے ہیں بیت اللہ شریف کو مبارک کہا گیا، اصح یہی ہے کہ یہ مکہ مبارک کی ہی صفت ہے جس میں بیت اللہ بھی شامل ہے۔

### فضائل و برکات بیت اللہ شریف:

جائے تو وہ بلا حساب و کتاب داخل جنت ہوگا، قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ مکہ مکرمہ میں رہنے والے کو برص اور جذام کی بیماری نہیں لگے گی۔ مکہ مکرمہ کی برکات میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب زمین پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے تو اس کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہی کرتا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرمایا ہے اس وقت سے انبیاء و مرسلین، زہاد، اتقیا، اصفیاء اور مقبولان بارگاہ جن کی تعداد صرف پروردگار ہی جانتا ہے اسے اپنا ٹھکانہ بنایا۔

مکہ مکرمہ کی برکات میں یہ بات بھی مسلم ہے کہ سبھی ایماندار اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں نیز یہاں کی ہر عبادت کا ثواب لاکھ گنا زیادہ ہے۔ اور یہ تمام جہان والوں کے لئے رہنما ہے بیت اللہ کی برکات میں یہ بھی مشہور ہے کہ جس نے اسے عقیدت و محبت کی نظر سے دیکھا وہ دولت ایمانی سے سرفراز ہو گیا۔

### حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جنابت کی حالت میں قصد اجواسے ہاتھ لگائے گا اس کا بازو خشک ہو جائے گا چنانچہ ایک کافر تجربہ جنابت کی

حالت میں چھونے لگا۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ لگایا وہ خشک ہو گیا۔ مرتا کیا نہ کرتا، قسمت نے یادری کی صبح بارگاہِ رحمت عالم ﷺ میں حاضر ہو کر تائب ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ہاتھ صحیح و سالم ہو گیا، فوراً کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ** اس میں روشن نشانیاں ہیں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ ان نشانیوں میں چند ایک یہ ہیں کہ اگر کوئی پرندہ پرواز کر رہا ہو تو بیت اللہ کی چھت سے نہیں گزرے گا۔ اگر کوئی درندہ کسی شکار کا پیچھا کر رہا ہو وہ حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائے تو وہ پیچھے ہٹ جائے گا۔ اگر باز کبوتر پر حملہ آور ہو تو کبوتر حرم کی فضا میں جیسے ہی داخل ہوگا باز پیچھے چلا جائے گا اگر پرندے بیمار ہو جائیں تو وہ بیت اللہ شریف کے پاس آکر اپنے پروں کو لگاتے ہیں تو ان کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اور جس نے اس کی بربادی کا قصد کیا وہ ہلاک ہوا۔ بیت اللہ شریف کے طواف سے کوئی وقت خالی نہیں ہوتا۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں چالیس دن تک بیت اللہ شریف میں معتکف رہا، میں نے دیکھا کہ مطاف کسی بھی لمحہ خالی نہیں ہوا (آجکل نماز کے وقت مطاف کو خالی کرا لیتے ہیں تاہم طواف اور نماز جنازہ کے لئے کوئی وقت مکروہ نہیں) (تابش قصوری)

بیت اللہ شریف کی ہر مسلمان کے دل میں محبت قائم رہے گی اگرچہ وہ زندگی بھر بھی دیکھ نہ پائے، بیت اللہ شریف کی کرامات و برکات میں یہ بھی ہے کہ پتھر دل انسان دیکھتے ہی رو پڑتا ہے۔

## حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے بیت المقدس جاتے ہوئے تین سو دینار بیت اللہ شریف میں رکھ دیئے کہ یہاں سے ضائع نہیں ہونگے، ایک چور کو خبر ہوئی اس نے چوری کی غرض سے اپنا سو دیناروں کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ سرکٹ کر مال کے پاس جا پڑا۔ غیب سے آواز آئی جو ہمارے گھر چوری کے لئے آتا ہے اس کا



یہی حال ہوتا ہے۔

### حکایت:

ایام جاہلیت میں رخام نامی عورت پر عقیل نامی شخص عاشق تھا، ایک شب اس نے اپنی معشوقہ کو بیت اللہ شریف میں پایا اور وہیں زنا کا ارتکاب کر بیٹھے، اللہ تعالیٰ نے دونوں کو خنزیر بنا دیا تین دن تک عبرت کا نشان بنے رہے آخر چوتھے روز فنا کے گھاٹ پہنچ گئے۔

📖 نیز بیان کرتے ہیں کہ کسی مرد نے طواف کی حالت میں کسی خاتون کو برائی کی نظر سے دیکھا تو وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

📖 بیت اللہ شریف کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ لاکھوں لوگ آتے ہیں وہ حرم مکہ مکرمہ میں سما جاتے ہیں، کعبہ شریف کو چھونے سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔

### حکایت:

ابو جہل اپنے غلام کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑا، وہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو گیا ابو جہل بھی اندر داخل ہونا چاہتا تھا کہ اندھا ہو گیا۔ پھر اس نے وہاں سے تھوڑی سی خاک اٹھائی اور آنکھوں میں ڈال لی بیانی بحال ہو گئی۔

نو شیر وال اپنے وزیر اعظم بزرگ حمہر پر ناراض ہو اور اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا، ایک روز اس نے بیت اللہ شریف پر رحمت خداوندی کے نازل ہونے کا منظر دیکھا۔ اسی وقت اس نے اپنے ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں پھیلا دیئے اور عرض کیا! الہی اس گھر کی برکت سے مجھے رہائی نصیب فرما۔ اس کی دعا اس شان سے قبول ہوئی کہ نو شیر وال نے از خود آکر رہا کیا۔ بزرگ حمہر اس کرامت کو دیکھ کر توحید پرست بن گیا۔

📖 بیت اللہ شریف کی برکات و کرامت کا احاطہ زبان و قلم کے بس کی بات نہیں، اس کے اوصاف حدود قیود سے ماوریٰ ہیں۔

## مقام ابراہیم:

مقام ابراہیم سے بیت اللہ مراد ہے یا وہ پتھر جو گوگے لئے تعمیر کے وقت

معاون بنا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے سات بار بیت اللہ شریف کی تعمیر معرض وجود میں آئی۔ پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا پھر حضرت نوح علیہ السلام ان کے بعد یلذر کافر کا تسلط ہوا تو اس نے بت خانہ کے نام سے متعارف کرایا اور نئی تعمیر کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے زمین بوس کر دیا۔ پھر اس کے بیٹے شمعون نے تعمیر کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام بھی معمار ان کعبہ میں آتا ہے۔ ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ کا نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت سارہ حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی تعمیر پر تو قرآن مجید گواہ ہے۔

بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہوئی تو ارشاد ہوا میرے خلیل وَأَذِّنْ بِالنَّاسِ فِي الْحَجِّ لَوْ كُنَّا كُوج كے لئے بلائیے، آپ نے عرض کیا یا اللہ! لوگ تو یہاں موجود نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور آپ کی آواز کو قیامت تک آنے والے حاجیوں کو پہچانا میرا کام ہے۔ اور جو روح جتنی بار تیری آواز پر لبیک پکارے گی اتنی بار اسے اس گھر کی زیارت اور حج کی سعادت عطا فرماؤں گا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ لَوْ كُنَّا كُوج پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین جگہ کے علاوہ محض حصول ثواب کے لئے سفر اختیار نہ کرو مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ، ان مساجد کا سفر ہر سفر سے زیادہ بابرکت اور کار ثواب ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو سفر حج میں تھک جائے اور پھر بھی اس کا دل پریشان نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو

دیکھو اس نے میرے گھر کی زیارت کے لئے اپنا گھر بار، وطن، مال، اولاد، اہل خانہ اور تمام رفقاء کو چھوڑا، اور اس نے میرے گھر کا قصد کیا اب راستے میں تھک گیا ہے۔ مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ اس کا شوق برقرار ہے۔ تم گواہ ہو جاؤ میں اس پر راضی ہوں۔ اور اسے جنت کی نعمت سے سرفراز کیا۔

من حج لله، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے حج کیا۔ اگر دوران حج تجارت بھی کر لی گئی تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔ مگر اسکے ثواب میں کمی واقع ہوگی اسی لئے فرمایا حج صرف رضائے الہی کے لئے ہی کرنا چاہیے۔

شرائط حج پائی جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت حج نہ کرے اور بعدہ شرائط جاتی رہیں تو اس پر حج ادا کرنا لازمی ہوگا۔ جو باوجود استطاعت کے حج نہ کرے اس کی عاقبت خیر نہیں ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت سے نوازا ہے بطور شکران نعمت حج کر کے اپنے فرائض کو سرانجام دیں اور احکام الہی کی بجا آوری کی سعادت سے بہرہ مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے توسل سے سبھی کو حج و زیارت کی نعمت سے نوازے (امین)۔

.....☆.....☆.....

## جلسہ 13

## عدل و انصاف، جوانی میں عبادت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ نَفَرٍ یُظَلُّهُمُ اللّٰهُ فِی ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَبَابٌ نَشَاءٌ فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَجَابَا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاةٌ ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصَبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهُ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاَهَا حَتّٰی لَا یَعْلَمُ شِمَالَهُ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَالِیًا فَضَاقَتْ عَیْنَاهُ (رواہ المسلم البخاری)

حضرت ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا۔ (1) عادل بادشاہ، (2) نیک سیرت جوان، (3) جس کا دل مسجد کی محبت سے سرشار ہے، (4) اللہ تعالیٰ کی مرضی کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے (5) ایسا شخص جسے حسین و جمیل اور صاحب حسب و منصب خاتون اپنی طرف بلائے اور وہ خوفِ خداوندی کے پیش نظر انکار کر دے۔ (6) ایسا شخص جو خیرات اتنی رازداری سے دے کہ کسی کو خبر تک نہ ہونے پائے اور ساتواں وہ شخص جو تنہائی میں مصروف عبادت رہے اور خشیتِ الہی سے آنسو بہائے۔

واضح ہو کہ روز قیامت سورج صرف ایک میل کی بلندی پر چمکتا ہوگا۔ اس کا چہرہ لوگوں کی جانب ہوگا۔ لوگ پسینے میں غرق ہو رہے ہونگے، قیامت میں آفتاب اس قدر نزدیک ہوگا۔ جب کہ سورج کی زمین سے مسافت چار ہزار سال کا راستہ ہے اور سورج کی پشت زمین کی طرف ہے جبکہ سورج چوتھے آسمان پر ہے درمیان، میں ہزاروں حجلبات پڑے ہوئے ہیں، بعض کہتے ہیں رات کو سورج دوزخ میں اتر جاتا ہے، اور اس کی گرمی سورج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اسی کے عکس کا اثر دھوپ کے باعث زمین پر پڑتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یومیہ کچھ آگ دوزخ سے لا کر آفتاب میں ڈالتے ہیں، بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے گرمی اور سردی سے ایک فرشتہ بنایا ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ کوہ قاف ہے۔

روز قیامت سورج بالکل زمین کے قریب آجائے گا۔ اس کے شعلوں سے

میدان حشر بھر جائیگا۔

زمین جلتے توے کی طرح ہو جائے گی۔ اور سورج سر پر ہوگا۔ اس دن کی گرمی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر روز قیامت مرنا کسی کے اختیار میں ہوتا تو کوئی شخص بھی زندہ رہنے کا گمان بھی نہ کرتا، ہر شخص اپنے گناہوں کی مقدار کے مطابق پسینے میں پڑا ہوگا۔ پسینہ ایسے گرم ہوگا کہ ایک ایک منٹ میں جسم کی جلد جدا ہو جائے گی۔ ہر بار نئی کھال پیدا ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **كُلَّمَا نُصِبَتْ جُلُودُهُمْ بَدَلْنَا هُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا**۔ جب ان کی کھال جل جائے گی ہم اسی وقت اسے جلد عطا کر دیں گے اگرچہ یہ آیہ کریمہ خاص کر دوزخیوں کے حق میں نازل ہوئی مگر مسلمانوں کے لئے تو محض میدان قیامت میں ہونا ہی دوزخ میں جانے کے مترادف ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ وہاں کے پسینے کا ایک قطرہ احد پہاڑ پر ڈالا جائے

تو وہ فوراً خاکستر ہو جائے۔

☆ ہر شخص کا پسینہ اسی کے آس پاس ہو گا کسی دوسرے کا پسینہ اس میں شامل نہیں ہو گا اور جو شخص وہاں سے جدھر جائیگا اس کا پسینہ بھی ساتھ ہو گا۔

اللہ کے سایہ سے کیا مراد ہے؟:

حدیث شریف کے کلمات ہیں **فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ**، روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہو گا، اس میں اللہ تعالیٰ کے سایہ سے مراد لطفِ خداوندی ہے، وہ اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ حشر کے میدان میں اپنی رحمت و کرمنازی فرمائے گا اور حشر کی گرمی اس کے نیک بندوں کو محسوس تک نہ ہوگی انبیاء و مرسلین، صحابہ کرام، اولیاء عظام اس گرمی میں عام نارمل حالت میں چلتے پھرتے ہونگے اور اپنے متعلقین کی شفاعت فرمائیں گے۔ دینوی آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اگر سمندر ایک ایسا کیڑا ہے جس پر آگ اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ اس کیڑے کی آگ ہی خوراک ہے وہ آگ میں ایسے ہی خوش رہتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور اس کے رنگ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

نمرودی آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہ کیا، چنگیز خان نے حضرت سیدی احمد کو آگ میں ڈالا مگر ان کے بال تک اثر نہ ہوا،

حدیث شریف میں ہے اللہ کا ایک بندہ میدان حشر میں ہر طرف خوشی و مسرت سے چلتا پھرتا ہو گا اسے حشر کی گرمی کا کوئی خطرہ تک محسوس نہ ہو گا لوگ سوال کریں گے اس نے کونسا عمل کیا ہے ندا آئے گی اس نے دینی عالم کی جوتیاں اپنے سر پر رکھیں اور انہیں دریا کے پار لگایا تھا اسی عمل کی برکت ہے آج پر سکون چل پھر رہا ہے۔ پھر ایک اور آدمی کو دیکھا جائیگا وہ کہے گا میں نے حافظ قرآن کے جوڑے اٹھائے تھے اسی طرح ایک اور

بندہ خدا خوش و خرم ٹہل رہا ہو گا جب اسے پوچھا جائیگا تو نے کونسا عمل کیا تو وہ کہے گا میں نے گرمی میں دو رکعت نفل ادا کئے تھے۔

بعض کے نزد سایہ خداوندی سے مراد عرش الہی کا سایہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے عرش بڑا عظیم ہے۔ اس کے چھ لاکھ پائے ہیں ہر پائے کے نیچے میدان ہے اور ہر میدان میں چھ لاکھ شہر ہیں اور ہر شہر میں سات قسم کی دنیا ہے جن میں فرشتے رہتے ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہے کہ الہی جو تیرے حبیب ﷺ کے خلفاء خصوصاً حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہیں انہیں بخشش سے محروم فرما۔

عرش الہی کے نیچے ایک انوار و تجلیات سے مرصع تخت سجا ہو گا جس کی لمبائی پانچ صد سال کا راستہ ہے۔ اس تخت پر سید الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ گر ہونگے دوسرے انبیاء مرسلین کے لئے بھی تخت موجود ہونگے جن کی طوالت دو صد سالہ راہ ہوگی۔ وہ ان پر جلوہ کناں ہونگے آپ ﷺ کے دائیں طرف حضرت آدم علیہ السلام اور بائیں جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تخت ہونگے۔

اولیاء کرم کے لئے بلند بالا حسین و جمیل کرسیاں ہونگی جن کی اونچائی چھ ماہ کی مسافت جتنی ہوگی نبی کریم ﷺ کے امتیوں کے لئے بھی کرسیاں سجدی ہونگی جن کی بلندی سات دن کی مسافت ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا۔ لیس فی العرصات الاظلل العرش عرصات قیامت میں عرش الہی کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ اور جسے عرش کے سایہ میں جگہ نصیب ہوئی وہ دوزخ سے آزاد ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ایماندار اپنے صدقات و خیرات کے سائے میں ہونگے۔ اس لئے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا

کے لئے روٹی کا ایک لقمہ بھی دیا ہو گا وہ لقمہ قیامت کے روز اتنا پھیلا دیا جائیگا کہ دینے والے کو سایہ کرتا ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو زندگی میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کا ایک لاکھ مرتبہ ورد کرے گا اس پر دوزخ حرام ہوگا۔ روز قیامت اسے نوری مکان عطا ہوگا۔ جس کے چار دروازے ہونگے اور علی الترتیب ہر دروازے پر لکھا ہوگا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اور اللہ اکبر، اس نوری مکان میں یا قوت کا تخت پڑا ہوگا اور یہ یوظیفہ کرنے والا بڑے مزے سے تکیہ لگائے آرام کر رہا ہوگا اس کا تخت پرواز کرے گا، لوگ نظارہ کریں گے، اور ایک دوسرے سے دریافت کریں گے اس نے کونسا عمل کیا تھا کہ آج اس اعزاز کا مستحق ٹھہرا، ندا آئے کی اس نے ہماری عمدہ انداز میں تسبیح پڑھی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سایہ الہی سے عرش کا سایہ ہی مراد ہے۔

## سات گروہ سایہ خداوندی میں:

حدیث شریف میں ہے کہ سات جماعتیں سایہ الہی یا عرش خداوندی کے سایہ میں جگہ پائیں گی۔

حدیث شریف میں امام عادل کا ذکر آیا، سب سے پہلے عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ کا اس لئے ذکر آیا کہ دینی معاملات میں عدل و انصاف کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

## دنیا چار چیزوں سے قائم ہے؟:

حدیث شریف میں قِوَامُ الدُّنْيَا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ أَوْلَاهَا بَعْلِمُ الْعُلَمَاءِ وَالثَّانِي بِعَدْلِ الْأُمُورِ وَالثَّلَاثُ بِسَخَاوَةِ الْأَغْنِيَاءِ وَالرَّابِعُ بِدُعَاءِ الْفُقَرَاءِ دُنْيَا



کے قائم رہنے کا دار و مدار چار سم کے انسانوں پر ہے۔ علماء کے علم سے، امراء کے عدل و انصاف سے، اغنیاء کی سخاوت اور فقراء کی دعاؤں سے۔

﴿أَوَّلُ مَا يُحَاسِبُ بِهِ الْأَمْرَاءُ الْعَدْلَ﴾، امراء سے پہلے عدل کا حساب ہوگا  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ، بیشک وہ عدل  
واحسان کا حکم فرماتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے عدل و انصاف کرنے والوں کو روز قیامت نوری  
ممبروں پر بٹھایا جائیگا انبیاء و مرسلین بھی ان پر رشک کریں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک لمحہ بھر کا عدل ساٹھ سالہ عبادت سے افضل  
ہے۔ ایسی عبادت کہ رات نوافل میں اور دن روزے کے ساتھ گزرے  
ہوں۔

نیز فرمایا تم میں ہر ایک سے اپنے ماتحت کے بارے سوال ہوگا۔ كَلُّكُمْ  
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

بادشاہ تمام رعایا کی طرف سے جواب دہ ہوگا۔

عین، دال، لام، کے نکات؟:

عین کا معنی آنکھ، یعنی بادشاہ کو رعیت کے لئے آنکھیں کھول کر رکھنی چاہیے  
تاکہ ان کی ذمہ داریوں کو پورا کر سکے۔ (مشیروں کے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے  
سب کچھ ٹھیک رہنے پر بھروسہ نہ کرے) دال معنی دلیل، یعنی بادشاہ کو رعایا کے  
لیے عمدہ دلیل ثابت ہونا چاہیے تاکہ اس کی رہنمائی میں لوگ صحیح سمت چلتے رہیں۔  
لام (ل) زرہ کو کہتے ہیں جس طرح دشمن کے دار سے زرہ یعنی ڈھال چاتی  
ہے اس طرح بادشاہ کو چاہیے کہ رعایا کو دشمنوں کے دینی اور دنیوی حملوں سے  
بچانے کی تدابیر کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ الْمَلِكُ يَدُومُ مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَدُومُ مَعَ الظُّلْمِ،  
ملک کفر سے تو قائم رہ سکتا ہے مگر ظلم سے سلطنت دیرپا نہیں ہوتی۔

عادل بادشاہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور ظالم شیطان کا نائب ہوتا ہے۔

## محبوب تر کون؟:

اللہ تعالیٰ کے ہاں عادل بادشاہ محبوب تر ہے اور سب سے بڑا دشمن ظالم

ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بقسم فرمایا عادل بادشاہ کے اعمال رعیت کی تعداد کے برابر ہوتے ہیں اسے ایک نماز کے بدلے ستر ہزار نماز کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اور ظالم کو عادل کہنے والا کافر ہے۔ اس طرح عادل کو ظالم کہنا بھی جرم ہے۔

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فخریہ فرمایا اَنَا وُلِدْتُ فِي زَمَانِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا،

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اس سے نوشیرواں کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

شعر:

سزد گر بدورش بنازم چناں

کہ سید بدوران نوشیرواں

میرے لائق ہے اس کے زمانے پر ناز کروں۔ جیسے سید عالم نبی مکرم ﷺ نے نوشیرواں کے زمانے پر فخر کیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عدل زمین پر اللہ کا ترازو ہے جو اس میں بیٹھا وہ جنتی ہے اور جو ظلم کے پلڑے میں بیٹھا وہ دوزخی ہے۔ نیز فرمایا عادل بارش

کے ہر قطرے سے اچھا ہے اور ظالم، شیر سے بدتر ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا عادل بادشاہ کی دعا کوئی بھی رد نہیں کی جاتی، نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفید مروارید موتیوں کا محل بنایا ہے جس میں انبیاء و مرسلین، صدیقین اور عادل بادشاہ ہوں گے ان کے علاوہ کوئی دوسرا مقیم نہیں ہوگا۔ اس محل کے ستر ہزار دروازے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر دو دعائیں فرض ہیں۔ ایمان کی حفاظت اور عادل بادشاہ کے لئے۔

📖 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نیز مسلمان حاکم کی اطاعت کرو۔

📖 حدیث شریف میں ہے جس نے مسلمان حکمران کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(اسلام میں سربراہ حکومت کی کتنی عظمت ہے نہ جانے پھر وہ خلاف اسلام اپنی صلاحیتوں کو کیوں صرف کرتے ہیں) (تابلش قصوری)

### حکایت: نوشیرواں اور غریب بڑھیا:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں حضرت سید فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا، لوگ تعریف کرنے لگے تو آپ نے فرمایا لوگو نوشیرواں اگرچہ کافر تھا مگر عدل و انصاف میں وہ بڑھ کر تھا، اس نے عدل کے ساتھ عمدہ زندگی بسر کی، اس نے اپنا ایک عالی شان محل بنوایا۔ امراء و وزراء اور درباریوں کو وہاں بلایا گیا، دیکھا کہ ایک کونہ غیر مناسب ہے۔ وزیر نے بادشاہ سے کہا اگر یہ سیدھا ہوتا تو کیا خوب تھا،

نو شیرواں نے کہا یہ کونا اس لئے ٹیڑھا ہے کہ اس کے ساتھ ایک بوڑھی خاتون کا مکان ہے وہ اپنا مکان قیمتاً بھی دینے پر رضا مند نہ ہوئی تو میں نے اسی طرح کونے کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا کیونکہ اس کی جگہ پر قبضہ کرنا عدل و انصاف کے منافی تھا۔

📖 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ، عدل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

## حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی؟:

جب حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے والے تھے تو چیونٹیوں کی ملکہ نے کہا يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِدَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ: چیونٹیوں اپنی بلوں میں چلی جاؤ کہیں سلیمان اور ان کے لشکر لا شعوری میں تمہیں پس نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ اللَّهُمَّ إِنَّ مَجْمَعُ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ مِنْ مَجْمَعِ عَطَاكَ عَلَيَّ كُنْتُ فِيهَا تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ إِنَّ مَجْمَعُ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ مِنْ مَجْمَعِ عَطَاكَ عَلَيَّ كُنْتُ فِيهَا تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ

## حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کا لنگر؟:

ہیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود روئے زمین پر حکمرانی فرما رہے تھے مگر ان کا اپنا کھانا جو کی روٹی اور سرکہ کا سالن رہا۔ امراء، وزراء کی بجائے غربا اور فقراء کے ساتھ مل بیٹھ کر کھایا کرتے۔ اور فرماتے میں مسکین اور مسکینوں سے محبت کرنے والا ہوں حالانکہ ان کے لنگر خانے میں چوبیس ہزار گائیں، چالیس ہزار بحریاں تیس ہزار من آٹا، بیس ہزار من چاول روزانہ پکائے جاتے

تھے، اور دیگر پرندے وغیرہ اتنے ذبح کئے جاتے کہ ان کی آلاش وغیرہ کو دریا میں بہانے کے لئے ایک ہزار اونٹ مختص تھے اور یہ سبھی انتظام محتاجوں کے لئے ہوتا جو معذور تھے۔

عدل و انصاف کی عظمت و برتری کو برقرار رکھنے کے لئے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے اور حضرت سلطان محمود غزنوی نے اپنے بھتیجے کو قصاص و حدود کی نذر کر دیا۔

حدیث شریف میں ہے ایسے شخص کی مجلس میں بیٹھو جہاں دنیا زہر اور عقبی شہد محسوس ہو۔

ایسے علمائے دین کی خدمت میں رہو جسے حبِ دنیا نہ ہو۔

### حکایت: بڑھیا کا آٹا اور حضرت داؤد علیہ السلام:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت ایک بڑھیا آٹا پیس کر آرہی تھی کہ زور دار ہو آئی اور اس کا آٹا اڑ گیا وہ بچاری رونے لگی، وہاں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا گزر ہوا جو ابھی بچے ہی تھے، ضعیفہ کو روتا دیکھ کر سبب دریافت کیا اس نے تمام قصہ کہہ سنایا، آپ نے فرمایا میرے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام سے جا کر عرض کرو، وہ آئی اور واقعہ پیش کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے آٹا عطا فرمایا وہ خوش خوش واپس لوٹی، راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے پھر ملاقات ہو گئی، آپ نے پوچھا آٹا لے آئی؟ وہ کہنے لگی ہاں، آپ نے فرمایا وہی آٹا ہے جو اڑ گیا تھا یا اور ہے، وہ کہنے لگی یہ اور ہے آپ نے کہا تم واپس جاؤ اور عرض کرو مجھے میرا آٹا ہی چاہیے کیونکہ میں نے وہ محنت و مشقت سے حاصل کیا تھا وہ میری حلال کی کمائی تھی،

حضرت داؤد علیہ السلام نے سنا تو فرمایا یہ تیری بات نہیں ہے۔ ضعیفہ نے

عرض کیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو لایا گیا اور فرمایا بھلا اب وہ آٹا کیسے آسکتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، انہوں نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسی ہوا کو ان کی خدمت میں بھیج دیا حضرت داؤد علیہ السلام نے ہوا سے فرمایا تو نے بڑھیا کا آٹا کیوں اڑایا۔ وہ کہنے لگی ہوا کے فرشتے سے دریافت فرمائیں جسے میرا موکل بنایا گیا ہے۔ چنانچہ فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور آپ کے دریافت کرنے پر بولا، مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حکم دیا تھا۔ پھر جبرائیل بلائے گئے، واقعہ کے بارے سوال کیا۔ الغرض اسرافیل عزرائیل بھی حاضر ہوئے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تمہاری اب کیا رائے ہے۔ وہ بولے اس میں اللہ کی حکمت ہوگی۔ کیونکہ **فَعَلَ الْحَكِيمُ لَا يَخْلُ عَنِ الْحِكْمَةِ**، حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حکمت طلب کریں۔ چنانچہ ویسے ہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا سمندر میں ایک کشتی ڈوب رہی تھی کشتی والوں نے نذر مانی اگر ہم بعافیت ساحل مراد تک پہنچ گئے تو اتنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر ہوا کو حکم دیا کہ اس بڑھیا کا آٹا اڑالائے تاکہ اس کشتی کے سوراخ بند ہو جائیں اور سوار محفوظ رہیں اس لئے ہم کم لیتے ہیں بہت دیتے ہیں، اس بڑھیا کے آٹے کے سبب سے کشتی والوں نے نجات حاصل کی ہے وہ جب تمہارے پاس نذر لئے حاضر ہوں تو تمام مال و دولت اس بڑھیا کو عطا فرمادیں، اتنے میں وہ مال لئے حاضر ہو گئے آپ نے وہ تمام مال و اسباب ضعیفہ کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے خاص بندے کی طرف دیکھو ہم نے اسے خلافت سے نوازا اور اس نے ایسا عدل و انصاف قائم فرمایا کہ ایک ضعیفہ خاتون کا حق ہم سے بھی دلوادیا۔

## جوانی کی عبادت؟:

وَشَابٌ نَشَاءٌ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، اور عالم جوانی میں عبادت سے بڑھنے والا۔ جوانی بڑی نعمت ہے۔ اور وہ اٹھارہ سے بتیس سال تک کا حصہ ہے اس کا بھی حساب ہوگا کہ جوانی کو کہاں کہاں اور کیسے کیسے صرف کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خَيْرُ شَابِكُمْ مَنْ تَشَبَهَ بِكُهُو لَكُمْ مَنْ تَشَبَهَ بِشَابِكُمْ، تم میں بہترین وہ جوان مرد ہے جو بوڑھوں کی طرح ہو اور بدترین وہ بوڑھا شخص ہے جو جوانوں کی طرح ہو۔ حضرت شیخ حمید الدین حاکم علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اے جوان گرچہ امید پیریت ہست ہم بجوش

زانکہ گاہے پیری ماند جواں می بگذرد

اے جوان اگرچہ تجھے واثق امید ہے کہ تو بڑھاپے تک جائے گا۔

تاہم مصروفِ عبادت رہ کیونکہ بہت سے بوڑھے زندہ رہے جب کہ بہت

سے جواں موت کی آغوش میں جا پڑے۔

## ایک رکعت، دس رکعات؟:

سید عالم ﷺ نے فرمایا جوان کی ایک رکعت بوڑھے کی دس رکعات سے

افضل و اعلیٰ ہے۔ نیز جوانی کی توبہ اللہ کو بہت پسند ہے حدیث شریف میں ہے۔

أَحَبُّ التُّوبَةِ إِلَى اللَّهِ تَوْبَةُ الشَّابِّ،

## چالیس دن عذاب موقوف:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں بوڑھے آدمی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے مگر جب

جوان توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ کی برکت سے مشرق اور مغرب کے تمام

قبرستانوں میں مدفون ایمانداروں پر چالیس روز تک عذاب بند ہو جاتا ہے۔

مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا، جب جوان عبادت گزار فوت ہوتا ہے

فرشتے سوالات کے لئے قبر میں آتے ہیں تو حکم ہوتا ہے دَعْوَةُ فَإِنَّ

شَابٌ، چھوڑ دو اس جوان کو نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اِرْحَمُوا

فَإِنَّهُ شَابٌ لَمْ يَكْمَلْ عُمُرَهُ، اس پر رحم کرو اس نے تو اپنی جوانی بھی

پوری نہیں کی تھی!

حدیث شریف میں ہے یومیہ منادی ندا کرتا ہے! جوانو! اپنی جوانی کو ضائع

نہ کرو پریشانی اٹھاؤ گے۔

## جوانی کی مہمانی کرو:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جوانی مہمان کی مثل ہے لہذا مہمان کی جس طرح

عزت و توقیر کرتے ہو اسی طرح جوانی کی بھی عزت کرو۔

عہد دقیانوس کے چند نوجوانوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں

تعریف فرمائی نَحْنُ نَقْصُ عَلَيْكَ بِنَاءُهُمْ بِالْحَقِّ أَنَّهُمْ فِئْتُهُ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمْ

وَزِدْنَاهُمْ هُدًى، ہم ان نوجوانوں کا قصہ بیان کرتے ہیں جو اپنے رب پر

ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت سے نوازا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَالشَّابُّ التَّائِبُ حَبِيبُ اللّٰهِ

جس طرح میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں جوانی میں توبہ کرنے والا بھی اللہ کا

حبیب ہے۔

## حکایت: بوڑھے اور جوان کی توبہ؟:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بوڑھا اور جوان حاضر تھے کہ حضرت

جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اس نوجوان کو میرا سلام کہیے، آپ نے فرمایا، بوڑھے



کو سلام نہ کہنے میں کیا حکمت ہے۔ جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس نے بڑھاپے میں آکر توبہ کی ہے جبکہ اس نوجوان نے ابھی سے توبہ کا دامن تھام لیا ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری

وقت پیری گرگ باشدی شود پرہیز گار

اللہ تعالیٰ کو ایک نوجوان کی توبہ ایک ہزار بوڑھوں کی توبہ سے زیادہ محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَوْبَةُ شَابٍ وَاحِدٍ حَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَوْبَةِ أَلْفِ شَيْخٍ..... نوجوان توبہ کرنے والے کے نامہ اعمال میں یومیہ ایک ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. جو شخص ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اس کا اجر پائے گا۔

کلمہ خیر قرآن پاک میں آٹھ معانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ (1) مال کے لیے اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةِ، اگر مال چھوڑے تو خیر کی نصیحت کرے۔

(2) ایمان کے لئے يَعْلَمُ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا، اللہ تمہارے دلوں میں

ایمان کو جانتا ہے۔ (3) افضل و اعلیٰ کے معنی میں وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ،

اور اللہ تعالیٰ تمام رازقین میں سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (4) عافیت

و تندرستی کے معنی میں وَإِنْ يَرِدْكَ بِخَيْرٍ، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لئے

عافیت کا ارادہ فرمائے۔ (5) ثواب اور بشارت کے لئے وَالْبُدْنَ جَعَلْنَا

هَالِكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ بِكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ہ ہم نے تمہارے قربانی کے

اونٹوں کو اللہ کے نشان قرار دیئے اس میں تمہارے لئے ثواب اور بشارت

ہے۔ (6) کھانے کے معنی میں رَبِّ آتِنِي بِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

میرے مولیٰ جو تو نے میرے لیے کھانا نازل فرمایا اس کی مجھے ضرورت تھی۔ (7) فتح و نصرت اور غنیمت کے معنی میں وَرَدَ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغِيظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا. اللہ تعالیٰ نے کافروں کو انہی کے غیظ و غصہ میں ڈبو دیا کہ ان کو غنیمت اور فتح میں سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ (8) گھوڑوں کے لئے استعمال ہوا۔ أَحَبَّتْ حُبَّ الْخَيْرِ فَمَنْ ذَكَرَ رَبِّي. میں نے گھوڑوں کی محبت پسند کی اپنے رب کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے، آخر میں اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کے لئے فرمایا إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ بیشک اللہ تعالیٰ جو تمہارے اعمال ہیں دیکھ رہا ہے۔

## برکات عبادت:

اب ہم عبادت کے متعلق چند باتیں درج کرتے ہیں اے مومن تجھے جاننا چاہیے کہ عبادت اولیاء اللہ کا سرمایہ ہے۔ متقین کا زیور ہے مردان خدا کا پیشہ اور اہل ہمت کا لباس، سعادت کا راستہ اور جنت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. ہم انسانوں اور جنوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِبَادَتِكَ، الوہیت میرے لئے اور عبودیت تیرے لئے۔ حضرت خواجہ ابو سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا مَا الْحَرِيَّةُ فَقَالَ الْعَبُودِيَّةُ، آزادی کیا ہے فرمایا بندہ ہونا۔ بندہ بننے اور بندگی کرنے میں فرق ہے۔ بندہ وہ ہے جو اپنے آپ کو بے سایہ سمجھے بعض نے فرمایا بندہ وہی ہے جو اپنے آپ کو بے اختیار جانے!

## حکایت: بزرگ اور غلام:

بیان کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے غلام خریدنا چاہا تو اس کا نام پوچھا اور کہا

تجھے کس چیز سے رغبت اور کس سے نفرت ہے؟ اس نے کہا مجھے مالک کے حکم کو تسلیم کرنے میں رغبت ہے اور انکار سے نفرت ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا، کیا آپ فرشتہ بننا چاہتے ہیں یا بندہ؟ آپ نے فرمایا لَأَرِيدُ أَنْ أَكُونَ مَلَكًا نَبِيًّا بَلْ أَرِيدُ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا نَبِيًّا. میں فرشتہ نبی بننا نہیں چاہتا میں تو بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے بندے کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا۔ جس کا بدن دنیا میں دل عقلمی میں ہو۔

ہتھ کار ولے چت یارولے!

اہل معرفت فرماتے ہیں بندہ میں چار حرف ہیں ب، ن، د، ہ، ب سے بلاؤ۔ ابتلاء پر تحمل و بردباری کا مظاہرہ کرنا۔ ن سے نشہ پانا بندگی میں د سے دائم خدمت کے لئے کمر بستہ رہنا، ہ سے ہیبت خداوندی میں مستغرق رہنا اگر بلا پر صبر نہیں کرے گا تو صابریں کی جماعت میں کیسے شمار ہوگا۔ بندگی میں نشاط و نشہ کا خط نہیں اٹھائے گا تو عبادت میں زیادتی کی نعمت سے محروم رہے گا اگر دائمی خدمت کے لئے کمر بستہ نہیں ہوگا تو کرامات اولیاء کو حاصل نہ کر پائے گا اگر ہیبت میں مستغرق نہیں ہوگا تو غفلت کا شکار ہو کر معصیت کے گڑھے میں جا گرے گا۔

بندہ وہی ہے جو کسی بھی وقت قولاً فعلاً آقا کی یاد سے غافل نہ ہو بلکہ ہر حکم پر عمل پیرا اور خلاف ورزی سے ڈرتا رہے۔ کسی بھی حکم سے اعراض کرنا بندگی کے خلاف ہے شیطان نے ایک حکم کو نہ مانا تو لاکھوں سال کی عبادت خاک میں مل گئی۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے  
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ، نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نیز فرمایا الصَّلَاةُ خَيْرُ الْعِبَادِيَّةِ نماز بہترین عبادات سے ہے۔ روزہ نفس کشی اور جہاد اکبر ہے، فرمایا الْجُوعُ زِينَةُ الصَّوْمِ، بھوک روزے کی زینت ہے۔

### حکایت: حضرت جنید بغدادی اور حجام؟:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی مونچھیں درست کرنے کے لئے حجام نے کہا ذرا ہونٹ نہ ہلائیں کیونکہ آپ اس وقت بھی ذکر خداوندی میں محو تھے، آپ نے فرمایا تو اپنا کام کر میں اپنا! ہونٹ کا کٹ جانا اس سے بہتر ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاؤں۔

### حکایت: میں اپنا کام کیوں چھوڑوں؟:

کسی عابد نے ایک سو بیس<sup>120</sup> سال کی عبادت کی اس وقت کے نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، فلاں عبادت کرنے والے عابد سے فرمائیے تو بلا وجہ تکلیف برداشت کر رہا ہے ہم نے تو تیری عبادت قبول نہیں کی۔ جب عابد نے یہ پیغام سنا تو جواب دیا میں تو اس کا بندہ ہوں میرا کام بندگی ہے میں یہ کرتا رہوں گا اور وہ مالک ہے قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کا کام ہے۔ میں تو اپنا کام ترک نہیں کروں گا ارشاد ہوا۔ واقعی اس نے بندہ بننے کا حق ادا کیا لہذا ہم نے اس کی عبادت قبول فرمائی۔

بندہ آمد از برائے بندگی  
زندگی بے بندگی شرمندگی

### حکایت: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کا طریقہ سیکھا:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تمام فرشتوں سے پہلے

تخلیق فرمائی گئی تو ستر ہزار سال قیام میں رہے پھر ارشاد ہوا مَنْ أَنْتَ تُو کون ہے؟ جلال خداوندی کے باعث خاموش رہے پھر الہام ہوا تو عرض کیا اَنَا الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِكَ میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ حکم ہوا فَأَعْبُدْنِي پھر میری عبادت کر جبرائیل علیہ السلام نے سجدہ کرنا چاہا تو فرمایا وضو کرو عرض کیا وضو کیسے کروں۔ آواز آئی عرش کے نیچے بحرِ مسجد ہے وہاں ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس سے وضو کا طریقہ سیکھو وہاں پہنچے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں پایا انہوں نے وضو کی تعلیم دی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام پر آئے اور سات سو سال تک سجدے میں پڑے رہے جب سر اٹھا تو عرض کیا اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ وَأَنْتَ مَعْبُودِي الْقَوِي فَثَبَّتْنِي عَلَى عِبَادَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا رَحِيمُ۔ الہی میں تیرا ناتواں بندہ ہوں اور تو ہی میرا قوی معبود ہے۔ پس مجھے اپنی عبادت پر ثابت قدمی عطا فرمایا کریم و یارِ رحیم،

## شرفِ انبیاء علیہم السلام؟:

انبیاء کرام علیہم السلام نے بندگی کو شرفِ مختصاً حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کو ارشاد فرمایا، نِعْمَ الْعَبْدُ کتنے اچھے بندے ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو کلام کیا وہ یہ ہے اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ فِي اللَّهِ كَابِدٌ هُو۔ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اِنِّي اَنَا لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَأَعْبُدْنِي، بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے کوئی بھی لائق نہیں۔ پس میری عبادت کرو۔ حضرت خضر علیہ السلام کے لئے فرمایا فَوَجَدَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا پس ان دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے میرے ایک بندے کو پایا۔

سید عالم ﷺ کے لئے فرمایا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ جَبَّ اللَّهُ كَبَدًا مِنْ عِبَادِنَا

قیام کیا۔ اس خطاب کے شکرانے میں آپ نے چالیس اونٹ فی سمیل اللہ دیئے۔ اور آپ کے باعث امت محمدیہ علیہ التحیة والثناء کو یوں خطاب فرمایا وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ. مزید فرمایا نَبِيُّ عِبَادِي إِنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. ایک اور مقام پر ارشاد ہوا۔ عِبَادِي فَاتَّقُونِ پھر فرمایا يَا عِبَادُنَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ نِيرِبَدگان خاص کی کیفیت کا یوں اظہار فرمایا عِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا.

اللہ کے خاص بندوں کی یہ نشانی ہے کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو بڑی نرم رفتار سے اور جب جاہل انہیں مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلامتی کی دعا دیتے گزر جاتے ہیں ان کی راتیں قیام و سجود میں گزرتی ہیں۔

### برکات مساجد؟:

وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، اور وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت سے آباد ہے۔ اول الذکر حدیث کا یہ حصہ ہے بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص بھی روز قیامت عرش کے سائے میں ہوگا جس کا دل مساجد کی محبت سے آباد ہے۔ یعنی وہ اذان کے انتظار میں رہتا ہے کب اذان سنائی دے اور میں مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز ادا کروں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ مَسَاجِدَ جَوَائِمَانِدَارِہی تعمیر کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز بڑی محبت سے قائم کرتے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا حُبُّ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْإِيمَانِ، مساجد کی محبت

ایمان کی دلیل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا وہ تو مسجد کو چھوڑتا ہی نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ایمان کامل ہو گیا، شب معراج اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَا أَحْمَدُ بَشِّرِ الْمَشْتَائِينَ فِي ظُلْمِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالْجَنَّةِ، میرے حبیب رات کے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف آنے والوں کو جنت کی بشارت سنا دیجئے۔ نیز فرمایا رات کو مسجد میں آنے والے کے ہر ایک قدم پر دس ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ مزید فرمایا جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف آتا ہے اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کی خوشخبری دیتا ہے اور جب مسجد سے باہر آتا ہے تو ایسے پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ فقر کو دور کر دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمانداروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منافقین سے بچا لیتا ہے۔

ارشاد ہوا جس شخص نے عمدہ وضو بنایا اور مسجد میں آیا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اسکے ہر قدم کے بدلے جنت میں سو محل بناؤ اور ہر محل میں سو سو کمرے اور ہر کمرے کی سو سو کھڑکیاں ہوں نیز ہر ایک میں تخت سجاؤ اور ہر تخت پر حور عین بٹھاؤ جس کے سامنے سو سو خادماں ہوں اور غلاماں حاضر ہوں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں بھشتی میوے ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے گرمی، سردی کی پرواہ کئے بغیر مسجد کی حاضری کو اپنا وظیفہ بنالیا اسے اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزاد فرمادیا، نیز فرمایا جو گرمیوں میں مسجد کی طرف آئے اور اس کے بدن سے پسینے کے قطرے

نکل رہے تو اسے ہر قطرے کے بدلے ایک ماہ کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

بیز فرمایا جو پسینہ اللہ کے راستے میں نکلے وہ شہید کے خون کی مانند ہے۔

حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو پسینہ اللہ تعالیٰ کی راہ

میں نکلے تو جس کپڑے سے اسے صاف کیا گیا ہو اسے محفوظ رکھے اور اس

کا کفن بنائے تو اللہ تعالیٰ عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔

تعمیر مسجد کی دو قسمیں ہیں۔ (1) ظاہری (2) معنوی، ظاہری یہ کہ مسجد

بنانا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ نے اس کے

لئے جنت میں محل تعمیر کر دیا۔ اور معنوی تعمیر یہ ہے کہ نماز یا جماعت ادا

کریں تاکہ مساجد بارونق نظر آئیں۔ جس مسجد میں جماعت نہ ہو امام و

موذن نہ ہو وہ باعث برکت ثابت نہیں ہوگی۔

## حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے ایک بندے کا کسی گاؤں سے گزر ہوا۔ وہاں

ایک خستہ و خراب مسجد دیکھی۔ اسی میں اس نے قیام کیا رات کے وقت کیا سنتا ہے

کہ مسجد پکار رہی ہے۔ الہی اس گاؤں کو برباد کر دے جیسے ان لوگوں نے مجھے برباد اور

بے آباد کر رکھا ہے۔ صبح کے وقت اس نے گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا اور رات کا ماجرا

سنایا۔ اور وہاں سے چلتا بنا، کچھ مدت بعد اسی بزرگ کا وہاں سے گزر ہوا، دیکھا مسجد کی

حالت بہت اچھی ہے، ساز و سامان موجود ہے۔ رات کو وہاں قیام کیا مگر پہلے کی

طرح مسجد دعا کر رہی ہے الہی اس گاؤں کو تباہ و برباد کر دے کیونکہ ان لوگوں نے

مجھے غیر آباد کر رکھا ہے۔ وہ بزرگ مسجد سے مخاطب ہوا، اب تیری حالت درست

ہے۔ خوبصورتی بڑھ چکی ہے پھر تو ایسے کیوں دعا کر رہی ہے۔ آواز آئی، یہ لوگ مجھے

درست کر کے خود گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں اور میری طرف نہیں آتے، اللہ کے

بندے نے لوگوں کو جمع کیا اور قصہ سنایا۔ اس کے بعد گاؤں والے مسجد میں آنے



لگے۔ پھر اسی شب آواز سنائی دی۔ الہی ان لوگوں کو تو آباد اور شاد رکھ جیسے انہوں نے مجھے آباد کر کے خوش کیا ہے۔

خصوصی نسبتیں: اللہ تعالیٰ نے چند چیزوں کو اپنی نسبت سے ممتاز فرمایا ہے۔ مثلاً کلام اللہ، محمد رسول اللہ، بیت اللہ، نافۃ اللہ، عبد اللہ، عرش اللہ، اور مساجد اللہ، مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کی رہنمائی میں کام کر رہے رسول کریم ﷺ کی اتباع و پیروی کو اپنا و بیت اللہ کی زیارت پاؤ، اونٹنی کو قربانی کے لئے حاصل کرو، ایمان داروں کی خدمت کرو، مومن کے دل کی تعمیر کرو، مساجد میں سجدے مجالاً، الْمَسْجِدُ بَيْتُ لِكُلِّ تَقِيٍّ مسجد ہر متقی کا گھر ہے، یہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ علالت کے باوجود حضرت علی اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لائے،

### یومِ آخرت کی کیفیت؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مساجد تو وہی تعمیر کریں گے جو یومِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں، وہ دن ایسا ہے کہ اس کے بعد رات نہیں۔ یَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وہ ایسا طویل دن ہوگا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ لیکن یہ طوالت بُروں کے لئے ہوگی نیکو کار حضرات کے لئے یہ محض نماز کے وقت جتنی ہی محسوس ہوگی۔ روز قیامت پوچھا جائے گا تم باوجود ایماندار کہلانے کے میری مسجد میں تعمیر کیوں نہیں کرتے تھے یعنی مساجد میں آکر باجماعت نماز کیوں نہیں پڑھتے تھے، ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر فرمایا گویا کہ نماز ایمان کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

### زنا کی مذمت اور عذاب؟

رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ هِ اُول

الذکر حدیث شریف کا یہ حصہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص بھی جنت کا حق دار ہوگا جیسے حسینہ جمیلہ حسب و نسب والی عورت نے اپنے وصل کی دعوت دی اور وہ اس کی خواہش کو رد کرتے ہوئے کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتا ہوں۔

زنا سے بچنے والا جنت کا مستحق ہے، سید عالم ﷺ نے فرمایا جو زنا سے محفوظ رہا دوزخ کو اس سے کوئی سروکار نہیں، نیز فرمایا جو شخص عورت پر قادر ہونے کے باوجود زنا سے اپنے آپ کو بچالے میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو قرآن کریم پڑھنے سے محبت رکھتا ہے، مہمان نوازی میں خوشی و مسرت محسوس کرتا ہے اور عورت پر غلبہ پانے کے باوجود زنا سے بچتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشش و مغفرت سے نوازے گا اور اس کا نام اولیاء اللہ میں درج کیا جائیگا۔

شہوت انسان کو نسل انسانی کے قائم رکھنے کے لئے دی گئی ہے اور یہ جنت کی لذات میں سے ہے اسے جائز طریقہ سے استعمال کیا جائے ورنہ یہ بہت بڑی مصیبت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شیطان نے کہا کیلی عورت کے پاس اگر اکیلا مرے ہو تو تیسرا میں ہوتا ہوں تاکہ انہیں برائی پر آمادہ کروں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے آپ گھر میں اکیلی تھیں یہ دیکھتے ہی جلدی سے پیچھے بھاگے، سردروازے سے ٹکرا لیا اور زخم ہو گیا۔ خون رس رہا تھا کہ آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دریافت فرمایا تو بھاگنے کا واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو آپ کی بیٹی تھیں عرض کیا حضور آپ کا ارشاد پیش نظر تھا کہ اکیلی عورت کے

پاس مرد کو نہیں ہونا چاہیے کہ تیسرا وہاں شیطان ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مصطفیٰ ﷺ پر عمل کا یہ مظاہرہ امت کے لئے درس ہے ورنہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے عمر کے تو سائے سے بھی شیطان بھاگ جاتا ہے جہاں سیدنا فاروق اعظم اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہاں شیطان کا وار نہیں چل سکتا۔ (تابش قصوری)

مَامِنْ ذَنْبٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ يَضْحُهَا الرَّجُلُ فِي رَحْمٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ، اللّٰهُ تَعَالٰى كَے ہاں سب سے بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ آدمی ایسے رحم میں اپنا نقطہ ڈالے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

## زنا کی نحوست:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا زنا سے چھ باتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ تین دنیا میں، تین آخرت میں: دنیا میں زانی کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اس کے رزق میں تنگی آئے گی اور عمر سے برکت نکل جائے گی۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گرفتار ہوگا۔ حساب میں سختی دیکھے گا عرصہ دراز تک دوزخ میں رہے گا بشرطیکہ ایماندار ہو ورنہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی آزاد یا غلام عورت سے زنا کرتا ہے اس کی قبر میں بیس لاکھ سوراخ کر دیئے جاتے ہیں جن سے سانپ اور بچھو اور آگ کے شعلے اس پر حملہ آور رہتے ہیں اور وہ اسی طرح عذاب قبر میں مبتلا رہتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین قسم کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گا۔ بوڑھا زانی، جھوٹی تقریریں کرنے والا حکمران، اور تکبر کرنے والا فقیر۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا سے اسی سال کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور دوزخ میں ایک کنواں زانیوں کے لئے تیار کیا ہے جس میں انہیں عذاب دیا جاتا رہے گا۔ اس کنویں کا نام ہادیہ ہے اس سے اگر ایک ذرہ نکال کر دوزخ کے دوسرے حصوں میں ڈالا جائے تو وہ اس سے جل جائیں۔

### حکایت: حضرت سلیمان بن یسار علیہ الرحمۃ کا زنا سے بچنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار صاحب حسن و جمال تھے، ایک عورت ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے زنا کی دعوت دی آپ اللہ تعالیٰ کی گرفت کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے، رات کو خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی، دوران گفتگو آپ نے عرض کیا یا نبی اللہ علیہ السلام آپ نے بڑا عظیم کارنامہ سر انجام دیا کہ زلیخا سے اپنے آپ کو بچایا، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے سلیمان، آج تو نے بھی تو ایسا ہی کام کیا ہے کہ اپنے آپ کو اس عورت سے بچالیا!

### حکایت: حضرت ابو بکر بن عبد اللہ مزنی اور قصاب کی لڑکی؟:

حضرت ابو بکر بن عبد اللہ مزنی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لڑکی پر فریفتہ ہوا، اور ایک دن موقع پا کر اس سے جا لپٹا، لڑکی نے کہا اے بندہ خدا میں از خود تجھ پر عاشق ہوں، البتہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے کہیں اس کی گرفت میں نہ آجائیں، لڑکی کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ قصاب پر بھی خوف طاری ہو گیا اور پکار اٹھا، میں بھی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتا ہوں، اور فوراً توبہ کرنے لگا۔ چنانچہ اس کی توبہ نے باگاہ رب العزت میں قبولیت کا یوں شرف پایا کہ ایک دن سخت گرمی میں وہ سفر کرتے کرتے تھک گیا کوئی سایہ دار درخت وغیرہ نہ ملا تا کہ اس کے نیچے بیٹھ کر گرمی کی تمازت سے قدرے سکون پائے اسی

انشاء میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے ملاقات ہو گئی، گفتگو کے دوران دونوں نے کہا آئیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ بادل بھیج دے۔ قصاب کہنے لگا میں تو دعا کے قابل نہیں، آپ دعا فرمائیے، نبی کریم ﷺ کے صحابی نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم امین کہو، چنانچہ جیسے ہی دونوں نے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا۔ جب ایک دوسرے سے الگ ہونے لگے تو سایہ قصاب کے سر پر تھا، صحابی نے یہ منظر دیکھا تو پوچھا یہ سعادت تجھے کیسے نصیب ہوئی، قصاب بولا۔ یہ زنا سے بچنے کا ثمرہ ہے۔ اور اپنا تمام واقعہ کہہ سنایا!!

### حسن و جمال کا پیکر اور ہزار حوریں؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت ایک نہایت حسن و جمال کے پیکر نوجوان کو ایک ہزار حوریں عطا کی جائیں گی اس کی خوبصورتی مثالی ہوگی اہل جنت دریافت کریں گے یہ کون خوش بخت ہے؟ آواز آئے گی یہ وہ نیک بخت ہے جسے حسینہ جمیلہ عورت نے زنا کی طرف بلایا مگر اس نے میرے خوف سے اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔

### حکایت: ایک تکلہ فروش اور حسینہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک تکلہ فروش مغیرہ نامی نہایت حسین و جمیل نوجوان تھا ایک دن اسے ایک شخص بلا کر گھر لے گیا، وہاں ایک بڑی خوبصورت حسینہ جمیلہ عورت کو پایا، جیسے ہی یہ اندر داخل ہوا، وہ نوجوان سے لپٹ گئی۔

مغیرہ بولا۔ اللہ سے ڈرو وہ بولی توبہ کر لو گئی اور وہ چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئی، مغیرہ نے کہا اچھا میں تیار ہوں البتہ تو یہ سونا، چاندی اور میری رقم اپنے پاس رکھ

میں قضائے حاجت سے فراغت حاصل کر لوں، یہ کہتے ہوئے وہ طہارت خانے داخل ہوا اور تمام جسم کو گندگی سے بھر کر باہر نکل آیا اور کہا اب تو جو چاہے کر لے، جب اسے غلاظت سے بھر پور پایا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور وہ باہر نکل گیا، اور باہر آکر اس نے غسل کر لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدن میں ایسی خوشبو نمودار کر دی کہ بغداد شریف میں وہ مغیرہ ”مشکی“ سے معروف ہو گیا۔

### حکایت: اور اس نے چھت سے چھلانگ لگا دی؟:

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے کی بات ہے ایک نوجوان پر ایک خوبصورت عورت فریفتہ ہوئی اور کسی بہانے اسے گھر بلایا۔ جیسے ہی مرد کمرے میں داخل ہوا وہ اس سے لپٹ گئی اور اپنی خواہش نفسانیہ کی تکمیل کے لئے درغلانے لگی نوجوان نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کہا ذرا صبر کر مجھے تو خود تیری طلب تھی مگر میرا بدن ٹھیک نہیں، مجھے پانی دے تاکہ غسل کر کے اپنے بدن کو صاف کر لوں، عورت کو اپنا مقصد پورا ہوتا نظر آیا اس نے فوراً پانی کا انتظام کیا اور کہا چھت پر جا کر غسل کر لے اس نے پانی اٹھایا اور چھت پر رکھ کر نیچے کود پڑا۔ ابھی زمین کے قریب نہیں پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر فرشتے نے تھام لیا اور آرام سے زمین پر کھڑا کر دیا۔ پھر غیب سے اسے یوں بشارت سنائی دی کہ اے میرے بندے تو نے میری گرفت کے خوف سے اپنے آپ کو زنا سے محفوظ رکھا، ہم نے تجھے دنیا میں عزت دی اور آخرت میں مغفرت و بخشش سے نوازا دیا۔

### حکایت: مگر ایک دروازہ بند کرنے کی مجھے طاقت نہیں؟:

حدیث شریف میں ہے کہ گذشتہ زمانے میں قحط پڑا، ایک عورت باغبان کے پاس باغ میں گئی تاکہ کھانے پینے کے لئے کوئی پھل وغیرہ مل جائے باغبان نے کہا جاؤ باغ کے سارے دروازے بند کر کے آؤ میں تجھے گندم، کپڑا اور انگور وغیرہ

دونگا۔ وہ بے چاری گئی اور دروازے بند کر کے اس کے پاس پہنچی تو اس نے پوچھا، سارے دروازے بند کئے؟ وہ بولی ہاں مگر ایک دروازہ بند نہ کر پائی، باغبان نے پوچھا وہ کونسا دروازہ ہے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے اگر تم لاکھوں دروازے بھی بند کر دو تب بھی وہ دیکھ لے گا۔ باغبان کی مارے خوف کے چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ذرا ہوش میں آیا تو تائب ہوا۔ عورت کو غلہ، کپڑے اور پھل دے کر رخصت کر دیا، ہاتھ غیبی پکارا، اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بخش دیا اور دونوں پر راضی ہوا۔

📖 اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے وہی ہیں جو میرے سوا کسی اور کو معبود

نہیں سمجھتے اور ناحق کسی کو قتل نہیں کرتے، نیز زنا سے بچے رہتے ہیں اور جو

ایسے افعال کا ارتکاب کرے گا روز قیامت اسے دو گنا عذاب دیا جائے گا۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ كِي تَفْسِير میں ہے کہ ایماندار دویا

زائد خداؤں کا قائل ہی نہیں وہ تو صرف معبود حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو جانتا ہے، ایمان

دار دنیا، قبر اور آخرت میں ایک ہی معبود کو ماننے والا ہے، اس کے ساتھ کسی اور کو

شریک نہیں ٹھہراتا البتہ کفار نے کئی معبود بنا رکھے ہیں۔

## حکایت : حضرت بایزید بسطامی اور منکر نکیر؟

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سے قبر میں منکر

نکیر نے سوال کیا مَنْ رَبُّكَ؟ تو آپ نے جواباً کہا میرے بارے اللہ تعالیٰ سے

دریافت کرو، لیکن وہ پھر پوچھنے لگے تیرا رب کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا ٹھکانہ

کہاں ہے؟ وہ بولے دو ہزار سال کی راہ پر ہے آپ نے فرمایا جب تم دو ہزار سال کی

مسافت طے کر کے بھی اسے نہیں بھول پائے تو میں دو گز زمین سے یہاں آکر اسے

کیسے بھول سکتا ہوں۔ جاؤ جلدی چلے جاؤ مبادا کہ میری آتش شوق کہیں تمہیں

خاکستر نہ کر ڈالے حکم ہوا، فرشتو! فوراً چلے آؤ یہ ہمارا محبوب دیوانہ ہے۔

دوزخ کا فرشتہ مالک ایک بندے سے سوال کرے گا تیرا اللہ کون ہے؟ وہ کہے گا اِلٰہی اِلٰہ وَاٰحِدٌ وہ کہے گا اس کا نام کیا ہے بندہ پکارے گا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر مالک کو حکم دیا جائے گا اسے دوزخ سے رہا کر دو یہ میرا بندہ اور میں اس کا اللہ رحیم ہوں!!

## زمین روتی ہے؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو مقام پر زمین روتی ہے (1) جب ناحق کسی کا خون بہایا جاتا ہے مقتول کا قطرہ زمین پر گرتے ہی زمین پکارتی ہے الٰہی مجھے اجازت دے تاکہ میں قاتل کو ابھی نکل جاؤں۔ آواز آتی ہے ذرا صبر کر یہ تیرے اندر ہی آئے گا۔ (2) جب زانی زنا کا ارتکاب کرنے کے بعد غسل کرتا ہے تو پانی کا پہلا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے زمین زار و قطار روتی ہوئی کہتی ہے الٰہی مجھے اجازت دے تاکہ اسے میں نکل لوں، آواز آتی ہے تھوڑی دیر صبر کر یہ تیرے پاس ہی آئے گا۔

## برکات صدقات و خیرات؟:

اول الذکر حدیث کا یہ حصہ بھی ملاحظہ فرمائیے رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاخْفَاهَا حَتَّى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهُ وَمَا يُنْفِقُ يَمِينُهُ یعنی پھر وہ آدمی جو پوشیدہ صدقہ دیتا ہے ایسے کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرتا ہے تو بائیں کو خبر تک نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔

علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ صدقہ و خیرات پوشیدہ طور پر دینا افضل ہے لیکن بعض کے نزدیک ظاہر آدینا زیادہ اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ظاہر آ صدقہ دو تو اچھا ہے اور اگر پوشیدہ دو تو یہ تمہارے لئے اور بھی اچھا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوشیدہ طور پر صدقہ گناہوں کو ایسے جلا دیتا ہے



جیسے آگ خشک گھاس کو، نیز فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ مزید فرمایا پوشیدہ طور پر ایک درم اور ظاہراً ایک ہزار درہم صدقہ دینے کے برابر ہے۔

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک درم ہے میں اسے کیسے صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے بھی خبر نہ دیتا تو تیرا یہ ایک درہم ہزار درہم صدقہ کے برابر ہوتا۔

### حکایت: ایک فائدہ مند ہزار درہم بے فائدہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی نے پوشیدہ طور پر ایک درم اور ظاہراً ایک ہزار درہم صدقہ دیا، چنانچہ اس کے ایک درہم نے فائدہ پہنچایا اور ہزار بے فائدہ رہے ممکن ہے ریاکاری اور دکھاوے کے باعث بیکار گئے ہوں!!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، جو لوگ اپنے مالوں کو شب و روز اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے رہتے ہیں پوشیدہ اور ظاہراً ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں کسی قسم کا خوف اور غم لاحق نہیں ہوگا۔

بیان کرتے ہیں کہ یہ آیہ کریمہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے چار ہزار درہم صدقہ میں دیے ایسے کہ ایک ہزار رات کو، ایک ہزار دن کو اور ایک ایک ہزار پوشیدہ و ظاہری طور پر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا ہم نے صدیق اکبر کو دنیوی و اخروی حزن و غم سے بے نیاز کر دیا۔

فتاویٰ نوازل میں ہے کہ مسجد میں صدقہ دینا جائز ہے چنانچہ حضرت علی

المر ترضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ سائل نے سوال کر دیا آپ نے نماز کی حالت میں ہی اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا سائل نے آپ کی انگوٹھی اتار لی تو اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یُوْثُوْنَ الزَّكُوَّةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ، وہ نماز کی حالت میں بھی صدقہ دیتے رہتے ہیں۔

## شادی میں تعاون سنت سے؟

مردی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز تھے کہ ایک سائل نے عرض کیا میں اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس کھانے وغیرہ کا سامان نہیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اسے کیا عنایت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا میں چاول دوں گا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں گوشت دیتا ہوں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے میں گھی پیش کرتا ہوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں بارات کی مہمانی کروں گا۔

## پوشیدہ ذکر و اذکار؟

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَصَاحَتْ عَيْنَاهُ، اور وہ شخص عرش الہی کے سائے میں ہو گا جو پوشیدہ طور پر ذکر خدا میں مصروف رہے اور اس کی آنکھیں آنسو سے بھر پور ہوں۔

ذکر الہی، بہترین عبادات میں سے ہے جیسے ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہے برابر ہے دل سے کرے یا زبان سے، آہستہ کرے یا بلند آواز سے، ظاہر کرے یا پوشیدہ بیٹھا کرے یا کھڑا حتیٰ کہ لیٹ کر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا تو وہ عرش الہی کے سایہ نعمت سے بہرہ مند ہو گا۔

علماء کرام فرماتے ہیں وہ دل ویرانہ ہے جس دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہ ہو اور وہ زبان زبان ہی نہیں جس پر ذکر خدا جاری نہ ہو!

## رونے پر مبارک؟:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک پہاڑ پر پہنچا وہاں دو گانہ نفل ادا کئے پھر قبلہ رو بیٹھے بیٹھے نبی کریم ﷺ نے لا الہ الا اللہ کا ورد شروع فرمادیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی آنسو سینے اور زانو پر گرنے لگے آپ کی یہ رقت انگیز کیفیت دیکھ کر میں بھی رونے لگا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا، انس میں تمہاری آنکھوں میں نمی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ کے آنسوؤں نے مجھے بھی رُلا دیا ہے اس پر آپ نے فرمایا طُوبَى لِمَنْ تَحَرَكَ لِسَانَهُ بِذِكْرِ اللَّهِ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، بغارت ہے اس شخص کے لئے جس کی زبان ذکر الہی سے تر رہی ہے اور اس کی آنکھیں آنسو سے ہر۔

## رونے کے اسباب:

روزے کے متعدد سبب ہیں۔ رونا شوق سے یا خوف سے!! حدیث شریف میں ہے رونا شوق سے ہوتا ہے یا خوف سے چنانچہ ایک بار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے کرتے رونے لگے لوگوں نے دریافت کیا سبب کیا ہے! آپ نے فرمایا خوف خدا سے رو رہا ہوں معلوم نہیں میرا ذکر اس کی بارگاہ میں شرف قبولیت بھی پاتا ہے یا نہیں؟

حدیث شریف میں ہے وَيَلُّ لِمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ بِلِسَانِهِ وَ قَلْبُهُ غَافِلٌ عَمَّا قَالَ، اس شخص کے لئے خرابی ہے جو زبان سے تو ذکر کرے اور اس کا دل غافل رہے۔

## ذکرِ قَوْلِ، ذَکْرِ فَعْلِي:

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنَا جَلِيسٌ مِّنْ ذِكْرِنِي  
ذِكْرًا كَثِيرًا ہ میں اس کا ہم نشیں ہوں جو میرا بختِ ذکر کرتا رہتا ہے،  
ارشاد باری تعالیٰ ہے فَادْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ،  
تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچہ کرونگا، میرا شکر کرو اور ناشکری سے باز  
آؤ!!

حدیث قدسی ہے اَنَا جَلِيسٌ مِّنْ شُكْرِنِي شُكْرًا كَثِيرًا ہ میں اس کا ہم  
نشیں ہوں جو میرا کثرت سے شکر کرتا رہتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ  
اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلاء نہیں کرے گا اگر تم اس کا شکر ادا کرتے  
رہو گے۔

خوش بخت ہے وہ انسان جو ہمیشہ اس کے ذکر و فکر میں مصروف رہتا ہے  
اس کی زندگی ذکر سے ہی عبارت ہے ذکر الہی کرنے والے ہمیشہ خوش و  
خرم، شادال و فرحال رہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی بزرگ نے بوقت  
ملاقات عرض کیا مجھے کوئی بہترین وظیفہ عطا فرمائیے آپ نے فرمایا الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي  
ذِكْرِ مَوْلَاكَ وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِي حُبِّ دُنْيَاكَ نَفَعْنَا اللَّهُ وَايَاكُمْ ہ ہر قسم کی بہتری  
مولیٰ کے ذکر میں ہے اور ہر قسم کی برائی دنیا کی محبت میں ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور  
تمہیں دین و دنیا اور آخرت میں نفع مند بنائے۔ آمین ثم آمین۔

.....☆.....☆.....

## جلسہ 14

## عذاب قبر، شراب خوری اور جھوٹی شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهُ قَالَ سَبْعَةٌ نَفَرٌ يَحُولُ وَجُوهُهُمْ عَنِ الْقِبْلَةِ فِي الْقَبْرِ فَاذْهَبُوا وَانْبَشُوا قُبُورَهُمْ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا هَكَذَا أَمَا قُلْتُ لَكُمْ فَهُوَ بَاطِلٌ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَبَائِعُ الْبَشَرِ وَشَاهِدُ الذُّورِ وَآكِلُ الرِّبَا وَالنَّائِحَةُ وَالْمُحْتَكِرُ وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ.

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات آدمی وہ ہیں جن کا چہرہ قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جائیگا، بیشک جا کر دیکھ لو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ لی اللہ علیک وسلم وہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا شراب پینے والا، آدمیوں کو بیچنے والا، جھوٹی گواہی دینے والا، سود خور، ماتم کرنے والی عورت، غلہ سٹاک کرنے والا تاکہ مہنگا فروخت کرے۔

## جماعت کا تارک:

اس حدیث شریف کے راوی حضرت علی المرتضیٰ ہیں جن کی شان و عظمت کے اظہار نبی کریم یوں فرماتے ہیں۔ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزَلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، اے علی میرے نزدیک تو ایسے ہی ہے جیسے حضرت

بارون، حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نیابی نہیں پیدا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفْرَةِ النَّيِّرَانِ، قبر جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا!! قبر میں کئی طرح کا عذاب ہو گا جن میں قبر کا مردے کو دبانا بھی ہے کہ اس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

## حکایت: آپ ﷺ قبر میں لیٹ گئے؟ :

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے وصال فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیراہن مبارک کا کفن عطا فرمایا اور پھر ان کی قبر میں جا کر تھوڑی دیر لیٹے رہے، پھر قبر کے دونوں کناروں پر اپنے ہاتھ مبارک رکھ کر باہر تشریف لائے

حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ایسا سلوک فرمایا جو دیکھنے سننے میں نہیں آیا، آپ نے فرمایا انہوں نے میری پرورش کی میرے کہنے پر ایمان لائیں اور ان کے بہت سے اونٹ میں نے فروخت کر کے رقم راہ خدا میں صرف کی ان کے مجھ پر حقوق تھے ان کے ایمان لانے پر ان کے خاوند نے ناراضگی کا ان پر اظہار بھی کیا تھا، میں نے اپنا پیراہن عطا کر کے قبر میں ہر قسم کے سکون و اطمینان کا سامان پیدا کر دیا ہے، میں نے قبر میں لیٹ کر ضبطہ قبر سے محفوظ کیا جب میں قبر میں اترتا تو زمین چاہتی تھی مل جائے میں نے دونوں ہاتھ کنارے پر رکھ دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا۔

## ضغظہ قبر سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ضغظہ قبر ہر ایک کے لئے ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں، یہ سنتے ہی ان پر خوف سا طاری ہو گیا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا جو ایماندار کسی بھی رات چار رکعت نفل اس طرح ادا کریگا وہ ضغظہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ اسی<sup>80</sup> مرتبہ سورہہ اخلاص دوسری رکعت میں ساٹھ<sup>60</sup> بار، تیسری رکعت میں چالیس<sup>40</sup> اور چوتھی رکعت میں بیس<sup>20</sup> بار پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب جنازہ لے کر روانہ ہوئے تو آفتاب کی روشنی ماند پڑ گئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا سعد کے جنازے میں آسمان سے فرشتے اس کثرت سے اتر رہے ہیں کہ آفتاب کی روشنی ماند پڑ گئی ہے۔ جب انہیں قبر میں اتارا گیا تو قبر کے کنارے پر سید عالم سرپا رحمت ﷺ بیٹھ گئے آپ کا رنگ زرد پڑ گیا، تھوڑی دیر بعد مسکرائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ میں اپنے حبیب ﷺ کے چہرے کی زردی کو نہیں دیکھ سکتا لہذا حضرت سعد کو ہم نے بخش دیا اور اس کی قبر میں سے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

## عذاب قبر سے محفوظ رہنے کا ایک اور وظیفہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغام بشارت لائے ہیں کہ جو ایماندار شب جمعہ دور رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی اور تین تین بار سورہہ اذ از لزلت الارض پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر

سے محفوظ رکھے گا۔

نیز سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار یومیہ ایک سو ساٹھ بار سورہ اخلاص کا وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

## شرابی کا انجام:

اس حدیث شریف میں سب سے پہلے شرابی کا ذکر آیا کہ شارب الخمر کعابد الوثن شرابی بت پرست کی مثل ہے۔

نیز فرمایا الخمر من الكبائر و أم الخبائث و الفواحش، شراب کا استعمال کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے کیونکہ شراب برائیوں اور بے حیائیوں کی بنیاد ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا تمام برائیوں کا تالہ زنا اور چانی شراب، اور تمام اچھائیوں کا مرکز نماز اور چانی وضو ہے۔

قیامت کے دن شرابی سیاہ رو ہو گا زبان باہر لٹکی ہو گی؟ اور بدن سے پیپ اور خون بہ رہا ہو گا۔

شرابی کو اللہ تعالیٰ 9 ہزار سال تک دوزخ میں بند رکھے گا۔ روز قیامت جب قبر سے سر نکالے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اسے پکڑ کر دوزخ میں ڈالو،

حشر میں شرابی کو سانپ اور پنچھو کا زہر پلایا جائیگا جب وہ پینے کے لئے پیالے کو منہ لگائے گا زہر کے باعث اس کے ہونٹ گر پڑیں گے۔

شراب بنانے والا، اس میں مدد دینے والا، لے جانے والا، بیچنے والا سبھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

شرابی سے اللہ تعالیٰ، فرشتے، انبیاء و مرسلین بلکہ زمین و آسمان کی ہر چیز



بیزار ہو جاتی ہے۔ شرابی جب شراب کا پیالہ ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کا ایمان نکل جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اگر تو نے اسے پی لیا تو تجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بیزار ہو جاؤنگا۔

جو عورت اپنے شرابی خاوند سے راضی رہے گی وہ قبر سے جب اٹھے گی اس کی پیشانی پر درج ہوگا اسے رحمت الہی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

جس شخص نے اپنی لڑکی کسی شرابی کے نکاح میں دی گویا کہ اس نے از خود اسے زنا کے لئے پیش کر دیا۔ (الامان والحفیظ)

تین شخص جنتی نہیں ہونگے شرابی، غلہ مہنگائی کے لئے جمع کرنے والے اور سود خور البتہ اگر یہ سچی توبہ کریں اور اس پر قائم رہیں تو بات بن سکتی ہے۔

حرام چیز سے علاج جائز نہیں اس لئے کہ لاَشْفَاءَ فِی الْحَرَامِ کیونکہ حرام میں شفا نہیں البتہ اضطراری حالت میں خون دیا جاسکتا ہے۔ (تائش قصوری)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا۔ ایماندار شراب، جوئے، پانسے، گنڈھے، سبھی شیطان کے کام ہیں لہذا تم ان سے بچے رہو، کامیابی حاصل کرو گے۔ شیطان تمہارے اندر دشمنی شراب اور جوئے کے ذریعے ڈالتا ہے۔ اور ذکر الہی اور نماز سے تجھے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہذا تم ایسے بُرے افعال سے باز رہو۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصائل کے بارے ایک دن نبی کریم ﷺ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یوں کہا۔ ان میں چار ایسی خصلتیں ہیں جن پر زمانہ جاہلیت میں بھی قائم رہے۔ آپ نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تو کہنے

لگے اگر آپ نہ پوچھتے تو میں بھی ہمیشہ خاموش رہتا مگر اب آپ کے ارشاد پر عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی، تھی کبھی بت پرستی نہ کی، زنا کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوا، اور میں نے آج تک جھوٹ نہیں

بولا۔ سبحان اللہ وبحمدہ ہ

## انسانوں کی خرید و فروخت:

حدیث شریف میں ہے وَبَائِعُ الْبَشَرِ، اور انسان کی تجارت کرنے والا، جب مرے گا تو اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ شریعت میں غلاموں اور کنیزوں کی خرید و فروخت جائز ہے مگر متقی لوگ پرہیز کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کو ایک جگہ سے خرید کر دوسری جگہ فروخت مت کرو،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ماں سے اس کے بیٹے کو جدا کرے گا آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے دوستوں، رشتہ داروں بلکہ اولاد سے بھی جدا رکھے گا۔

آزاد انسان کو بیچنے والا اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتا ہے۔

## جھوٹی گواہی کا انجام:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا؟ جھوٹی گواہی دینے والے کا دل سیاہ اور چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے نیز قبر تنگ ہو جاتی ہے۔

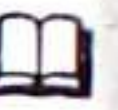
بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو قبر میں خنزیر کی صورت، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص قبر میں بھورت خنزیر ہوگا۔ جو جھوٹی گواہی دے گا۔ (ادکما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

## سود خور کا انجام:

حدیث شریف میں ہے وَأَكِلُ الرَّبْوَاءِ، اور سود خور کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا

جائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرَّبْوَاءِ، اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا۔



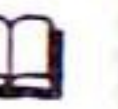
نبی کریم ﷺ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ اجْتَنِبُوا الرَّبْوَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ لَوْ غَوَّ سَوْدُ خُورِي سَعَى نَجْوَى بَيْتِكُمْ اللَّهُ تَعَالَى نَعَى تَمَّ بِرِ سَوْدٍ كُ حَرَامٍ كَر دِيَا هِي۔



سود خوری کو دوزخی ہی اچھا سمجھتے ہیں۔ نیز فرمایا دوزخ اور تین قسم کے لوگوں کے درمیان کوئی آڑ نہیں والدین کو ستانے والے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور سود خور۔



بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی جو سود کھاتا تھا جب وہ مرا تو ستر بار زمین نے اسے قبر سے باہر پھینک دیا۔



نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سود خوری سے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے اسے مغفرت سے نواز دیا



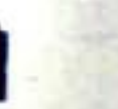
نیز فرمایا ایک درہم سود لینے والا ایک ہزار سال تک دوزخ میں گرفتار عذاب رہے گا۔



نبی کریم ﷺ نے سود خوری سے توبہ کرنے والے کو بشارت دی کہ جس نے خوف خدا کے باعث سود چھوڑ دیا اسے ہر ایک درہم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔



نیز فرمایا سود چھوڑنے والے کا جب نامہ اعمال تولا جانے لگے گا تو اس کے



اعمال احد پہاڑ کے وزن برابر ترازو میں ڈال دیئے جائیں گے۔

مزیّد فرمایا سود۔ بظاہر دینوی فائدے سے عبارت ہے مگر آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے ایک درہم قرض حسنہ دینے والے کا نام روز محشر اولیاء اللہ میں ہوگا۔

حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمۃ ابتداً سود لیتے تھے۔ جب انہوں نے اس سے توبہ کی تو اولیاء اللہ میں ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔

## کیا نوحہ گری حرام ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا النَّوْحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا مِنْ امْرَأَةٍ أَصَابَتْهَا مُصِيبَةٌ فِي زَوْجِهَا أَوْ وَلَدِهَا فَنَاحَتْ إِلَّا وَفُتِحَتْ فِي قَبْرِهَا أَبْوَابُ النَّبْرَانِ يَخْرُجُ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَّارِبُ وَالذِّبَّانُ.

ایسی عورت جسے اپنے خاوند یا اولاد کے چلے جانے کی مصیبت لاحق ہوئی اسے چاہیے کہ وہ نوحہ (قائم) نہ کرے، اگر نوحہ گری کرے گی تو اس کی قبر میں سانپ، پنچھو اور زہریلے کیڑے حملہ آور ہونگے اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے کا نام منافقین میں لکھا جاتا ہے۔

اور اس نوحہ گر پر ہمیشہ لعنت ہوتی رہتی ہے۔

جس گھر والے اپنی قریبی کی موت پر نوحہ گری کرتے ہوئے روتے ہیں تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یہ لوگ کیوں بلا وجہ نوحہ قائم کرتے ہیں اس طرح تو تقدیر پر ان کا ایمان نہیں اسی سبب وہ کافروں میں شمار ہو جاتے ہیں۔

## مصیبت پر صبر اور اس کا انعام؟:

جو ایماندار مصیبت پر صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، دوزخ اس پر حرام کر دیا جاتا ہے اور جنت لازم ہو جاتی ہے۔ اور اسے حضرت ایوب علیہ الرحمۃ کے صبر کی مثل ثواب ملتا ہے۔

## حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور انعام؟:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِيُّوبُ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ.** (پ 17)

اور ایوب کا ذکر کرو، جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے، تو ہم نے اس کی دعا سن لی ہم نے اسے جو تکلیف تھی دور کر دی اور ہم نے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے اپنے پاس سے اور ہمدگی والوں کے لئے نصیحت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو جب ابتلاؤں آزمائش میں ڈالا گیا تو انہوں نے دعا کی، آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا تھا، حُسن صورت بھی، کثرت اولاد و اموال بھی جب اللہ تعالیٰ نے ابتلاء میں ڈالا تو آپ کی اولاد، فرزند، مکان گرنے سے دب کر فوت ہو گئے تمام جانور، ہزار ہا اونٹ اور بکریاں سبھی مر گئیں، تمام کھیتاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ باقی نہ رہا اور جب ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الہی جلاتے اور فرماتے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لے لیا، جب تک مجھے دیا

اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی پھر بیمار ہوئے، تمام جسم شریف میں آبے پڑ گئے۔ بدن مبارک زخموں سے بھر گیا، سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی ملی ملی صاحبہ، پھر آپ نے بارگاہ الہی میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فلاں زمین پر پاؤں ماریں انہوں نے پاؤں مارا، ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کریں، غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے تو دوبارہ زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ہوا، آپ نے پاؤں مارا وہاں بھی چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی سرد تھا، آپ نے حکم الہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی،

حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ملی ملی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عطا فرمائی اور ان کے ہاں کثیر اولادیں ہوئی، اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد از خود اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا کہ اس سے بلاؤں پر صبر کریں اور ثواب عظیم سے باخبر ہوں۔

(خزائن العرفان مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ)

## مہنگائی کے لئے غلہ وغیرہ سٹاک کرنا؟:

حدیث شریف میں ہے واللحجر اور غلہ جمع کرنے والے کا منہ بھی قبر میں قبلہ کی طرف نہیں رہے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِينَ يَوْمًا فَلَيْتَهُ جُرًا اِلَى اَنْصَارِهِ“ جو شخص چالیس دن غلہ بند رکھے وہ اپنے آپ کو دوزخ کے لئے تیار سمجھے نیز فرمایا الْاِحْتِكَارُ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، غلہ بند کرنا بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔ غلہ خطا کار ہی جمع کرتا ہے، غلہ جمع کرنے والا لعنتی ہے، غلہ

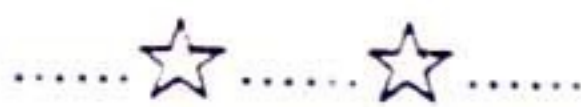
جمع کرنے والا ناشکرا ہے، غلہ جمع کرنے والا ڈبل ظلم کرتا ہے، فصل میں غلہ جمع کرنا ہے محض اپنے فائدے کے لئے اور انسان کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

## نماز باجماعت کا تارک؟:

حدیث شریف میں ہے وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ، اور تارک جماعت کا منہ بھی قبلہ سے پھیرا جائے گا۔ وہ شخص جو بلا عذر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُونٌ فِي كُلِّ كِتَابٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ جماعت کے تارک کو تمام نازل شدہ کتابوں میں ملعون کہا گیا ہے، جو انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

تارک جماعت کو دوزخ میں سخت سزا ملے گی وہ سیاہ رو ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات دن تک نماز باجماعت ادا نہ کرنے والے کو آسمان والے یوں آواز دیتے ہیں اے اللہ کے دشمن تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور تین ماہ پر مسجد میں نہ آنے والا مردودا شہادۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ، نماز باجماعت ادا کرو جو امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو اس نے رکعت پالی، اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الا علی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز باجماعت ادا کرنے اور تمام احکام شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین



## جلسہ 15

## برکات جمعۃ المبارک و عبادت نفلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَجٌّ الْمَسَاكِينِ وَهُوَ عِيدٌ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فِي الدُّنْيَا وَ عِيدٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فِي السَّمَاءِ وَ عِيدٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعۃ المبارک غریبوں کا حج ہے اور دنیا میں اہل دنیا کے لئے عید ہے، آسمانوں میں آسمان والوں کے لئے عید ہے۔ اور جنت میں اہل جنت کی عید ہے۔

اس حدیث کے راوی بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اس وقت آپ نے اپنا جبہ پہنایا اور اس کے سر پر دستار سجائی اور از خود اونٹ پر سوار کرایا، پھر چند قدم ان کی الوداعی کے لیے مدینہ طیبہ سے باہر تک تشریف لائے، وہ احتراماً پیدل چلنا چاہتے تھے مگر آپ نے حملاً اونٹ پر بیٹھے رہنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ امر الہی کے تحت کر رہا ہوں۔

رخصت کرتے وقت آپ نے ان سے دریافت فرمایا میں تجھے یمن کا والی بنا کر بھیج رہا ہوں تم وہاں کیسے حکم چلاؤ گے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ میں قرآن کریم اور احادیث رسول سے راہنمائی لیتا رہوں گا۔ آپ نے فرمایا جو مسئلہ قرآن کریم اور حدیث سے نہ پاسکو پھر کیا کرو گے۔ عرض کیا



پھر میں اجتہاد سے کام لوں گا آپ نے ان کے لئے چند تعریفی کلمات بیان فرمائے پھر ان کی پیشانی چوم لی اور روانہ فرمایا۔

### اسماء مبارکہ جمعۃ المبارک؟:

احادیث میں نبی کریم ﷺ نے مختلف اوصاف و اسماء سے جمعۃ المبارک کو نوازا گیا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا۔ سید الايام، اشرف الايام، افضل الايام، اکبر الايام، کنز الحسنات (نیکیوں کا خزانہ) معدن الخیرات، خیر کی کان،

برکات جمعۃ المبارک کے سلسلہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر میری امت کو عذاب میں مبتلاء رکھنا ہوتا تو جمعۃ المبارک کا دن عطا نہ فرماتا۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے ہفتہ بھر میں ایک دن زائد عبادت کے لئے مخصوص فرمایا اور امت مصطفیٰ ﷺ کے لئے جمعۃ المبارک کو خاص کیا۔ جو تمام دنوں میں بہترین ہے جس میں ایک نیکی پورے ہفتہ کی نیکیوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن ایک نہایت شفاف شیشہ لئے حاضر ہوئے جس میں ایک کالا داغ تھا، آپ نے فرمایا یہ کیا ہے، عرض کیا یہ جمعۃ المبارک کا دن ہے جس میں سیاہ داغ اس پاکیزہ ساعت کی نشاندہی کر رہا ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔ ایسا مبارک دن پہلی امتوں کو عطا نہیں کیا گیا یہ صرف آپ ہی کی امت کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی شان ہے۔ اہل جنت اسے یوم المرید کہتے ہیں۔

### لاکھوں خطا کار دوزخ سے آزاد:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَةٌ

وَعِشْرُونَ سَاعَةً لِلَّهِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ سِتِّ مِائَةِ أَلْفِ عِتْقٍ مِنَ النَّارِ، جمعتہ المبارک کے چوبیس گھنٹوں کی ہر گھڑی چھ لاکھ خطا کاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

## جمعہ غرباء کا حج؟:

حدیث شریف کا یہ حصہ کہ الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ، جمعہ غرباء مساکین کا حج ہے جمعہ کو حج سے ایسے ہی تشبیہ دی گئی جیسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے پیش نظر اسد اللہ اللہ کا شیر کہا گیا۔

جمعہ کو حج کے ساتھ کئی قسم کی مشابہت ہے۔ حج کا وقت دن ہے اور جمعہ بھی دن کے وقت ادا ہوتا ہے۔ حج کے لئے غسل سنت ہے اور جمعہ کے لئے بھی غسل سنت ہے۔ حج میں خطبہ اور جمعہ میں بھی خطبہ، حج میں سعی اور جمعہ کے لئے بھی فرمایا گیا فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ، ذکر خدا کے لئے سعی کرو،

سوال :- جمعہ کی ادائیگی میں امیر و فقیر سبھی برابر ہیں پھر حج المساکین کہہ کر خاص کیوں فرمایا گیا؟

جواب :- جمعہ ایسے وقت میں فرض ہو جب حج کی فرضیت کا حکم آیا، فقراء نے جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اظہار افسوس کیا کہ ہم تو یہ سعادت حاصل نہیں کر پائیں گے۔ ان کی دلجوئی کے لئے بعد از فرضیت حج جمعۃ المبارک عطا فرما کر مساکین و غرباء کو خوش کر دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابشروا یا معشر الفقراء قد فرض الله عليكم صلوة الجمعة فمن ادھا منکم فقد ادى الحج۔ اے فقراء کی جماعت خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جمعۃ المبارک کی نماز فرض کی جو شخص اسے ادا کرے گا اسے حج کی ادائیگی کا ثواب عطا ہوگا۔ ممکن ہے جمعۃ المبارک کی ادائیگی کا ثواب فقراء کو غرباء سے زائد ملتا ہو۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو متواتر تین جمعے چھوڑے گا وہ اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، جمعہ المبارک چھوڑنے والے کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔

جمعہ المبارک کے دن فوت ہو جانے والے ایماندار کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے غسل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ مغفرت سے نوازتا ہے۔

## نماز جمعہ المبارک بشکل انسانی؟:

بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی نماز پڑھنے والے کو آخرت میں نماز جمعہ از خود بشکل انسانی ملاقات کرے گی اس کا چہرہ منور ہو گا سر پر تاج ہو گا جس میں ستر ہزار لڑیاں ہونگی اور ہر لڑی جو اہر سے مرصع ہوگی۔ مشرق و مغرب تک اس سے انوار پھوٹ رہے ہونگے وہ نمازی سے کہے گی میں جمعہ کی نماز ہوں۔ جسے تو نے ادا کیا تھا پھر وہ نماز، نمازی کو بلندی پر لے جائے گی اور ہر روز ایک درجہ بلند ہوتا جائیگا۔

جمعہ المبارک کے دن مسواک کرے، خوشبو اور سر پر تیل لگائے اور اول وقت میں داخل مسجد ہو۔

جمعہ کے دن مستحب ہے کہ بہت پہلے مسجد میں جائے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا معمول تھا نماز فجر سے پہلے ہی جمعہ المبارک کی نیت سے مسجد میں چلا جاتا ایک جمعہ کو گیا تو دیکھا تین صاحب اور موجود ہیں۔ مجھے افسوس ہوا کہ آج چوتھے نمبر پر آیا۔

## اونٹ کی قربانی کا ثواب؟:

جو شخص جمعہ المبارک کے لئے غسل کر کے سب سے پہلے داخل مسجد ہو اسے اونٹ کا قربانی کا ثواب جو دوسرے نمبر پر آئے اسے گائے اور جو تیسرے پر آئے

اسے بجز قربانی کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

جو چوتھے اور پانچویں نمبر پر آئیں گویا کہ اس نے مرغی اور انڈے کا صدقہ دینے کا ثواب کیا، اس کے بعد جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو فرشتے لکھنا بند کر دیتے ہیں۔

📖 حدیث شریف میں جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن اچھی طرح غسل کیا، عمدہ لباس پہننا خوشبو لگائی اور مسجد میں حاضر ہوا، آدمیوں کے اوپر سے نہ گزرا اور نماز جمعہ ادا کرے باہر آگیا اسے آئندہ جمعہ تک ثواب ملتا رہے گا۔ بلکہ تین دن مزید۔

## جمعۃ المبارک اور نسیء امن؟:

بیان کرتے ہیں کہ جو شخص نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سات بار سورہ فاتحہ، سات بار سورہ الکافرون، سات بار سورہ الاخلاص سات سات بار سورہ الفلق و الناس پڑھنے والا آئندہ جمعہ تک امن و سلامتی کے ساتھ رہے گا۔ رنج و غم دور اور شیطان کی مکاری سے محفوظ رہے گا اور اس کے رزق میں برکت ہوگی بعدہ یہ دعا اکثر<sup>71</sup> بار پڑھے

اللَّهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِيُّ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وِلْطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ وَعَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

📖 حدیث شریف ہے کہ جمعۃ المبارک کو قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی جائے خصوصاً سورۃ الکہف شریف پڑھنے کا تو بہت زیادہ ثواب ہے۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن صدقہ و خیرات کا زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے کیونکہ بے حد وعد ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

## فرشتوں کا جمعہ؟:

حدیث پاک کا یہ حصہ کہ الْجُمُعَةُ عِيدٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فِي السَّمَاءِ، جمعہ آسمان والوں کے لئے عید ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے چوتھے آسمانوں پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان پڑھتے ہیں حضرت میکائیل علیہ السلام خطبہ دیتے ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام مصلیٰ امامت پر کھڑے ہو کر تمام فرشتوں کی امامت کرتے ہیں اور سبھی اپنی نماز کا ثواب امت محمدیہ علیہ التحیة والثناء کو تحفہ پیش کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی امت کو عطا فرمادیتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس (از تالش قصوری مترجم کتاب ہذا)

## روحوں کا اپنے اپنے گھر میں آنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی رات تمام روحیں اپنی قبروں پر آتی ہیں اپنے جسم کو خاک میں پڑا دیکھتی ہیں پھر بڑی حسرت سے اپنے گھروں کی طرف آتی ہیں اور اہل قرامت کو بند و نصائح کرتی تھیں پھر ان سے ثواب کی طالب ہوتی ہیں اگر انہیں ثواب مل جاتا ہے تو خوش ہوتی ہیں ورنہ بد دعا کرتی پلٹ جاتی ہیں اور جن کا گھر نہیں ہوتا وہ مساجد میں آکر طالب خیر ہوتی ہیں۔

📖 وَ عِيدٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ. اور جمعۃ المبارک جنتیوں کی عید ہے۔

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جمعۃ المبارک کو جنتی ہار سنگار کرتے ہیں زیبائش و آرائش سے مرصع ہوتے ہیں پھر حکم ہوتا ہے میرے حبیب کے امتیوں کو دیکھو وہ حکم بجالاتے ہیں یہاں تک کہ جو

سورہ ہوں انہیں بیدار کرتے ہیں۔

جنت میں جانے کے بعد ایمانداروں کو جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا وُجُوہُ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاطِرَةٌ، اس دن کئی چہرے اپنے رب کی زیارت کے باعث چمک رہے ہونگے۔

## جمعہ کو جمعہ کیوں کہتے ہیں؟:

جمعہ کو جمعہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن مسلمان بھرت جمع ہوتے ہیں، اسی دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، نیز حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کا نکاح ہوا، میدان عرفات میں دونوں جمع ہوئے، اسی دن عرش و کرسی زمین و آسمان، آفتاب و مہتاب کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا۔ اس بنا پر بھی اسے جمعہ کہتے ہیں کہ میدان حشر میں لوگ اسی دن جمع ہونگے وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَحَبِیْبُهُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ۔

اسلام میں سب سے پہلا جمعہ ہجرت کے فوری بعد علی بن عمر بن عوف کے محلہ میں جو قباء شریف اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہے پڑھا گیا وہاں یادگار کے طور پر ایک مسجد بنائی گئی یہ مسجد جمعہ کے نام سے آج تک محفوظ ہے۔ بعض نے کہا ہے وہ سالم بن عوف کی وادی تھی۔

جمعتہ المبارک کے متعدد وصفی نام ہیں۔

یوم القیامہ، یوم الندامہ، یوم السعادة، یوم الرحمة، یوم النکاح، یوم الخلقہ، یوم الجمعة، سید الايام، افضل الايام، اشرف الايام، اکبر الايام، اکرم الايام، یوم السرور، یوم العید، اجل الايام۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ اَدْرَكَ الْحَجَّ جس نے جمعہ پایا اس نے حج کو پایا۔

حدیث شریف میں مَنْ سَمِعَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ فَسَعَىٰ إِلَيْهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وُلِدَتْهُ أُمُّهُ۔ جو شخص جمعہ کی اذان سن کر بڑی مستعدی سے مسجد میں حاضر ہو گیا اس کے تمام گناہ پاک ہو گئے ایسے کہ جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

### حکایت: دوکان دار بخشا گیا:

بیان کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو بعد از وصال آرام و سکون کے ساتھ خوش و خرم دیکھا۔ اس نے اس کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا۔ میں اپنی دوکان پر تیل تول رہا تھا کہ میرے کانوں میں جمعۃ المبارک کی اذان سنائی دی میں نے اسے فوراً چھوڑ دیا اور مسجد میں چلا آیا۔ آج اسی کی برکت ہے کہ قبر میں آرام و سکون میسر ہے۔

### ایمان کی حفاظت کا ایک عمدہ وظیفہ:

بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن چار رکعت حفظ الایمان کی نیت سے اس طرح ادا کرنے والے کا ایمان محفوظ رہے گا۔ بعد از سورہ فاتحہ گیارہ گیارہ بار سورہ الاخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ ایک سو بار پڑھے اس کا ایمان محفوظ رہے گا۔

### جنت میں گھر:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ الاخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے سب مسلمانوں کو احکام شرعیہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

## جلسہ 16

## تلاشِ معاش اور فقر و توکل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ وَاحِدٍ حِرْفَةٌ وَحِرْفَتِي اثْنَانِ الْفَقْرُ وَالْجِهَادُ فَمَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی پیشہ ہے لیکن میرے دو پیشے فقر اور جہاد ہیں۔ لہذا جو ان دونوں کو اپنائے گا اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں کو ترک کیا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے بڑے پیارے خادم تھے اس کا اظہار آپ کے ان کلمات سے عیاں ہے اَنَسٌ خَادِمِي مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَنَسٌ مِيرے خادم ہیں جس نے ان سے محبت کی وہ جنتی ہے۔

صنعت و حرفت انبیاء کرام نے اپنا کر اپنی سنت بنایا، اولیاء کرام نے اسے حرز جان بنایا۔

## انبیاء کرام علیہم السلام کے پیشے؟:

حضرت آدم علیہ السلام نے زراعت (کھیتی باڑی) کو اپنایا۔

حضرت شیش علیہ السلام کپڑا بنانا کرتے تھے۔



حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سلائی کرتے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بیگ تیار کرتے۔

حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام سودا سلف فروخت کیا کرتے

حضرت یوسف علیہ السلام دستاریں اور ٹوپیاں تیار کرتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بحرِیاں چرایا کرتے۔

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچوں کے ساتھ بحرِیاں چراگاہ میں لے جایا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیشہ اختیار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ آپ وضع بدل کر رات کو لوگوں کے پاس جاتے اور دریافت کرتے سلیمان کیسے ہیں؟ لوگ خوب تعریف کرتے اور اگر کوئی غیر مناسب بات کرتے تو آپ اس روش کو ترک فرمادیتے ایک دن جبرائیل علیہ السلام درویشانہ صورت میں آئے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے اپنا حال دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا سبھی باتیں اچھی ہیں مگر اپنی محنت کر کے نہیں کھاتے، یہ سنتے ہی آپ نے بیگ بنانا شروع کر دیئے اور ہمیشہ کے لیے زنبیلیں تیار کرنے کا پیشہ اختیار کر لیا۔

سید عالم ﷺ نے کئی امور کو سنت بنایا، آپ نے زراعت کو بھی شرف بخشا، تجارت کو اپنایا، دستاریں اور ٹوپیاں بھی تیار کیں، اپنے پھٹے پرانے کپڑے اور جوتے بھی مرمت فرمایا کرتے،

حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی آپ نے تیار کی:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک دن حضرت عکاشہ حاضر ہوئے تو ان کے ہاتھ میں کپڑا تھا، آپ نے فرمایا عکاشہ کیسے آنا ہوا، عرض کیا حضور، حضرت

موسیٰ خیاط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹوپی بنوانے آیا تھا مگر وہ نہیں مل سکے یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے ان سے کپڑا لیا اور ٹوپی بنا دی، حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ٹوپی کو بطور تبرک نگہاظت رکھا اور وصیت کی یہ میرے وصال کے بعد اسے میرے کفن کے اندر رکھ دینا۔

📖 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اپنی معاش کے ذرائع رکھتے تھے حضور ﷺ انہیں تحریریں دلاتے عَلَیْكُمْ بِالْحِرْفَةِ فَإِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حِرْفَتَهُ تم پر کاروبار کرنا فرض ہے کیونکہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی کام اختیار فرمایا۔

نیز فرمایا الْحِرْفَةُ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ فَمَنْ تَرَكَ الْحِرْفَةَ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ، اپنی معاشی ضرورت لئے کوئی پیشہ اختیار کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت سے اعراض کیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے درزیوں کے بارے میں فرمایا اگر یہ خیانت نہ کریں تو یہ عمدہ پیشہ ہے مزید فرمایا اسے ہر ایک ٹانگے کے بدلے ایک درجہ جنت میں عطا ہوگا فرمایا کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یاد بھی قائم رکھیں۔

## مقام فقر و توکل:

ایک دن حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روٹی لائیں آپ نے فرمایا إِنَّ أَوَّلَ طَعَامٍ دَخَلَ فِيَّ فَمِ ابْنِكَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَذَا، تمہارے باپ کے منہ میں یہ کھانا پہلا ہے جو تین دن بعد گیا۔

📖 اللَّهُمَّ تَوَفَّنِي فَقِيرًا وَلَا تَوَفَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. الہی میرا وصال فقر پر ہو امیری پر نہ ہو اور حشر میں مساکین کی جماعت کو مجھ سے زینت بخشنا۔

📖 مَا مِنْ فَقِيرٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ أَجْرٌ شَهِيدٍ كَأَنَّ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ. جو اپنے فقر پر خوش رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر دن ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور قیامت کے دن عذاب شدید سے

امن پائے گا۔

نکتہ:

حقیقت میں فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہو در در کے ٹکڑے مانگنے والے فقیر ہیں یہ تو من وجہ غیر اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں یہ گداگر تو پرندوں، جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ

رکھ توکل پنچھی اڈ دے چلدے بن قطاراں

روزی دا اوہ فکر نہ کردے دیکھ اللہ دیاں کاراں

پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سو کا آوے

آس رے دی رُکھ جنگل دے رہن ہمیشہ سادے

حقیقتاً فقیر وہی ہے جو اتباع مصطفیٰ ﷺ میں ہو الہذا فقراء کو اتباع سنت کا

پورا پورا خیال کرنا چاہیے۔ (تابش قصوری)

حدیث شریف میں ہے ماں باپ کی شفقت و رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت

و کرم نوازی سو 100 حصے زائد ہے اور اس کی دنیا میں یوں تقسیم ہے، ایک

حصہ دنیا میں اور ننانوے حصے آخرت میں، اور اخروی تقسیم کچھ اس طرح

سے ہے، ننانوے حصوں میں نو حصے تمام عالم کو اور نوے حصے فقراء کو

دیئے جائیں گے۔ یہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ رکھتے ہیں۔

دو چیزیں جو فقر و محتاجی لاتی ہیں:

حدیث شریف میں ہے كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا. قریب ہے کہ فقر

کفر ہو جائے (یعنی غریبی کفر تک پہنچا دیتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہ

ہو) درج ذیل چیزیں محتاجی لاتی ہیں۔ ان سے ہر ممکن طور پر بچنا چاہیے۔

مردوں کے پاس کھانا، کھڑے ہو کر ازار بند باندھنا، بیٹھ کر دستار باندھنا،

زیر ناف قینچی سے بال صاف کرنا، ٹونٹی سے منہ لگا کر پانی پینا، نماز میں سستی کرنا۔

لوگوں کو تکلیف دینا، جھوٹ کو عادت بنانا، والدین کو نام سے پکارنا۔

پیر و مرشد کے آگے چلنا، استاد کا بے ادب ہونا، دہلیز پر بیٹھنا، زنا کار تکاب کرنا، برہنہ پیشاپ کرنا، لیٹ کر کھانا، برہنہ پھرنا۔

گداگروں سے روٹی خریدنا، والدین کا بددعا کرنا، برتن کھلے رکھنا۔

پہن کر کپڑوں کو پیوند وغیرہ لگانا، دامن سے منہ صاف کرنا، ہر ایک چیز سے خلال کرنا۔

گلیوں بازار میں چلتے پھرتے یا کھڑے ہو کر کھانا،

یہ وہ امر ہیں جن کو عادت بنا لینا اس سے فقر و محتاجی تیزی سے آتی ہے۔  
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محتاجی سے محفوظ رکھے امین۔



## جلسہ 17

## برکات ماہ محرم الحرام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُوا شَهْرَ اللَّهِ الْمُحَرَّمَ فَمَنْ أَكْرَمَ الْمُحَرَّمَ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِالْجَنَّةِ وَنَجَاهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، محرم الحرام کی تکریم کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس نے محرم الحرام کی تعظیم و توقیر کی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں عزت و تکریم سے نوازے گا اور دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

اس حدیث کی راوی جامع القرآن صاحب الحیاء والیقان حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اکرموا سے اشارہ ہو رہا ہے کہ محرم الحرام میں بخیرت عبادت کرو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ صَامَ آخِرَ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَ أَوَّلَ يَوْمِ الْمُحَرَّمَ فَكَانَ صَامَ الدَّهْرِ كُلَّهُ وَ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبَ سِتِّينَ سَنَةً.

جس ایماندار نے ذوالحجہ المبارک کے آخری دن اور محرم شریف کے پہلے دن روزہ رکھا گویا کہ اس نے سال بھر روزے رکھے۔ اور اس کے ساٹھ سالہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس نے ماہ محرم الحرام کی پہلی، دسویں اور آخری تاریخ کے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں تمیں شہر ایسے عطا فرمائے گا کہ جس کا ہر محل تمیں کمروں پر مشتمل ہوگا اور ہر محل میں مختلف درجے ہونگے جو بانغات سے مرصع ہوگا جس میں نہریں بہتی ہونگی حوریں اور غلمان خدمت کے لئے کمر بستہ ہونگے۔

نیز ارشاد ہوا جس نے محرم الحرام کے پہلے دس دن کے روزے رکھے گویا کہ اس نے دس ہزار سال کی عبادت کی ایسی کہ راتیں قیام میں اور دن روزے کے ساتھ۔

مزید ارشاد فرمایا جو شخص اپنے وجود پر دوزخ کی آگ حرام کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ محرم شریف کے روزے رکھے۔

محرم شریف کی شب جمعہ کو عبادت کرنے والا ایسے ہے کہ اسے شب برأت نصیب ہوئی۔

## مصائب و مشکلات سے نجات؟:

بیان کرتے ہیں کہ جو شخص محرم الحرام کی پہلی شب آٹھ رکعت چار سلاموں کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ الاخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش عطا فرماتا ہے۔ اور فرمایا جو شخص ہر ماہ کی پہلی رات اس طریقہ سے یہ آٹھ رکعت نفل ادا کرتا رہے گا وہ ہر قسم کے مصائب و آلام اور مشکلات سے نجات پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حَرَمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقِيَمُ فَلَا تُظَلَمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسُكُمْ، بے شک سال کے بارہ ماہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا۔ ان میں چار مہینے خصوصی عزت و

حرم رکھتے ہیں یہ اٹل فیصلہ ہے بس تم ان مہینوں میں اپنی ذات پر ظلم نہ کرو۔

ان حرم والے چار مہینوں کو حدیث شریف میں یوں واضح کیا گیا ثلثۃ متصلة ذوالقعدة و ذوالحجة والمحرّم و واحد فرّد و هو رجب تین متصل ہیں ذوالقعدة، ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا ہے جو ماہ رجب ہے۔

کفار سال کے تیرہ ماہ کہا کرتے تھے اس آیت کریمہ سے ان کی تردید کی گئی ہے۔ گویا کہ فرمایا گیا سال کے تیرہ مہینے ہو ہی نہیں سکتے، مسلمانوں کو کسی بھی مہینہ میں گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے تاہم ان چار مہینوں کی عزت و حرمت کے پیش نظر بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو سکے۔

## یوم عاشوراء کی فضیلت؟

### حدیث شریف:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً قَامَ لِيَا لِيهَا وَصَامَ نَهَارَهَا.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے دس محرم الحرام کو روزہ رکھا اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ ساٹھ سالہ ایسی عبادت لکھے گا کہ اس نے ہر شب قیام کیا اور ہر دن ساٹھ سال تک روزے رکھے۔

مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ تَمْسُهُ النَّارُ أَبَدًا. جو ایماندار دس محرم الحرام

کاروزہ رکھے گا اسے دوزخ کی آگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھو بھی نہیں سکتی۔

## سارا سال تلاوت قرآن کریم کا ثواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دس محرم الحرام کو قرآن کریم کی کم از کم دس آیتیں تلاوت کرے گا اسے سارا سال قرآن کریم تلاوت کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور اس دن کی ایک نیکی دس ہزار نیکی کے برابر ہوتی اور اس دن کے روزے کا ثواب سات سو سال کی عبادت کا ثواب عطا ہوگا اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک فرمادے گا۔

## حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شفاعت:

بیان کرتے ہیں کہ جو ایماندار دس محرم الحرام کے دن چار رکعت نفل اس طریقہ سے ادا کرے ان کا ثواب امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روح پاک کے لئے ایصال کرے گا روز قیامت یہ دونوں امام اس خوش نصیب شخص کی شفاعت کرائیں گے۔ طریقہ ادائیگی چار رکعت نوافل، سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پندرہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔

## حکایت:

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے مذکورہ بالا طریقہ پر نماز ادا کی تو دونوں حضرات کی خواب میں زیارت سے شاد کام ہوئے اور حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم نے ہمیں اس تحفہ سے خوش کیا ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ کہ روز قیامت تجھے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے اور یہ صرف تیری ذات تک محدود نہیں بلکہ جو بھی ہمارا محبت اس طریقہ سے ایصال ثواب کا تحفہ دے گا ایسے ہی اس کی شفاعت کرائیں گے۔



## یتیم پر شفقت؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْيَتِيمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ رُفِعَتْ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ. جس نے دس محرم الحرام کو یتیم کے سر پر دست شفقت رکھا اسے ہر ایک بال کے بدلے ایک درجہ عطا ہوگا۔

## دس محرم الحرام کے اہم امور اور اعمال:

بزرگان دین فرماتے ہیں دس محرم الحرام کو درج ذیل اعمال مجالانا سنت

ہیں۔

خشیت الہی سے رونا، قبروں کی زیارت کرنا، نماز جنازہ تلاش کر کے ادا کرنا  
والدین کی قبروں پر حاضری دینا، سورۃ الاخلاص ایک سو بار پڑھنا، یتیموں  
پر شفقت کرنا، روزہ رکھنا، عبادت کرنا، دعا مانگنا، علماء کی زیارت کرنا  
صدقات و خیرات دینا، خصوصاً حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کی خدمات میں ہدیہ نیاز پیش کرنا، کم از کم قرآن کریم کی دس آیتیں  
تلاوت کرنا اور دس مسلمانوں سے مصافحہ کرنا۔ (واللہ تعالیٰ وحیہ الاعلیٰ اعلم)

## شہادت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ  
أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ. جو ایمان دار فی سبیل اللہ قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ  
کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ (پ 2)

اس آیت کریمہ کا شان نزول ہے کہ مسلمانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا تھا  
کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہو شہید ہو جاتے ہیں ان

کی عام مردوں کی بہ نسبت کیا قدر و منزلت ہو سکتی ہے۔ مرنے میں ممکن ہیں سب برابر ہوں۔ طبعاً فوت ہونے والے اور جہاد میں تلوار گولی یا کسی بھی اسلحہ کا نشانہ بننے والے؟

اس خیال کے پیدا ہونے پر حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی الہی! جو لوگ جہاد میں تیرے دین و اسلام کے لئے مارے جاتے ہیں انہیں عام فوت ہو جانے والوں پر کوئی خاص شرف عطا فرما۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی،

سید عالم ﷺ نے فرمایا طُوبَى لِمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَطُوبَى لِمَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بشارت اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں فوت ہوا اور بشارت ہے اس مرد مجاہد کے لئے جو راہِ خدا میں قتل کیا گیا۔ حضرت شیخ حمید الدین ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا۔ ہرچہ از بہر دوست کشتہ نشد، گرچہ بسمل کنیش مردار است، جو شخص محبوب پر قربان نہ ہوا، اگرچہ اسے ذبح بھی کریں محض مردہ ہے۔

### طلب شہادت میں رونا:

ایک صحابی کو ہماری کے عالم میں روتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم کیوں رورہے ہو عرض کیا حضور! جب اس دنیا سے جانا ہی ٹھہرا تو کیا اچھا ہوتا میں شہادت پاتا، آپ نے فرمایا أَجْرُكَ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَلْفِ شَهِيدٍ، تیرا اجر ایک ہزار شہداء سے افضل و اعظم ہے۔

شہادت تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو عطا ہوتی ہے الشُّهَدَاءُ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الشُّهَدَاءُ رُفَقَاءُ الْأَنْبِيَاءِ، شہداء اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں شہداء انبیاء کے دوست ہیں۔

## شہید کا خون؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا يُؤذَنُ دَمُ الشُّهَدَاءِ فِي الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَطْرَةٌ دَمِهِ أَثْقَلُ مِنْ جَبَلِ الْأَحُدِ. قیامت کے دن شہداء کے خون کا بھی وزن ہوگا اور ان کے خون کا ایک قطرہ احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

اسلام میں بڑی جلیل القدر شخصیات شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم، حضرت امیر المؤمنین سید عثمان ذوالنورین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا حضرت سیدنا امیر حمزہ حضرت سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مختصر سی فہرست پر ذرا غور کریں۔ تو روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تین خلفاء ایک چچا اور دو نواسوں نے شہادت کو اپنا خون دے کر عظمت و رفعت بخشی۔

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد یزید برسر اقتدار آیا تو اس نے مدینہ منورہ کے گورنر حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آرڈر دیا کہ مندرجہ ذیل حضرات سے فوری طور پر میرے حق میں بیعت لو۔ حضرت امام حسین، حضرت عبدالرحمن ابن ابوبکر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع کیا اور نوختہ یزید دکھایا، سبھی نے کہا آپ صحابی ہیں اور یزید کے کردار سے واقف ہیں کیا وہ اس منصب کا اہل بھی ہے کہ اس سے بیعت کی جائے۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں مجبور نہیں کرتا صرف آپ کو مطلع کیا ہے۔ چند روز بعد پھر یزید کا حکمنامہ آیا کہ ان حضرات سے بیعت لو ورنہ قید کریں اور جبراً بیعت لیں بصورت دیگر انہیں قتل کر دیں۔ حضرت ولید کو یہ ناگوار تحریر پسند نہ آئی اور کہا میرا اپنا دل ہی اسے تسلیم نہیں کرتا ہاں البتہ اگر یہ

لوگ اس کے مقابل جمع ہوں تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا۔ اگر میرا بس چلا تو یزید کو قتل کر دوں گا۔ یزید کا خفیہ سیکرٹری مروان وہیں موجود تھا اس نے تمام احوال سے یزید کو آگاہ کر دیا۔ ولید بن عقبہ نے ان صحابہ کرام کی مجلس مشاورت منعقد کی اور فیصلہ ہوا کہ ہم ادھر ادھر چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گوشہ نشینی اختیار کر لی، فقط نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی میں جاتے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اسی دوران یزید نے حضرت ولید بن عقبہ کو معطل کر کے مروان کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اپنا طریقہ حکومت شروع کر دیا، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدینہ منورہ سے عازم مکہ مکرمہ ہوئے ان کا معمول یوں تھا کبھی مکہ مکرمہ اور کبھی مدینہ طیبہ عمرہ و زیارت کے لیے آنا جانا رہا۔

اسی اثناء میں کوفیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لا تعداد خطوط ارسال کئے جس میں یزیدی مظالم کی شکایات درج تھیں اور آپ سے گزارشات، کہ آئیے اور عنان سلطنت اپنے ہاتھ لے کر قوم و ملت کی صحیح رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

آپ کافی غور و حوض کے بعد کوفہ جانے کا مصمم عزم فرمایا۔ جلیل القدر صحابہ کرام جن میں حضرت عبداللہ ابن عباس حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں بعد ادب و احترام کوفہ جانے سے روکا مگر آپ کے فیصلہ کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی، اس لئے کہ لوگوں نے کہا کوفیوں کی باتوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے آپ نے فرمایا اگر وہ اپنے اقوال میں سچے ہونگے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے پر کیا جواب دوں گا کہ ہمارے ہمدوں نے اجرائے شریعت اسلامیہ کے لئے طلب کیا اور تم محض اپنے خیال سے وہاں نہ گئے، آخر طے ہوا کہ پہلے اپنا کوئی سفیر بھیجیں وہ جائے اور تمام

حالات کا جائزہ لے کر رپورٹ دے تب اس کی روشنی میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کریں۔

چنانچہ حضرت مسلم بن عقبہ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ روانہ کر دیا حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے دو ننھے شہزادے بھی تھے۔ آپ شوال المکرم ساٹھ ہجری میں کوفہ پہنچے، چالیس ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیعت کی۔ اور بڑی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آئے اور حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفیوں کے عمدہ سلوک کی تحریراً اطلاع دی۔ آپ نے اپنے اہل و عیال اور رفقاء سمیت کوفہ کا ارادہ فرمایا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر روکنے کی مقدور بھر کوشش کی مگر ان کی تدبیر، تقدیر کے آگے سرنگوں رہی، وہ آپ کے ساتھ از خود بھی جانا چاہتے تھے مگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حما مکہ مکرمہ میں رہنے پر مجبور کیا۔ اور اشارہ فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس ایک بجرى ذبح کی جائے گی میں نہیں چاہتا کہ وہ میں ہوں، البتہ مجھے یقین ہے کہ وہ اشارہ تمہاری طرف تھا لہذا اس وقت کا انتظار کرو تا کہ شہادت سے سرفراز ہو سکو۔

ابھی آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہی ہوئے تھے کہ خطرناک خبریں گشت کرنے لگیں کہ یزید نے حضرت مسلم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوفہ میں شان دار پذیرائی کا سختی سے ایکشن لیا ہے۔ نیز سرحون کے مشورہ سے ابن زیاد کو نعمان بن بشیر کی جگہ گورنر مقرر کر کے حضرت مسلم بن عقبہ کو شہید کرنے کا حکم نافذ کر دیا ہے۔

ابن زیاد بد نہاد نے تحریص و تخویف کا بازار گرم کر دیا جمعۃ المبارک میں حضرت مسلم کے عقیدت مندوں کو برگشتہ کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا اور پھر وہ آٹھ ذوالحجۃ المبارک کو اپنے قبیح مقصد میں کامیاب ہو گیا یعنی حضرت مسلم بن

عقیل کو شہید کرادیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر وہ بچوں کی تلاش میں سرگردان رہا۔ بچوں کو جس جس نے اپنی حفاظت و کفالت میں رکھا انہیں بھی گرفتار کر کے اس نے شہید کر ڈالا، جن میں مشکور نامی داروغہ جیل اور ام ہانی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، بعد دونوں قتلے مئے شہزادوں کو بھی بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کرادیا اللہ وانا اللہ راجعون۔ انہیں ایام میں یعنی آٹھ ذوالحجہ المبارک 60ھ کو جب کہ دیگر لوگ حج کے لئے منیٰ کی طرف جانے کی تیاری کر رہے تھے آپ کو فہ کے لئے مکہ مکرمہ کو الوداع کہہ رہے تھے۔

دسویں منزل مقام سفاح پر فرزدق ثانی شاعر عرب سے ملاقات ہوئی اس نے آپ کی خدمت میں کوفیوں کی تمام کیفیت کو دو لفظوں میں پیش کر دیا کہ ان لوگوں کے دل تو آپ کے ساتھ میں مگر تلواریں حاکم وقت کی طرف ہیں۔

چودھویں منزل پر بشیر بن غالب ملا تو اس نے عرض کیا الکوئی لایونی، کوئی وفادار نہیں ہیں، آپ نے فرمایا صدقت یا بشیر، بشیر تو نے سچ کہا پندرہویں منزل پر قیس جو صحابی کے صاحبزادے تھے آپ کے ہمراہ ہو گئے سولہویں منزل پر آپ کو شہادت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک خبر سنائی گئی۔

بظاہر حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ نے یہاں سے واپسی کا خیال کیا مگر حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے صاحبزادوں نے کہا باپ کے بعد اب زندہ رہنے کا کوئی مزہ نہیں، ہم جائیں گے اور کوفیوں سے انتقام لیں گے۔ ستائیسویں منزل پر پہنچے تو بہتر 72 رتقاء ساتھ تھے۔ چند ایک کو آپ نے ازیں قبل واپسی کی اجازت عطا فرمادی تھی۔

کیم محرم الحرام 61ھ کو آپ منزل سرات سے آگے بڑھ رہے تھے کہ دوپہر کے وقت حرمین یزید رباحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، تیسری محرم الحرام کو آپ کربلا میں داخل ہوئے بوقت قیام یہاں سے ایک اندھیری اٹھی، زمین کا رنگ زرد ہو گیا، آپ نے جب اس مقام کا نام پوچھا تو فرمایا اسے ماریہ کہتے ہیں نیز

کہا کہ یہ کربلا کے نام سے بھی موسوم ہے۔ یہ نام سنتے ہی کہا الحمد للہ کہ مقام کرب و بلا یہی ہے، دریائے فرات کے قریب آپ نے اپنے خیمے نصب کئے، خیموں کے گرد خندق تیار کی، اور لکڑیاں ڈال کر انہیں آگ لگادی تاکہ یزیدی خیموں کی طرف نہ آسکیں،

شام کے وقت ابن زیاد کی طرف سے خط وصول ہوا جس میں تحریر تھا، یزید کی بیعت اختیار کر دیا جنگ پر تیار رہو،

پانچ محرم الحرام کو ابن سعد کی قیادت میں ایک ہزار یزیدی سوار میدان کربلا میں اترے، ساتویں محرم کو دریائے فرات پر پہرے دار بٹھادیئے گئے تاکہ حسینی قافلہ پانی نہ لے سکے۔ ابن زیاد کی طرف سے ابن سعد کے پاس کمک پر کمک آرہی تھی، آپ نے خیموں کے پاس ہی میدان میں گڑھے کھدوائے جن سے پانی نکل آیا، حسینی قافلہ اس سے سیراب ہونے لگا۔ جانور بھی سیر ہوئے،

مگر شدت کی گرمی کے باعث آخر میں صرف ایک پیالہ پانی رہ گیا وہ آپ نے اپنے پاس رکھ لیا ممکن ہے کوئی مہمان آئے اور وہ میرے ہاں پہنچ کر پیاسہ نہ رہے اسی دوران حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پوتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں پہنچے انہوں نے قسم اٹھا رکھی تھی جب تک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نہیں کر پاؤں گا مجھ پر کھانا پینا حرام رہے گا۔

آٹھویں تاریخ کو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا مجھے تم پیاسے محسوس ہو رہے ہو۔ لیجئے یہ پانی کا پیالہ ہم نے تیرے لئے محفوظ رکھا تھا۔ مگر جب اس نے آپ کی یہ بات سنی تو خاموش رہا اس سے پانی نہ پیا گیا۔ اور نہ ہی آپ نے نوش فرمایا۔ وہ کہنے لگا افسوس ہے ان لوگوں پر کہ رسول کریم ﷺ کے شہزادے کو بھوکا پیاسا چھوڑ رکھا ہے۔

آٹھویں محرم الحرام تک ابن سعد کی فوجوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا تھا اور ابن زیاد کی طرف سے سخت سے سخت آرڈر نافذ ہو رہے تھے۔ دیر کیوں کر رہا ہے

حسب سے بہت لو یا شہید کر دو!

دوسرے روز اس نے رات ہی کو لڑائی کا ارادہ کر لیا، مگر آپ نے فرمایا اُمّت محمد یہ رات کو لڑائی سے روکتی ہے۔ آج رات مجھے مہلت دو تاکہ میں دس محرم احرام کی شب کے تمام اور ابو ظائف پورے کر لوں۔

حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب یہ پیغام لے کر گئے تو شمر نے جواباً کہا ہم ہر گز مہلت نہیں دیں گے۔ اسی گروہ میں سے کسی نے کہا افسوس تجھ پر نبی کریم ﷺ سے جب کفار مہلت طلب کرتے تو آپ انہیں عطا فرمادیا کرتے تھے۔ تم نواسہ رسول کے ساتھ سختی کر رہے ہو۔ چنانچہ ابن سعد نے رات گزرنے دی یزیدی لشکر نے آپ کے خیموں کے گرد گھیرا ڈال لیا، آپ نے خندق میں سڑیوں کو آگ لگا دی، مالک بن عروہ طعنہ زنی کرنے لگا کہ آگے تمہارا کیا حال ہو گا دنیا میں ہی آگ لگا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا کذبت یا عدو اللہ۔ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی الہی اس کو گستاخی کا فوری انجام ملنا چاہیے ابھی یہ کلمات آپ کی زبان پر ہی تھے کہ اس کا گھوڑا اچانک بدھکا پھر تیزی سے بھاگا اور خندق میں جا گرایا اسے اسی وقت آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا۔

### میدان کربلا میں آخری اذان:

دس محرم الحرم کی صبح نمودار ہوئی تو حسینی خیموں سے فجر کی اذان گونجی مگر یزیدی لشکر سے ہل من مبارز کا شور برپا ہوا، آپ نے اتمام حجت کے لئے حضرت عباس علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، مگر ان پر کسی قسم کا کوئی اثر نہ ہوا آپ نے فرمایا میں نے باوجود تمہارے ظالمانہ کردار کے خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دیا ذلک تقدیر العزیز العظیم

### حرم میدان جنگ میں:

یزیدی لشکر کا سپہ سالار حراپنے لشکر سے نکل کر حسینی جاٹاروں کی طرف



بڑھا۔ حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیسے آرہے ہو، عرض کیا آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا۔ مجھ سے بڑی غلطی سرزد ہوئی تھی کہ سب سے پہلے آپ کے رستے میں رکاوٹ بنا۔ اب چاہتا ہوں کہ آپ پر سب سے پہلے میں اپنی جان فدا کروں چنانچہ آپ نے نخوشی اجازت فرمائی اور اس نے میدان کارزار میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے آخر اپنی مراد کو پایا اور شہادت سے سرفراز ہو گیا، اس کے بعد اس کا بھائی بیٹا، اور غلام بھی یکے بعد دیگرے یزیدی لشکر سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے گئے۔ پھر ایک ایک کر کے آپ کے جانثار آپ کے سامنے شہادت سے بہرہ مند ہونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے اہل بیت کرام کے نوجوان بھی شہید ہونے لگے حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بڑے شہزادے نے تو بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ تاریخ انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی۔ یزیدی لشکر کو آپ کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ رہی تو انہوں نے یکبارگی تیروں اور تلواروں کی بارش سے آپ کو بھی شہید کر ڈالا۔ مگر صبر و استقامت کے کوہ گراں حضرت امام عالی مقام انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے جاتے تھے اور ہر ایک کو سپرد خدا کرتے جاتے یہاں تک کہ علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کی عمر ابھی چھ ماہ ہوگی پانی کے بدلے تیر کا نشانہ بنا دیا گیا جس نے آپ کی گود میں ہی جان جان آفرین کے سپرد کر کے شہادت پائی۔ آخر کار آپ میدان کربلا میں اترے اور شجاعت و بہادری کی ایسی داستان رقم کی جس کی مثال قیامت تک نہیں ملے گی۔ محرم الحرام 61ھ جمعۃ المبارک کے وقت ہزاروں یزیدوں کو لعنتوں کے ہار ڈالتے ہوئے شہادت عظمیٰ کی سعادت سے شاد کام ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابلق کتا سرتن سے جدا کرتا ہے؟:

جب امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو شمر نے آپ کے سراقدس کو سر سے جدا کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے فرمایا یہ تیرا کام نہیں، یہ سنتے ہی اس کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا پھر اس کا بھائی خولی آگے بڑھا اور سر

کاٹنے کے لئے ہاتھ بڑھانا ہی چاہتا تھا کہ آپ نے فرمایا یہ تیرا کام نہیں ہے، اس نے یہ جملہ سنا ہی تھا کہ خنجر اس کے ہاتھ سے بھی چھوٹا اور زمین پر آڑا پھر اس کا بھائی شبیل نامی آگے بڑھا جس کے دانت کتے کی طرح تھے، سینے پر برص کے داغ اور پیٹ پر کوئی بال نہیں تھا، وہ آپ کے سینے پر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا ذرا تم اپنا سینہ کھولو اس نے سینہ کھولا، تمام علامتیں دیکھیں اور فرمایا رات میں نے خواب میں ایک ابلق کتا دیکھا تھا جو میرا سر جدا کر رہا ہے۔ پھر آپ پکارے، لوگو میں زندہ ہوں، مگر یہ ظاہر ہے کہ اب میرا بچنا محال ہے۔ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر زخم نہ لگا ہو۔ لیکن اگر تم اب بھی توبہ کر لو تو میں روز قیامت تمہاری توبہ کی گواہی اپنے نانا جان کے حضور دے کر شفاعت کراؤں گا۔

مگر جن کے مقدر میں ازلی وابدی طور پر بدبختی اور بد نصیبی تھی وہ باز نہ آئے تو آپ نے فرمایا این رسول اللہ ﷺ، رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تاکہ وہ میرے نمبر کو از خود ملاحظہ فرمائیں پھر آپ نے باواز بلند یوں درود شریف پڑھنا شروع کیا۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله،

هَلْ نَظَرْتُ كَيْفَ وَعَدِيْ وَأَدَيْتُ صَبْرِيْ أَنْتَ تَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ه

آپ دیکھ رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنا وعدہ کس شان سے پورا کیا اور صبر و استقامت کا کس رنگ میں مظاہرہ کیا، لہذا آپ گواہ رہیں پھر آپ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور شبیل ملعون یزیدی نے آپ کا سرتن سے جدا کر دیا انا لله وانا الله راجعون،

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے  
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد

## جلسہ 18

## صبر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منزل بہ منزل

امام الشہداء، شہید کربلا، سید الصبریں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کی ہر نسبت بلند، ہر وصف اعلیٰ، ہر ادا جمیل، مگر ولادت سے شہادت تک، مدینہ منورہ سے کربلائے معلیٰ تک صبر کی منزلوں کو جس پائیداری اور استقامت سے آپ نے معراج کمال تک پہنچایا اس کی مثال رہتی دنیا تک ممکن نہیں۔ نگاہ نبوت تو آپ کی ولادت باسعادت سے قبل ہی آپ کے اوصاف جمیلہ اور کمالات جلیلہ کو دیکھ رہی تھی جس کے شواہد احادیث اور کتب سیر و تاریخ میں واضح طور پر پائے جاتے ہیں۔ حوالہ جات سے صرف نظر کرتے ہوئے جدید انداز میں آپ کے مراحل صبر پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین خصوصاً مہمان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سکون روحانی کا باعث ہوں گے۔

چار ہجری کی ایک صبح، سید الانبیاء ﷺ کا شانہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جلوہ افروز ہوئے ہی تھے کہ آپ کی آغوش میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈال دیا گیا خوشی و مسرت کے ساتھ حزن و ملال کے آثار بھی جبین نبوت پر نمایاں ہوئے اور رحمتہ للعالمین ﷺ چہرہ حسین پر نظر جمائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا مانگ رہے ہیں: **اللَّهُمَّ اعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَاجْرًا** الہی میرے حسین کو صبر و اجر عطا فرما!

کسی بیٹے کی ولادت پر اپنی نوعیت کی پہلی اور آخری انفرادی دعا یہی سننے پڑھنے میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ پیدائش کے موقع پر صبر و اجر کے دعائیہ کلمات کسی بھی بزرگ ولی، قطب، غوث، امام، محدث، فقہیہ، تابعی یا صحابی کی زبان سے وارد

ہوئے ہوں کہیں ان کا نشان نہیں ملتا۔

ولادت حسین کے ساتھ ساتھ شہادت حسین تک کے تمام مراحل نگاہ مصطفیٰ ﷺ میں ایک ایک کر کے آرہے تھے اور زبان نبی ﷺ ان مشکل ترین مراحل میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معاونت کے لئے اپنی دعا کو شامل فرما رہے تھے **اللَّهُمَّ اعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَاجْرًا**۔ الہی میرے حسین کو ابتلاء و آزمائش کی ساعتوں میں صبر و اجر کے زیور سے آراستہ فرما!! سوال پیدا ہوتا ہے جب نگاہ نبوت میں مصائب و آلام کے بھیانک مرحلے ولادت کے وقت ہی آچکے تھے تو صبر و اجر کی بجائے مصائب و آلام کے خاتمہ کی دعا فرماتے اور ایسے نازک ترین امتحان سے امام حسین باسانی محفوظ رہ جاتے؟ سوال کرنا آسان ہے مگر امتحان کے ریڈلٹ، نتیجے اور ثمرات پر بھی تو حضور کی نگاہ تھی۔ تفصیل میں جانے سے پہلے ہم صبر اور ایمان کے باہمی تعلق و ربط سے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ آخر صبر کتنی عظیم دولت ہے جس کی طلب اپنے محبوب ترین نورِ نظر کے لئے خداوند عالم سے کی جا رہی ہے؟۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صبر کی تعریف دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا **”الصَّبْرُ بِالْإِيْمَانِ كَالرَّأْسِ بِالْجَسَدِ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيْمَانُ كَالرَّأْسِ ذَهَبَ الْجَسَدُ“**۔ صبر، ایمان کے ساتھ اس طرح لازم ہے جس طرح سر جسم کے ساتھ، جب صبر نکل جائے تو ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے جیسے سر کٹ جائے تو جسم بے جان ہو جاتا ہے۔ گویا کہ رسول کریم ﷺ حسین کو گرداب بلا میں دیکھ دیکھ کر صبر نہیں بلکہ ایمان حسین کی حفاظت طلب کر رہے ہیں۔ حقیقتاً وہ تمام مصائب و آلام جو شہید کربلا پر چھین (56) سال بعد آنے والے تھے آپ پر پہلے ظاہر ہو چکے ہیں تب ہی تو فرمایا جا رہا ہے۔ **الْحُسَيْنُ مِنِّي وَ أَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ** عرب میں جہاں انتہائی محبت کا اظہار مقصود ہو وہاں دوسرے کو اپنی ذات کی نسبت سے پکارنا ضرب المثل تھا۔ ان کلمات کا حقیقی مفہوم تو صاحب ارشاد

ﷺ ہی جانتے ہیں تاہم واقعہ مطابقت بھی ہو سکتی ہے۔ وہ یوں کہ ایک دن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشانی کے عالم میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوتی ہیں جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی متولد نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پریشانی کا سبب دریافت کیا تو عرض کیا سرکار آج میں نے ایک بڑا خطرناک خواب دیکھا ہے وہ یہ کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے۔ چنانچہ یہ منظر یہ دیکھتے ہی میں پریشانی کے عالم میں بیدار ہوئی اور اب تک اسی غم میں مبتلا ہوں کہ یہ کیسا خواب ہے؟

حضور سید عالم ﷺ مسکرائے اور فرمایا یہ بڑا مبارک خواب ہے میری لخت جگر، نور نظر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ اب جو فرند عطا فرمائے گا وہ تیری گود میں کھیلے گا۔ وہ حسین میرے جسم کا ٹکڑا ہی تو ہو گا۔

”الْحُسَيْنُ مِنِّي وَ اَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ“ کی یہ بھی ایک عمدہ سی تعبیر ہو سکتی

ہے۔

ذرا گذشتہ سطور پر پھر نظر دوڑائیے اور غور کیجئے جب صبر کا ایمان سے تعلق اتنا گہرا ہے اور یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم قرار پائے تو نبی کریم صبر کے پردہ میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کی حفاظت و صیانت کے لئے دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا۔ اب صبر کا سلسلہ شروع ہوتا ہے ابھی سات سال کے نہیں ہو پائے کہ سید عالم نبی مکرم رسول معظم ﷺ جن کی شفقت و رحمت، رافت و لطافت میں بڑی ناز برداری سے پروان چڑھ رہے تھے 12 ربیع الاول 11ھ میں اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف تشریف لے جاتے ہیں جن کی گود سے لے کر کندھوں تک پیار ہی پیار مل رہا تھا، محبت ہی محبت کے گلدستے جمع فرما رہے تھے، مودت و الفت کے جھولے جھولارے تھے اور مچپنے میں زبان نبوت سے عظمت و شوکت کے نورانی کلمات سے محفوظ ہو رہے تھے۔ الحسن

والحسین ہما ریحانی فی الدنیا، حسن و حسین دنیا میں میرے پھول ہیں“ اور پھر پھولوں کی طرح سونگھا کرتے۔ صحابہ کرام یہ منظر دیکھتے تو آپ فرماتے مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے، یہ تو جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ یوں بھی حسن و حسین کے مبارک اجسام کا خوشبو سے معطر ہونا بعید از عقل و قیاس نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کے تو مبارک پسینے سے ایسی خوشبو پائی جاتی تھی جس کی کوئی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اسی لئے تو کہا گیا۔

عطر جنت میں ابھی اتنی خوشبو نہیں

جنتی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

حسین، نبی کریم ﷺ کے مشکبار خوشبو ہیں جن کی خوشبو سے زمانہ آج

بھی مہک ہے۔ پھول پودے پر زیادہ دیر تک زندہ رہتا ہے۔ اور جس پھول کی خوشبو نبی کریم پار ہے۔ میں اُن کی زندگی پر قرآن ناطق ہے۔ “جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ بلکہ یہاں تک حکم ہوا کہ انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ تو جس پھول کی زندگی کی شہادت قرآن دے رہا ہو وہ پودا تو بشرطِ اولیٰ تر و تازہ ہوگا جس کا یہ پھول ہے۔ پتہ چلا حسین زندہ تو اصل بھی زندہ جو رحمتہ للعالمین ﷺ کا وجود مسعود ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

ہاں صبر کی پہلی منزل رحمتہ عالم ﷺ کی مفارقت و جدائی تھی اور دوسری

منزل چھ ماہ بعد از وصالِ مصطفیٰ، آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال فرمانا ہے۔ جن کی گود میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ جو چٹی چلاتے وقت بھی آپ کو خود سے جدا نہ کرتی تھیں۔ جو قرآن کریم کی لوریاں سناتیں، ہر قسم کے لاڈ لڑائیاں جن کی محبت کو دیکھ کر فرشتے بھی آکر آپ کا جھولا جھولانے کی

سعادت حاصل کرتے، وہ والدہ ماجدہ جب حسین باہر کھیل کے لئے جاتے تو کاشائے اقدس کے دروازے پر منتظر رہتیں، جنہیں علم تھا کہ میرا بیٹا بڑی آزمائش سے دوچار ہوگا اور مشکل ترین امتحانات کا سامنا کرنے والا ہے، وہ تمام باتیں ایک ایک کر کے یاد کرتیں اور دعائیں مانگتیں کہ الہی میرے حسین کو صبر و استقامت کی گرانمایہ دولت سے نواز 3 ماہ رمضان 11ھ کو وہ بھی حسین پر محبت کی آخری نگاہ ڈالتی اور صبر کا درس دیتی ہوئیں خالق حقیقی کے فرمان پر لبیک کہہ گئیں۔

اب گھر میں بھائی حسن اور والد ماجد علی المرتضیٰ شیر خدا اور دیگر اہل خانہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں۔ مگر جس قلبی و روحانی امتحان میں آپ مبتلا ہو چکے ہیں ان کی خبر کے معلوم! شب و روز دو مزاروں پر حاضری معمول ہے اور ہر لمحہ ان مشفقین کی شفقتوں کی یاد تازہ مگر صبر کا دامن اس مضبوطی سے قائم کہ حرف شکایت زبان پر لانا خلافِ عزیمت سمجھتے۔

وقت گزرتا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے والد ماجد مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا صبر آزمادور شروع ہوا۔ ماہ رمضان چالیس ہجری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا آپ کے دل اقدس پر کیا گزری ہوگی، بیان سے باہر ہے مگر نبی کریم ﷺ کی دعا اس مرحلے میں آپ کے ساتھ ہے۔ اللھم اعط الحسین صبراً واجراً۔ الہی میرے حسین کو صبر واجر عطا فرما۔“

والد ماجد کی شہادت سے ابھی آپ سنبھلے بھی نہیں پائے تھے کہ شبیہ مصطفیٰ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچاس ہجری میں تمنعہ شہادت سے سرفراز ہوتے ہوئے آپ کو صبر و استقامت اختیار کرنے کی پھر تلقین فرما رہے ہیں۔

یکے بعد دیگر غم و آلام اور مصائب و مشکلات کے پہاڑ آپ پر ٹوٹ رہے ہیں مگر آپ کے صبر جمیل سے ٹکڑا ٹکڑا کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔

اکٹھ ہجری (61ھ) کا محرم تو اپنی تمام تر آزمائشوں ابتلاؤں اور غموں کے ہجوم لئے طلوع ہوا۔ یزیدی افواج کے عمل و کردار نے اسلام و شریعت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانا شروع کیا۔ خواہشات نفسانیہ کو شریعت کا نام دیا جانے لگا۔ مہمانِ مصطفیٰ ﷺ پر چاروں طرف یورش شروع ہو گئی۔ خصوصاً صحابہ کرام اور اہل بیت رسول کریم کو مدینہ طیبہ میں نشانہ ظلم و ستم بنایا جانے لگا۔ یزید نے اپنی خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے سخت ترین گورنر مقرر کر دیئے اور انہیں تاکیدِ احکام جاری کئے جو شخص میری بیعت خلافت پر رضا مند نہ ہو اسے ختم کر دیا جائے کوفہ پنچہ استبدادِ یزید میں پھنس چکا تھا۔ لوگوں نے شریعت و اسلام کے دفاع کے لئے آپ سے کوفہ تشریف لانے کی درخواستیں کیں۔ خطوط ارسال کئے کئی آدمیوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور عرض گزار ہوئے جتنی جلد ممکن ہو کوفہ تشریف لائیے۔

آپ نے دل پر پتھر رکھ کر مدینہ طیبہ سے اسلام کی خاطر جدائی اختیار کی۔ نہ جانے آپ نے جدائی اور الوداعی کا یہ بوجھ کتنے صبر و تحمل سے برداشت کیا ہوگا۔ حالانکہ کہنے والے نے کیا خوب کہا۔

بگذار تا بگریم چوں ابر نو بہاراں

از سنگ گریہ خیزد وقت وداع یاراں

مدینہ چھوڑا، مکہ چھوٹا، کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہر محبت صادق نے منت سماجت کی کہ مت جائیے۔ مگر آپ کی ڈیوٹی تو بوقت ولادت ہی لگ چکی تھی اب اس کی تکمیل کا وقت پورا ہوا چاہتا تھا کیسے رکتے؟

چنانچہ عین حج کے موقع پر بیت اللہ پر بھی آخری نگاہ ڈال رہے ہیں۔ کعبہ کی جدائی پر بھی ویسے ہی آنسوؤں کی بارش شروع ہو گئی، جیسے روضہ رسول کرم ﷺ کی فرقت پر ہوئی تھی۔ بس دعائے رسول نے رفاقت اختیار کی۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَاَجْبِرْهُ.



آج صبر کا پیکر مکہ مکرمہ سے کربلا معلیٰ کی طرف جا رہا ہے اور پھر منزل بہ منزل طے کی اور مقامِ کرب و بلا پر خیمہ زن ہو گئے۔

بچے بچیاں، محذرات مقدسات، بھائی، بھانجے محبین اور دیگر چند جاں نثاروں کا سردار ان کو اپنی محبت و رافت کے جلو میں لے کر میدانِ کربلا میں اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے ڈٹ گیا۔

یزیدی افواج نے اپنی ظالمانہ کارروائی کا آغاز کر دیا۔ دانہ، پانی بہات چیت الغرض ہر چیز کا بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ عراق کا آج ہی بائیکاٹ شروع نہیں ہوا۔ نمرودی، فرعونی ظالم کبھی یزید اور کبھی بئش اور کلنٹن کی صورت میں عراق کا بائیکاٹ کرتے چلے آ رہے ہیں اسی تاریخ کو ظفر علی خاں اپنے شعر میں یوں یاد دھراتے ہیں۔

قتلِ حسینِ اصل میں مرگِ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ظالم یزیدی آپ کے معصوم بچوں، غیر مسلح بھائیوں اور نہتے رفقاء پر پل پڑے۔ دفاع میں جو کچھ دنیا کی کم ترین فوج کے پاس موجود تھا، یزیدیوں کا اسی اسلحہ سے مقابلہ شروع ہو گیا۔

یکے بعد دیگرے آپ کے ننھے اصغر سے لے کر جوان اکبر تک جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ فناءتِ الہیہ کا پیکر جمیل امام حسین زندگی بھر صبر کی جن منزلوں کو طے کرتے آ رہے آج بیک وقت ان سے بھی زیادہ کڑی گھڑی سہہ لی۔ بھائی عباس علمبردار بھی آنکھوں کے سامنے شہید ہو گیا۔ تقریباً ایک سو کے قریب قریبی جاں نثار شہادت سے سرفراز ہو چکے تو ایسے میں پھر دعائے رسول نے سہارا دیا۔

اللَّهُمَّ اعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَاجْرًا. ”اللہ میرے حسین کو صبر و اجر عطا

فرما۔“

اور پھر آخر میں صبر کو منزل بہ منزل پایہ تکمیل تک پہنچا کر آپ نے بھی اپنا

سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کر دیا۔ اور رہتی دنیا تک صبر و اجر کی یہ عظیم

داستان تازہ بہ تازہ آج بھی اپنی رعنائی میں بے مثال نظر آرہی ہے۔

حسین ابن علی کی شان رفعت کوئی کیا جانے

حسن جانے علی جانے نبی جانے خدا جانے

اور آج

خون گلوئے اصغر مظلوم کی قسم

دنیا کو آج تیری ضرورت ہے یا حسین

تیرے جوان اکبر و قاسم کے خون سے

سر سبز آج باغ رسالت ہے یا حسین

پہلے یزید ایک تھا اب لاکھوں ہیں یزید

پھر اک مزاج نو کی سیاست ہے یا حسین



## جلسہ 19

## احوال ماہ صفر المنظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ الصَّفْرِ فَقَدْ بَشَّرْتَهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ماہ صفر المنظر کے مکمل ہونے کی بشارت دے گا میں اسے جنت کی خوشخبری سے نواز دوں گا۔

## جنت کی بشارت کیوں؟:

واضح ہو کہ صفر اصل میں سین سے سفر تھا، جب حضرت آدم علیہ السلام اس دنیا سے سفر آخر فرمایا تو ماہ صفر تھا بعض نے کہا جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو یہی مہینہ تھا۔

بیان کرتے ہیں کہ اس ماہ میں بندوں پر مصائب و آلام اور ابتلاء و آزمائش کا کچھ زیادہ ہی نزول ہوتا ہے پورے سال میں اتنی بلائیں نازل نہیں ہوتیں جتنی ماہ صفر میں اترتی ہیں۔

فرزند ان آدم علیہ السلام کے جب تکالیف کے باعث چہرے زرد پڑنے لگے تو سفر سین کی بجائے صاد سے بدل کر صفر بن گیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کو پائے تو وہ زیادہ سے زیادہ استغفار کرے اور اس ماہ کی مصیبتوں سے بچنے کی دعا کرتا رہے۔ اور صدقہ و خیرات کو معمول بنائے۔

جو مسلمان ماہ صفر کی پہلی تاریخ کو چار رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچاس بار سورۃ الاخلاص پڑھے تو اس ماہ کی تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اسی قدر اس پر رحمتیں نازل ہوں گی۔

مزید یہ طریقہ بھی منقول ہے۔

بعد از فاتحہ پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکفرون گیارہ بار  
 دوسری رکعت میں قل هو اللہ احد گیارہ بار  
 تیسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق گیارہ بار  
 چوتھی رکعت میں قل اعوذ برب الناس گیارہ بار

پڑھے اور بعد سلام ستر مرتبہ سبحان اللہ یا عظیم اور ستر مرتبہ درود شریف ستر بار ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ کر دیگا۔

### دعائے خاص؟:

جو کوئی ایماندار ماہ صفر کے شروع، وسط اور آخر میں یہ دعا پڑھے گا ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ ہو جائیگا اللھم یا شدید القوی یا شدید المحال یا عزیز زالت بعزتك جميع خلقك اغنني عن جميع خلقك یا محسن یا مفضل یا منعم یا مكرم لا اله الا الله یا ذالجلال والاکرام ہ

### آخری چہار شنبہ میں خصوصی دعا؟:

مردم ہے کہ آخری چہار شنبہ کے دن بوقت چاشت جو ایماندار چار رکعت اس طرح ادا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر رحمت رہے گی۔ بعد از سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں ستر بار سورۃ کوثر اور پچاس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر یہ دعا پڑھے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الزَّمَانِ وَاسْتَعِينُ مِنْ شُرُورِ الزَّمَانِ اَعُوذُ بِجَلِّ لآ اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

## ماہ صفر کی تکمیل پر بشارت کا اعلان کیوں؟:

حدیث اول الذکر میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مَنْ بَشَّرَنِي، جو مجھے اس کے نکلنے کی خوشخبری دے گا میں اسے جنت کا مغرودہ سناتا ہوں۔ اس پر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر خبر دی کہ جب ماہ صفر المظفر نکل جائے گا آپ کو وصال حق کی نعمت سے سرفراز کیا جائیگا، یہ سنتے ہی آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ الصَّفْرِ بَشَّرْتُهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ.

بعض کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل مدینہ کو ماہ صفر میں خاصی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا تو جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کیا آپ اہل مدینہ سے کہہ دیں تھوڑا سا صبر کریں جب ماہ صفر ختم ہوگا تمہاری تکلیف بھی ختم ہو جائے گی اس پر آپ نے فرمایا مَنْ بَشَّرَنِي فَقَدْ بَشَّرْتُهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ. جو مجھے ماہ صفر کے نکلنے کی خوشخبری سنائے گا میں اسے جنت میں داخلہ کی بشارت دوں گا۔

نیز اس سلسلہ میں یہ بھی ایک روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر سفر پر گئے ہوئے تھے، کہ واپسی میں قدرے تاخیر ہو گئی پھر ایک دن ان کا خط وصول ہوا کہ میں ماہ صفر کے ختم ہونے پر پہنچ جاؤں گا چنانچہ اس پر حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا مَنْ بَشَّرَنِي فَقَدْ بَشَّرْتُهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ.

اسی طرح ایک یہ روایت بھی آئی ہے کہ حضرات حسنین کریمین سخت بیمار پڑ گئے جب جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے دریافت کیا میرے نواسوں کو کب تک صحت ہوگی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ماہ صفر المظفر کے ختم ہونے پر انہیں صحت و تندرستی ہوگی۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا مَنْ بَشَّرَنِي فَقَدْ بَشَّرْتُهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ. واللہ تعالیٰ وَحَبِيبِهِ الْاَعْلَى اعْلَمُ.

## جلسہ 20

## عجائب میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

## ابو محمد آدم علیہ السلام:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے، تفاسیر، احادیث، آثار، تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام، محدثین عظام، علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لئے اسم محمد کو علم نہ بنایا، جبکہ انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرات نہ ہوئی۔ خصوصاً ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام عرش اعظم کے پر جنت کے دروازوں اور محلات پر درختوں کے پتوں، حوروں کی آنکھوں اور پیشانیوں پر اسم محمد نقش دیکھ چکے تھے، پھر لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ رکھا بلکہ معلومات کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا یا ربِّ لِمَ کُنِیتِیْ اَبَا مُحَمَّدٍ؟ الہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا اِرْفَعْ رَأْسَکَ اِنَّا سَرْمَبَارِکٌ اُٹھائیے اور اوپر دیکھئے

فَرَفَعَ رَأْسَهُ تَوَانَهُوْنَ نِي سِرِ اِقْدَسِ اُوپر اُٹھایا فَرَآی نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سَرَادِقِ الْعَرْشِ اِنهوں نے نورِ محمد ﷺ ساقِ عَرْشِ پر دیکھا تو آواز آئی هَذَا نُورُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ يِه اس عظیمِ نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا اِسْمُهُ فِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَ فِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ. ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہے لَوْلَا هُ مَا خَلَقْتِكَ وَ لَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَ لَا اَرْضًا، اگر انہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی زمین و آسمان معرض وجود میں لاتا۔

واضح ہوا کہ ہر ایک کا میلاد، میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے سبب ہے۔

سبب ہر سبب فتہائے طلب  
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

### تمنائے زیارت:

اللہ تعالیٰ جَلَّ وَ عَلَیْ نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی کریم ﷺ کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درودِ سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ الہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درودِ سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی یَنْظُرُونَ اِلَیْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَ یُصَلُّونَ عَلَیْهِ. یہ نور محمد ﷺ کی زیارت سے محفوظ ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرطِ محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھ پر لگائے پھر کیا ہوا۔ مولوی عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی  
پڑھ صلوات نبی دے اتے عزت خوب بڑھائی  
بانگ و چالے سنت آدم او تھوں مومن کر دے  
نام نبی دا سن انکھوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے

### خوشبو ہی خوشبو:

مواہب لدینہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ ﷺ اصلاب طاہرہ اور  
ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کی صلب مبارک میں جلوہ افروز  
ہوا جو انی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو  
عجیب کیفیت تھی آنکھوں میں سرمہ سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس  
سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس  
نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبدمناف کی خدمت میں حاضر  
ہوئے وہ انہیں قریشی کاہنوں کے پاس لائے اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے  
جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرما رہا ہے چنانچہ آپ نے پہلے قبیلہ سے  
عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہو گئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر  
سے حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور مصطفیٰ ﷺ  
حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر  
وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو  
جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا  
ہاتھ تھامے کوہ شبیر پر لے آتے اور ان کے تو سہل سے بارش کی دعائے مانگتے تو باران  
رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

### مشرق و مغرب کا مالک:

مستند روایات میں ہے کہ ایک رات حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا



کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کی شاخیں مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں پھیل گئیں۔ جڑیں تحت الثریٰ تک اور چوٹی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ وہاں ایک گروہ آیا جو اس درخت کو اکھاڑنے پر آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ اسی اثناء میں ایک مختصر سی جماعت ظاہر ہوئی جو اس کے مقابل ڈٹ گئی اور اس گروہ پر غالب آئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اس عجیب ترین خواب کی تعبیر کے لئے ایک یہودی معبر کے ہاں پہنچے۔ خواب بیان کیا مگر اس نے حقائق کو چھپاتے ہوئے کہا یہ محض تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر جو منظر آپ دیکھ چکے تھے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلایا نہیں جاسکتا تھا۔ چنانچہ وہاں سے پلٹے اور ایک معبرہ خاتون قریشیہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً گویا ہوئی لَيَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ.

پشت تیری تھیں بچہ ہو سی رب دیاں سمجھ عطا میں  
 مالک ہو سی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں  
 حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:  
 جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا  
 درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا  
 کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے  
 مکان و لامکان دو ٹہنیاں معلوم ہوتے تھے

عبرتناک انجام:

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی  
 ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا

رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزیں ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔ حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے بلکہ اس قریشی، ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر چہ بوڑھا، نوجوان، مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جوان کا حسن و جمال دیدنی تھا، شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مر الحشمیہ حسینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فعل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں مگر اس کے لئے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بھکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں

ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت ماب کی طرف اسے دیکھنے کی جرات تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمائیے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے انہی دنوں خیبر سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ سے واپسی کا سامان باندھے باتیں کرتے جا رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ وادی عرب میں ایک نبی

کا ظہور ہو گا دوسرا ابولا پیشک مگر وہ ہماری قوم سے ہو گا۔ تیسرے نے تائید کی پیشک ہماری قوم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ لہذا حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے علاوہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ چوتھے نے کہا وہ نبی مدینہ پاک سے اٹھے گا اور ہماری قوم سے ہو گا۔ پانچواں بھی انہی کی تائید کر رہا تھا کہ اچانک شیطان ایک شیخ (بزرگ) کی شکل میں نمودار ہوا۔ نہایت عیاری و مکاری سے اپنی طرف اس نے متوجہ کیا اور کہا میں نے تمہاری تمام باتیں بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے سنی ہیں مگر میں تمہاری خیر خواہی کے لئے وہاں سے آیا ہوں اور واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم یہودی قوم کا بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے مشہور خاندان قریش کی طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبد اللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اسی شہر مقدس میں ہو چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبد اللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو، وہ بہت جلد اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لئے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالو جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبد اللہ شکار کھلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے یہ بڑول گھڑ چڑھے اس دامن کو ہسار سے نکلے جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کینوں کو کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعۃً پیدل کو آگھیرا نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا مگر یہ شیر۔ تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا

مثال برق کوندا پشت تو سن پر چلا آیا  
 پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے  
 وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے  
 آنا "فانا" انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا آپ نے وار رو کے اور بہادری کے  
 ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہو گیا۔ وہ تجربہ کار، جنگجو  
 اور بختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک  
 مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبد مناف حضرت سیدہ آمنہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہو گیا اس کی تلاش میں ادھر آنکلی اور حضرت  
 عبد اللہ کو چار آدمیوں سے برسر پیکار دیکھا ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور  
 اٹھے ہی تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے  
 سر پر چوٹ آگئی، تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہو  
 گیا تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کر لوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ قتل  
 ہوتے دیکھ نہیں سکتا اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آسمان  
 سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان کے سر  
 قلم ہو چکے ہیں۔

پڑے تھے اب یہ لاشے ایک ایک سے دور سب تنہا  
 کھڑا تھا اک جگہ فرزند عبدالمطلب تنہا  
 غرض زخمی جواں کو ساتھ لے کر وہب گھر آیا  
 یہ سارا ماجرا اس کے پدر کو جا کے بتلایا  
 حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبد اللہ کے سچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا  
 کیا اور حضرت وہب بن عبد مناف کے دل میں اس عظیم الشان اور عظیم الظیر واقعہ  
 دیکھنے کے بعد حضرت عبد اللہ کی محبت نے گھر کر لیا اور انہیں اپنی دامادی کے

شرف سے ممتاز کرنے کا عزم بالجزم کیا۔

## نور عظیم:

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد حضرت وہب بن عبد مناف جب پچھتم خود حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عبد المطلب کی جلالت شان کا معائنہ کر چکے تھے تو ان کے دل میں ایسے درنایاب کو اپنانے کی خواہش کا پیدا ہونا فطری تقاضا تھا چنانچہ انہوں نے اپنی نہایت پاکباز عفت مآب صاحبزادی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقد کے لئے حضرت عبد المطلب سے بات کی تو انہوں نے آمادگی کا اظہار فرمایا اور پھر چند ہی دن بعد حضرت سیدنا عبد اللہ کا نکاح سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وقوع میں آیا۔

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں  
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیرِ مادر میں

## أَنَا ابْنُ ذَبِيحِينَ:

نبی کریم ﷺ نے اپنے میلاد کا تذکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات ولادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ ابن عبد المطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرمائی جو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم ﷺ نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا أَنَا ابْنُ ذَبِيحِينَ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے، جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا، قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصاراً تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد المطلب نے دعا مانگی، الہی! تو مجھے دس بیٹے عطا فرما، جو ان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کئے جن میں حضرت عبد اللہ تمام سے فائق تھے، وعدہ کے مطابق حضرت عبد اللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کر دی گئی مگر مکہ مکرمہ کے تمام لوگ یگانے کیا یگانے حضرت عبد اللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کر دی۔ معاملہ نہایت نازک ہوتا گیا آخر سر کردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبد اللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبد المطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل دور جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دینے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبد اللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی۔ مگر حضرت عبد اللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لئے ایک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔ انا ابن ذبحین اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر ذاتی انا کی خاطر انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سمجھائی نہیں دیتا وہ بہر حال نفس امارہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا تو قاتل کے لئے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا، مگر آپ کی حفاظت و صیانت تو اللہ تعالیٰ

نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ میرے حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تبلیغ کرو، تمہاری حفاظت ہم خود کریں گے، بالفاظ دیگر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعداد تیرے  
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا  
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں  
خسروا عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

### جبین منور:

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم، حبیب مکرم ﷺ نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ علیہ السلام پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے، ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب، پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں فَجَعَلَ جَبِينَهُ يَغْرِقُ وَ جَعَلَ عِرْقُهُ يَتَوَلَّدُ نُورًا فَبِهَتْ يَهْتُ يَهْتُ فِي مَنظَرٍ دَكِيحٍ مَبْهُوتٍ هُوَ كُنِيَ فَقَالَ مَالِكُ بُهْتٍ؟ قُلْتُ جَعَلَ جَبِينُكَ يَغْرِقُ وَ جَعَلَ عِرْقُكَ يَتَوَلَّدُ نُورًا. آپ نے دریافت فرمایا۔ عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں وَلَوْ رَأَيْتَ أَبُوكَ كَبِيرٍ هَذَا لَيُعْلَمُ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِهِ حَيْثُ يَقُولُ. اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے:

وَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ

وَ فَسَادَ مُرْضِعَةٍ وَ دَاءَ مَفِيلٍ

و اِذَا اَنْظَرْتُ اِلَى اَسْرَةٍ وَجْهٍ  
بُرِّقَتْ بِرُوقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض صحت سے ہوتی ہے۔

اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ وَقَامَ اَتَى  
فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ يَا عَائِشَةُ خَيْرًا فَمَا اَنْكَرَ اَنِي سِرْرَتُ  
كَسْرُورِي بِكَلَامِكَ.

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور کھڑے ہوئے اور میرے پاس تشریف لاتے ہی میری پیشانی چوم لی پھر آپ نے دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے، مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے سرور حاصل ہوا ہے۔ (الدرر المظم)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ اور ان کی مناسب طریقہ سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں (کَمَا مَرَّ)

خوشبودار سانپ:

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت حج کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی، جن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے



ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ کا سانپ دیکھا یَنْفَعُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ  
لِأَصْحَابِي أَمْضُوا فَلَسْتُ نُبَارِحُ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُ هَذِهِ الْحَيَّةِ مَا  
بَشَتْ إِنْ مَاتَتْ مُعَمَّلَتْ إِلَى حَرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَفْتَهَا فِيهَا ثُمَّ تَحْتَهَا عَنِ الطَّرِيقِ  
فَدَفَنْتُهَا (الی الاخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ  
جائے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے انجام  
کو نہیں دیکھ پاتا، سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا، اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے  
سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے  
ساتھیوں سے جا ملا۔

واللہ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار  
عورتیں آئی ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم  
نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا، میں دفن کر کے آرہا  
ہوں، وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے، رات کو عبادت کرنے اور شب و  
روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول ﷺ کی بعثت سے  
چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کا  
شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت  
امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
خوشبودار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ  
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے  
چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی، جب دنیا  
میں جلوہ افروز ہو گئے تو منتظر عشاق کی تمنائیں بر آئیں اور حضور کی محبت کے باعث

انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھا دیا۔

وہ شمع کیسے بجھے .....؟:

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال ”میلا د شریف میں جھاڑ، فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں لْأَخِيْرَ فِي الْإِسْرَافِ وَلَا الْإِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ، جس شے سے تنظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک ہندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں، ایک شخص ظاہر بن چنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے، بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی ”بجھا دیجئے، کوششیں کی جاتی تھیں مگر کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔

سچ فرمایا کسی شاعر نے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے  
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے  
غالباً مولانا ظفر علی خان نے ایسے ہی موقعہ پر کہا ہوگا۔  
نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن  
پھونکوں سے یہ چراغ بھجایا نہ جائے گا  
اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں۔  
پھونکاں مار بھجایا لوڑن نور محمد والا  
نور محمد کدے نہ بجھے سی وعدہ حق تعالیٰ

## حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں، سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں وہ خفاء رسول کریم ﷺ کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المؤمنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال فرمایا، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیش کش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ ”مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔“ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، نبی کریم ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کئے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم برزخ میں منازل قرب سے شاد کام ہوئے، ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو، اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں، کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالف کرتا ہو۔“ میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا، جس سال آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا، اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور

اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا، پیٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے ارد گرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا ٹھہر جا، کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو آپ نے جو کہا، ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ ہمیں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور یہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہیں اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

أَشْهَدُ بِاللَّهِ ذِي الْمَعَالِي  
فَالِقُ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحِ

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

إِنَّكَ ذُو السِّرِّ مِنْ قُرَيْشٍ  
يَا ابْنَ الْفِدَى مِنْ الذَّبَّاحِ

بے شک آپ قریش میں رازدار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

أُرْسِلَتْ تَدْعُونَا إِلَى يَقِينٍ  
وَبُرُشْدٍ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ

رسول بنا کر بھیجے گئے، یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

أَشْهَدُ بِاللَّهِ رَبِّ مُوسَىٰ

إِن أَرْسَلْتَ بِالْمَطَّاحِ

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک ابطحی میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

فَكُنْ لِي شَفِيعًا إِلَىٰ مَلِكِ

يَدْعُونَا الْبَرَايَا إِلَىٰ الْفَلَاحِ

ہو جائے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بچلت تمام واپس آیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ آنحضرت ﷺ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جسے دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ دیکھئے اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے؟ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لئے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ (سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 1761)

جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں:

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر، عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پرورد روح پرور ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے

عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ”حسن البنا شہید کی ڈائری“ کے نام سے کتاب کو شائع کیا، ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 196، 197 پر یوں بیان کرتے ہیں۔

”مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر 12 ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم ”حصانی اخوان“ میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے، اتفاق سے ایک رات برادر م شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی، ہم عادتاً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے، دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغوں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلاد یہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ ”ان شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تا کہ ”روحیہ“ کی تدفین کر لی جائے۔“

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بیٹی ہے، شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے، اس بیٹی کے ساتھ ہمیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بیٹی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ ”روحیہ کا کب انتقال ہوا؟“ فرمانے لگے۔ ”آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔“ ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی۔

کم از کم میاں النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن و غم میں تخفیف ہو گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟ سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو  
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

نبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے پہلے انسانی کردار مفلوج ہو کر رہ گیا تھا چہاں کو وحشت و بربریت کے طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں یوں دبا رکھا تھا جیسے نزع کی آخری ہچکی، یاس و ناامیدی کے بادل فضا کے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نور سحر میں تبدیل ہو گئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ تشنگانِ لبو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم و اخلاق کے لیے میدانِ عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبار وحشت کو بارانِ رحمت میں تبدیل کر دیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں:

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!

زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار ہا صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لیے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گوارا ہے وہاں ایک ضابطہ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطہ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد، علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زریں اصولوں سے بھی عبارت ہے جس کا دوسرا نام ”اسلام“ ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جائیے اسلام کے

ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلات ہنگے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکون قلب، تسکین روح، سرورِ زندگی، فانی شان و شوکت، غیر یقینی جاہ و حشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف و مستی اور غیر فانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور جب ان کی پر شوق نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر اس حسن لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیوں کہ جمالِ یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

مغز قرآن، جانِ ایماں، روحِ دیں

ہست حب رحمتہ للعلمین

لیکن ان کی غربت تنگی و عسرت کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فرعونی دماغ رکھنے والے کافر، اسلام و پیغمبر اسلام کے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیوں کہ دولت کے نشے اور سرمایہ داری کے جنون اور امارت کے غرور نے ان کی آنکھوں پر پردے اور دلوں پر مہریں لگا دی تھیں یہاں تک کہ ان کے نزدیک حق و صداقت کا معیار ہی بدل گیا تھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ غریب اور مفلس انسان خدا کی رحمت کا سرے سے حق دار ہی نہیں، حق و صداقت کے معیار کو طہارت قلب، زمیمیہ نفس، اتقاء اور پرہیزگاری کی بجائے سرمایہ داری، جاگیر داری، ظاہری شان و شوکت اور عارضی جاہ و حشمت سمجھتے تھے اور اسی بنا پر خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے، نیز ان کا مقولہ تھا۔ اگر خدا نے کسی کو نبی بنا کر بھیجا ہی تھا تو مکے کے کسی بڑے سردار کو نبوت عطا فرماتا آخر یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے جو ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہتا ہے۔ کھجور کی چٹائی پر مسند لگاتا ہے، پھٹے ہوئے کپڑے زیب تن ہوتے ہیں اور



دعویٰ کرتا ہے ساری خدائی کے نبی ہونے کا۔ اگر یہ نبی ہوتا تو اس کے پاس سونے چاندی کے خزانے ہوتے، لعل و جواہرات کے ڈھیر اور سنہری محلات ہوتے۔ جب ان کی غرور و تکبر اور تعصب حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں، لعل و جواہرات کے ڈھیروں ریشمی لباسوں اور سنہری محلات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو۔“

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی دلق پوشوں کی مقدس جماعت، فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرا نشینوں کا نورانی ٹولہ ساری دنیا کے لیے امن و سلامتی، عدل و انصاف۔ لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔ آج دنیا کے نفس پرست اور ننگِ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبوں! ہم تمہارے لیے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کر دینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لیے کہ آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور ہنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بد مست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ پھر حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ، عرب و عجم کا تاجدار کونین کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا، پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کر رہا ہے:

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَ أَمِتْنِي مَسْكِينًا وَ أَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ  
 الْمَسَاكِينِ (مشکوٰۃ ص 447) یا اللہ مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی  
 وصال عطا فرما اور بروز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔ یہ سن کر  
 حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے  
 آقا آپ مولائے کل اور محبوب رب العالمین ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے  
 جو ابانوازا حبیبہ حبیب خدا غریب و مساکین قیامت کو امیروں سے چالیس برس پہلے  
 جنت میں جائیں گے۔ اور پھر امام الانبیاء ﷺ نے الفقر فخری کی عملی تصویر دنیا  
 والوں کے سامنے اس طرح پیش فرمائی کہ اگر کوئی غریب امتی دو روز سے بھوکا ہے  
 تو محبوب خدا کے پیٹ پر پتھر دیکھا جاتا ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا

سلام اس پر کہ ٹوٹا بویا جس کا پھوٹا تھا!

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی!

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دور میں غریبوں کو نفرت اور حقارت سے

دیکھا جاتا ہے لیکن دولت و ثروت سرمایہ داری و جاگیرداری کے نشے میں سرمست

اور متکبر انسان یہ بھی نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد جتنی زمین کسی بڑے سے بڑے

صنعت کار اور امیر کو ملتی ہے اتنی ہی غریب مزدور اور فقیر کو اور اتنا ہی کفن جو ملک

کے بادشاہ کو پہنایا جاتا ہے ویسا ہی بستی کے گدا کو خیال تو کیجئے۔

نہ دارا رہا سکندر نہ فریدوں بادشاہ

تخت زمین پر سینکڑوں آئے چلے گئے

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے ایک ہی دعوے دے رہی ہے اور

وہ یہ کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے

ہو اور اقوام عالم کی امامت پر پھر فائز ہونے کے آرزو مند ہو تو چودہ سو سال قبل

کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔  
 قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
 دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے  
 ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو  
 چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو  
 یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو  
 بزمِ توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو  
 خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے  
 بزمِ ہستی پیش آمادہ اسی نام سے ہے  
 قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں  
 کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں  
 دعا ہے مولیٰ تعالیٰ جل و علا محسن اعظم ﷺ کے صدقے  
 ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل و انصاف امن و سلامتی کا خوگر  
 بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصاً پاکستان کی  
 سرزمین کو نظامِ مصطفیٰ اور مقامِ مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)  
 مجاہد رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک و سلم !!!

## شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی

### تعا

#### یا اللہ

میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

یا اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے یا ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔“

(اخبار الاخبار 6240، مطبوعہ کراچی)

## جلسہ 21

## عرس پاک صاحب لولاک ﷺ

وصال حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ جَسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا موت ایسا پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

اس حدیث کے راوی ایسے جلیل القدر صحابی ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پیٹ میں درد اٹھا، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہوئے اور آپ کو ان کی اس تکلیف کی اطلاع دی۔ اور عرض کیا میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ اسی وقت حضرت ابو درداء کی بیمار پرستی کے لئے چل پڑے جب کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی بعری صورت میں آپ کے ساتھ ساتھ تھے سید عالم نبی مکرم ﷺ نے جا کر عیادت فرمائی اور صحت کے لئے فرمایا قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ شِفَاءٌ، کھڑے ہو جائیے اور نماز ادا کریں کیونکہ نماز شفا ہے۔

## موت کیا ہے:

حکماء بیان کرتے ہیں الْمَوْتُ جَفَافُ الدَّمِ، موت خون کے خشک ہونے کا نام ہے۔ بعض نے کہا هُوَ رِيحٌ حَارَّةٌ، وہ گرم ترین ہوا ہے، جو انسان کے جسم کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔

جَسْرًا. ایساہل جس کے ایک کنارے پر پاؤں رکھا تو دوسرے کنارے پہنچ گیا، اسی طرح جس نے دنیا کے کنارے سے موت کے پل پر قدم رکھا تو عالم برزخ میں پہنچ گیا۔

## وصل حبیب؟:

يُؤْصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ، دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے یعنی اہل ایمان کو جنت میں اور کفار و مشرکین کو جہنم میں پہنچا دیتا ہے۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عزرائیل کی آنکھ؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح مقدس کو قبض کریں۔ آپ نے فرمایا مجھے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے وہ کہنے لگے اذْعُوْكَ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ اِلَى دَارِ السُّرُوْرِ وَمِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلَى دَارِ النِّعْمَةِ مقام غرور سے مقام سرور کی طرف، مقام مشقت و محنت سے مقام راحت و نعمت کی طرف۔

آپ نے فرمایا مجھے وہ مقام دکھاؤ، عزرائیل بولے یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا پھر میں بھی نہیں جاسکتا، عزرائیل نے زبردستی لے جانا چاہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جلالی کیفیت طاری ہوئی اور زور سے ایک طمانچہ ان کے منہ پر رسید کر دیا۔

ملک الموت کی آنکھ نکل پڑی وہ اسی طرح آنکھ ہاتھ میں لئے بارگاہ الوہیت میں پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کی، اللہ تعالیٰ نے اسے شفا سے نوازا اور فرمایا اب پھر جاؤ اور یوں کہو اذْعُوْكَ اِلَى مُوْلَاكَ وَاِلَى مَنْ هُوَاكَ. میں تجھے تیرے دوست کی طرف لے جانے کے لیے آیا ہوں آگے آپ کی مرضی؟

آپ نے فرمایا عَجَلْ عَجَلْ فَإِنِّي أُرِيدُ لِقَائِهِ، جلدی کریں جلدی کریں میں تو اس کی ملاقات کا طالب ہوں۔

واضح ہو کہ ایماندار کی روح جب تک اِرْجِعِي إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً کی صدا نہیں سن لیتی جسم سے باہر نہیں آتی۔

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لئے عزرائیل علیہ السلام آئے تو آپ رو کر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا مگر غیر کو میرے لینے کے لئے بھیجا؟ فَتَجَلَّى رَبُّهُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالَى نے اپنا جلوہ دکھایا آپ خوش ہو گئے اور روح مقدس پرواز کر گئی۔ حضرت عزرائیل دیکھتے رہ گئے انہیں آواز سنائی دی قَدْ وَصَلَ الْحَبِيبُ إِلَى

الْحَبِيبِ

حبیب کو حبیب کا وصل نصیب ہو گیا:

بیان کرتے ہیں کہ جب ایماندار کے پاس ملک الموت آتا ہے تو کہتا ہے۔ بہشت کی طرف آؤ! اور کافر سے کہا جاتا ہے دوزخ کی طرف نکلو۔ اور اولیاء اللہ کے لئے کہتا ہے خدا کی طرف آئیے۔

موت کی آرزو مستحب ہے۔ مگر طلب جائز نہیں اس لئے کہ زیادہ عمر زیادہ نیکیوں کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ، خوش نصیبی ہے اس شخص کے لئے جس کی لمبی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ اے یہودیو اگر تم یہ گمان رکھتے ہو کہ ہم ہی اللہ کے دوست ہیں تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم اس دعویٰ میں

سچے ہو۔

وَلَنْ يَتَمَنَّوَنَّهُ اَيَّدًا لِيَكُنْ تَمَّ كَبْهِي بَهِي مَوْتِ كِي تَمَنَّا نَهِيں كِرُو كِے۔

سید العالمین نبی الحرمین الشریفین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا مشتاق ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں فرماتا۔

## دنیا آباد عقیقی برباد؟:

حضرت سلطان عبدالعزیز نے سمنون مجنون رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا ہم لوگ موت کو کیوں اچھا نہیں سمجھتے انہوں نے فرمایا اہل لئے کہ تم دنیا کو آباد کرتے ہو اور آخرت کو برباد۔ پس آبادی سے ویرانے کی طرف جانا کیونکر پسند آئے گا۔ سلطان نے ایک نعرہ بلند کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ علیل ہوئے تو آپ نے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا تمام ازواج مطہرات کو خدمت سے مستثنیٰ فرمادیا۔ جب حالت زیادہ نازک ہوئی تو آپ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کے فرائض سرانجام دینے کا حکم فرمایا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رقیق القلب تھے جب مصلیٰ امامت پر کھڑے ہوئے تو بے قراری کے عالم میں رونے لگے؟



## یادگار کلمات طیبات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب اس فانی دنیا سے راہ بقا اختیار فرمانے لگے تو خصوصی نصائح سے نوازا آپ نے فرمایا، قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، میرے اہل بیت سے محبت اور میرے صحابہ سے مودت اور حسن سلوک سے پیش آنا، نماز باجماعت کی پابندی کی کوشش کرنا، اپنے خادموں پر شفقت اور اپنی اولاد کو امانت سمجھنا، عورتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ظاہر و باطن کو درست رکھنا، اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے رہنا، جو چیز اپنے لئے پسند کر وہی اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے پسند کرنا۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت سے پیش آنا۔

11 ہجری بارہ ربیع الاول شریف کو تریسٹھ سال کی عمر شریف میں آپ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام و پیام پہنچایا۔ کہ آپ اس دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں یا ہمارے ہاں آنا، آپ نے فرمایا اَخْتَرْتُ الرَّفِيقَ الْعَلِيَّ میں نے رفیق اعلیٰ کو اختیار کیا،

### یا قوت کے تابوت کی پیشکش اور عرش اعلیٰ کا قیام؟

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر حکم ہو تو یا قوت کے تابوت میں آپ کو بٹھا کر عرش اعلیٰ پر لے چلتے ہیں۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. اللہ تعالیٰ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ان لوگوں پر عذاب کرے جن میں آپ موجود ہوں۔ اس لئے میں اپنی گنہگار امت کو عذاب سے محفوظ رکھنے لگے زمین پر رہنا ہی پسند کرتا ہوں۔

آپ کا ارشاد ہے میرے اُمّیو حیاتِ خیر لکم و مماتِ خیر لکم. میری حیات بھی تمہارے لئے خیر اور میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ (سبحان اللہ و محمدہ سبحان اللہ العظیم)

## جلسہ 22

## فضائل ماہ رجب المرجب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجْبُ شَهْرُ اللَّهِ مِنْ أَكْرَمِ شَهْرِ اللَّهِ أَكْرَمَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ماہ رجب المرجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جو ایماندار اس کی عزت و تکریم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں تکریم سے نوازے گا۔

نبی کریم ﷺ نے حدیث کے راوی حضرت سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا ہم انہیں دوست رکھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

## حکایت: ماہ رجب کی تعظیم کے باعث ایمان عطا ہوا؟:

ماہ رجب المرجب کی عظمت و رفعت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک مسلمہ ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد نبوت میں ایک شخص کسی حسینہ پر عاشق تھا وہ سال بھر اس کی ملاقات کا طالب رہا۔ اتفاقاً ماہ رجب کی چاند رات اس کی معشوقہ اسے خلوت میں ملی، آدمی زنا کرنا چاہتا تھا کہ عورت سے دریافت کرنے لگا یہ کونسا مہینہ ہے اس نے کہا لوگ رجب کا چاند دیکھ رہے ہیں یہ سنتے ہی رجب المرجب کی تعظیم و توقیر کے لئے زنا

سے باز رہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فلان مقام پر جائیے اور میرے بندے کی زیارت کریں آپ اس کے پاس گئے وہ کہنے لگا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا۔ آپ نے حکم الہی کی بابت بتایا وہ شخص یہ سنتے ہی ایمان لے آیا۔ سبحان اللہ! ایک کافر نے ماہ رجب کی توقیر کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

### ماہ رجب المرجب کے روزے؟:

حدیث شریف میں جس ایماندار نے ماہ رجب کا ایک روزہ رکھا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حق دار بن گیا۔ جس نے دو روزے رکھے اس کا ثواب شمار سے باہر ہے جس نے تین روزے رکھے وہ دوزخ سے ستر ہزار سال کی راہ پر دور رہے گا۔ جس نے پانچ رکھے اس کا چہرہ قیامت کے دن آفتاب کی طرح روش ہوگا۔ جس نے چھ رکھے میزان پر اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ سات روزے رکھنے والے کے لیے دوزخ کے دروازے بند ہوں گے آٹھ روزے رکھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوں گے جس دروازہ سے چاہے داخل جنت ہو نور روزے رکھنے والا قبر سے کلمہ پڑھتا باہر آئے گا اور بلا رکاوٹ جنت میں جائیگا۔ دس روزے رکھنے والے کو دو سبز بازو عطا کئے جائیں گے جو جواہرات سے مزین ہوں گے ان کے باعث وہ پلصراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا۔ گیارہ والا قیامت میں صاحب فضل و کمال ہوگا۔ بارہ والا بھی افضل ترین ہوگا تیرہ والا عرش کے سائے میں اور چودہ روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی کرامات سے نوازے گا کہ اس کے سوا کوئی اور نہیں پاسکے گا۔ پندرہ والا درجہ شہادت سے فائز ہوگا۔

### ماہ رجب کے نوافل پر انعام خداوندی:

حضرت سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اکیلا ہی بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

سلمان؟ کیسے آنا ہوا۔ عرض کیا آپ کی محبت لائی! آپ مسکرائے اور فرمایا لوگوں کو یہ بشارت سنا دو کہ جو کوئی ایماندار ماہِ رجب کی کسی بھی رات میں دس رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ بعد از فاتحہ سورہ الکفرون ایک بار اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور ہر رکعت کے بدلے ساٹھ ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر سورہ کے عوض موتیوں کا ایک ایک محل جنت میں دیا جائیگا اور تمام نمازیوں اور حاجیوں کی تعداد برابر اس کے نامہ اعمال میں ثواب درج ہوگا۔ اور نماز کی فراغت کے ساتھ ہی اسے بخشش کی بشارت دی جائیگی۔ نیز عرش سے فرشتہ ندا کرے گا اے اللہ کے ولی تجھے آتش دوزخ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ (مصباح)

ماہِ رجب میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے خصوصاً سورہ طہ سورہ الم تنزیل اور سورہ یس شریف حدیث شریف میں جس نے سورہ اخلاص ماہِ رجب میں ایک بار پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مَنْ تَابَ فِي الرَّجَبِ كَتَبَ لَهُ ثَوَابَ آدَمَ وَدَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَوَجَبَ لَهُ رِضْوَانُ اللَّهِ أَكْبَرُ جو شخص ماہِ رجب میں گناہوں سے توبہ کرے اس کے نامہ اعمال میں حضرت آدم علیہم السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کا ثواب درج کیا جائیگا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی۔

## فضائل لیلۃ الرغائب؟

لیلۃ الرغائب ماہِ رجب المرجب کی پہلی جمعرات کو کہتے ہیں جس کے معنی ہیں بہت زیادہ عطیہ ربانی، حدیث شریف میں ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ رات آپ کی امت کے گنہگاروں کے لئے مغفرت و بخشش کی ہے، البتہ سات آدمی اس کی برکات سے محروم رہیں گے وہ یہ ہیں۔

سود کھانے والا، منکبر، والدین کا عاق شدہ، نافرمان بیوی، بے صبری کا

مظاہرہ کرنے والے، ہم جنس پرست، اور بے نمازی، البتہ یہ اپنی ان قبیح حرکات و افعال سے توبہ کر لیں تو رحمت الہیہ کے مستحق بن سکتے ہیں۔

اس رات کو عبادت کرنے والے پر کبھی عذاب نہیں ہوگا۔ حدیث شریف میں جو کوئی ایماندار رجب المرجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے اور بعد از نماز مغرب بارہ رکعت چھ سلام کے ساتھ ادا کرے ہر رکعت میں بتنا از فاتحہ تین بار سورہ قدر اور بارہ مرتبہ سورہ الاخلاص پڑھ کر نماز مکمل کر کے یہ درود شریف اللہم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ ستر مرتبہ پڑھ کر سجدے میں سُبُوْحُ قُدُوْسُ رَبَّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ستر بار کہے پھر سجدے سے اٹھا کر ستر بار رب اغفر وارحم و تجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم پڑھے اور حسب اول عمل دہرائے بعدہ جو بھی دعا کرے گا اللہ تعالیٰ شرف قبول سے نوازے گا۔

وَمَنْ تَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا. مومن مرد ہوں یا عورتیں جو بھی کوئی ان میں نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوگا۔

لَيْسَ الْإِنْسَانُ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ.

بیشک انسان کے لئے وہی مقدر ہے جس کی وہ کوشش کرے گا اور یقیناً بہت جلد اپنی کوشش کا ثمرہ دیکھ لے گا۔

إِنَّ الدِّينَ أَمْنٌ أَوْ عَمَلٌ أَوْ الصَّالِحَاتِ كَأَنَّ لَهُمْ جَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ، بیشک جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے ان کے لئے جنت فردوس ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرًا لِعَامِلِينَ، بیشک عاملین کے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرمائے گا۔

# معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ سُلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَاءَ لَيْلَةَ السَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ يَمُوتُ الْقُلُوبُ وَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فِي جَمِيعِ السَّنَةِ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ستائیس رجب المرجب کی رات عبادت میں گزاری اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دیگر لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہوں گے اور سال بھر اس کی دعائیں قبول ہوتی رہیں گی۔

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارس کے شہزادے تھے۔ جب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا من احب سلمان فقد احبہ جس نے حضرت سلمان فارسی سے محبت کی سمجھ لو کہ یقیناً اس نے مجھے محبوب سمجھا۔

حدیث شریف میں ستائیس رجب کو خاص کر ذکر فرمایا، یہ شرف کسی اور رات کو حاصل نہ ہو اس لئے اس رات کے ثواب میں افاضہ کی بشارت دی۔

ارشاد خداوندی ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ  
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (پ 15 سورہ بنی اسرائیل)

پاک وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص کو سیر کرائی رات کے بہت ہی قلیل  
حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جن کے اکناف و اطراف کو  
برکات سے نوازا گیا ہے تاکہ ہم اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سمیع و علیم  
ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے لَتَرَكِبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ، ض رور تجھے منزل بہ منزل  
بلندیوں پر لے جائیں گے۔ یہ خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے۔ یہ ان لوگوں  
کے دماغ کا اپریشن کیا جا رہا ہے جو معراج النبی ﷺ کے منکر ہیں، اللہ  
تعالیٰ فرما رہا ہے کیا معراج آپ کی شان کے لائق نہیں یا مجھے اس پر قادر  
نہیں سمجھتے جو مجھے قادر نہیں سمجھتے ہیں فَلَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ پھر ان کے لئے  
کیا رکاوٹ ہے کہ اس میرے قدرت کے اس عظیم مظاہرہ پر ایمان نہیں  
لاتے، بے شمار احادیث و آثار اور اخبار اس پر شاہد و ناطق ہیں کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا میں نے آسمان کی سیر کی، جنت اور جہنم کا معائنہ  
و مشاہدہ کیا۔ اور میرے امت کے اعمال و افعال اور ان کے ثواب پیش  
کئے گئے۔ میں جنت میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محل  
دیکھا۔ مگر اندر داخل نہ ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں داخل نہ ہوئے فرمایا مجھے  
تیری غیرت کا پاس تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا تذکرہ  
فرمایا انہوں نے دریافت کیا کتنی نمازیں عطا ہوئیں میں نے کہا پچاس وہ  
کہنے لگے یہ تو بہت زیادہ ہیں۔

جب آپ واپس تشریف لائے تو کفار نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے دریافت کیا، کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ رات کے مختصر سے حصہ میں کوئی انسان سات آسمانوں کی سیر کر کے واپس آجائے۔ صدیق سمجھ گئے اور فرمایا کسی کی بات نہیں اگر میرے حبیب ﷺ کا ارشاد ہے تو یہ بالکل سچ ہے۔ اِنْ كَانَ قَالَ هُوَ فَقَدْ صَدَقَ جب ہم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے جانے کی تصدیق کرتے ہیں تو خود سید عالم رسول مکرم ﷺ کے آنے جانے کی کیوں تصدیق نہ کریں؟

معجزوں کی تھی شب معراج اک لمبی قطار  
معجزے پر معجزہ تھا جانا آنا نور کا

## حکمت معراج؟:

واضح ہو کہ معراج بیداری میں ہوا، کفار و مشرکین اور بعض اہل قبلہ کا انکار خود اس پر دلیل ہے۔ اگر خواب میں ہوتا تو کوئی بھی انکار نہ کرتا، اور وہ فتنے میں نہ پڑتے۔

معراج کی پرواز میں یہ حکمت بھی ہے کہ اس سے نبی کریم ﷺ کے شرف کو فائق کرنا مقصود تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی معراج طور پر تھی، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی معراج جب چیخے میں ڈالے گئے، حضرت یوسف علیہ السلام کی معراج چاکنعان میں حضرت یونس علیہ السلام کی معراج مچھلی کے پیٹ میں حضرت ادریس علیہ السلام کی جنت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھے آسمان پر اور نبی کریم سید الانبیاء و المرسلین جناب و حد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی معراج مقام قاب قوسین پر!!

## آرزوئے ملائکہ کی تکمیل؟

معراج کی حکمتوں میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کو سید الانبیاء و



المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ کے دیدار کی آرزو تھی۔ چنانچہ ان کی آرزو کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر ہی نہیں سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے تک بلایا کہ کوئی آپ کے دیدار سے محروم نہ رہے۔

اسی طرح اہل بہشت بھی آپ کے جمال جہاں آراء کی زیارت کے طالب تھے چنانچہ جب آپ بہشت میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی زیارت سے جنتیوں کو سکون عطا فرمایا گیا ہے۔

📖 نیز یہ بھی انہی حکمتوں میں سے ہے کہ آپ نے جنت اور اس کی ہر نعمتوں کا از خود مشاہدہ فرما کر امت کو خبر دی جب کہ دیگر انبیاء محض شنید پر بشارتیں دیتے رہے۔

شنیدہ کے بودمانند دیدہ

📖 معراج کی حکمتوں میں یہ بھی ہے کہ جب عرش کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت سے اس کی آرزو تھی کہ باعث تخلیق کائنات ﷺ اپنے قدوم مینت لزوم سے مجھے مشرف فرمائیں۔

چوں سوئے من گزر آری من مسکین زنا داری

خدائے نقش نعلینت کنم جاں یارسول اللہ

📖 نیز فرماتے ہیں جیسے مسجد اقصیٰ میں انبیاء و مرسلین کی امامت فرمائی اسی طرح ملائکہ کی سدرۃ المنتہیٰ پر امامت کی اور یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دل میں خیال آیا تھا کہ کبھی بیت المعمور کو دیکھ لوں۔ چنانچہ معراج کی رات یہ تمنا باحسن وجودہ پوری ہوئی۔

📖 سید الکونین الحرمین ﷺ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سدرۃ المنتہیٰ سے جبرائیل کیسے بسرعت یہاں زمین پر پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کمال بھی تجھے عطا فرما دیا جاتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی رفتار آپ سے

کم رہ جائے۔

میں جل جاؤں گا سدرہ سے بڑھوں گر بال بھر آگے  
 کہا جبرائیل نے یا مصطفیٰ معراج کے دولہا  
 بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحر المسجود کی  
 حکایت بیان کی یہ سنتے ہیں اسے دیکھنے کی تمنا دل میں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا جبریل جائیے اور میرے حبیب کو لے آئے ہم سبھی کچھ دکھائے  
 دیتے ہیں۔

معراج کی حکمتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ زمین و آسمان کی تمام مخلوق  
 کے نبی ہیں۔ جب اہل زمین آپ کے محبت بھرے ارشادات سے مستفیض  
 ہو کر اللہ تعالیٰ کے بندے بنتے گئے تو فرشتوں نے بھی خواہش کی ہمیں  
 بھی آپ کے پند و نصائح سے بہرہ مند کرایا جائے تاکہ آپ کی تبلیغ ہر دو  
 مملکتوں پر برابر ہو چنانچہ اپنی آسمانی رعایا یعنی ملائکہ کو پند و نصائح کے لئے  
 آسمان پر بلایا گیا۔ چنانچہ آپ کے خطابات پر تمام ملائکہ ایمان لائے اگر کوئی  
 فرشتہ آپ کی بات کو تسلیم نہ کرتا تو شیطان کی طرح راندہ درگاہ ہو جاتا۔

### خلاصہ واقعہ معراج؟:

26 رجب المرجب کا سورج غروب ہوا، ستائیسویں شب کا مقدر چمکا  
 خواجہ کائنات اپنی چچازاد ہمشیرہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر استراحت فرماتے  
 بظاہر آنکھیں خواب کی لذت سے شاد کام تھیں مگر دل اقدس بیدار تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ  
 نے جبرائیل سے فرمایا میرے محبوب کو آسمانوں کی سیر کے لئے لائیں تاکہ ہم اپنی  
 جملہ تخلیقات کا نظارہ کرائیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے سات آسمانوں اور آٹھ بہشتوں  
 میں منادی کر دی کہ اے آسمانوں میں رہنے والو اور اے جنت کو اپنا وطن بنانے والو،

اے عرس و کرسی اور سدرہ المتھنی کے باسیوں آج کی رات سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی یہاں جلوہ گری کی ہے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پورے ادب و احترام سے کھڑے ہو جائے سجاوٹ کرنے والے فرشتوں کو حکم دیا کہ ہر ایک مقام کو بڑے سلیقے سے سجا دیا جائے، چنانچہ آسمان آراستہ پیراستہ کر دیئے گئے، کسی نے پوچھ ہی لیا۔

عرش آج کیوں سجایا جا رہا ہے

آواز آئی کوئی مہمان بنایا جا رہا ہے۔

کھڑے ہیں صف بھفت محور و ملائک

انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ستر ہزار فرشتوں کا جلوس تیار فرمایا حضرت اسرافیل علیہ السلام نے براق لیا اور حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاشانہ اقدس میں نزول اجلال فرما ہوئے، سید عالم ﷺ اس وقت ایک ٹاٹ کے بستر پر آرام فرماتے تھے۔ حضرت جبرائیل و اسرافیل علیہم السلام خاموشی سے ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں کھڑے آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگے تو آواز آئی قبل قدمیہ میرے محبوب کے قدموں کو چوم لو۔

ڈھنگ محبوب جگاون والا آئینوں سمجھا داں

چم محبوب دے قدماں تائیں ول آداب سکھاواں

چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمان والا شان سنتے ہی آپ کے

قدم مبارک چوم لئے اور آپ کی عزت و عظمت کی بلندی کا اندازہ حضرت جبرائیل

اور زیادہ ہوا، ارشاد ہوا جبرائیل تیرے کا فوری ہونٹ آج ہی کے لئے بنائے گئے تھے

تاکہ تیرے چومنے کی ٹھنڈک سے میرے حبیب بیدار ہوں۔

حضور ﷺ بیدار ہوئے اور دیکھا جبرائیل علیہ السلام حاضر ہیں ان کی

معروضات پر آپ نے وضو فرمایا۔ گھر سے باہر تشریف لائے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے براق پیش کیا۔ تمام فرشتوں نے سلامی دی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک رکاب پکڑی دوسری حضرت اسرافیل علیہ السلام نے تھامی آپ براق پر سوار ہوئے، تو براق عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ جنت میں ہزاروں براق ہیں جن کا شمار پچ نہیں براہ کرم آپ روز قیامت اسی طرح خدمت کے لئے منظور فرمائیے گا۔ حضور سید عالم ﷺ نے تبسم فرمایا اور وعدہ کیا اس وقت تجھے اسی طرح نوازا جائیگا۔ پھر کیا تھا۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی سرور انبیاء کی سواری چلی یہ سواری سوئے ذات باری چلی شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے آج کی رات معراج کی رات ہے

کیفیت براق بیان کرتے ہیں کہ براق کے دونوں طرف پرواز کرنے کے لئے پر تھے، اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں قدم پڑتا اگر بلند جگہ آتی تو پاؤں اسی کے مطابق لمبے ہو جاتے اگر پست جگہ ہوتی تو پاؤں چھوٹے ہو جاتے۔ تاکہ نبی کریم ﷺ بارام سکون و اطمینان سے سفر فرمائیں۔

جب آپ مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں پہنچے تو آپ کے استقبال کے لئے تمام و انبیاء دو مرسلین منتظر تھے۔ وہاں آپ نے دو رکعت نماز کی امامت کرائی، پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ الفیل اور دوسری میں سورۃ القریش تلاوت فرمائی میں نے چاہا کہ حضرت آدم یا حضرت نوح یا حضرت ابراہیم علیہم السلام میں سے کوئی نماز پڑھائے گا مگر جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے بڑھا دیا۔ جب سلام پھیر چکے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اب ہر ایک کو اختیار ہے وہ آپ ﷺ کے فضائل و مناقب بیان

فرمائے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر جلیل القدر انبیاء علیہم السلام نے خطابات فرمائے۔

نوریوں کے اجتماع میں تھے مقرر نور کے

ہو رہا تھا مسجد اقصیٰ میں جلسہ نور کا

معراج النبی ﷺ کا یہ پہلا نوری جلسہ تھا جس میں تمام انبیاء اور سل اور ستر

ہزار سے زائد فرشتوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جب جلسہ

برخواست ہوا تو تمام انبیاء مرسلین نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کا شرف

پایا۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بڑی محبت و الفت سے پیار

بھرے انداز میں معانقہ کیا اور مصافحہ فرمایا۔

پھر آپ آسمانوں کی طرف محو پرواز ہوئے ہر آسمان پر آپ کا فرشتوں نے

استقبال کیا۔ ساتویں آسمان پر بڑی ہیبت و جلالت سے پُر ملک الموت کو دیکھا فرمایا

مجھے یہاں تک پہنچنے میں ہر ایک کو دیکھنے پر فرخت و انبساط حاصل ہوا۔ مگر اسے

دیکھ پر کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ ملک الموت آپ کی زیارت سے بے حد خوش ہے وہاں سے سدرۃ

المنتہی پہنچے۔

وہاں پر آپ کی اقتداء میں فرشتوں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کا شرف

حاصل کیا پہلی رکعت میں آپ نے سورۃ والضحیٰ اور دوسری میں الم نشرح

تلاوت فرمائی۔ اور بعد از سلام سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُوَّةِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ کا ذکر کر دیا۔ فرشتوں کو بے حد

ذوق و سرور حاصل ہوا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اعلان کیا

فرشتو! مزید برکات حاصل کرنے کے لئے رحمۃ اللعالمین کے ہاتھوں کو

چو مو آپ ﷺ نے فرمایا تمام فرشتوں نے میری دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ کچھ دیر سدرۃ المنتھی پر آرام فرمایا یہاں پر خواب میں آپ نے حضرت عمر، حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا۔ حضور سید عالم ﷺ کو خبر دی گئی کہ یہ حضرات آپ کو دنیا میں بہت یاد کر رہے ہیں۔ وہاں سے آپ بہشت میں تشریف لے گئے رضوان جنت کی معیت میں تمام فرشتوں اور باشندگان جنتی نے آپ کا استقبال کیا۔ جنت کو خوب سجایا گیا تھا، حور ان بہشتی کے حسن و جمال میں کئی گنا حضور کی تشریف آوری کے باعث اضافہ ہو چکا تھا، غلماں خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے، الغرض جنتی آج خوب جشن منارہے تھے، ان کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، جنت کے بالاخانوں اور میناروں پر حوریں دیدار مصطفیٰ ﷺ کے لئے قطار اندر قطار کھڑی تھیں، اور پکار پکار کر کہہ رہی تھیں۔ یا رسول اللہ انظر حالنا، یا حبیب اللہ اسمع قالنا مگر نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف نہ نگاہ اٹھائی اور نہ ہی دل اقدس میں دیکھنے کا گمان پیدا ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی شرم و حیا اور نگاہ مقدس کی یوں تعریف فرمائی، مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَعِيَ سُبْحَانَ اللَّهِ!!

بچی نظروں کی شرم و حیا پر درود  
اوپنی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

آرزوئے جنت؟:

جب آپ جنت سے سیر فرما کر باہر تشریف لانے لگے تو جنت پکار اٹھی یا رسول اللہ ﷺ اتنی جلدی، ابھی تو میری پیاس بھی نہیں بجھی میں ہزاروں سال سے آپ کی تشریف آوری کی منتظر تھی، کچھ دیر تو اور ٹھہرے مجھے قدرے مزید سکون

میسر ہو۔ آپ نے فرمایا میں بھی تو کسی کے دیدار کا مشتاق ہوں، مجھے ادھر جانے کی جلدی ہے۔ یوں بھی میں اپنی پیاری امت کے بغیر کیسے یہاں ٹھہر سکتا ہوں؟ جنت نے عرض کیا کچھ تحفہ ہی عنایت کھئیے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے تجھے میں نے اپنا بلال عطا فرمایا۔ جنت عرض گزار ہوئی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے بلال سے بغیر پوچھے تجھے عطا فرمایا ہے اگر اس سے دریافت کرتا تو ممکن ہے وہ تجھے قبول ہی نہ کرتے، البتہ بلال کی سیاہ رنگ کو جنتی حوروں میں تقسیم کر دیا جائے گا جس سے وہ اپنے ماتھے کا جھومر بنائیں گی اور ان کے حسن و جمال میں سیاہ تل اضافہ کا باعث ہوگا۔

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا، ایسے موقعہ پر بلال کیسے یاد آگئے فرمایا میں نے اپنے آگے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا بلال ہیں پوچھا یہ مرتبہ تجھے کیسے حاصل ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ با وضو رہتا ہوں جیسے ہی وضو کی ضرورت پڑی فوراً کر لیا، سید عالم ﷺ نے فرمایا بلال سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے وہ اس طرح کہ میری سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں ہوگی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں یوں بھی عزت سے نوازا جائے گا کہ ہر ایک جنتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کرے گا۔

## عظمت نعلین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ نے فرمایا جب میں عرش کے قریب پہنچا تو نعلین شریف اتارنے کا خیال آیا۔ اس لئے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو طور پر جوڑا اتارنے کا حکم ہوا تھا، اسی بنا پر جب میں نے جوڑا اتارنا چاہا تو آواز آئی ”یا احمَدُ چرانعلین میکشی“ بانعلین سوار شو تا برکت گرد نعلین تو عرس آرام گرد و تاج سراو گرد، میرے حبیب اپنی نعلین کو کیوں اتار رہے ہیں اسی طرح عرش پر تشریف لائے

تاکہ آپ کے نعلین کی دھول سے عرش سکون پائے اور اسے اپنے سر کا تاج بنائے۔  
 جب آپ عرش معلیٰ پر جلوہ افروز ہوئے تو ہزاروں فرشتوں نے آپ کا خیر  
 مقدم کیا، ہر ایک نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کے بوسے لئے، پھر آگے  
 بڑھتے ہی چلے گئے حجاب پر حجاب آتے گئے یہاں تک کہ ستر حجاب آپ نے  
 طے کئے ہر ایک کے درمیان ستر ہزار سال کا راستہ تھا! یہاں تک کہ آپ  
 رب العزت کی حضوری سے سرفراز ہوئے اور جاتے ہی عرض کیا  
 التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ . الٰہی، میری تمام بدنی، مالی  
 عبادتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ انہیں قبول فرمائیے۔ جو بآ اللہ تعالیٰ نے  
 یوں نوازا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ، يَا حَبِيبِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

آپ نے عرض کیا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، بیان کرتے  
 ہیں کہ اسلام علینا سے مراد تمام انبیاء و مرسلین اور عباد اللہ الصالحین سے  
 تمام امتوں میں جو مسلمان تھے وہ مراد ہیں جو فرشتوں نے آپ کی علوہمت  
 اور فرط قربت کو دیکھا تو پکار اٹھے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب ﷺ کیا فرشتوں کی باتوں کو سماعت  
 فرمایا آپ نے تَوَاضَعًا كَمَا لَا عِلْمَ لِي بِذَلِكَ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل  
 اقدس میں نگاہ رحمت فرمائی فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تو مجھے تمام آسمانوں  
 اور زمینوں میں جو کچھ بھی تھا ان تمام کا علم حاصل ہو گیا۔

نوٹ 90 ہزار علوم کے جامع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے



فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب میں نوے 90 ہزار علوم مرحمت فرمائے اور ارشاد ہوا۔

تیس ہزار 30,000 علوم کے لئے حکم ہوا اسے آپ آگے تعلیم فرمائیے  
تیس ہزار 30,000 کے لئے فرمایا یہ ہمارے آپس کے راز ہیں اور تیس  
ہزار 30,000 کے لئے اختیار دیا گیا چاہے بتائیں یا نہ بتائیں۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سُبْحَانَ الَّذِي  
اَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ فِي سَمَاءٍ مُّسْتَوِيَةٍ اَيْسَرَ السَّمَاوَاتِ اُولَٰئِكَ  
الَّذِينَ كَفَرُوا لَٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
کی حمد و ثنا کے لئے ہی خاص ہے کسی اور کے لئے نہیں بولا گیا۔ القصة  
آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے شاد کام ہو کر رات کے نہایت مختصر  
سے حصہ میں واپس حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانہ اقدس  
میں جلوہ افروز ہوئے،

کنڈی بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم

اک پل میں سر عرش سے ہو آئے محمد ﷺ

جسے واقعہ معراج کی تفصیل مطلوب ہو اسے چاہیے کہ وہ زینت المحافل  
ترجمہ نزہۃ المجالس کو ملاحظہ کرے جس کے ترجمہ کی سعادت راقم السطور محمد منشا  
تابش قصوری ہی کو حاصل ہوئی اور وہ ترجمہ خوب مقبول ہوا۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پر تو صفات

توعین ذات می نگری و در تبسمی

## جلسہ 24

فضائل شعبان ماہ مبارک سید الانس والجان ﷺ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَانِ وَغُلِقَتْ عَلَيْهِ أَبْوَابُ النَّيرانِ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ شعبان میں کسی بھی دن کا روزہ رکھے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

راوی حدیث حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں بڑی قدر و منزلت تھی ایک بار جب آپ ﷺ کی خدمت میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئے تو سید عالم ﷺ نے حوصلہ افزائی کے لئے آگے بڑھ کر خیر مقدم کیا اسی اثناء میں آپ کی چادر مبارک گر پڑی حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلدی سے چادر مبارک اٹھائی اور اسے چوم لیا۔ نیز عرض کیا حضور غلام کی کیا حیثیت ہے کہ آپ نے اتنی تکلیف گوارا فرمائی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا أَبُو أَمَامَةَ كَثُرَ الْأَدَبُ وَالصِّيَانَةُ، ابو امامتہ ادب و احترام اور حفاظت معاملات کا خزانہ ہیں۔

## شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت؟

حدیث شریف:

مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ شَبْعَانَ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ أَلْفِ شَهِيدٍ وَكَتَبَ عِبَادَةَ أَلْفِ سَنَةٍ (الح) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ شعبان کے پہلے دن روزے رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ ایک ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

زکات شعبان؟:

علماء کرام نے ماہ شعبان کے حروف میں درج ذیل گفتگو فرمائی ہے۔  
شعبان کے پانچ حرف ہیں ش، ع، ب، ا، ن۔  
ش سے شرف، ع سے عزت و عظمت، ب سے برکات، ا سے امن و امان اور الفت و انوار، ن سے نجات نار جہنم۔

واضح ہو کہ شعبان بادل کی مثال ہے اور ماہ رمضان بارش کی جب تک بادل نہیں چڑھتا، بارش نہیں برستی لہذا جب تک ماہ شعبان میں انسان پاکیزگی کی طرف مائل نہیں ہوگا ماہ رمضان میں بھی وہ طہارت باطنی سے محروم رہے گا۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ہدیہ نوافل؟:

حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے خواب میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی میں نے عرض کیا آپ کی خدمت میں کونسا تحفہ پیش کیا جائے۔ سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ

عنہا نے فرمایا ماہ شعبان میں آٹھ رکعت نوافل کے ثواب کا تحفہ مجھے محبوب ہے اور وہ نوافل یوں ادا کئے جائیں بیک وقت آٹھ رکعت کی نیت کی جائے اور بعد از فاتحہ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں پھر ان رکعت کا ثواب جو بھی کوئی امتی میرے لیے بارگاہ رب العزت میں ایصال ثواب کرے گا روز قیامت اس کی بخشش کی میں ضمانت دیتی ہوں۔ سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم

## نکات حروف شعبان؟:

علماء کرام فرماتے ہیں شعبان میں پانچ حرف ہیں ش، ب، ع، الف، اور ن ش سے شرف، شاہد اعمال حسنہ نیز اس کی شبِ برأت ایمان دار کے لئے شبِ معراج مراد ہے۔

ع سے عزت، عالی مرتبہ پانا ہے دنیا و عقبیٰ میں، ب سے برکات ن سے مراد، جہنم سے نجات اور نفلی نمازیں پڑھنے والوں کے دلوں کا نور الف سے امن و امان اور الفت و انوار سے قلب و نگاہ کو منور کرنا مراد ہے۔

## فضائل شبِ برأت؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### حدیث شریف:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَوْمُوا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ لَيْلَةٌ مُبَارَكَةٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِيهَا هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرُ لَهُ.

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں شب بڑی مبارک رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ

اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تاکہ میں اسے بخش عطا کروں!

اس حدیث کے راوی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ کسی سے قطعاً پوشیدہ نہیں آپ کی عزت و عظمت کا اظہار کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مَا صَبَّ اللَّهُ شَيْئاً فِي صَدْرِي إِلَّا وَصَبَّ اللَّهُ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں پلٹا وہی سب کچھ ابو بکر صدیق کے سینے میں ڈال دیا۔

شب برأت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ملا وہ یوں کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفورا بنت حضرت شعیب علیہ السلام کو لئے جا رہے تھے کہ انہیں دردزہ کے باعث آگ کی ضرورت پڑی دیکھا تو کچھ دور روشنی سی نظر آئی آپ نے فرمایا اِنِّي اَنْسْتُ فَاَرَا بَيْتَكَ فِي نَارٍ دِكْهَ لِي۔ ابھی لاتا ہوں آپ طور پر آگ لینے گئے تو انوار نبوت سے بہرہ مند ہو گئے۔

اسی شب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرودی دلائل کو پاس پاس کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم بلند کیا۔

سید عالم ﷺ کو تین اہم راتیں عطا ہوئیں، شب معراج، شب برات اور لیلۃ القدر (شب قدر)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ شب قدر ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ کے تو سب سے یہ راتیں آپ کی امت کے لئے باعث خیر و برکت قرار دی گئی ہیں ان راتوں میں عبادت کرنے والا ایماندار بے حد وعد ثواب کا مستحق ہے۔

## قیامت تک زندہ؟:

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب برأت کو عبادت سے زندہ رکھنے والا روز قیامت تک زندہ رہے مثل یعنی اس کے نامہ اعمال میں قیامت تک ثواب درج ہوتا رہے گا۔

📖 شب برأت میں ہر ایک مؤمن کو رحمت خداوندی سے نوازا جاتا ہے مگر یہ سات شخص مغفرت و بخشش سے محروم رہتے ہیں۔

والدین کا نافرمان، نجومی، شرابی، زانی صلہ رحمی نہ کرنے والا تخیل ظالم، راشی، سود خور ہاں اگر یہ سبھی اس شب میں تائب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم سے انہیں بھی مغفرت و بخشش عطا فرمائے گا۔

📖 حضرت ام المؤمنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سید عالم ﷺ نے فرمایا اسے شب برأت اس لئے بھی کہتے ہیں کہ آئندہ سال میں ہونے والے واقعات پر احکام نافذ ہوتے ہیں یعنی موت، پیدائش، تقسیم رزق، خوشی و غمی، حادثات وغیرہ۔

📖 نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات از خود اپنے کرم سے بنی کلاب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گناہگاروں کی بخشش فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں اس شب میں عبادت کی توفیق عطا فرمائے

ابن۔

## جلسہ 25

## شب برأت

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ه

محمد منشاہد قسوری

شب برأت ماہ شعبان کی پندرہویں رات کا نام ہے، قرآن و حدیث میں اس کے چار نام آئے ہیں لیلۃ مبارکۃ، برکت والی رات، لیلۃ برأتہ۔ نجات کی رات، لیلۃ الرحمۃ، رحمت بھری رات لیلۃ الصک، نجات کا چیک ملنے والی رات، (تفسیر صاوی از موسم رحمت)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس بابرکت رات کا اس طرح ذکر فرمایا ہے  
فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ه اس رات! ہمارے حکم سے ہر حکمت والا کام تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

یعنی شب برأت بندوں کی روزی، ان کی پیدائش، اموات، لڑائیاں، زلزلے، حادثات، برسات، غرض سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات کے احکام الگ الگ تقسیم کر دیے جاتے ہیں اور متعلقہ فرشتوں کو ان کا کام سونپ دیا جاتا ہے جس کی وہ سال بھر تعمیل کرتے رہتے ہیں۔

ممکن ہے ازل میں قلم قدرت نے اسی بابرکت رات کی معنوی مناسبت سے ماہ شعبان کا نام شعبان لکھا ہو۔ کیونکہ لغت میں شعبان کے معنی شاخ درشاخ ہونے اور پھلنے کے ہیں چنانچہ غیاث اللغات میں ہے ”شعبان چوں دریں ماہ خیر کثیر منشعب میگردد و از ذاق عباد منشعب میشود و تمامی امورات مقررہ عالم علیحدہ علیحدہ میشوند، لہذا بایں اسم گشت، چونکہ اس ماہ مبارک میں خیر کثیر اور بندوں کے رزق کا

سالانہ بحث تیار ہوتا ہے اور جہاں بھر کے امور مقررہ کی تقسیم ہوتی ہے اس لیے اسے شعبان کہا جاتا ہے۔ یہ معانی مذکورہ آیت کے مفہوم پر پورے اترتے ہیں اس سے نتیجہ برآمد ہو رہا ہے کہ جب ایک برکت والی رات نے پورے مہینے کو عظمت و شوکت عطا کر دی تو اللہ تعالیٰ کے ولی کامل سے جس کو نسبت ہوگی وہ کیوں نہ قدر و منزلت کا حامل قرار پائے گا اور وہی نسبت اس کی بخشش کا وسیلہ بن جائے گی۔

شنیدم کہ در روز امیدویشم' بداں را بہ نیکاں بہ محمد کریم یوں تو ہر رات اور ہر دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ مگر بعض راتوں اور دنوں کو خصوصیت عطا فرمائی ارشاد ہوتا ہے وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلائیے، خدا کے دن کون کونسے ہیں، یہ وہی مقدس دن اور مبارک راتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی خاص خاص نعمتوں کا ظہور ہوا اور اس کی شان و عظمت کے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے جن میں اللہ کے برگزیدہ بندے بڑے بڑے انعامات و عنایات سے سرفراز ہوئے۔ ان دنوں اور راتوں کو بارگاہ خداوندی میں وہ عظمت و سرفرازی حاصل ہوئی کہ اپنی نسبت سے نواز اور ایام اللہ کے لقب سے ممتاز فرما کر خاص اپنا دن فرمایا۔

چونکہ ان دنوں اور راتوں میں رحمت خداوندی کے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شان جمالی کی تجلیات بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں اس لیے یہ دن اور یہ راتیں توبہ و استغفار کا انمول وقت اور عقبی کی کھیتی کا بہترین موسم، نیز تجارت آخرت کا خاص سیزن ہیں خصوصیت سے شب برأت اور شب قدر کو ان امور کا منبع و مخزن ٹھہرایا گیا ہے۔

شب قدر کی عظمت سے صرف نظر کرتے ہوئے شب برأت کے متعلق چند حقائق پیش کیے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اس رات کے بسر کرنے کا جو طریقہ ارشاد فرمایا ملاحظہ ہو! حضور فرماتے ہیں۔



شعبان کی پندرہویں شب کو قیام کرو، دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا کی طرف اپنی تمام تر رحمتوں، عنایتوں، کے ساتھ اپنی شان کے لائق نزول اجلال فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے! ہے کوئی معافی چاہنے والا میں اس کو معاف کر دوں، ہے کوئی روزی کا طالب میں اسے رزق عطا کروں، ہے کوئی مصائب و آلام کا مارا ہوا، مجھے پکارے میں اس کے دکھوں کا مدد کر دوں، اسی طرح اپنی کرم نوازی کی آوازیں دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

سید عالم ﷺ کا اس شب میں کیا معمول رہا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتی ہیں ایک مرتبہ شب برات حضور سید عالم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے بڑا طویل قیام فرمایا جب سجدہ میں گئے تو اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خیال پیدا ہوا کہ آپ وصال فرما گئے ہیں تاہم میں نے پریشانی کے عالم میں آپ کے پائے اقدس کے انگھوٹے کو چھوا اور ہلایا تو وہ نرم پایا میں سمجھ گئی آپ ٹھیک ہیں پھر میں نے آپ کے قریب کان لگائے تو سجدہ میں دعا فرما رہے تھے اور انتہائی عاجزی و انکساری کے اظہار میں مصروف تھے حتیٰ کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اور مجھے فرمایا۔ آج شعبان کی پندرہویں رات ہے اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ معافی طلب کرنے والوں کو معاف کرتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا اس رات اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بخش کا مزدہ سناتا ہے۔ مگر نجومی، جادوگر، شرابی، زنا کار، ماں باپ کا نافرمان، سود خوار، حقوق العباد میں گرفتار، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والا، مسلمانوں سے کینہ رکھنے والا، بلا کسی شرعی وجہ سے اپنی رشتہ داری کاٹنے والا، اس رات نہیں بخشا جاتا ہاں اگر

ایسا آدمی بھی اپنی بد اعمالیوں سے تائب ہو جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مغفرت و بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔ (تفسیر صاوی)

سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”مجھے تمیں صحابہ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص پندرہویں شعبان میں نوافل کثرت سے پڑھے گا اور ذکر الہی میں رات بسر کرے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

اس رات یہ دعا کثرت سے پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنَّا۔ الہی تو بخشنے والا ہے اور بخشش کو تو محبوب رکھتا ہے ہماری خطائیں معاف فرما۔

## تمہاری رات:

اے خواب غفلت میں پڑے رہنے والے گناہگار! تمہیں مبارک ہو یہ تمہاری رات ہے۔ نیکو کاروں کے لیے تو ہر رات ہی شب برأت ہے مگر اے خطا کارو!

شعبان کی پندرہویں تمہاری رات ہے۔ اٹھو! اٹھو! غافلو! اس رات میں تمہیں بشارت ہے دوڑو! عاصیو! کہ آج سر شام سے مغفرت کی ندا کی جا رہی ہے منالو اپنے رب کو توقع ہے۔

لوٹ لو! اس رات کی عطائیں اور نوازشیں تمہاری ہیں ساقی تمہارا ہے، مینا تمہارا ہے، پاؤہ و ساغر تمہارا ہے۔

سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

جلدی کرو! اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف جلدی کرو!  
تفسیر صادی میں ہے کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس رات ایک  
سور کعت نماز نفل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک سو فرشتوں کو بھیجے گا۔ تمیں  
فرشتے اسے جنت کی بشارت دیں گے تمیں فرشتے اسے جہنم کی بے خوفی کا مزہ  
سنائیں گے تمیں فرشتے دنیاوی مصائب و آلام سے اس کو محفوظ رکھیں گے اور دس  
فرشتے اسے شیطان کے مکر و فریب سے بچاتے رہیں گے۔

اس رات کے نوافل میں امام العرفاء حضرت ابوالحسن بکری علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں کہ دو رکعت نفل کی نیت سے سور کعت پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں  
سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھیں یا پانچ سلام سے دس رکعت پڑھیں  
اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سو سو بار سورہ اخلاص پڑھی جائے یہ دونوں طریقے  
اسلاف سے مروی ہیں۔ اس طرح پڑھنے والا جو بھی نیک دعائے مانگے کا قبول ہوگی۔

نیز منقول ہے کہ جو شخص شب برات دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ  
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص تو  
اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں محل عطا فرمائے گا۔

نیز سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا  
شب برات آٹھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت  
میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو میں اس شخص کو جنت میں  
داخل کرانے کی ضامن ہوں۔

### اہمیت نوافل:

نوافل قرب الہی کا بہترین وسیلہ ہیں۔ سید عالم ﷺ نفل پڑھنے کو محبوب  
جانتے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تحریریں دلاتے، تابعین کا

معمول رہا، محدثین و مفسرین، اولیاء و اصفیاء، عابدین و کاملین نے اس نعمت کو حرز جان بنایا ولایت کے مدارج کی تکمیل کا سبب نوافل کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے نفل ادا کرنے والوں کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرمایا وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا اولیاء کرام کی روحانی غذا نوافل ہی ہیں۔ انہیں سکون اطمینان قلب انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ نیند آرام کا ذریعہ مگر سونے والوں کی تعریف اللہ تعالیٰ اور حبیب کبریاء نے کہیں نہ فرمائی، گو قرآن کریم میں یہ کلمات طیبات موجود ہیں هُوَ الَّذِي جَعَلَ الْيَلَّ لَكُمْ لَتَسْكُنُوا فِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى اِیسی ذات کریم ہے جس نے رات تمہارے آرام اور سکون کے لیے بنائی۔

اب آرام و سکون کیسے حاصل ہو، ظاہر بن تو صرف نیند کو آرام سے تعبیر کریں گے مگر عشق و محبت کے متعلین و معلین کے نزدیک تو محبوب حقیقی کی یاد میں شب بیداری کا نام ہی آرام ہے، سکون ہے، اطمینان اور دل کا چین بیداری ہی میں ہے حضرت فرید الملتہ والدین خواجہ گنج شکر علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا۔

اٹھو فریدا ستیا جھاڑو دیہہ مسیت

تو ستا رب جاگدا تیری ڈاہڈے نال پریت

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ کا کتنا عمدہ بیان ہے سیدنا امام اعظم، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تو چالیس چالیس سال کی شب بیداری کے تذکرے زبان زد عام ہیں مگر ان حضرات کے مقلدین میں بھی ایسی نامور اور وحید العصر شخصیتیں گذری ہیں جنہوں نے عشق الہی اور محبت حبیب خدا کے ذکر و اذکار میں ہی سکون و اطمینان کی نعمت سرمدی کارا ز پایا۔ وہ نہ صرف خود دولت بیداری کی لذت سے شاد کام ہوئے بلکہ مخلوق خدا کی رہنمائی کرتے ہوئے شب بیداری کی سعادت عظمیٰ کے حصول کا عملی درس دیتے گئے۔

نوافل کی متعدد اقسام ہیں نذر کی تکمیل پر نفل، مسجد میں داخل ہونے پر

نفل، اشراق، چاشت، ادائین اور تہجد کے نوافل صلوٰۃ تسبیح، نعمت کے حصول پر شکرانے کے نفل، اپنی دنیا و آخرت کے عمدہ بنانے کے لیے نفل الغرض نوافل کے لیے نور سوا مکروہ اوقات کے ہر وقت کامل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خاص دن اور خاص راتیں تو نوافل کے لئے علیٰ نور ہیں۔ خصوصاً شب برأت!

تو آئیے اس رات کی قدر و منزلت پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے اسے ذکر و اذکار کے لیے موقف کر دیں نوافل میں، حمد و ثنا، تلاوت قرآن، دعا، صلوٰۃ و سلام، سجدہ و قیام الغرض نماز نفلی ہو فرضی یہ جملہ عبادات کی جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور مروجہ رسوم مثلاً آتش بازی سے مال و دولت اور وقت کے ضیاع سے بچائے۔ آمین

## .....شب برأت آئی

مبارک رات لے کر آج پیغام نجات آئی  
نوید اے امت سلطان بطحا شب برات آئی

سمجھ میں اس شب مسعود کی بابت یہ بات آئی  
عبادت کے لیے جو سب سے بہتر ہے وہ رات آئی  
نچھاور شام سے انوار کی تا صبح رہتی ہے  
پسند اللہ کو تابائی صوم و صلوات آئی

ہوئی عرش خدا سے رات بھر وہ جلوہ افشانی  
نظر انوار رب میں جذب بزم کائنات آئی  
اسی شب میں ہے وہ محمود ساعت بھی کہ جب دنیا  
نظر مائل بہ سجدہ پیش رب کائنات آئی

اٹھو مردان شب بیدار، مشغول عبادت ہو  
مبارک شب برات آئی، مبارک شب برات آئی  
ہوا کرتی ہے اعمال زیوں کی مغفرت جس میں  
ضیاء مژدہ کہ شعبان المعظم کی وہ رات آئی

(حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ)

## جلسہ 26

## فضائل ماہ رمضان المبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وُلِدَتْهُ أُمُّهُ.

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ رمضان کے اول تا آخر روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے پاک فرمادے گا جیسے وہ آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا الصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، روزہ نصف صبر ہے اور صبر نصف ایمان ہے۔

📖 حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِيقَةِ، روزہ نصف طریقت ہے۔

(نوٹ) ماہ رمضان اور روزہ کے تفصیلی فضائل جلسہ 5 میں ملاحظہ فرمائیں۔

## فضائل شب قدر؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث شریف:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هـ .  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار شب قدر میں ایمان و عقیدہ کے ساتھ عبادت میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیگا۔

راتوں کی زینت:

نیز فرمایا إِنَّ اللَّهَ زَيْنَ اللَّيَالِيِ بَلِيَّةِ الْقَدْرِ، بیشک اللہ تعالیٰ نے راتوں کو شب قدر سے زینت بخشی۔

اور فرمایا أَفْضَلَ اللَّيَالِيِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، تمام راتوں میں افضل شب قدر ہے۔

قبر کی روشنی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے قبر میں روشنی مطلوب ہو اسے چاہیے کہ شب قدر میں عبادت کرے۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شب قدر ماہ رمضان میں ہے لیکن ہر سال بدلتی رہتی ہے دوسرے قول کے مطابق ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہی شب قدر ہے۔

ایک ہزار ماہ کی عبادت سے افضل:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شب قدر کی قدر و منزلت کو بڑی شان سے بیان فرمایا اَنَا أَنْزَلْنَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ



الفِ شَهْرٍ، بیشک ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل فرمایا تم اس کی شان کو کیا جانو، اس رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔

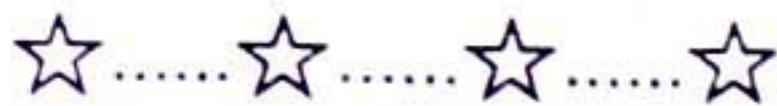
### اسرائیلی عابد اور شب قدر:

بیان کرتے ہیں کہ شمعون نامی ایک اسرائیلی عابد تھا اس نے ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ دن روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت میں مصروف رہتا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ کیفیت سنی تو دل میں خیال آیا ہماری تو اتنی عمریں بھی نہیں ہونگی جتنی اس نے عبادت کی وہ تو بڑا عبادت گزار بندہ ہے۔ اس حسرت و طلب پر سورۃ القدر نازل ہوئی کہ میرے حبیب ﷺ کے صحابیو تمہاری وجہ سے ہم تمام امت مصطفیٰ ﷺ کو ایک ایسی رات عطا کر دیتے ہیں اس میں جو بھی ایماندار عبادت کرے گا وہ ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہوگی،

اس رات عبادت گزاروں کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قیادت میں فرشتے نازل ہوتے ہیں جو عبادت کرنے والوں کو سلام کہتے ہیں یہاں تک سے فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے اس شب یہ دعا بخیرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي يَا غَفُوْرٌ .



## فضائل عید الفطر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث شریف:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر موایوم الفطر! نبی کریم ﷺ نے فرمایا عید الفطر کا احترام کرو! یعنی یہ خوشی و مسرت کا دن ہے اسے منانے کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرو، ناخن کٹاؤ، بال سنوارو، مسواک اور، غسل کرو، نئے کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ نماز عید الفطر سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرو اور بڑی شان و شوکت اور فرحت و انبساط سے نماز عید کی ادائیگی کے لئے ذکر و اذکار سے زبان کو تر کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلو، تاکہ شان اسلام کو خوب اظہار ہو۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا من مس طیباً یوم الفطر لم تمسه النار یوم الحشر جس نے عید الفطر کے دن خوشبو لگائی اسے روز حشر دوزخ کی آگ چھو بھی نہیں سکے گی۔

📖 من انتمسل یوم الفطر امن من فزع الاکبر جس نے عید الفطر کے دن غسل کیا وہ قیامت کے دن امن میں رہے گا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار نماز عید الفطر کے لئے نکلا اسے ہر قدم پر ایک ماہ کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے نماز عید الفطر ادا کی اسے ہر ایک تکبیر پر ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا من صلی العید امن من الوعید جس شخص نے نماز عید الفطر ادا کی وہ ہر قسم کی وعید سے محفوظ ہو گیا۔

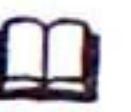
دوسری روایت میں ہے امن من عذاب الشدید، اس نے عذاب شدید

سے نجات پائی۔



نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار عید الفطر کی رات بیس رکعات اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ الکفرون اور سورۃ اخلاص ایک ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس ہزار فرشتوں کو مقرر کر دے گا جو قیامت تک مصروف عبادت رہیں گے اور ان کی عبادت کا ثواب اس ایماندار کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا۔

## امت کے لئے عیدی؟



بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید الفطر کی ادائیگی کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ ﷺ سے عیدی طلب کی۔ دونوں شہزادے آپ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کی خواہش کے مطابق عیدی عنایت فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الہی! جس طرح میرے ان شہزادوں نے مجھ سے عیدی طلب کی ہے آج میں بھی تجھ سے اپنی امت کے لئے عیدی کا طلب ہوں رب العلمین نے فرمایا، جو چاہو دیا جائیگا۔ عرض کیا الہی میری عیدی امت کے گنہگاروں کی بخشش ہے نہ آئی میرے حبیب ﷺ تجھے تیری رضا کے مطابق عیدی عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے سات مرتبہ سجدہ شکر ادا کیا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی پھر آپ بڑی خوشی و مسرت کے عالم میں میرے ہاں تشریف لائے اور امت کے گنہگاروں کی بخشش کی عیدی کے ملنے کی شہادت دی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم  
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

## جلسہ 28

## فضائل ماہ شوال مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ سِتًّا مِنْ الشَّوَالِ أَمَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار شوال مبارک کے چھ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے زنجیروں اور بیڑیوں سے محفوظ فرمادے گا۔

واضح ہو کہ شوال حج کے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا الْحَجُّ أَشْهُرُ مَعْلُومَاتٍ، شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ یہ متصل حج کے مہینے اور اس سے پہلے ماہ رمضان بھی بڑی فضیلت رکھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال روزے رکھے۔

## ماہ شوال اور پہلی قوموں کی ہلاکت:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درج ذیل قومیں کیم شوال کو تباہ و برباد ہوئیں، البتہ دن مختلف تھے یعنی، ہفتے کے دن قوم لوط علیہ السلام

اتوار کو اصحاب اخدود، پیر کے دن قوم نوح، منگل وار، فرعون اور فرعون، بدھ کے دن حضرت عاد علیہ السلام کی قوم جمہرات کو قوم صالح علیہ السلام، مگر ان کے برعکس نبی کریم ﷺ کی امت پر کتنا بڑا انعام ہوا کہ یکم شوال کو ہر سال عید الفطر منائی آرہی ہے اور یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان، عرس و کرسی، لوح و قلم جنت اور جہنم کو شوال کے انہی چھ ابتدائی ایام میں تخلیق فرمایا اور رجب میں ان کی تکمیل ہوئی تو جمعۃ المبارک تھا۔ اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان شوال کے ان چھ دنوں کے روزے رکھے گا اسے تمام امت محمدیہ کی تعداد کے مطابق ثواب عطا کیا جائیگا۔

### مقام جنت دیکھنا؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار یکم شوال الکریم کی رات چار رکعت نفل اس طریقہ سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دے گا اور وہ شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک جنت میں اپنا مقام نہیں دیکھ لے گا۔ طریقہ ادائیگی اس طرح ہے۔

بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچیس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر نماز پوری کرے پھر ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔  
بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے حکمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

### فضائل ماہ ذی القعدہ مبارکہ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر مواذ القعدہ فانہ اول من شھر الحرام، ماہ ذی القعدہ کی عزت و تکریم کرو کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے۔ نیز

فرمایا جو شخص ماہ ذالقعدہ ایک روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب درج کرائے گا، نیز فرمایا من صام يوماً من ذی القعدہ کتب اللہ لہ بكل ساعۃ منہ ثواب حج مقبولہ وبکل نفس بتنفسہ الصائم ثواب عتق رقبتہ۔ جو ایماندار ماہ ذی القعدہ میں ایک روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ہر ساعتہ پر حج مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے ایک ایک سانس کے بدلے روزے دار غلام کی آزادی کا ثواب لکھا جائے گا۔

## دس ساقی؟:

قرآن کریم میں ہے وَسَقَّوْهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اور اللہ تعالیٰ انہیں شراب طہور کے جام پلائے گا۔

حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں ساقی دس ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بنی اسرائیل کے ساقی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِذَا اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین کے ساقی جیسے ارشاد ہوا۔ یَسْقَىٰ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ۔

مالک دوزخ کا فرشتہ دوزخیوں کو پلائے گا وَسِيقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدِهِ۔

نبی کریم ساقی جنت، اَنَا اعْطَيْنَاكَ الْكُوْثُرَ اس پر شاہد و عادل ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقین کے ساقی۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاہدین کے ساقی۔

حضرت سپدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء دین کے ساقی

حوران بہشتی ساقی عارفان۔

اور خود حکم الحاکمین تابعین (توبہ کرنے والے) کا ساتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ عاصیوں کا ساتی ہے، جواباً کہتے ہیں ہر ایک گروہ اپنے عمدہ اعمال کی پونجی رکھتے ہونگے مگر عاصیوں کے پاس کھوٹی پونجی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں علماء کرام اور اولیاء عظام سے محبت رکھنے کے باعث مغفرت و بخشش کے پیالے پلائے گا۔

## شراباً طہوراً کی دس قسمیں؟

کہتے ہیں جنت میں دس قسم کی شراب طہور ہوگی اور وہ دس جماعتوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ متقین کے لئے ماء غیر آسن، لبن زاہدوں کے لئے خمر اہل سخاوت کے لئے، رحیق شہداء کے لئے، تسنیم مشتاقان دید کے لئے، کافور انبیاء و مرسلین کے لئے، طہور عاصیوں کے لئے۔ (سبحان اللہ)

ان کے استعمال سے ہمیشہ فرحت و راحت میسر ہوگی، بوجھ یا تکلیف کا شائبہ تک نہ ہوگی نیز قوت میں ضعف بھی واقع نہیں ہوگا۔

## جلسہ 29

## فضائل ماہ ذی الحجۃ المبارکۃ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَ كُمْ شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ فَاكْثِرُوا عَنْ تَعْظِيمِ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّوَجَلَّ فَادْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ قَاعِدًا وَقَائِمًا وَمَا شِئُوا وَرَاكِبًا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَسَاعَةٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اسی سال نبی کریم ﷺ نے فرمایا، لوگو! اللہ تعالیٰ نے ماہ ذوالحجۃ المبارک کے ذریعے تمہیں عزت و اکرام سے نوازا ہے لہذا تمہیں چاہے بیٹھتے، اٹھتے، چلتے پھرتے، سوار ہوں یا پیدل اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتے رہو۔ چونکہ اسی ماہ مبارک میں حج کرنا فرض ہے اس لئے یہ مہینہ ذوالحجۃ المبارک کے نام سے موسوم ہوا

اس ماہ میں تین دن بڑی عزت و عظمت رکھتے ہیں 8 ترویہ، 9 عرفہ، 10 نحر نیز ان کے بعد تین دن بھی شان و شوکت رکھتے ہیں۔ کہ یہ ایام تشریق میں شامل ہیں۔ اس ماہ کے روزے اور نفلی نمازوں کا ثواب شمار سے باہر ہے۔

ان ایام میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ان کی راتوں کا قیام شب قدر سے کم نہیں۔

ہر شب، شب قدر است  
گر قدر تو دانی



ان ایام میں تسبیح و تحمید، تکبیر و تہلیل کی کثرت کرنی چاہیے۔

ذوالحجۃ المبارکہ کی ایک رات نفلی عبادت کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے جس ایماندار نے دس ذی الحجۃ المبارکہ کی رات ذکر و عبادت میں صرف کی گویا کہ اس نے شب قدر کی عظمت کو پایا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے دوزخ کا معائنہ کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار عذاب دیکھا تو میں نے شفاعت کرنا چاہی تو حکم ہوا اس کی شفاعت کی سفارش نہ کریں کیونکہ یہ شخص ماہ ذوالحجۃ المبارکہ کی تعظیم و توقیر نہیں کرتا تھا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج جنت کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک نہایت عجیب و غریب محل دیکھا، دریافت کیا یہ کس خوش نصیب کے لئے ہے فرمایا گیا، یہ تمہارے اس امتی کے لئے ہے جس نے ماہ ذوالحجۃ المبارکہ میں ایک دن کاروزہ رکھتا تھا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس ایماندار نے ذوالحج المبارکہ کی پہلی دس راتوں میں سے کوئی رات عبادت میں صرف کی گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے ہے جیسے اس نے حج و عمرہ کی اس سال سعادت حاصل کی اور جس نے دو رکعت نفل ادا کئے اسے ضرور اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوا گویا کہ اس نے صدیقین جیسا عمل کیا، اور جس نے روزہ رکھا گویا کہ اس نے فرشتوں جیسی عبادت کا شرف پایا اور جس نے اس میں تسبیح و تحمید اور کلمہ شریف کا ذکر کیا اس کی تسبیح و تحمید کو فرشتوں کے ساتھ لاحق کیا جائیگا اور جس نے اس ماہ میں صدقہ و خیرات سے مخلوق خدا کا دل خوش کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر عظیم ہے۔

## سال بھر کا ثواب؟

وہ شخص جس نے ذوالحجۃ المبارکہ کی آخری شب عبادت میں گزاری اور دوسرے روز محرم الحرام کا آغاز ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا گویا کہ اس نے سارا سال عبادت میں گزرا۔ اور جس شخص نے ذوالحجۃ المبارکہ کے آخری دن اور محرم الحرام کے پہلے دن روزہ رکھا گویا کہ اس نے سارا سال روزے رکھے۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری

عطاؤں پر عطاء شیوا تمہارا

## فضائل یوم ترویہ؟

آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کو ترویہ کہتے ہیں، اس کے فضائل و مناقب میں بہت سی روایات آئی ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کی جاتی ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ أَحْيَاءَ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ جس ایماندار نے آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کی رات ذکر و اذکار اور عبادت میں گزاری اس پر جنت لازم ہوئی۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کی رات 16 رکعت نوافل اس طرح ادا کرے کہ بعد از سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پندرہ بار سورہ الاخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت پر شہید کا ثواب عطا فرمانے کا اور ہر سورہ کے بدلے ایک محل نیز سولہ ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگا ایسے کہ دن کو روزے رکھے اور رات عبادت میں گزاری۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو ایماندار آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کو دن یا رات میں

چار رکعات اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچیس مرتبہ سورہ الاخلاص اور سلام کے بعد استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا هو الٰہی القیوم واتوب الیہ ستر بار پھر ستر بار درود شریف بعدہ ستر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پھر اسی 80 بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوگا۔ بعد از وصال وہ سپیدھا جنت میں جائیگا اور اس کے نامہ اعمال میں ستر ہزار سالہ عبادت کا ثواب لکھا جائیگا اور پھر جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ قبول ہوگی، مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ اور اگر اسی سال فوت ہو تو درجہ شہادت پائیگا۔ الٰہی ہمیں توفیق عطا فرما! (امین ثم امین)

## فضائل یوم عرفہ؟

### حدیث شریف:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُ أَيَّامٍ يَوْمَ الْعَرَفَةِ فَإِنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ مُكْرَمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم ﷺ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا خواب میں عرفان ہوا۔ اس دن کی بڑی عظمت اور شان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنَاحِيًا لَيْلَةَ الْعَرَفَةِ فَهُوَ مِنْ عِتْقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى. جس ایماندار نے یوم عرفہ کی شب عبادت میں گزروی وہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندوں میں شامل ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ کی دعاؤں نہیں کی جاتی، شب عرفہ

رحمتوں کے ستر ہزار دروازے کھولے جاتے ہیں ساٹھ حجاج کرام اور دس دروازے عام مومنین کے لئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عرفہ کی رات ایک رکعت اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے دنوں میں ہزار رکعت سے زیادہ محبوب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن یکصد 100 رکعت عرفہ کی رات سورہ فاتحہ مع سورہ اخلاص سے ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور ہر رکعت کے بدلے جنت میں ایک عالی شان محل عطا فرمائے گا جو سنہری تختوں سے مزین ہونگے اور ہر ایک تخت پر حور عین خیر مقدم کے لئے موجود ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن یوم عرفہ کا روزہ رکھے گا گذشتہ اور آئندہ ایک ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا من صام یوم عرفہ فانما عبد اللہ اربعاً وعشرین الف سنتہ۔ جس مومن نے عرفہ کا روزہ رکھا گویا کہ اس نے جو بیس ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

یوم عرفہ کے فضائل میں یہ بات خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ دین اسلام کی تکمیل اسی دن ہوئی اور نبی کریم ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی  
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ  
 الْإِسْلَامَ دِينًا

آج کے دن تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

## جلسہ 30

## یوم النحر، قربانی کا دن؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعِيدِ فَكَأَنَّمَا عَبْدُ اللَّهِ سِتِّينَ أَلْفَ سَنَةٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دس ذوالحجۃ المبارکہ کو نماز عید ادا کرنے سے قبل کھانے یا پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روکا، گویا کہ اس نے ساٹھ ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

## قربانی کی رات عبادت کا ثواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دس ذوالحجۃ المبارکہ کی رات چار رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس ایک ایک بار اور بعد از سلام ستر بار سبحان اللہ ستر بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سو سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔

▣ نماز عید الاضحیٰ کی ادائیگی کے بعد صاحب استطاعت پر قربانی کرنا واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سموا صحایا کم فانھا علی الصراط عطا یا کم قربانی کے جانوروں کو خوب پالو، فربہ کرو کیونکہ یہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار قربانی کے دنوں میں اپنی یا اپنی اولاد کی طرف سے قربانی کرے گا اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

## سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال قربانی:

📖 جب حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نمرودی ابتلاؤ آزمائش سے سرخرو ہوئے نار گلزار ہوئی، پھر بھی نمرود نے آپ کا پیچھانہ چھوڑا، مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے یہاں تک کہ حکم رب العالمین آپ فلسطین چلے آئے، یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا لیکن آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی، نوے برس کی عمر شریف تھی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ الٰہی صالح فرزند عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا آج تک میرے خلیل نے مجھ سے کچھ طلب نہیں کیا لیکن میں امتحان پر امتحان لیتا رہا۔ اب اگر میرے خلیل نے میرے کے لیے درخواست پیش کر ہی دی ہے تو انہیں قبولیت کے انتظار میں نہیں ڈالا جائے گا۔ جاؤ پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کی خدمت میں مژدہ قبولیت سنا تو فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ، پس ہم نے انہیں غلام حلیم کی بشارت سے نوازا۔

مگر جب غلام کے ساتھ حلیم کی صفت پر غور کیا تو پریشان سے ہو گئے کیونکہ کلمہ حلیم پھر کسی بڑے امتحان پر دلالت کر رہا تھا سو وہی ظہور پذیر ہوا۔ فلما بلغ معی السعی جب آپ کے فرزند دلبد آپ کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگے تو باپ بیٹے کی شفقت و محبت دیدنی تھی، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، دن سکون و اطمینان سے گزر رہے تھے مگر شیطان کو آپ کا سکون و چین ایک پل نہ بھایا، فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکوہ کرنے لگا۔ الٰہی! ابراہیم علیہ السلام کو تو نے اپنا خلیل بنایا تھا مگر خلیل کی یہ کیفیت ہے کہ اس نے رب جلیل کی بجائے اسماعیل کو اپنی محبت کا مرکز بنا لیا ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ اب وہ تجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔ شیطان کا اس قسم کا طعنہ نہ رب جلیل کو پسند تھا اور نہ ہی حضرت خلیل علیہ السلام ہی برداشت کر سکتے ہیں۔ معاً خواب آیا کہ میرے پیار کے اظہار کے لئے اپنے اکلوتے لخت جگر اسماعیل علیہ السلام کو میری رضا کے لئے ذبح کر دو چنانچہ آپ

نے اپنے فرزند دلبد سے فرمایا قال یا بنی ائی اری فی المنام ائی اذبحک فانظر ما ذاتری۔ میرے بیٹے! میں نے رات خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بتائیے آپ کی کیا مرضی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ سنتے ہیں عرض گزار ہوئے یا ابتِ افعل ما تومرُ ستجدنی انشاء اللہ من الصابرين، باجان! آپ کر گزریئے جیسے حکم دیا گیا ہے انشاء اللہ آپ مجھے صابرين میں پائیں گے۔

چنانچہ آپ پوری تیاری کر کے اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو خوب سجا کر مقام منیٰ کی طرف لے چلے، شیطان ٹپٹایا اور اس سے رہانہ گیا خیر خواہ بن کر حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور بڑی رازداری سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے سوالیہ رنگ میں کہنے لگا۔ اسماعیل کہاں جا رہے ہو۔ فرمایا جہاں مجھے میرا باپ لے جائے میں تو انہی کے ارشاد پر سر تسلیم خم کئے جا رہا ہوں تجھے کچھ معلوم بھی ہے کہ کہاں لے جائیں گے؟ مجھے معلوم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ایک فرمانبردار بیٹے کے لئے اپنے باپ کا اشارہ کافی ہے! اچھا پھر تجھے میں ہی بتائیے دیتا ہوں یہ تجھے ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا تیری عقل کام کر رہی ہے؟ بھلا باپ اپنے ہاتھوں بیٹے کو کیسے ذبح کرے گا۔ شیطان آپ کے جواب پر حیران سا ہوا اور اس کے منہ سے نکلا، خدا کے حکم سے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑے اور پورے زور سے اسے مارتے ہوئے پکارے اگر میرے رب کا حکم ہے تو ایک بار نہیں اگر ہزار بار تہ مجھے ذبح کرتے جائیں اور میرا رب مجھے زندہ کرتا جائے تو پھر بھی میں سمجھوں گا۔

جان دی، دی ہوئی اس کی تھی  
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا  
جیویں پیارا راضی ہودے مرضی دیکھ جن دی  
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایسہ گل کدی نہ بن دی۔

پھر شیطان لعین، حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ہمدردی کا اظہار کرنے حاضر ہوا اور اپنی مکاری کے تمام حربے آزمائے لیکن منہ کی کھائی اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی پتھر مارے اور بھاگنے پر مجبور کر دیا اور بزاں حال پکارا۔

دل دے ٹکڑے ڈاہڈے ہوندے پُت پیارے ماداں

پر نام خدا دے جے لکھ پتر ہووے گھول گھماواں

شیطان سر پکڑے سوچ میں ڈوب گیا اب کونسا حربہ ہے جو استعمال کروں اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو ارشاد خداوندی سے باز رکھ سکوں۔ منیٰ کے پہاڑوں کے درمیان ماں، بیٹے کے پتھروں سے تو اپنی حجامت کر اچکا تھا اب خلیلی پتھر کے ذائقے کی راہ تکنے لگا۔ آخر کار شیطان تھا۔ اپنی تبلیغ سے باز نہ آیا اور بڑی ہی حاجت اور انتہائی خیر خواہی کے مکارانہ جال کو پھینکتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

اسی بڑھاپے کے عالم میں جب بیٹے باپ کا سہارا بنتے ہیں۔ قدم قدم پر جن کی ضرورت پڑتی ہے۔ انہیں کہاں لئے جا رہے ہیں میں نے سنا ہے ذبح کرنے کا خیال ہے۔ خواب پر اتنا بڑا عمل، افسوس ہے نبی ہو کر خواب کے پیچھے پڑ گئے کچھ خیال کرو، نو عمر لخت جگر کا خون نہ بہاؤ، اس کی بوڑھی والدہ اور اپنے سفید بالوں کی طرف دیکھو۔ جانے دو! بیٹا ذبح کر کے کیا کرو گے سوائے پھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ آپ بڑی خاموشی سے شیطان کی چکنی چپڑی باتوں کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لئے سنتے رہے۔ اس بنا پر کہ ہمارا تو یہ کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ مگر میری ملت کو جب گمراہ کرنے لگے گا تو اسے میرے عمل و کردار سے واضح ہو جائے گا کہ ابلیس لعین نے عیاری و مکاری کے بڑے جال تیار کئے تھے ہمیں خلیل علیہ السلام ان سے بچنے کا جو عمل سبق دے گئے ہیں ان پر کاربند رہنے میں ہی عافیت ہے۔

جب شیطان نے سارے جتن لگائے تو آپ نے بھی کنکریاں اٹھائیں اور



شیطان کی طرف پھینک دیں۔ اور تیزی سے منیٰ کے ایک کونے میں اپنے لخت جگر کو لٹایا اور چھری چلا دی۔

فَلَمَّا أَسْلَمًا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَا دِينَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَقْتَ الرَّؤْيَا  
إِنْ كَذَلِكَ تَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

جب دونوں نے سر تسلیم خم کر لیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے گردن رکھ دی تو ہم نے ندا کی یا ابراہیم، تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ بیشک ہم اسی طرح جزا عطا فرماتے ہیں۔

أَنْ هَذَا لَهُوَ لِبَلَاءِ الْمُبِينِ وَقَدِينَاهُ بِذَبْحِ عَظِيمٍ. بیشک یہ بہت ہی مشکل ترین امتحان تھا اور پھر ہم نے ان کی جگہ فدیہ ذبح عظیم کا فدیہ عطا فرمایا۔  
یہ فیض نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی  
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزند

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. كَذَلِكَ بَخْرِي الْمُحْسِنِينَ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہوتے رہیں، ہم محسنین کو ایسے ہی جزا دہی سے نوازتے ہیں۔

نکتہ:

جب سیدنا ابراہیم کے وسیلہ سے واضح ہو گیا کہ محسنین پر انعامات میں سے سلام بھی انعام و جزاء تو جو ذات اقدس تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو اور قرآن اعلان فرما رہا ہو۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. تو ایسے محسن اعظم ﷺ پر کیوں نہ ہمیشہ ہمیشہ الصلوٰۃ اسلام پڑھا جائے۔ جبکہ آپ کے لئے تو ایمانداروں کو بقاعدہ حکم ہو رہا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

سَلِّمُوا يَا قَوْمِي بَلْ صَلُّوا عَلَيَّ صَدْرَ الْأَمِينِ  
مصطفیٰ ماجاء إلا رحمتہ للعلمین

## جلسہ 31

## فضائل قربانی

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے قربانی کی ہوگی۔ جب وہ روز قیامت قبر سے باہر نکلے گا۔ اس کے سرہانے قربانی کا وہ جانور نہایت حسین و جمیل صورت میں موجود ہوگا۔ اس کے بال سنہری آنکھیں یا قوتی اور سونے کے سینگ ہوں گے۔ وہ کہے گا میں نے تجھ سے حسین کسی کو نہیں دیکھا قربانی کا جانور کہے گا۔ میں تیری قربانی ہوں جو دنیا میں تو نے دی تھی۔ آئیے مجھ پر سوار ہو جائیے جب وہ سوار ہوگا تو وہ اسے سایہ عرش میں لے جائے گا!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان جب قربانی کے جانور کو ذبح کرتا ہے، اس کے خون کا پہلا قطرہ ابھی زمین پر نہیں گرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور ہر بال کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں نیکی درج کی جاتی ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار، بارگاہِ الہی میں عرض کیا۔ یا اللہ! تیرے حبیب نبی کریم ﷺ کا جو امتی قربانی کرے گا۔ اسے کتنا اجر عطا کیا جائے گا؟ ارشاد ہوا۔ اس کے بدن پر ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں عطا کروں گا، دس گناہ مٹادوں گا، دس دس درجے بلند کروں گا۔ اے داؤد علیہ السلام تجھے معلوم ہونا چاہئے یہ قربانی کے جانور قیامت کے دن ان کی سواریاں ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگو! سن لو! قربانی آخرت کے شر سے نجات دلائے گی! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَوْمَ نَخْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى

الرَّحْمَنِ وَفَدَا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے وہ سوار مراد ہیں جو عمدہ سوار یوں پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور یہ سواریاں ان کی قربانیاں ہوں گی۔  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قربانی کے جانور کی تعظیم و توقیر کرو کیونکہ وہ پکصراط پر تمہاری سواریاں ہیں!۔

## مسائل و احکام قربانی

آج سے ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے اور رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کا حکم بجالاتے ہوئے مقام منیٰ (مکہ مکرمہ) میں اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے پیش کر کے اطاعت و وفا کا وہ نقشہ پیش کیا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں کہیں نظر نہیں آتی۔ قربانی و ایثار کے اس جذبہ کو بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت عطا ہوا اور تاقیامت اس سنت ابراہیمی کو برقرار رکھ کر امت مسلمہ کو جانوروں کی قربانی کا حکم دیا گیا۔ حضرت رید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

### شرعی حیثیت:

قربانی ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو اور حالت سفر میں نہ ہو۔ جو شخص گھریلو سامان اور ضرورت کی اشیاء کے علاوہ ساڑھے باون تولے یا اس سے زائد چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو وہ صاحب نصاب ہے۔ چاہے یہ چاندی یا رقم آج ہی اس کو حاصل ہوئی ہو یا پہلے سے اس کے پاس موجود ہو۔ البتہ اگر اس نے قرض دینا ہو اور قرض کی رقم ادا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولے

چاندی یا اس کی قیمت باقی نہیں بچتی تو وہ صاحب نصاب نہیں ہوگا! اور اس پر قربانی واجب نہ ہوگی۔

قربانی کے جانور: مندرجہ ذیل جانوروں میں سے کسی کی قربانی دی جاسکتی ہے۔ اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس اور بھینسا بکری، بکرا، بھیر، دنا اور چھترا۔ اونٹ اور اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال ہونی چاہیے۔ گائے، بھینس دو سال اور بکری، بھیر کے لیے کم از کم ایک سال کا ہونا شرط ہے۔ البتہ بھیر کا چھ مہینے کا بچہ اتنا موٹا تازہ جو سال بھر کا نظر آتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

### جانور بے عیب ہو:

قربانی ایک عبادت ہے لہذا قربانی کا جانور موٹا تازہ اور بے عیب ہونا چاہیے اگر معمولی عیب ہو تو قربانی جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ جانور کے عیب دار یا بے عیب ہونے کا تعلق اس کے کان، آنکھ، تھن، سینگ، دم اور ٹانگوں وغیرہ سے ہے۔ اس سلسلے میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں!

### ان جانوروں کی قربانی جائز ہے:

- 1 ایسا جانور جس کے سینگ پیدائشی نہ ہوں۔ 2 جس کا سینگ ٹوٹ گیا لیکن مینگ سے کم ٹوٹا۔ 3 جو جانور معمولی درجے کا پاگل ہو۔ 4 اتنا بڑھا جانور کہ بچنے کے قابل نہ رہا ہو۔ 5 داغا ہوا جانور۔ 6 جس جانور کا دودھ نہ اترتا ہو۔ 7 خارش جانور جبکہ موٹا تازہ ہو۔ 8 بھینگا جانور۔ 9 جس کا کان، دم یا چکی تھائی سے کٹی ہو۔ 10 جس کے کان چھوٹے ہوں۔ 11 جس کی تھائی حصے سے کم بیانی ضائع ہو گئی ہو۔ 12 ایسی بھیر اور دنبہ جس کی اون کاٹ لی گئی ہو۔ 13 جس میں خریدتے وقت عیب نہ تھا۔ بعد میں پیدا ہوا، غریب کے لیے اس کی قربانی جائز ہے۔ 14 خصی جانور،

## ان جانوروں کی قربانی ناجائز ہے:

- 1- جس جانور کا سینگ مینگ تک یا اس سے زیادہ ٹوٹ گیا۔ 2- اتنا پاگل جانور کہ اس نے چرنا چھوڑ دیا ہو۔ 3- خارش جی جانور جو اتنا کمزور ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔ 4- اندھا جانور۔ 5- کانا جانور، جس کا کانا پن ظاہر ہوا! 6- لنگڑا جانور جو چل کر قربان گاہ تک نہ جاسکے۔ 7- بیمار جانور، جس کی بیماری ظاہر ہو! 8- جس کا کان دم اور چکی تہائی سے زیادہ کٹے ہوں۔ 9- جس کا ایک یا دونوں کان پیدائشی طور پر نہ ہوں۔ 10- جس کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی ہو۔ 11- جس کے دانت نہ ہوں۔ 12- جس کے تھن کاٹ دیئے گئے یا خشک ہو گئے۔ 13- جس جانور کا ناک کٹا ہو۔ 14- جس جانور کا دودھ علاج کے ذریعے خشک کر لیا گیا ہو۔ 15- وہ جانور جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامات پائی جاتی ہوں (خنثی)۔ 16- وہ جانور جو صرف غلیظ اور گندی چیزیں کھاتا ہو!

## جانور میں شرکت:

اونٹ اونٹنی، گائے، بھینس وغیرہ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ شرکاء عبادت کی غرض سے شریک ہوں۔ اگر کوئی شخص اس لیے حصہ ڈالتا ہے کہ اسے کھانے کے لیے گوشت چاہیے تو باقی چھ کی قربانی بھی نہ ہوگی نیز تمام صحیح القصد ہوں۔

اگر عقیقہ کی غرض سے کوئی حصہ ڈالا جائے۔ مثلاً بعض حصے قربانی کے ہوئے اور بعض عقیقہ کے تو اس طرح جائز ہے۔ بحری، بحرا، بھیر، دنبہ، چھترا کی قربانی صرف ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

## قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت دس ذوالحجہ یعنی عید کی صبح سے لے کر بارہ ذوالحجہ کے سورج

غروب ہونے تک ہے اگر پہلے دن قربانی نہ ہو سکے تو دوسرے یا تیسرے دن کی جاسکتی ہے۔ رات کو بھی قربانی ہو سکتی ہے لیکن مکروہ ہوگی لہذا دن کو ہی کرنی چاہیے۔ شہروں میں جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جب تک کسی جگہ عید کی نماز نہ ہو جائے، قربانی کرنا جائز نہیں البتہ جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں فجر کی نماز کے بعد قربانی دی جاسکتی ہے۔

## ذبح کا طریقہ:

قربانی کرنے سے پہلے جانور کو چارہ اور پانی دیا جائے بھوکا اور پیاسا جانور ذبح نہ کیا جائے۔ اسی طرح ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔ چھری پہلے سے تیز کر لی جائے۔ جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے۔ جانور کو پہلو کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ پھر داہنا پاؤں اس کے پہلے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحَیَاىَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لَاشْرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَکْبَرُ ط

قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیے!

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

یا اللہ! میری طرف سے قربانی قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے (قربانی) قبول

فرمائی۔ ذبح اس طرح کیا جائے کہ چاروں رگیں یا کم از کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اور اس کی روح بالکل نہ نکل جائے۔ اس کے پاؤں وغیرہ نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی کھال اتاری جائے۔ اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو خود ذبح کرے ورنہ پاس کھڑا ہو!

## گوشت کی تقسیم:

اگر قربانی میں سات آدمی شریک ہوں تو تول کر گوشت کے سات حصے کیے جائیں۔ محض اندازے سے تقسیم نہ کیا جائے۔ پھر ہر آدمی اپنے حصے کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ گھر میں رکھ لے۔ ایک حصہ رشتہ داروں اور عزیزوں کو دے اور ایک حصہ غرباء اور محتاج لوگوں میں تقسیم کر دے۔ سارا گوشت گھر میں بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اور غریب لوگوں کو بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ تین حصے کیے جائیں۔

## قربانی کی کھال:

قربانی کی کھال قصاب کو اجرت میں جائز نہیں البتہ قربانی کرنے والا چاہے تو اسے اپنے کام میں لاسکتا ہے لیکن اسے ذاتی مقصد کے لیے بیچ نہیں سکتا۔ اگر بچے گا تو رقم کسی مستحق کو دینا پڑے گی۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھال کسی غریب اور نادار کو یا کسی اہل سنت کے دینی ادارے میں دی جائے۔

(لاہور میں جامعہ نظامیہ رضویہ اہل سنت کا سب سے اہم دینی مرکز ہے جہاں سینکڑوں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں اسے دیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ تابش قصوری)

## جلسہ 32

## وقت کی قدر کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَصَائِبُ كَثِيرَةٌ وَأَعْظَمُ الْمَصَائِبِ ذَهَابُ الْوَقْتِ بِلَا فَايِدَةٍ.

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مصائب و آلام کثیر ہیں اور ان میں سے بڑی مصیبت بے فائدہ وقت کا ضائع کرنا ہے۔

اس حدیث کو حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا جن کی شان و عظمت کے بارے سید عالم ﷺ نے فرمایا عَائِشَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ كَأَبِي الْقَاسِمِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ حضرت عائشہ کا خواتین امت محمدیہ میں وہی مقام ہے جو انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے درمیان ابو القاسم ﷺ کا ہے یعنی میرا!!

اے میرے ایماندار بھائی مصیبت کی دو قسمیں ہیں۔

دینی و دنیاوی۔ اور پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ مالی، اہلی اور بدنی اگر مال ضائع ہو تب مصیبت، اگر اولاد فوت ہو تب مصیبت اور اگر جسم علیل ہو تب مصیبت۔ اگر ان میں سے کسی بھی مصیبت پر صبر کیا جائے تو دینوی مصائب و آلام کا نعم البدل حاصل ہو سکتا ہے۔ اور صبر پر بے حد ثواب عطا ہوتا ہے۔



اور دینی مصائب میں نماز اور روزہ کا ہاتھ سے نکل جانا ہے اور یہ دینی مصائب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

پُر نُور اور خالی صندوق؟:

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ہر ساعت یومیہ کے متعلق چوبیس<sup>24</sup> صندوق لائے جائیں گے جن میں بعض نور سے بھر پور، بعض آگ سے بھرے ہوئے اور بعض خالی ہونگے، اس لئے کہ جو ساعتیں احکام خداوندی کی بجا آوری اور نیکی میں گزری ہونگی ان ساعتوں کے صندوق نور سے بھر پور ہونگے اور جن ساعتوں میں گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا وہ آگ سے بھرے ہوئے اور جو ساعتیں بیکار گزاری ہوگی وہ صندوق خالی پڑے ہونگے۔ اس لئے اے ایمان دار اپنی چند روزہ زندگی کو غنیمت جان اور اسے بے فائدہ ضائع نہ کر کیونکہ۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

📖 حضرت سلیمان علیہ السلام نے نو سو اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس وقت قربان کر دیئے تھے جب ایک نماز کے وقت میں معمولی سی تاخیر واقع ہوئی۔ اور چالیس روز تک پریشانی کے عالم میں استغفار کرتے رہے۔

📖 غزوہ احد میں جب دشمنان اسلام کے حملہ سے آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ لِيْكِنْ جب غزوہ خندق میں نماز عصر میں تاخیر واقع ہوئی تو آپ نے پریشانی کے عالم میں فرمایا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَاءَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا. کفار نے ہمیں خندق کھودنے میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو آگ سے پُر کرے۔

## حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وتر؟:

بیداری کی کثرت کے باعث ایک شب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ لگ گئی اور نماز وتر قضا ہو گئی۔ آپ بیدار ہوئے تو فجر طلوع ہو چکی تھی۔ صبح کے وقت آپ روتے ہوئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور فریاد کی آغوشی یا رسول اللہ فقد فات منی الوتر۔ حضور میرے وتر قضا ہو گئے ہیں۔ صدیق کی رقت آمیز کیفیت کو دیکھ کر حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب، صدیق کو بشارت دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس احساس کو قبول فرمایا ہے۔ غم نہ کرو۔ (سبحان اللہ وحمدہ)

## حضرت بایزید بسطامی کی زاری؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سے نماز فجر کی جماعت نکل گئی آپ اتار دئے کہ بیان سے باہر ہے، غم و حزن کے پہاڑ ٹوٹ پڑے آپ کی بے حد زاری پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور غیب سے آواز سنائی دی اے بایزید تمہاری اس زاری کی طفیل تمہارے نامہ اعمال میں ستر ہزار نمازوں کا ثواب درج کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد ایک دن پھر آپ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان آپ کے پاؤں مبارک پکڑے بیدار کر رہا ہے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تجھے یہ خیال کیسے آیا کہ مجھے وقت پر بیدار کرنے لگا۔؟ شیطان بولا، فلاں روز تمہاری نماز فجر میں تاخیر ہوئی تو آپ کی زاری پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے نامہ اعمال میں ستر ہزار نمازیں درج کر دیں میں نے سوچا اگر آج بھی تاخیر ہوئی تو نہ جانے کتنے ہزار نمازوں کا ثواب تجھے عطا فرمایا جائے بہتر سمجھا کہ بیدار کر دوں تاکہ ایک ہی نماز رہے۔ بعض روایات میں یہ واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ (واللہ تعالیٰ وحیہ الاعلیٰ اعلم)

## حضرت ربیع الحلیم کی موت کا اعلان:

بغداد شریف میں ایک بزرگ رہتے تھے جو عبادت و ریاضت سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتے تھے، ایک دن لوگوں نے غیب سے ندا سنی اِنَّ رَبِيعَ الْحَلِيمِ قَدَمَاتَ بَيْتِكَ رَبِيعَ الْحَلِيمِ مَرَّكَ۔

لوگ دوڑے دوڑے ان کے گھر پہنچے دیکھا وہ صحیح حالت میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ حیرانگی کے عالم میں لوگوں نے دریافت کیا حضرت ہم یہ آواز سن کر چلے آئے ہیں معاملہ کیا ہے۔ کہا تم نے صحیح سنا ہے کیونکہ آج میں ایک ساعت کے لئے غفلت کا شکار ہو گیا تھا۔ تو زمین و آسمان میں اعلان کر دیا گیا کہ ربیع الحلیم مر گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً دُنْيَا تُوْمَحَضُّ اِيك سَاعَتٍ هِيَ پَسِ اے سننے والے اس ایک ساعت میں تو عبادت کر لے۔ مولیٰ تعالیٰ مجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فائق اطاعت و عبادت عطا فرمائے۔ (امین)

دنیا کی ایک گھڑی قیامت کی ہزاروں گھڑیوں سے بہتر ہے:

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دنیا کی ایک گھڑی قیامت کی ہزار ہا گھڑیوں سے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں تو نیکی کا کام کیا جاسکتا ہے جبکہ آخرت کی گھڑی میں کوئی بھی عمل نہیں ہو سکے گا۔ لہذا دنیوی ساعت کو غنیمت جانئے اور عبادت کے لئے کمر بستہ رہیں۔ بے فائدہ عمر کو ضائع نہ کیجئے۔ وقت کی قدر کریں۔

وقت پر کافی ہے قطرہ ابر خوش ہنگام کا  
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا  
(اقبال مرحوم)

جاں کھیتی دا ککھ نہ رہیا نہ سکا نہ ہریا  
کس کم دھپ سکاون والی کس کم بدل وریا  
(حضرت میاں محمد بخش جہلمی علیہ الرحمۃ)

## جلسہ 33

## فضائل کلمہ التوحید والرسالتہ؟

کلمہ توحید کے مختلف اوصاف و مناقب اور نام ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔  
کلمہ اخلاص، کلمہ اسلام، کلمہ رحمت، کلمہ شفاعت، کلمہ نجات، کلمہ بلند، کلمہ علیا، کلمہ شفا و نجات کلمہ مبارک، کلمہ بخشش، کلمہ عظمت، کلمہ شریف، کلمہ برکت، کلمہ جلیل۔ جو ایماندار اس کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو بجان و دل پڑھتا رہے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ اور روز قیامت میزان میں یہ کلمہ تمام زمینوں اور آسمانوں سے بھاری ہوگا۔

📖 علماء کرام بیان فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کے مزید نام بھی ہیں مثلاً کلمہ طیب، وَاللّٰهِ يَصْعَدُ كَلِمُ الطَّيِّبُ اور اللہ تعالیٰ کی طرف کلمات طیب بلند ہوتے ہیں۔ اسی لئے اسی کلمہ طیبہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ استقامت: اِنَّ الدِّينَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا، بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی۔

کلمہ آسمان و زمین: لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد لالہ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

کلمہ عدل: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ، سے مراد بھی کلمہ طیب ہے۔

کلمہ قول سدید: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا، کلمہ امن: وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ.

کلمہ رحمان: عِنْدَ الْاٰمِنِ اِتَّخَذَ عَنِ الرَّحْمٰنِ.

کلمہ احسان: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ.

کلمہ دین: اِلَّا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ.

کلمہ صراط حمید: وَهَدُوْا صِرَاطٍ حَمِيْدٍ.

کلمہ صراط مستقیم: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

## جلسہ 34

## توبہ و استغفار کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَثَرَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هِمٍّ فَرَحًا وَمِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْسِبُ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بکثرت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر غم و دکھ کو دور فرمادیتا ہے اور ہر مشکل سے آسانی نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور اسے حد سے زیادہ رزق عطا فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا طوبیٰ لمن اذنب واستغفر۔ اس شخص کے لئے بشارت ہے جس نے گناہ کرنے کے بعد سچے دل سے توبہ کر لی۔

ہر دکھ، درد کی دوا ہے اور گناہ کی دوا توبہ و استغفار کرنا ہے۔

جو شخص سونے کے وقت استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم

وأتوبُ إلیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ اور رحمت الہی کے حصول کے لئے اس کا چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

ایمانداروں کو والدین اور اپنے لیے دعائے مغفرت و بخشش مانگتے رہنا

چاہیے کیونکہ اس کا طریقہ از خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔، الہی میری، میرے والدین اور تمام مومنین کی مغفرت فرما۔  
 (نوٹ) نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے جو استغفار کی دعائیں قرآن و حدیث میں منقول ہیں وہ تعلیم امت کے لئے ہیں ان دعاؤں معافی سے کبھی بھی یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ یہ حضرات کسی خطا کے ارتکاب کے باعث توبہ و استغفار کیا کرتے تھے، نہیں نہیں، انہوں نے محض دعائیں تعلیم کے لئے کیں یوں امت کے لئے دعا مانگنا سنت بن گیا۔

التجا تائش کی ہے یہ صبح و شام  
 آئے طیبہ میں قضا یا مصطفیٰ ﷺ



## جلسہ 35

## فضائل تسبیح و تحمید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَأَى هِنٍّ بَدَأَتْ اللَّهُ تَعَالَى كَوَاجِبَ كَلِمَةٍ مَحْبُوبَةٍ هِيَ - سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَوْ يَهْ چار کلمے پڑھنے والے کو کبھی پریشانی اور غم لاحق نہیں ہوگا۔ جو چاہے پہلے پڑھے۔

## باعث فخر و طیفہ:

واضح ہو کہ تسبیح پڑھنے میں بے حد ثواب ہے۔ فرشتے اگرچہ قسم قسم کی عبادت کرتے رہتے ہیں مگر ان کے لئے باعث فخر عبادت تسبیح و تحمید ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ، تم اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہو اور ساجدین میں سے ہو جاؤ،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، پھر تم اپنے رب کی سورج کے طلوع و غروب سے قبل تسبیح و تحمید کرتے رہو۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتے رہو۔

## حکایت: مینڈک کی تسبیح؟

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک بار کسی درخت کے نیچے آرام فرماتے تھے کہ مینڈک کے ٹرانے کی آواز آئی، دیکھا تو ایک پانی کے گڑے میں پورے زور سے مینڈک ٹرا رہا ہے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مینڈک چھ ماہ سے پیاسا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مست ہے۔ چالیس دن ہوئے بارش ہوئی اور یہ گڑھا پانی سے بھر گیا، مگر یہ مینڈک پیاس کے باوجود تسبیح میں مست ہے اسے پیاس بھی یاد نہیں آپ نے فرمایا اس کی تسبیح کیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس کی تسبیح سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَعْبُودِ فِي زَبَدِ الْبَحَارِ، یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا لَاتَقْتُلُوا الصِّفَدَةَ فَإِنَّهُ كَثِيرُ التَّسْبِيحِ، مینڈک کو نہ مارو کیونکہ یہ بخیرت اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

## روز قیامت کلمہ حفاظت فرمائے گا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وقت سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، پڑھتے رہا کرو کیونکہ یہ کلمات روز قیامت پڑھنے والے کی چاروں طرف سے حفاظت فرمائیں گے۔ اور تمام محشر کی مشکلات سے بچا کر صالحین کے ساتھ ملا دیں گے۔

## زمین و آسمان کا قیام؟

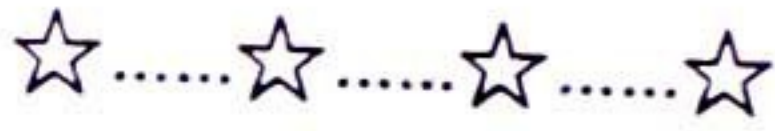
نبی کریم ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کا وظیفہ کرتے رہا کرو کیونکہ زمین و آسمان انہی کلمات کے باعث قائم ہیں۔



## سایہ دار درخت کا نغمہ؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ایک دن میں ایک سائے دار درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا کہ اس درخت نے خوشی و مسرت سے یوں کہنا شروع کر دیا سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ تَحْتَ ظِلِّي سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پاك ہے وہ ذات جس نے میرے سائے میں سید الانبیاء ﷺ کو بٹھایا سید عالم ﷺ اس کی یہ تسبیح سن کر تبسم فرمانے لگے۔

جن تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے  
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام



## جلسہ 36

## فضائلِ صلوٰۃ و سلام؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث شریف:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔

## جن کی جنت مشتاق ہے؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا إِنَّ الْجَنَّةَ تُشْتَاقُ إِلَى خَمْسٍ نَفَرٍ تَالِي الْقُرْآنَ وَحَافِظًا لِللِّسَانِ وَمُطْعِمَ الْجِيْعَانَ وَمُكْسِيَ الْعُرْيَانَ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ.

جنت پانچ شخصوں کی مشتاق ہے 1- قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا 2- زبان کی حفاظت کرنے والا 3- بھوکوں کو کھانا کھلانے والا 4- ننگے کو کپڑا پہنانے والا 5- اور حبیبِ خدا پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے۔

## فرشتوں کی دعائیں؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب ایماندار اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ تو تمام فرشتے ہر ایک زبان میں اس پر ہزار بار دعا کرتے ہیں اور

جب فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ فلاں مومن فلاں مقام پر تیرے حبیب نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پیش کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کا انہیں فرمان ہوتا ہے تم اس بندہ مومن کے لئے دعائیں کرتے رہو اور آگاہ ہو جائیے کہ میں نے اسے اور اس لمحے والدین کو بخش دیا نیز جو قیامت تک تم نے عبادت کی اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیا۔

### نوری فرشتے نوری قلم نوری کاغذ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا فضا کے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نوری قلم اور نوری کاغذ عطا فرما رکھے ہیں اور انہیں حکم ہے جو بندہ مومن میرے حبیب ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پیش کرے اسے ان نوری کاغذوں پر نوٹ کرتے جائیں۔

### حدیث شریف:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَقَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَبَشَّرَنِي فَقَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام ملے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں اس شخص پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں جو تجھ پر صلوٰۃ پڑھے اور اس پر سلام بھیجتا ہوں جو تجھ پر سلام پیش کرے پس میں نے یہ سنتے ہی بطور شکرانہ سجدہ کیا۔

### کتابت درود و سلام؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کتاب میں میرے لئے صلوٰۃ و سلام لکھا جب تک وہ تحریر شدہ درود شریف محفوظ رہے گا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

**جمعہ المبارک اور درود و سلام:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر ایک سو بار صلوٰۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔ (اگر کوئی گناہ نہیں ہوگا تو اس کے درجات بلند کئے جائیں گے)

**حکایت:** سائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہل؟

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو جہل اپنے رفقاء کے ساتھ حرم کعبہ سے باہر بیٹھا ہوا تھا کہ کسی سوالی نے اس سے کچھ طلب کیا ابو جہل نے استہزاءء کہا کعبہ شریف کے پاس علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں جاؤ وہ بڑے جواد صاحب سخاوت ہیں ان سے جا کر طلب کرو۔ چنانچہ سائل آیا اور اس نے مولیٰ انات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا اس وقت آپ کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی کہ سائل کو دی جاتی البتہ سائل سے کہا اپنا ہاتھ میرے قریب لا۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا اسے ان کافروں کے پاس جا کر کھولیں۔ جب ابو جہل اینڈ کمپنی نے سائل کو آتے دیکھا تو از خود کہنے لگے جو کچھ تمہیں علی سے ملا ہے وہ دکھائیے سائل نے مٹھی کھول دی، کیا دیکھتے ہیں کہ قیمتی لعل و جواہر اس کے پاس ہیں حیرانگی کے عالم میں پوچھنے لگے ان کے پاس تو کچھ تھا ہی نہیں یہ جواہرات کہاں سے آئے سائل نے کہا انہوں نے کچھ پڑھ کر پھونگ لگادی تھی کافر رہ نہ سکے آپ کے پاس آئے اور پوچھا سائل کی مٹھی بند کرتے وقت آپ نے کیا پڑھا تھا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صرف ایک بار اپنے حبیب کریم رسول عظیم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر دم کر دیا تھا یہ سب اسی کی برکات ہیں۔ سبحان اللہ،

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بہت سی بلائیں جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں درود و سلام کی برکت سے فرشتے ان کو ختم کر دیتے ہیں۔

📖 مشکل جو سر پہ آپڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی  
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

## جلسہ 37

## دعا کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حدیث شریف:

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ ه

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز اکرم نہیں۔

📖 دعا کرنا انبیاء و اولیاء کرام کی سنت ہے۔ ایماندار کو لوگوں کی بجائے ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیے اس لئے کہ لوگ تو خود اس سے طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

حضرت ذکریا علیہ السلام عرض گزار ہیں رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اوصاف میں ارشاد ہوا۔ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ.

نیز فرمایا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ه

نبی کریم ﷺ نے ارشاد کیا۔ قُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ه

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دعا نہ ہوتی تو بلائیں جسمانی طور پر دکھائی دیتیں۔ نیز فرمایا ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو۔

مزید فرمایا الدُّعَاءُ رَأْسُ الْعِبَادَةِ، دعا تو عبادت کی سردار ہے عَلَيْكُمْ بِاللُّعَاءِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ الْوَسِيلَةِ، دعا کو لازم پکڑو یہ سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ، دعا عبادت کا مغز ہے الدُّعَاءُ جَنَاحُ الْعِبَادَةِ، دعا تو عبادت کے پر ہیں۔

لِكُلِّ شَيْءٍ زِينَةٌ، وَزِينَةُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ، ہر ایک چیز کی زینت ہے اور عبادت کی زینت دعا ہے۔

الدُّعَاءُ سَلَاخُ الْفُقَرَاءِ وَمَجَانِيْقُ الضُّعْفَاءِ وَبِالدُّعَاءِ نَجَامِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَهَلَكَ مِنَ الْأَعْدَاءِ، دعا فقراء کا ہتھیار اور کمزوروں کا تیر ہے۔ دعا اولیاء کرام کی نجات اور دشمنان اسلام کی ہلاکت کا باعث ہے۔

## پانچ چیزیں؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ پانچ چیزیں میری طرف سے اور پانچ تمہاری طرف سے ہیں۔ الوہیت، جنت، نعمت میری طرف سے اور عبودیت، عبادت اور شکر تیری طرف سے۔

قضا میری طرف سے رضا تیری طرف سے، دعا تیری طرف سے قبولیت میری طرف سے۔

## غافل کی دعا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ الدُّعَاءَ عَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ اللَّهُ تَعَالَى غَافِلٌ دَلَّ عَلَى دَعَا قَبُولِ نَهَيْسَ فَرَمَاتَا۔

## حکایت: اور پھر بارش برسنے لگی؟:

بیان کرتے ہیں کہ ریاست بھوپال میں سخت قحط پڑا، دور دور تک بارش کا نام و نشان نہ تھا ملکہ والی بھوپال نے حکم دیا تمام مسلمان میدان میں نکل کر نماز استسقاء ادا کریں، چنانچہ وہاں کے تمام مسلمان نماز استسقاء پڑھنے کے لئے باہر نکلے، غیر مسلموں نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی ان کے ساتھ ہوئے دیکھیں مسلمانوں کا خدا ان کی دعا قبول کر کے بارش عطا فرماتا ہے یا نہیں گویا کہ وہ تماشہ دیکھنے آئے، تمام مسلمان مردوں نے نماز استسقاء ادا کی مگر بارش نہ آئی، ملکہ نے کہا اسی میدان میں خیمہ لگایا جائے اور پردے کا خوب اہتمام کریں جب خیمہ لگ گیا تو چند مسلمان باپردہ عورتوں کے ساتھ ملکہ اسی میدان میں خیمہ کے اندر آکر دو رکعت نماز استسقاء ادا کی اور دعائے مانگنے کے وقت آہستہ آہستہ اس نے خیمے کے اندر سر سے اپنا دوپٹہ سر کاٹنا شروع کیا اور یوں کہتی جاتی تھی الہی! تو جانتا ہے میرے ان بالوں پر کسی غیر محرم کی نگاہ نہیں پڑی اگر میں اس بات میں سچی ہوں تو تو اپنے کرم سے میری دعا کو شرف قبول فرما اور بارش عطا کر دے دیگر خواتین نے امین کہی اور باپردہ گھر کی طرف چل پڑیں، لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ بادل نمودار ہونے لگے اور پھر ساری فضا بادلوں سے بھر گئی، ابھی لوگ گھروں میں بھی پہنچنے نہیں پائے تھے کہ خوب بارش برسنے لگی یہ منظر دیکھ کر کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ه پیرے حبیب ﷺ میرے بندے جب آپ سے دریافت کریں کہ میں کہاں ہوں۔ آپ فرماد مجھے بیشک میں بہت قریب ہوں ہر ایک کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعائے مانگے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

رہ دکھلائیں کسے راہ رو منزل ہی نہیں (اقبال)

## جلسہ 38

## نکاح اور اس کے لوازمات

## حدیث شریف:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ه

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے اور جس نے نکاح سے اعراض کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

نکاح کرنا، انبیاء و اولیاء کرام کی سنت ہے۔ اور یہ بہترین عبادتوں میں سے ہے اور دین کی حفاظت کا سبب ہے۔ پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ اور خواہشات نفسانیہ کے کنٹرول کا موجب۔

اللَّهُ تَعَالَى نَعَى فَرَمَا وَأَنْكِحُوا الْيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادَتِكُمْ وَأَمَّاكُمْ أَنْ يَكُونُوا فَقْرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ه نَكَاحُ كَرُو جَن كَانَكَاحُ نَهِيَسُ

ہوا، اپنی اولاد کا عزیز و اقرباء میں اور نیک آدمی اپنے غلاموں اور کینروں کا اگر وہ فقیر ہونگے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادے گا۔

انبياء و مرسلين عليهم السلام کی اللہ تعالیٰ نے یوں مدحت فرمائی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَاكَ رَسُولًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمُ أَزْوَاجًا وَذُرِيَّةً. بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے انبیاء و مرسلین کو بھیجا اور انہیں بیویاں اور اولاد سے سرفراز فرمایا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلَيْسَتْ سُنَّتِي ه جو میری سنت سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ میری سنت پر عمل کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَنَاكَحُوا تَوَالِدُوا فَإِنِّي أَبَاهِي بِكُمْ الْأُمَّمَ ه نَكَاحُ كَرُو اولاد بناؤ بیشک میں تمہاری کثرت کے باعث پہلی امتوں پر فخر کرونگا۔



## ہمیشہ زندہ رہنے والے اعمال:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يَنْقَطِعُ إِلَّا ثَلَاثَةً وَلِدٌ صَالِحٌ  
يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ وَصَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ النَّاسَ فَيَنْتَفِعُونَ ۝

انسان کے تمام عمل فوت ہوتے ہی منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین ہمیشہ زندہ رہتے ہیں صالح اولاد جو والدین کے لئے دعائے مغفرت و بخشش مانگتی ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم دین جس کی لوگوں کو تعلیم دی اور اس سے لوگ نفع اٹھاتے رہیں گے گویا کہ یہ تین عمل قیامت تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لَا يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ إِلَّا هِجْرًا أَوْ فَجُورًا ۝ نِكَاحٌ  
سے نفرت نہیں کرتا مگر وہ جس کی اصل میں خطا ہو یا فاجر و فاسق ۝

نبی کریم ﷺ نے فرمایا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ هَلَاكُ الرَّجُلِ  
عَلَى التَّزْوِيجِ ۝ ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگ عسرت و تنگی کے باعث نکاح نہیں کر سکیں گے۔ یعنی ان کی معاشی حالت اتنی نازک ہو جائے گی کہ وہ از خود یا اپنی اولاد کے نکاح کے بارے میں پریشان رہیں گے۔ فی زمانہ یہی ظہور پذیر ہے، کتنے ہی لوگ ہیں جو غربت و معاشی تنگی کے باعث اپنی اولاد کے نکاح کے سلسلہ میں مبتلائے امتحان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کی طفیل کرم فرمائے (امین)

## بچے، والدین اور جنت؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں إِنَّ الطِّفْلَ يَأْخُذُ ثَوْبَ أَبِيهِ وَيَجْرُ إِلَى  
الْجَنَّةِ ۝ روز قیامت چھوٹے بچے اپنے والدین کا دامن پکڑیں گے اور انہیں کھینچتے ہوئے جنت میں لے جائیں گے۔

نکتہ: یہ سعادت تب ہی حاصل ہوگی جب یہاں نکاح کریں گے، اولاد ہوگی،

ورنہ اس نعمت کا حصول کیسے ممکن ہوگا؟

## بچوں کی موت اور انعام جنت؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جنت عطا فرمائے گا۔ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جن کے دو بچے فوت ہو جائیں تو؟ فرمایا اسے بھی جنت عطا فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ جس کا کوئی بچہ بھی نہ ہو، اس کی بخشش کا ذریعہ کیا ہوگا فرمایا۔

اس کی بخشش کے لئے ہیں مصطفیٰ  
بھج دے گا اس کو جنت میں خدا

📖 نکاح، شیطان سے حفاظت کا سبب، خواہش نفسانیہ کا توڑ اور بد نگاہی سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ہے۔

📖 حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ نَكَحَ فَقَدْ حَصَنَ نَصْفَ دِينِهِ هِ جَس شخص نے نکاح کر لیا اس نے اپنے دین کا نصف حصہ قلعے میں محفوظ کر لیا۔

## نکاح میں دین کو اہمیت دیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح کے وقت اپنے دین اسلام کی قوت و صفت کو سامنے رکھیے محض خواہشات نفسانیہ کی تکمیل مد نظر نہ ہو۔ لَا تَنْكِحُوا الْمَرْأَةَ بِسَبَبِ جَمَالِهَا وَحَسْبِهَا وَدُنْيَاهَا فَعَلَيْكَ فِيهِ الدِّينُ هِ حسن و جمال اور حسب و مال کے باعث عورت سے نکاح نہ کرو بلکہ اقامت دین کی نیت سے نکاح کرو (اور پھر اس عورت میں یہ اوصاف بھی پائے جائیں تو نور علی نور ہے نکاح کے دیگر مسائل کے لئے بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ نوریہ، جنتی زیور، قانون شریعت وغیرہ کتابوں کی طرف رجوع کریں)

(تابلش قصوری)



مزید فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ نَجَاءً، جس کی سخاوت کو اختیار کیا وہ نجات پا گیا۔

سختی کی ایک دن کی زندگی تخیل کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ جو سختی کو دشمن رکھتا ہے گویا کہ اس نے اللہ سے دشمنی اختیار کی۔

ارشاد فرمایا سختی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

## ستر ہزار درہم کی سخاوت:

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن ستر ہزار درہم حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں نذر کئے آپ نے شام سے پہلے پہلے غرباء میں تقسیم فرمادیئے آپ کی کنیر نے عرض کیا ایک درہم اپنے لئے رکھ لیا ہوتا تاکہ اس سے گوشت خریدا جاسکتا۔

## حکایت: ایک بکری کے بدلے تین ہزار بکریاں اور دس

ہزار دینار؟: بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن حسین اور حضرت عبداللہ ابن جعفر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کرنے جا رہے تھے کہ راستے میں زادراہ ختم ہو گیا، ایک بڑھیا کے ہاں گئے، پانی طلب کیا اس نے بکری دوہی اور دودھ پیش کیا پھر ان حضرات نے کھانا طلب کیا اس نے کہا بکری ذبح کر لیں چنانچہ بکری ذبح کی گئی بڑھیا نے اسے پکایا اور کھانا پیش کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اپنے خاوند کے ساتھ مدینہ طیبہ حاضر ہوئی۔ جب ان حضرات کو معلوم ہوا تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ایک ہزار بکریاں اور حضرت عبداللہ ابن جعفر نے دو ہزار بکریاں نیز دس ہزار درہم عطا فرمائے۔

## حکایت: سائل کو انتظار نہ کراؤ؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں

ایک سائل حاضر ہوا آپ نے اس کا سوال سنتے ہی فوراً اس کی طلب سے زائد عطا فرمایا لوگوں نے عرض کیا! آپ نے تو اس کے مکمل حالات ابھی سنے ہی نہیں تھے

کہ عطا فرمادیا۔ فرمایا مجھے دیر تک ٹھہراتے شرم محسوس ہوئی کیونکہ ایسا کرنے سے

## غرور پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ نخیل کی مذمت حدیث شریف:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ عَدُوُّ اللَّهِ إِنْ كَانَ زَاهِدًا حَضَرَتْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں نخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اگرچہ وہ زاہد ہی کیوں نہ ہو۔

نخیل ار بود زاهد بحر و بر  
بہشتی نباشد حکم خبر

(حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ)

نخیل اگر خشکی و تری (صحراؤں اور سمندروں) میں بھی عبادت کرنے والا

کیوں نہ ہو وہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق بہشتی نہیں ہو سکتا۔

واضح ہو کہ نخیل کی عادات و خصائل سبھی نہایت فبیح اور مکروہ ہیں، اور وہ

اپنی بری عادتوں کے باعث جہنم میں جائیگا۔ وہ دنیا و عقبی میں ذلیل و خوار

ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا نخل سے چو کیونکہ تم سے پہلے ایک ایسی قوم

تھی جو نخل کے باعث گرفتار عذاب ہوئی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کو تین چیزیں تباہ کر دیتی ہیں۔ نخل، تکبر

اور خواہش نفس، نیز فرمایا اللہ تعالیٰ نخیل کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ ایک گناہگار بیت اللہ شریف کا دروازہ پکڑے زار و قطار

رورو کر کہہ رہا تھا الہی اس گھر کی عزت و حرمت کا صدقہ میرے گناہ معاف فرما،

آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا تو نے کیا گناہ کیا ہے وہ بولا مجھ سے بہت

ہی بڑے بڑے گناہ سرزد ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ آسمان سے بھی بڑے

ہیں، کہنے لگا، ہاں میرے گناہ آسمان، عرش و کرسی، زمین نیز صحراؤں کی ریت کے

ذرات اور بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں آپ ﷺ نے

فرمایا پھر توبہ کر لے، میرے رب کی رحمت و بخشش سارے انسانوں کے گناہوں سے بھی بڑی ہے، وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نخیل تھا حالانکہ میں بہت مال و دولت کا مالک تھا جب کبھی کوئی غریب دیکھتا تو مجھے آگ سی لگ جاتی کہ کہیں یہ مجھ سے سوال نہ کر ڈالے آپ نے فرمایا، جلد نخیلی سے توبہ کر لے ورنہ دور ہو کہیں تیری آگ کی لپیٹ میں اور کوئی نہ آجائے کیونکہ یہ گناہ ہر گناہ سے بڑا ہے۔

## فضائل ایثار

### جلسہ 40

#### حدیث شریف:

عَنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمٍ وَأَنْفَقَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَادَى مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يَا وَلِيَّ اللَّهِ اسْتَأْنَفَ أَعْمَلٌ فَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ.

حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہو اور پھر وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی اور پر ایثار کر دے تو آسمان سے فرشتہ ندا کرتا ہے اے اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہ معاف فرمادئے جو تجھ سے سرزد ہو چکے ہیں۔

واضح ہونا چاہیے اعلیٰ درجہ کی سخاوت کو ایثار سے موسوم کرتے ہیں البتہ سخاوت اور ایثار میں یہ فرق ہے کہ ضرورت مند کو دینا ایثار کہتے ہیں اور بغیر کسی طلب کے کسی کو دینا سخاوت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایثار کیا وہ جنتی ہے، جو کوئی ایماندار ایک دن ایثار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اتنا وسیع و عریض محل تیار کرتا ہے جس کی مسافت چھ ماہ کا راستہ ہے۔ اور اس کی چوڑائی چار ماہ کی وسعت رکھتی ہے۔

**حکایت:** ایک بار کفار نے نبی کریم ﷺ کو شہید کرنا چاہا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ کی جگہ آکر لیٹ گئے، اس نیت سے کہ اگر کفار آپ پر حملہ کریں تو ان کی جگہ میں شہادت قبول کر لوں، اس ایثار کے باعث اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے مامور فرمادیا۔ اور پھر آپ کے اس ایثار و قربانی پر یہ آیت نازل ہوئی **وَمَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ** بعض ایماندار ایسے بھی ہیں جو رضائے الہی کے لئے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

**حکایت:** بیان کرتے ہیں کہ حضرت بخر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزع کا عالم طاری تھا کہ کسی سائل نے آکر سوال کر دیا۔ آپ نے اس کی آواز کو سنتے ہی جلدی سے اپنا کرتہ اتار کر دے دیا، **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ** ہ

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا **إِنَّ اللَّهَ سَخِيٌّ يُحِبُّ السَّخَاوَةَ** بیشک اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہنا چاہیے بلکہ جو ادا کہنا زیادہ مناسب ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سخی کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

**حکایت:** بیان کرتے ہیں کوئی سائل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ایک سو بھریاں طلب کیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھریوں کی بجائے یکصد 100 اونٹ عطا فرمادیئے۔ پھر وہی سائل حضرت امیر المؤمنین سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یکصد 100 بھریاں طلب کیں آپ نے اسے عطا فرمادیں۔ جب یہ خبر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی تو فرمایا **الْعَلِيُّ هُوَ جَوَادٌ وَالْحَسَنُ هُوَ لَسَخِيٌّ**، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ادا ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخی ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ جو صاحب نصاب مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے وہ بخل ہے۔ نیز جو اپنے بچوں پر نان و نفقہ میں تنگی اختیار کرتا ہے وہ بھی بخل ہے، اور جو بیماری کے وقت علاج و معالجہ میں اپنا مال صرف کرنے سے ڈرتا ہے۔ اسے بدترین بخل کہتے ہیں۔ اور جو شخص بخل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مال و دولت میں برکت عطا فرماتا۔ اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اور وہ عبادت کی طرف خوب راغب رہتا ہے۔ جبکہ بخل، اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت سے رکاوٹ کا باعث ہے۔ جب کہ ایثار و سخاوت، خیرات و صدقات نجات کا وسیلہ، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَنْ سَخِيَ نَجَاوَ مَنْ بَخِلَ هَلَكَ جس ایماندار نے سخاوت کو اپنایا اس نے نجات پائی اور جس نے بخل اختیار کیا وہ ہلاک ہوا۔

نَفَعْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّم تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ مِنْهُ وَكَرَمِهِ تَعَالَىٰ وَبِرَحْمَةِ حَبِيبِهِ الْأَعْلَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفِيسُ الْوَاعِظِينَ تَرْجَمَهُ انيس الواعظين

آج مورخہ 10 جمادی الثانی 1420ھ / 27 ستمبر 1999ء بروز پیر اختتام پذیر ہوا۔

محمد منشا تاش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب

جامع مسجد ظفریہ۔ مرید کے امام مسجد

حیات النبی ﷺ، مزار بابا گاما حیات

مرید کے ضلع شیخوپورہ۔ پاکستان







